رجسٹر نمبر ایل ۳۱۴

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ایکم جنوری ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس

سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان دہلی

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبدالغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی [illegible]

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبریں

سب سے پہلے ہم اس مسرت اور خوشخبری کو بغیر اظہار کیے نہیں رہ سکتے کہ عالیجناب حکیم محمد عبدالمجید خانصاحب حاذق الملک مرحوم و مغفور کے فرزند اکبر جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالی کو عالیجناب حکیم غلام رضا خاں صاحب و جناب حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب و حکیم احمد سعید خاں صاحب و مولانا مولوی اخوند شاہ محمد عمر صاحب نے چند روسا دہلی و بیرونی کے عام جلسہ میں ۱۰ شوال ۱۳۲۳ھ کو اس مقام مطب پر مسند نشین کیا جہاں انکے والد مرحوم کو جنت آرامگاہ حکیم محمود خانصاحب رح نے اپنے سامنے اول ہی اول مطب کرایا تھا۔ خدا تعالی حکیم محمد احمد خانصاحب کو با اقبال کرے اور انکو دست شفا عطا ہو۔ حکیم صاحب نہایت ذہین اور ذکی الطبع ہیں اور فکر رسا ہے۔ حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب انکے حقیقی چچا صاحب نہایت شفقت کیساتھ انکے مطب میں مریضوں کو بھیجتے رہتے ہیں اور معالجات کی نگرانی فرماتے ہیں جیسے کہ آبائی قاعدہ چلا آتا ہے +

مدرسہ طبیہ حسب قاعدہ ۸ شوال ۱۳۲۳ھ کو کھلا۔ بعد اظہار نتیجہ امتحان سالانہ جماعت بندی ہو کر سبق شروع ہوگئے۔ لیکن ۱۲-۱۱ دسمبر ۱۹۰۵ء یوم سہ شنبہ سے ۱۴ دسمبر یوم پنجشنبہ تک بتقریب تشریف آوری عالیجناب معلی القاب شہزادہ والا جاہ حضور پرنس آف ویلز صاحب بہادر دام اقبالہم تین دن کی تعطیل ہوئی اور مدرسہ طبیہ کا دفتر بند رہا۔ اسکے بعد حسب دستور تمام کاروائی جاری ہوئی +

مدرسہ ہذا کے سالانہ جلسہ کی تجویز عنقریب ہے غالباً ماہ جنوری کے اخیر ہفتوں میں قرار پائے ہم نے کئی ماہ

مجلہ طبیہ میں ظاہر کیا تھا کہ اس مدرسے کے کامیاب طلبہ کو تمغوں کی ضرورت ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ رؤسا اور اولوالعزم توجہ فرما کر مدرسے کے کامیاب طلبہ کو عطائے تمغہ سے اعزاز بخشیں گے +

ہم نہایت مسرت کیساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ خدا کے فضل سے مجلہ طبیہ نے تین سال بخیر و خوبی ختم کرکے چوتھے سال میں قدم رکھا ہے اسکی جلد پر چوتھا نمبر قائم ہوا۔ لیکن ہمیں معاونین اور بہی خواہان سے امید ہے کہ اسکی اشاعت میں توجہ فرمائینگے۔ تاکہ اسکی اصلاح میں کوشش کیجائے چنانچہ ہم نے سال گزشتہ میں اسکی ضخامت میں چند ورق کا اضافہ باین امید کیا تھا کہ یا تو خریدار صاحبان توجہ فرماکر خریداران کے نمبر میں اضافہ فرمائیں گے یا کوئی اور ایسی تجویز نکالیں گے جس سے اسکی اشاعت میں ترقی ہو چونکہ اس سال میں یہ امر ثابت نہوا ناچار ہمیں بھی مجلہ طبیہ کو اسی حالت پر رکھنا پڑا +

رسالہ ہذا میں اضافہ مضامین یا ہر مہینے میں دو بار شائع ہونا کثرت اشاعت کی صورت میں نہایت آسان ہے اور خریداروں کی موجودہ تعداد میں نہایت دشوار۔ اس لیے ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے معاونین حتی الامکان توسیع اشاعت میں سعی بلیغ فرمائینگے +

عالی جناب حکیم حافظ **محمد اجمل خاں** صاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بغرض علاج سندیلہ تشریف لے گئے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ سندیلہ سے کلکتہ بھی تشریف لیجائینگے +

دی یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی لمیٹڈ دہلی

یہ کمپنی دہلی کے چند معزز و مقتدر ہمدردان قوم ہندو و مسلمان صاحبان نے بہ سرپرستی حاذق زماں ارسطوئے دوران عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب محض بنظر رفاہ عام اس غرض سے جاری کی ہے کہ یونانی طب کے صاف و رشستہ دامن سے مفردادویات کے عمدہ نہونے اور مرکبات کے مطابق نسخہ جات تیار نہونے کا بدنما داغ دور ہوجائے اسوقت اس کارخانہ میں ۵۰۰ مرکبات مطابق اصل نسخہ جات نہایت صفائی اور عمدگی کے ساتھ اعلےٰ درجہ کے ٹھیک مقدار اوزان کے مطابق تیار ہیں جنکی مطول اور مفصل فہرست صرف آدھ آنے کا ٹکٹ آنے پر مفت ارسال خدمت ہوگی۔ آج کل پورے اہتمام اور کوشش کے ساتھ عرق ماء اللحم طیفوری ۳ آتشہ بہ نسخہ جدید فی بوتل للعہ اور عرق ماء اللحم عنبری بہ نسخہ کلاں فی بوتل ۴ہر اور عرق ماء اللحم خاص فی بوتل عہ کارخانہ میں تیار کیے گئے ہیں جنکے فوائد و منافع تجربہ پر منحصر و موقوف ہیں نیز مشک اور عنبر وغیرہ اعلیٰ قسم کی عمدہ دوائیں کارخانے میں موجود ہیں۔ کمپنی میں ہندو اور مسلمان کارکن ملازم ہیں۔ جملہ ریلوے پارسل دس روپیہ فیصدی پیشگی آنے پر روانہ ہوں گے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ پتہ صاف لفظوں میں اور ریلوے اسٹیشن کا نام جو سب سے قریب تر ہو تحریر فرمائیں خط و کتابت بنام سکرٹری یا مینجر کارخانہ ہونی چاہیئے ◆

المشتہر

مینیجر

ایک نایاب تحفہ

ہم نہایت مسرت کے ساتھ ناظرین مجلہ طبیہ کو ایک نایاب تحفہ کی خوشخبری دیتے ہیں جو عنقریب انکی خدمت میں پہنچنے والا ہے۔ یعنی ایک بےمثل اور نادر کتاب جس میں تمام امراض کے لیے پرہیزی

غذائیں درج کیگئی ہیں بالفعل زیر طبع ہے۔ فی الواقع گروہ اطبا کو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جس میں ہر مرض کے متعلق حسب الحکم اغذیہ مناسبہ درج ہوں۔ اسکے مطالعہ سے اطبا کی وہ مشکلات بالکل حل ہوسکتی ہیں جو انکو تجویز نسخہ کے ساتھ تجویز غذا میں پیش آتی تھیں۔ اس کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ دیکھیں شائقین اسکی کسقدر قدر کرتے ہیں +

مجربات ویدک

اس کتاب لاجواب اور تحفۂ نایاب کی بابت پہلے بھی شائقین فن ویدک و ماہرین طبابت کو خوشخبری دی گئی تھی۔ اور اب بھی عام علم دوست اصحاب خصوصاً خریداران مجلۂ طبیہ بالخصوص اطبائے گرامی قدر کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ضرور بالضرور اس قابل قدر نسخہ کی ایک ایک جلد منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور فن ویدک کے پرانے مستند نسخہ جات عجیبہ اور انکے فوائد غریبہ سے مستفید ہوں۔ تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ شاید اشتیاق باقی رہ جائے اور طبع ثانی تک انتظار کرنا پڑے۔ اس کی تقطیع ۲۰ + ۲۶ ہے اور تعداد صفحات ۱۳۶۔ اس ضخامت اور اس خوبی پر قیمت فی جلد صرف ۸ عمر رکھی گئی ہے جو اسکے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی +

زبدۃ الرسائل

ہمارے مہربان جناب منشی محمد احسن اللہ خان صاحب ثاقب نے ایک تحریر کے ذریعہ سے ہمیں اطلاع دی ہے کہ مقام علیگڈھ دفتر قند پارسی سے یہ ماہواری رسالہ نہایت خوشخط ۵۲ صفحہ کا پرچہ جاری ہوا ہے اس میں تمام رسائل کے عمدہ مضامین نظم و نثر کا اسکے انتخاب درج ہوتا ہے۔ ہندوستان میں یہ رسالہ ریویو آف ریویوز کا قائم مقام ہے قیمت سالانہ ۱ مع محصول ڈاک اور خریداران قند پارسی سے ۱۲ مقرر ہے +

(اڈیٹر)

مضامین عامہ

بدن کی ساخت

گزشتہ اشاعت سے آگے

(نمبر ۳)

(۳) پیشاب کے اجزا اور انکی باہمی نسبت۔ سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس موقع پر پیشاب کے اجزا سے اس کے ذاتی اجزا مراد ہیں جو بحالت صحت اس میں ہمیشہ پائے جاتے ہیں اور جنکے مجموعہ کو پیشاب کہتے ہیں۔ اس جگہ ہمیں تمام ان اجزا کا بیان کرنا مقصود نہیں ہے جو مختلف حالتوں خصوصاً بعض بعض امراض میں پیشاب کی عارضی ترکیب میں شامل ہوکر بدن سے خارج ہونے لگتے ہیں۔ اس سے پہلے مضمون میں (جو بعنوان پیشاب کی پیدائش تھا) اگرچہ مجملاً یہ بیان ہوچکا ہے کہ پیشاب تین قسم کے فضلات (مائیت۔ صفرا۔ رسوب) کا مجموعہ ہوتا ہے۔ لیکن اسوقت میں اسکے اجزا کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں

یونانی اطبا کے نزدیک پیشاب کے قدرتی اور ذاتی اجزا صرف تین (مذکورہ صدر) ہیں **اوّل** سب سے زیادہ مقدار **مائیت** فضلیہ کی جسکا بدن سے دفع ہونا ضروری تھا اور جسکے سبب سے پیشاب میں رقّت و سیلان پایا جاتا ہے **دوسرے** اسقدر فضلی اجزا **صفرا** کے جن کا دفع ہونا پیشاب میں ضروری ہے اور جن کے باعث اسکا اصلی رنگ زردی مائل (اترجی) ہوتا ہے **تیسرے** وہ کثیف اور ثقیل فضلات **رسوب** جنکو تمام اعضا ہضم عضوی کے بعد جگر اور گردوں کی طرف دفع کرتے ہیں پھر وہاں سے وہ مثانہ میں پہنچتے اور مائیت موجودہ کے ساتھ مخلوط ہوکر بدن سے دفع ہوتے رہتے ہیں۔ ان آخر الذکر اجزا کو یونانی اطبا اسلیے رسوب کہتے ہیں کہ یہ اپنی کثافت اور غلظت قوام کے سبب پیشاب کی مائیت سے متمیز رہتے اور اپنے ثقل کے

باعث کثرت قارورہ کے نیچے تہ نشین ہوجاتے ہیں۔ یونانی اطبا کی تحقیقات کا طریقہ چونکہ اکثر سہل الحصول اور ان کا مسلک نہایت سادہ ہے۔ اسلیے انھوں نے پیشاب کے صرف یہی تین اجزا بیان کیے ہیں جو سرسری نظر سے بھی بخوبی دریافت ہوسکتے ہیں۔ اس سے زیادہ تدقیق کو انھوں نے غیر ضروری سمجھکر ترک کردیا۔

ڈاکٹروں کا بیان اس مسئلہ میں خواہ انکے نزدیک کیسا ہی محقق اور موثق ہو لیکن اگر ذرا بھی غور و تأمل کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ باوجود ایسے دعوے کے ان کی رائے اس مسئلہ میں بھی متزلزل و غیر مستقل و مذبذب ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کے تو قائل ہیں۔ بائل (صفرا) کی معتد بہ مقدار ہمیشہ پیشاب میں دیگر فضلات کی طرح موجود ہوتی ہے اور بحالت صحت یا مرض پیشاب کی مائیت میں تھوڑے بہت صفراوی حصے ضرور شامل ہوتے ہیں لیکن پیشاب کے اجزا اور ان کی باہمی نسبت بیان کرتے وقت صفرا کے سوا تمام اجزا موجودہ کی تعداد اور ان کا اندازہ اچھی طرح بیان کیا مگر نہ معلوم کہ صفرا کی مقدار و نسبت ظاہر نہ کرنے میں انھوں نے کیا مصلحت سمجھی۔ اسیطرح پیشاب کے اجزا کی باہمی نسبت بیان کرنے میں بھی بڑے بڑے معتبر ڈاکٹروں کے اقوال مختلف ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر سبحان علی صاحب نے اپنی کتاب علم الطبابت میں (جو آگرہ میڈیکل سکول کے کورس میں داخل ہے) لکھا ہے کہ پیشاب کے ایک ہزار حصوں میں ۹۳۳ حصہ پانی اور ۶۷ حصہ ثقیل اجزا ہوتے ہیں جو قریب پندرھویں حصہ کے ہے۔ پھر ان ثقیل اجزا میں باہمی نسبت یہ ہوتی ہے کہ انکے سو حصوں میں تقریباً ۵۰ حصہ یوریا اور ۲ حصہ یورک ایسڈ اور ۲۹ حصہ کسٹر اکسٹریکٹس اور کل سالٹس کلورائیڈ آف سوڈیم و امونیا اور ۱۱ حصہ ایلکلائن سلفیٹس اور ۶ حصہ ایلکلائن فاسفیٹس اور ۱ حصہ فاسفیٹس آف لائم ۱۰ حصہ مگنیشیا ہوتے ہیں۔ برخلاف اس بیان کے ڈاکٹر رحیم خاں صاحب نے اپنی کتاب طب جسمی میں (جو لاہور میڈیکل کالج کی تعلیم میں مروج ہے) یہ بیان کیا ہے کہ پیشاب کے ایک ہزار حصہ میں ۹۵۰ حصہ پانی اور باقی ۵۰ حصہ ثقیل اجزا میں سے ۲۵ حصہ یوریا۔ ۱ حصہ یورک ایسڈ

۴ حصہ چند قسم کے نمک۔ ۱۰ حصہ آرگانک اجزا کے ہوتے ہیں۔ ان دونوں بیانوں میں اسقدر کثیر فرق ہے کہ جو صاف طور پر علمائے ڈاکٹروں کی بال بندھی تحقیقات کی عقدہ کشائی اور پردہ دری کر رہا ہے کیونکہ جو کچھ ان دونوں صاحبوں نے بیان کیا ہے اسکا اختلاف ان کی ذاتی تحقیقات کا ثمرہ نہیں ہے بلکہ یہ تو یورپ کے بڑے بڑے اہل فن کے اختلاف تحقیقات کا مخبر صادق ہے۔ پس ایسے اختلاف کی حالت میں ہم کس کے قول کو وحی آسمانی کی طرح سچا سمجھکر ایمان بالغیب لائیں اور کس کی بات کو نہ تسلیم کر کے اسکا منکر شان کریں۔ باقی رہا یہ احتمال کہ ان دونوں قولوں میں جسکا قول مقدم بالزمان ہے اُسکے قول کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اور جدید تحقیقات احق بالتسلیم ہے یہ اُس صورت میں ممکن تھا جبکہ محقق لاحق نے محقق سابق کے قول کا حوالہ دیکر یہ لکھا ہوتا کہ پہلے یہ بات ثابت ہوئی تھی اور اب تحقیقات جدیدہ سے اسکے خلاف یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے پھر جبکہ مسئلہ زیر بحث میں اسکا بھی کوئی ذکر نہیں تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اکثر ڈاکٹر صاحبان یونانی اطبار کے محقق اور مستحکم اصول کو کیوں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے اور اُن پر کیوں بُری طرح سے تشنیع کرتے ہیں۔ مجھے سخت افسوس ہوا جبکہ میں نے ڈاکٹر رحیم خاں صاحب جیسے لائق ڈاکٹر کی کتاب میں قارورہ دیکھنے کے بارہ میں یونانی اطبار کے طریقہ معائنہ پر طعن کے بھرے ہوئے الفاظ دیکھے۔ حالانکہ اگر وہ ذرا بھی انصاف کریں تو اپنی موشگافی او تدقیق کو یقینی نہیں کہہ سکتے اور اُسکے احکام کو کلیۃً صادق ثابت نہیں کر سکتے ۔

پیشاب کے کثیف اجزا میں سب سے زیادہ تعداد یوریا کی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اکثر بحالت صحت چوبیس گھنٹہ میں قریب ۲۰ تولہ کے خارج ہوتا ہے۔ جوان اشخاص جسمی یا دماغی محنت کرنے والے اصحاب خصوصاً مردوں میں۔ نیز اُن لوگوں میں جنکی خوراک میں حیوانی اور نائٹروجن والی اشیار اکثر ہوتی ہیں اسکی زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ آرام طلب اشخاص اور نباتی غذا کھانے والوں میں اسکی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ یہی کیفیت یورک ایسڈ کے خروج کی ہے جو تیزابی کیفیت رکھتا ہے لیکن اسکی مقدار ۲۴ گھنٹہ کی مدت میں جوان آدمی کے پیشاب میں ۳ رتی سے ۵ رتی تک ہوتی ہے جو بہ نسبت

یوریا کے بہت کم ہے۔ بحالت صحت پیشاب کے ایک ہزار حصوں میں قریب ایک حصہ کے ہوتا ہے اور سوڈا یا امونیا کی موجودگی کے باعث پیشاب میں محلول رہتا ہے +

(۴) پیشاب کی منفعت جب آپکو پیشاب کے تمام اجزا معلوم ہو چکے تو آپ ادنے تامل سے یہ بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ جن فضلات کے مجموعہ کا نام پیشاب ہے اُن کا بدن سے خارج ہونا اور فضلات کے مفسد آثار سے بدن کا محفوظ رہنا پیشاب کے اعلےٰ منافع میں سے ہے۔ لیکن اگر اس اجمالی بیان کو تفصیلی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ پیشاب میں مائی فضلات کی مقدار کثیر ہمارے بدن سے ہر روز خارج ہو جانے سے خون قوام معتدل اور جوہر قابل التغذیہ رہتا ہے۔ بدن میں رونق حرکات میں چستی اور اعصاب میں قوت۔ گوشت میں سختی حاصل ہوتی ہے اور مائی فضلات کے خارج نہ ہونے سے خون کا قوام رقیق اور اُسکا جوہر خراب ہو جاتا ہے بدن بے رونق اور حرکات میں سستی اعصاب میں ضعف اور عام بدن کا گوشت ڈھیلا چہرہ پر پھر پھراہٹ ظاہر ہوتی ہے یہانتک کہ کبھی مرض زہرباد اور کبھی سوء القنیہ اور اکثر استسقا تک نوبت پہنچتی ہے۔ اسیطرح صفراوی فضلات کی ایک معتدبہ مقدار پیشاب میں خارج ہونیسے ہی خون میں تیزی۔ گرمی غیر معمولی رقت پیدا ہونے نہیں پاتی۔ نیز وہ کثیف فضلات جن کا نام رسوب ہے اُن کے خارج ہونیسے ہی تمام بدن کی اندرونی ساخت میل کچیل سے صاف اور خون کا جوہر مفسد مادوں سے پاک ہوتا رہتا ہے۔ صفراوی اجزا اور فضلات رسوبی کے بدن میں رُک جانیسے اندرونی اعضا اور اُن کے تمام چھوٹے چھوٹے اجزا (سیلز) کی ساخت فضلات اور میل سے آلودہ رہنے کے باعث نہ صرف تغذیہ سے محروم اور تنمیہ سے بے بہرہ رہتی ہے بلکہ اگر یہ حالت ایک معتدبہ مدت تک قائم رہے تو اُن کا خاص جوہر تباہ اور بیکار ہو کر وہ بھی فضلہ کیطرح اخراج کے قابل ہو جاتا ہے پھر اگر وہ بدن کے ذاتی اجزا پیشاب میں گُھل گُھل خارج ہونے لگیں تو ذبول کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور اگر اُنکے خارج ہونے میں کچھ رُکاوٹ واقع ہو تو نہایت سرعت کے ساتھ ایسے مفسد آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں جیسے کسی خاص سمیت سے اور یہ سمّی اثر سب سے زیادہ اعضاء حس و حرکت (دماغ۔ نخاع۔ اعصاب) پر محسوس ہوتا ہے جس سے ہذیان۔ بیہوشی۔ تشنج اعصاب تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب میں صفراوی اور کثیف رسوبی فضلات کا خارج ہونا تمام اجزائے بدن کے لیے نہایت مفید اور سراسر منفعت ہے (سید عبد الرزاق عفی عنہ)

ایام رضاعت

(بقیہ مجلہ طبیہ نمبر ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۹۰۹ء)

اوربیماری کی حالت مین اصلاح مزاج کی کرتی رہین اور ایسی غذائین جو سریع الہضم اور دودھ کی خالص بنانیوالی اور اوسکی مقدار کو بڑہانیوالی ہون کھلانا مناسب ہو دودھ کی اصلاح غذاؤن یا دواؤن سے تین چار دن یا سات دن تک بخوبی کرلی جاے لیکن پہلے آلہ کے ذریعہ سے اوس فاسد دودھ کی مقدار کو گھٹا دیا جاے اسکے بعد بچہ کو دودھ پلانا مناسب ہو ایسی حالت مین جب تک کہ دودھ کی اصلاح پورے طور پر نہ کرلی گئی ہو ایک اچھی وتندرست وجوان و طاقتمند عورت کو ارضاع کے لیے انتخاب کرنا چاہیئے جو امراض مزمنہ اور ایک دوسرے مین سرایت کرنیوالے امراض سے مبرا ہو اور اوسکی عمر ۱۸ سال یا قریب عمر والدہ مولود کے ہو بہتر ہے لیکن (۲۵) برس کی عمر سے زیادہ بھی نہو اور وضع حمل بھی نیا کیا ہو جو زیادہ سے زیادہ وضع حمل کا زمانہ چھہ سات مہینہ سے کم گزر گیا ہو ایسی مرضعہ کے لیے مناسب ہو کہ ایسی حالت مین افعال نفسانیہ سے احتراز کرنا اپنا فرض سمجھے "ہم اس موقع پر ایسی تدابیر بتلاتے ہین جو ہر حالت مین بچے کے لیے مفید ہین"، اول شیر گاؤ اس طریقہ سے پلایا جاے کہ ایک حصہ دودھ مین دو حصے پانی ملایا جائے اور چھہ مہینہ کے بچہ کو گائے کے دودھ مین مساوی پانی ملاکر پلانا چاہیئے اور رفتہ رفتہ دودھ کی مقدار بڑہاتے جائین اور دس بارہ مہینہ کی عمر مین بلا آمیزش پانی دودھ پلانا چاہیئے۔ اس لیے کہ اس عمر مین دودھ کی ہضم کی قابلیت بخوبی ہوجاتی ہو اور چند روز بعد اراروٹ ساگودانہ دودھ مین پکاکر بتدریج کھلائین تاکہ بچہ کے معدہ مین اوسکے ہضم کی بخوبی قابلیت پیدا ہوجاے اسکے بعد گوشت کی یخنی بناکر صاف کرکے اوسے غذاے مذکور مین پکاکر کھلائین لیکن بتدریج کھلانا مناسب ہو اس قسم کی غذاؤن کے کھلانیسے بچے اپنی مان کے دودھ کی جانب سے لاپروا ہوجاتے ہین اور یوماً فیوماً اونکے جسم کی قوتون مین نشوونما پیدا ہوتا

جاتا ہی - اور ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہتے ہین - لہذا ان اصول کا ہر شخص کو پابند ہونا چاہیئے۔

خادم الاطبا محمد اصلح

مارہرہ ضلع ایٹہ

طب جدید اور قدیم مین کیا فرق ہی

(سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۱۲ جلد ۳)

اسکے بعد ہوا کا کرہ ہے وہ خفیف اضافی ہی اور اسکا وجود بھی بدیہی ہے ثابت کرنیکی چندان ضرورت نہین اسکے بعد پانی کا کرہ ہی جو ثقیل اضافی ہی اسکا وجود دلائل کا محتاج نہین ہی اسکے بعد زمین کا کرہ ہے جو مشاہدہ مین سب کے ہی اسمین ایسی کوئی حاجت دلیل کی نہین ہی اور یہ بھی تجربہ ہے کہ جب پانی مین اچھی طرح سے مٹی کو ممزوج کردو اور اوسکو تھوڑی دیر رہنے دو تو وہ اجزا جو مٹی کے ہین وہ نیچے بیٹھ جائینگے اور پانی سب اوپر ہو جائیگا اور پھر اُسکو گرانا شروع کرد تو دونون نیچے کی طرف یعنی بجانب مرکز اس طور پر گرینگے کہ پانی کا بڑا حصہ پہلے گریگا پھر دونون جزو یعنی مٹی اور پانی نیچے کی طرف میل کرینگے اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ باعتبار کمال ثقل کے مٹی کا جزو کم گریگا اور اوس سے زیادہ پانی کا گرنا دیکھا جاے گا اسکا یہ نتیجہ نکلا کہ پانی اور مٹی دونون ثقیل ہین مگر مٹی ثقیل مطلق اور پانی ثقیل اضافی ہی اور جب ہوا اور مٹی پانی مین ممزوج کیجاے تو وہ اوپر کی جانب مایل ہوتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس یہی حال آگ کا ہی اور جب ہوا مین آگ مل جاے تو لامحالہ میلان ان دونون چیزونکا اوپر کیطرف ہوگا اس سے یہ امر ثابت صریحی ہی کہ آتش یعنی عنصر آگ کا خفیف مطلق اور ہوا خفیف اضافی ہی یہی سبب ہے کہ عناصر مذکورہ بالا کو باعتبار استقرائی وجود کے چار مین منحصر کیا اور ترکیب حیوانات نباتات اور جمادات جنکو موالید ثلثہ کہتے ہین اس عناصر اربعہ بسیط کے امتزاج سے قرار دیے اور ان عناصر کے چار مرکز یا حیز بھی قرار دیے اور ہر عنصر کا میل طبعی یا ذاتی رجوعات اپنے حیز کی جانب ہی چنانچہ اس امر کا ذکر مورد بیان مین آچکا اب جہانتک تعمق کی نظر

عقلاً ڈالی گئی تو اوسمین چار حالتین پیدا ہو گئین۔ گرمی۔ سردی۔ تری خشکی۔ اب ہر ایک عنصر مین دو دو حالتین صاف نمایان ہین اور یہ امر محال ہی کہ ان چار حالتون یا تین حالتون کا جمع ہونا ایک عنصر مین ممکن ہو اسلیے کہ گرمی اور سردی ایک جگہہ پر ہرگز نہین جمع ہو سکتی اور تری اور خشکی مین بھی ضد ہی اور دو ضدون کا جمع ہونا ایک جگہہ پر محال عقلی ہے پس لامحالہ یہ امر قرار پایا کہ خشکی گرمی کے ساتھ جیسی کہ آگ مین ہی اور تری گرمی کے ساتھ مجتمع جیسی ہوا مین ہے اور تری کے ساتھ سردی جمع ہو جیسے پانی مین ہے اور سردی مین خشکی کا امتزاج ہی جیسے مٹی مین پس اگر کوئی چاہے کہ علاوہ اسکے اور بھی کوئی حالت باہم مجتمع ہو جاوے تو محال ہی پس یہ ظاہر ہو گیا کہ عناصر کا انحصار چار ہی مین ہے اور یہ بھی صاف طور سے واضح و لائح ہے کہ جون جون زمانہ ممتد ہوتا جاتا ہے اوسی طرح تجربہ بھی بڑھتا جاتا ہے لہذا یہی تو یہ بات ہی کہ جسقدر بالفعل حکماے یورپ کو تجربہ ہے اوسقدر اگلے فلاسفرون کو تجربہ نہ تھا مگر غور و فکر کا مقام ہے کہ وہ حکما اور یونانی فلاسفر کسقدر صحیح الدماغ اور فریس تھے جنھون نے جو کچھ اپنے قیاس اور عقل صائب سے استنباط کیا وہ حال کے تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے علماے طب قدیم کہتے ہین کہ جب ہم مرکبات کے اجزا کو کیمسٹری کے قاعدہ سے تحلیل کرتے ہین اور دیکھتے ہین تو ہی عناصر اربعہ کا وجود پاتے ہین پس اس سے تو بالبداہتہ ثابت ہو گیا کہ کل اجسام کی ترکیب انہین اربعہ عناصر سے ہے اور انکے کوئی زائد عنصر نہین پایا جاتا ہی اب ہم اپنے قول کی صداقت مین حکماے فرنگ کی بعض تحقیقات کا حوالہ دیتے ہین حکماے فرنگ کہتے ہین کہ کل موالید ثلثہ مین بجز بعض بعض معدنیات کے چار چیزونکا وجود ضرور پایا جاتا ہے۔ کاربن۔ آکسیجن۔ ہیڈروجن۔ نائٹروجن غرض اب کوئی قسم موالید ثلثہ مین سے ان چارون جزونسے خالی نہین ہی یہ چار گانہ بسائط کا وجود ہر ترکیب موالید ثلثہ مین موجود ہے اور کیمسٹری کی کتابونمین تحریر ہے کہ انہین چارون کے امتزاج سے ہوا اور پانی و آگ کا وجود ہے اور باقی بسایط جیسے چاندی۔ سونا۔ گندھک اور سوڈیم اور کلسیم وغیرہ مین دستے مٹی کا وجود ہے اور یہ چار چیزین ایسی ہین جس سے کل بنیادی اشیا بنتی ہین اور اگر

مو الید ثلثہ کے اجزا اجزا کیے جائین تو اون مین یہ چار چیزین ملینگی اوس حالت مین بھی یہ قول حکماے قدیم کے قول کا موید ہی۔ اب یہ امر قابل غور اور امعان نظر ہے کہ ترکیب انسان اور حیوانات وغیرہ عناصر سے ہے پس اگر جیسا کہ حکماے فرنگ کہتے ہین کہ ابتک ہماری تحقیقات مین چونسٹھ جزو اور آئے ہین اگر یہ اجزا عنصری واقعی حد کو گھیر لیتے تو ممکن تھا کہ جس طرح پر انسان مین جب تحلیل اجزا بقاعدہ کیمسٹری کیجاتی ہے اور اوس سے یہ چار جزو بالبداہت نکل آتے ہین اور ان چار اجزا کا وجود یون بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ حرارت کا آگ ہے اور آگ بھی ایک عنصر ہے اور وہ رطوبت جو بدن مین پائی جاتی ہے مادہ پانی کا ہے اور یہ دوسرا عنصر ہے اور تنفس جس سے آمدرفت ہوا کی بدن انسان مین ہے جسکو دیکھتے اور ہر وقت گویا تجربہ ہوتا رہتا ہے یہ تیسرا عنصر ہے اور یہ عنصر ہوا کا ہے اور مجموعی پورا جسم یہ مثل مٹی کے ہے یا دہ تکوین عنصر خاک ہی تو ہر حالت مین تحلیل اجزاے انسانی مین بجز ان چار صورتون کے اور کوئی پانچوان عنصر یا جزو جو انکے خلاف ہو نہین پایا جاتا تو معلوم ہوا کہ یہی چار جزو جنکو ہم عناصر کہتے ہین بسیط ہین اور ہر جسم کی ترکیب انہین چار اجزا سے ہوتی ہے اور اگر یہ دلیل ہماری خلاف ہی اور راے حکماے یورپ کی مسلمہ ہے جو کہتے ہین کہ چونسٹھ جزو اور بھی استقرا سے ملے ہین تو چاہیئے تھا کہ جب کسی جاندار کے تحلیل اجزا عام اس سے کہ وہ انسان ہوتا یا حیوان متعلق ہوتا کرتے اور جدا جدا اوسکے بسایط جس سے وہ جسم ترکیب پایا ہی نکالتے اور عمل جراحی کے ساتھ کیمسٹری کے قواعد کا برتاؤ کرتے تو چونسٹھ جزو جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہی پاے جاتے مگر ہم ہرگز ایسا نہین دیکھتے جیسا کہ یکبارگی اور ساتھ ہی یہ چار جزو ایک ہی ذات انسان کے اپریشن مین پائے گئے بلکہ جیسا کہ حکماے فرنگ تحریر کرتے ہین کہ کسی حیوان مین تو آٹھ عنصر اور کسی مین اٹھارہ عنصر اور کسی جگہہ پر نباتات مین چار عنصر اور کسی مین تین عنصر پاے جاتے ہین۔ باقی آیندہ

راقم حکیم امیر الدین خان نجم مولف
ترکیب العلاج وغیرہ از بلہرہ ملک اودھ

صفائی

جن لوگوں کے نزدیک عوارض کے پیدا ہونیکے لیے پانی کی کثافت یا ہوا کی ردارت کو دخل نہین ہی اونکے نزدیک وبا بھی مثل دیگر آفات ارضیہ و سماویہ کے ایک آسمانی کوڑا ہے جو بلا کسی سبب کے محض بارادۂ خداوندی بعض لوگوں پر پڑتا ہی اور جب ارادۂ الٰہیہ ہی اوسکا سبب ہے تو انسان کے لیے اوس سے بچنے کے لیے کوئی تدبیر اور کوئی چارہ کار بجز اسکے اور نہین ہو سکتا کہ وہ اوسی سے اپنی مدد کی خواستگاری کرکے اوس سے نجات چاہے۔

اور جو لوگ اسباب خارجیہ کو بھی حدوث امراض مین دخیل جانتے ہین اونکے نزدیک یہ تو ضروری بات ہی کہ مرض بغیر کسی سبب کے نہین پایا جاتا مگر وہ اوسکو محض سبب مرض ہی کہتے ہین۔ خالق امراض وہ بھی نہین کہتے خالق امراض اونکے نزدیک بھی وہی حکیم قضا و قدر ہے۔ مثلاً جب کسی شہر مین انہین اسباب متعدیہ کے پیدا ہونیکے بعد جسکا لازمی نتیجہ امراض کا پیدا کرنا ہی مرض ہیضہ یا طاعون عام طور پر پھیلتا ہی تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہین کہ ایک شخص تو اوس مادہ سے منفعل اور متاثر ہوکر بیمار ہو جاتا ہے اور دوسرے شخص پر اوسکا اثر بھی نہین ہوتا ایک شخص اوس وبا میں مبتلا ہوکر مرجاتا ہی اور دوسرا اوسکی تیمارداری کرتا ہی اور تندرست رہتا ہی۔ لڑائی مین گولیونکا مینہ برستا ہی ایک شخص اوس گولی کے صدمہ سے ہلاک ہو جاتا ہی اور دوسرا اوسکی برابر کھڑا ہوا لڑتا رہتا ہے اور اوسکا بال بھی بیکا نہین ہوتا پس ہمارے نزدیک اسی کا نام تقدیر اور اسی کا نام قضا و قدر ہی کیونکہ آب و ہوا کی خرابی یا لڑائی کا ہنگامہ ہر وقت عام تھا کسی خاص شخص کے لیے نہ آب و ہوا کی خرابی پیدا ہوئی تھی نہ یہ کارزار بپا ہوئی تھی لہذا ضرور تھا کہ اوسکا اثر بھی عام ہی ہوتا با این ہمہ سمجھ مین نہین آسکتا کہ ایک گھر مین سے دو شخصوں پر تو آب و ہوا کی خرابی کا اثر نمایان ہوا اور اوسی عمر اور اوسی قوت اور اوسی پیمانہ کے دوسرے دو آدمیوں پر قطعاً اوسکا اثر بھی نہو پس ایسی صورت مین اگر ہم یہ کہین کہ فلان شخص کی قضا تھی اسلیے وہ مرگیا اور دوسرے کی قضا نہ تھی لہذا وہ زندہ رہا تو البتہ

ایک گنجایش کا موقع پیدا ہو سکتا ہے اور اس صورت مین دونون فریق کا منتہائے اختلاف اخیر مین جاکر ایک وہی قضا و قدر قرار پاتا ہے جسکا نتیجہ آخر کار صرف تھوڑی سی نزاع لفظی یا نزاع ترتیبی باقی رہ جاتا ہے۔

پس جو لوگ کہ اسباب خارجیہ کے قائل نہین ہین اونکے نزدیک تو بیماری قسمت سے ہوتی ہے اور قسمت ہی سے جاتی بھی رہتی ہے اور اسباب کا محض حیلہ ہے اور جو لوگ کہ اسباب خارجیہ کو مرض کا سبب قرار دیتے ہین اونکے نزدیک ان اسباب کا خود بخود پیدا ہو جانا فطرت کا مقتضا ہے جیسے دیر تک کنوئین کی صفائی نہو تو سب جانتے ہین کہ (پانی ضرور مکدر ہو جاتا ہے چھوٹے چھوٹے کیڑے جن مین مختلف اثر ہوتے ہین یقینی پیدا ہو جاتے ہین کسی جگہہ پر کھاد کوڑے اور لید وغیرہ کے دیر تک مجتمع رہنے سے لازمی طور پر متعفن مادہ پیدا ہو کر اوس جگہہ کی آب و ہوا کو خراب کر دیتا ہے برساتی پانی کسی گہری زمین مین دیر تک رہکر لامحالہ سڑتا اور گرد و پیش کی ہوا کو خراب کر دیتا ہے) یہ امور تقدیری نہین ہین نہ اونکا قضا و قدر سے کوئی تعلق ہے بلکہ نیچر کا یہی مقتضا ہے جس طرح پر فطرۃً آگ کا کام جلانا اور پانی کا کام آگ بجھا دینا ہے اوسی طرح پر پانی جب کسی جگہہ پر عرصہ تک ٹھیرا رہیگا ضرور مکدر ہو جائیگا اور اوسمین کیڑے بھی پڑ جائینگے ہوا جس چیز سے مس کرتی ہوئی گزریگی لامحالہ ویسا ہی اوسکا اثر بھی ہوگا باغ اور پھلوارین ہو کر اگر گزرے گی تو جہان جہان تک وہ ہوا پہونچے گی اون مکانات کو اور دماغونکو مہکاتی اور معطر کرتی ہوئی گزرے گی اور اگر کسی سڑی ہوئی چیز یا مردہ جانور کے اوپر سے ہو کر اوسکا عبور ہوگا تو جہان جہان تک وہ ہوا جائیگی مکانات کو اور دماغونکو ضرور سڑاتی اور خراب کرتی ہوئی جائیگی اور جس طرح سے کسی جگہہ پر دیر تک مجتمع رہنے یا کسی متعفن چیز پر گزرنیسے آب و ہوا کا متعفن اور خراب ہو جانا بدیہی اور کھلی ہوئی بات ہے جسکے لیے ہمکو کسی دلیل کے لانے کی ضرورت نہین ہے اوسی طرح پر یقیناً ہمکو یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ اسی آب و ہوا نے بامر اللہ دانسہ پاک نے مختلف تاثیرات بھی پیدا کر دیے ہین جنکو ہم روزمرہ اپنی آنکھونسے مشاہدہ کرتے ہین

باقی آیندہ ---

راقم حکیم محمد ایوب بنی اسرائیلی علیگڈہی

پانی

(سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۹ جلد ۳)

سب سے پہلے مجھے اپنے معزز ناظرین کے سامنے اسبات کا پیش کرنا ضروری ہے کہ میرا سمند خامہ
جو پانی کے وسیع میدان مین نہایت مستانہ روی کی چال سے آپکے پیارے دونکو مسرت پہونچا
رہا تھا۔ میرے کانونمین اس صدا کے پہونچنے سے کہ اس پر فضا میدان مین حاذق زمان ارسطو
دوران سلطان الاطبا افسر الحکما عالیجناب فلک انتساب جناب حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب نے
بھی شبدیز قلم کو جولان فرمایا ہی رک گیا۔ اور میری مشتاق بین نگاہون نے خانۂ چشم سے نکل نکل کر
اوسکی جستجو اور تلاش مین حسرت کے ساتھ چار دانگ عالم مین گھومنا شروع کیا اور کچھ عرصہ کے
بعد رفتہ رفتہ سراغ چلا کر اپنی کوششون مین کامیابی حاصل کرکے اوسکے منظر تک رسائی کر ہی لی
۔ برین مژدہ گر جان فشانم رواست ؛ کہ این مژدہ آسایش جان ماست ؛ مین وہ لفظ نہین پاتا جنمین
اور زبان کہانسے لاؤن جس سے اوسکی خوبیان ہدیہ ناظرین کرون۔ پانی کی ماہیت اوسکے فوائد
اور اقسام و مزاج پر ایسی محققانہ بحث فرمائی ہے جو دیکھنے کے قابل ہی۔ سچ تو یہ ہے کہ اس
دریاے عمیق اور ناپیدا کنار مین فکر رسا کو غوطہ دیکر جسقدر بیش قیمت موتی تھے اون سب کو چننے
کے بعد ایسی جگمگاتی ہوئی آبداری سے مجلا کیا ہے جسکے سامنے بڑے بڑے فلاسفرونکی آبرو دو
کوڑی کی ہوگئی۔ اب اس مضمون پر اپنا اور دیگر اطباے ہمعصر کا قلم اوٹھانا قطرہ کو دریاے عمان پر
ترجیح دینا ہی جو کبھی ممکن نہین اور مین تو اسکو گستاخی اور شوخ چشمی پر مبنی سمجھونگا۔ ہان چند ریک باتین
خذف مثال جنکو جناب ممدوح نے بے وقعت اور ناقابل اظہار سمجھکر چھوڑ دیا ہے اور میری تھیوری
کے متعلق ہین اپنے حفظ صحت کے مضمون کو مکمل کرنیکی غرض سے پیش کرتا ہون ملاحظہ ہون؛
مبلت کو تو جناب ممدوح نے بہت وضاحت کیساتھ بیان فرمایا ہی کہ پانی ایک جوہر لطیف ہے
سیال ہی جس سے بوقت مس کرنیکے تری اور نمی محسوس ہوتی ہی۔ پانی منجملہ ارکان کے ایک رکن

بسیط ہے جو تنہا غذا کا کام نہین دے سکتا بلکہ غذا کے نفوذ کرنیمین اسکی امداد کی ضرورت پڑتی ہے
جو غذا کے ساتھ مخلوط ہو کر ایک ایسا جسم بنجاتا ہے جسمین غذائیت کی صلاحیت آجاتی ہے اور بسیط
اجسام اسلیے غذا کے کام مین نہین آتے کہ وہ کسی عضو کی صورت کو قبول نہین کر سکتے نہ کسی عضو
کی طرف مستحیل ہو سکتے ہین بعض قدماے طبعین کے نزدیک پانی مرکب ہوا و لی ترکیب سے
جسمین دو بسیط طبعتین موجود ہین۔ رطوبت۔ برودت پس ایسی صورت مین وہ تنہا غذا بن
سکتا ہے اور پانی اپنی رطوبت کے ذریعہ سے رطوبت اصلیہ کو جو حرارت غریزی کی غذا ہے محفوظ
رکھتا ہے۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ جس شخص کے نزدیک پانی پینے اور اوسکے ساتھ غسل کرنیسے
اعضا کو رطوبت نہین پہونچتی وہ نہایت دھوکہ کھاے ہوے ہین۔ پانی اپنی برودت کی وجہ سے
حرارت غریزی کی تیزی توڑتا ہے غذا کو بوقت ہضم سے زیادہ جل جانیسے روکتا ہے۔

پانی مین باوجود حفاظت رطوبت اصلیہ کے اور منافع بھی ہین جنکو جناب حکیم صاحب ممدوح الصدر
نے کمال شرح وبسط کے ساتھ قلمبند فرما دیا ہے۔ اب مین دوبارہ لکھنا تحصیل حاصل سمجھتا ہون۔
نہ مجھ مین ایسی قدرت ہے جو اپنی تقریر کے بھدے چراغ کو آفتاب عالمتاب کے مقابل لاکر کچھ سرخروئی
پاسکون اسلیے مین تنہا اپنی موعودہ باتونکے لکھنے پر بسم اللہ کہکر قلم اوٹھاتا ہون ذرا توجہ فرماکر
سن لیجیے۔

پانی کے اقسام اور اوسکے فوائد اور نقصانات تو مین پہلے لکھ چکا ہون اور جناب حکیم صاحب
ممدوح نے بھی نہایت زرین الفاظ مین بیان فرما دیے ہین۔ گرم اور سرد پانی کے خواص بھی
عمدہ اور دلچسپ پیرایہ سے آشکارا فرماے ہین۔ اب مجھے صرف اتنا اور بتادینا چاہئے کہ ہر
تندرست آدمی کے لیے سرد پانیکی حاجت ضرور ہوتی ہے خواہ گرم مزاج والا ہو یا سرد مزاج والا
یہ کون نہین جانتا کہ جب پیاس کے شعلے اوٹھ اوٹھ کر اعضاء بدن کو جلانے لگتے ہین تو یہی سرد
پانی اوسکے بجھانے مین ید طولی رکھتا ہے۔ باقی آیندہ

راقم حکیم سید احمد شاہ از دفتر بیت الشفا قصبہ شکارپور ضلع بلندشہر

الادویہ

نہایت سہل و مفید مجربات

(۱) کیل یا میخ ٹھونکتے ہوے اگر کسی اُنگلی یا انگوٹھے وغیرہ پر ضرب آجاوے تو اوس عضو مضروب کو فوراً ایسے گرم پانی مین جسکو تم برداشت کر سکو ڈبوئے رکھو اس سے تمام سوزش رفع ہوجاتی ہے اور سریع الاثر حیرت انگیز فوری آرام حاصل ہوتا ہے۔ اگر گرم پانی مین روغن کنجد بھی قدرے شامل کرلین تو اور بھی مفید ہوجاتا ہے۔ بارہا گھٹنون پر ضرب شدید پہونچنے سے سخت درد ممکن ہوجاتا ہی اوسکے دفعیہ کے لیے بھی یہی ترکیب مجرب ہی چنانچہ خاکسار کو بوجہ مصادمت ٹُگدر کے چند یوم ایسا سخت درد رہا کہ بشکل چند قدم طے ہوسکتے تھے۔ گرم پانی مین روغن کنجد ڈال کر دو تین گھنٹے اوسمین ماؤف گھٹنہ کو ڈبوتے رکھا اور پانی کی گرمی قایم رکھنے کے لیے اوس برتن کے نیچے کوئلے ڈلواتا رہا۔ فوری آرام ہوگیا۔ توجیہ وتفہیم۔ جب کسی عضو پر چوٹ یا صدمہ پہونچتا ہے تو وہان انفلامیشن وسوزش ہوکر خون مجتمع ہوکر منجمد ہوجاتا ہے۔ اس ترکیب سی مناسب حرارت پہونچنے سی خون منتشر و تحلل ہوجاتا ہی۔

(۲) اگر آگ یا گرم دھات سے کوئی عضو جل جاے تو فوراً شیر مدار یا آب برگ مدار وہان طلا کردو۔ اس سے نہ صرف درد و سوزش ہی سے آرام ہوگا بلکہ آبلہ بھی نہ اُٹھے گا اور زخم بھی نہ ہوگا۔ بارہا کا مجرب ہی۔

(۳) بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچے پٹاخے یا آتشبازی کو چھوڑنے مین بے احتیاطی کو کام مین لاتے ہین اور جلتی ہوئی باروت سے اونکا مونھ یا آنکھین جھلس جاتی ہین۔ اگر ایسا موقع پیش آوے تو فوراً بیضہ مرغ کی سفیدی وہان ضماد کردو اوس سے فوراً آرام ہوگا۔ بچپن کی حالت مین خاکسار کی ایک آنکھ پٹاخے کے چلنے سے جُھلس گئی تھی۔ جناب قبلہ والدم حکیم مولوی محمد صاحب مدظلہ نے ضماد سپیدی بیضہ مرغ کا کرایا جس سے فوری صحت ہوگئی۔

(۴) اکثر اوقات قلم تراشنے یا گوشت کاٹنے مین ذراسی غفلت سے چاقو سے انگلی یا ہاتھ پر زخم ہوجاتا ہے اور خون روان بند نہین ہونے پاتا اس صورت مین چاولون کو باریک پیسکر یا تھوڑا سا میدہ گندم اوسپر لگادین تو خون فوراً بند ہوجائیگا۔ اگر ٹنکچر اسٹیل لگادین تب بھی خون بند ہوجائیگا۔ اسی طرح مکڑی کا جالا چسپان کردیا جاے تو فوراً خون بند ہوجاتا ہی۔

(۵) خراش گلو۔ بحالت خراش گلو جو تکلیف لاحق حال انسان ہوتی ہے اوسکا اندازہ سواے اوس شخص کے جو مبتلاے مرض مذکور ہو مشکل ہے۔ کھانے پینے مین دشواری اور سانس لینے مین لاچاری اور ہر وقت کی بیقراری ظاہر ہے۔ پس اس سے خلاصی کی نہایت آسان ترکیب یہ ہے کہ تھوڑی سی دیسی پختہ شکر پیالہ مین ڈال کر اوسپر عرق لیمو یہان تک نچوڑو کہ وہ شربت کی طرح ہوجاے بعدہ گلیسرین کے چند قطرے اوس مین ملاکر نوش کرا گلے کی تمام خراش بہت جلد کافور ہوجائیگی

(۶) چوہون کے دفعیہ کے لیے (جنکا مکانات سے دفع کرنا بلحاظ ایام طاعون نہایت ہی اہم و ضروری ہے) کلورائڈ آف لائم نہایت مفید ہے۔ اس سے چوہے بالکل دفع ہوجاتے ہین۔ اسکی بو سے چوہے اس طرح بھاگتے ہین جیسے طاعون سے۔

(۷) مکھیون اور مچھرون کے دور کرنیکے لیے مکھی مار کاغذ کی تلاش عبث ہی۔ صرف ہا قطرہ کاربولک ایسڈ کے کسی ظرف مین ڈالکر آگ پر رکھنے سے جو دھوان ساٹھیگا وہ مکان کی تمام مکھیون کو دور کردیگا اور اگر ایک ٹکڑا کافور کا لیمپ پر اتنی دیر رکھا جاے کہ وہ اُڑجاے توسب مچھر کافور ہوجا ئینگے۔

(۸) سگ گزیدہ کا علاج یہ ہے کہ فوراً زخم پر پچھنے لگاکر آگ کا دودہ اوسپر جلاکر کے سُرخ مرچ باندہ دین اور چالیس یوم تک زخم کو مندمل نہونے دین یا زخم پر فوراً کاسٹک پلیٹ تاشہ لگاؤ اور مریض کو کافی خوراک وہسکی کی پلاؤ کہ نیند آجاے۔

(۹) تمام قسم کے حشرات الارض کے کاٹنے کے لیے یہ علاج سہل ہے کہ اوس جگہ کو

ایمونیا (نوشادر) کے پانی سے دھو ڈالیں۔

(۱۰) اتنا مت کھاؤ کہ سست ہو جاؤ۔ کھانے کے لیے نہ جیو بلکہ جینے کے لیے کھاؤ۔ جو کھانے پر مرتا ہے اوسکی زندگی خراب ہے اور جو جینے کو کھاتا ہے وہ تندرستی کماتا اور اوسکا حظ اوٹھاتا ہے۔

(۱۱) شمسی علاج سورج کی روشنی سے تمام بیماریوں کا علاج حاصل ہو سکتا ہے۔ بعض حکمار تمام بیماریوں کا علاج صرف سورج کی شعاعوں سے کرتے ہیں۔ اس سے اعصاب کی طاقت اور ہاضمہ کی قوت بڑھ جاتی ہے اور مضر مواد جسم سے خارج ہو جاتے ہیں خصوصاً سل و دق کی بیماری کے لیے اس کی شعاعیں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ طاعونی جراثیم سورج کی روشنی اور شعاعوں سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سکنی مکانات ایسے بنوانے چاہیئیں جنمیں سورج کی روشنی کافی اثر ڈالے اور ہوا کا خوب گذر ہو یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ مختلف امراض کے جرم سورج کی روشنی میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسلئے غسل و شعاعِ شمس ہر قسم کے امراض کیلئے دوائی سے بڑھ کر ہے۔ جو آدمی سورج کی شعاعوں میں بیٹھنے کے عادی ہو جاتے ہیں اونکی عمریں طویل ہوتی ہیں۔ زمیندار جنکو اکثر اوقات دھوپ میں کام کرنے کی عادت ہوتی ہے اسی وجہ سے طویل العمر ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر شراڈی نے ایک معین عرصہ تک جسم کے ماؤف و مریض حصہ کو دھوپ میں رکھنے سے کامیابی حاصل کی۔ پس شمسی علاج پر اطبار کی توجہ منعطف ہونی ضرور ہے۔

باقی آیندہ انشاءاللہ تعالیٰ

راقم خوشہ چین ہر حاذق حکیم نور محمد

دواؤں کے نام و ماہیت پر دلچسپ بحث

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

کاتب کی غلطی سے بھی اکثر دواؤں کے نام مشتبہ ہو جاتے ہیں جیسے تنک تنکر اور افیون فرفیون وغیرہ مثلاً مجلہ طبیہ یکم ستمبر ۱۹۰۵ء میں بضمن آسان مجربات ایک نسخہ میں میں بھول واقع تھا جسے

عربی مین جوز القی کہتے ہین مگر غلطی سے منجھل لکھا گیا جو سرخ ہرتال کا ہندی نام ہے اور دونو مین زمین و آسمان کا بل ہے اسی طرح حند قوقا کی حار کا جیم سے بدلجانا وغیرہ بھی اسکی مثال ہی علی ہذا بوٹی کپ جو مجلہ طبیہ مین کسی صاحب نے خنازیر کے لیے مجرب لکھی تھی میری رائے ناقص مین صحیح نام اسکا کھپ ہے جو پنجاب مین ایک عام بوٹی پائی جاتی ہے۔ افسوس کہ نہ راقم تجربہ نے اسکا پورا پتہ دیا اور نہ اڈیٹر صاحب نے ہی انہین دوبارہ تاکیداً تحریک فرمائی کہ وہ اسکی ضروری کیفیت سے مطلع فرما کر عام ناظرین کو تجربہ کا موقع دین - امید کہ وہ نامہ نگار صاحب یا جناب اڈیٹر صاحب اب بھی اسکی تلافی سے عام پبلک کو مشکور فرمائینگے اور مجلہ کے مضامین سے ناظرین کے مستفید ہونیکا ایک نمونہ قایم کر دینگے۔

بعض دفعہ لفظ کے غیر مانوس ہونے یا صاف لکھا ہوا نہ پانیکے باعث بھی ناظرین کو اس مین اشتباہ پیدا ہو جایا کرتا ہے مین اسکی ایک مثال مین جو ذیل کی عبارت سے لائح ہے اور ناظرین مجلہ ایک عرصہ کے اس سے آشنا ہین اپنے تمام احباب کو طبع آزمائی کرنے کی تحریک کرتا ہون میرے ہمعصر غور فرمائین اور آیندہ اشاعت مین اسکی نسبت اپنا عندیہ ظاہر کرین۔ قانون کی شرح مین فاضل جیلانی نے پانی کے صاف کرنیکی تدابیر مین لکھا ہے کہ گاہے بلاد ہند مین پانی کو ایک دانے کے ساتھ صاف کیا جاتا ہے جو ایک درخت کا پھل ہے اور اُسے ککنل کہتے ہین اس طرح پر کہ اس دانہ کو پتھر پر پانی کے ساتھ باریک پیسکر پانی مین ڈالدیا جاتا ہے جس سے تمام اجزار ارضیہ نیچے بیٹھکر پانی صاف ہو جاتا ہے۔

اسی تقریر کو حضرت استادنا عالیجناب حکیم حافظ **محمد اجمل خانصاحب** بالقابہ نے اپنے دریائے مضمون مین تیرایا (نقل فرمایا) ہے جسپر سوال پیدا ہوا کہ وہ کونسا دانہ ہندوستان مین ہے جو اس نام سے موسوم ہے - اگرچہ بزرگان فن کے سامنے مجھ جیسے ناچیز کی رائے زنی کیا وقعت رکھتی ہے مگر خدا نے چاہا تو جو کچھ اس لفظ کے متعلق میرے ذہن ناتمام مین آیا ہی عرض کرونگا اور انشاءاللہ تعالی ان اسماء کی بھی ضروری تشریح کرونگا جنکی بابت

نوٹ یہ بکریہ بوٹی آپکے خاص ملک (پنجاب) کی ہے اسلیے امید ہے کہ آپ ہی اسکے متعلق اپنی معلومات شائع فرمادینگے ۔ ایڈیٹر

رسالہ مئی سنہ ۱۹۰۹ء مین استفسار کیا گیا اور اسکا جواب ابتک نہین شائع ہوا ہے - اسکے علاوہ
اور چند فوائد متعلقہ اسما ادویہ عرض کر کے دوائون کی ماہیت کا تذکرہ شروع کرونگا اور انشاء اللہ
مستند اطبا کے بعض قوانین لا کر اس **نیک صلاح** کو جو میرے دوست دہلوی فتح محمد صاحب
نے رسالہ اگست سنہ ۱۹۰۹ مین شائع فرمائی اور وہ میرے گوشۂ دل مین جاگزین و ودیعت ہے
تا حیات مستعار معرض عمل مین رکھونگا بلکہ جسقدر اور احباب بھی ادویہ کے متعلق نئی نئی نیک
صلاحین عطا فرمایا کرینگے حتی الامکان اسی سلسلۂ مضمون مین انکی تعمیل بھی کیجایا کریگی واللہ الموفق

باقی آیندہ — حکیم ابو داؤد عبد اللہ وفقہ اللہ

دیسی بوٹیون کے چند مجرب نسخے

(۱) پوست بیخ سرون بوٹی دو ماشہ - مرچ سیاہ تین ماشہ باریک پیسکر پلاوین اور ابرو و ناخن وغیرہ پر بھی لگاوین جملہ اقسام سرسام کیلیے بیحد مفید ہے -

(۲) برگ گوبھی جنگلی سبز آدہ پاؤ خوب باریک پیس لین (پانی وغیرہ کوئی اور چیز نہ ملنے پائے) اور ٹکیہ بنالین اوسکو آدہ پاؤ تل کے تیل مین خوب پکالین یہانتک کہ جل جلے کسی لکڑی سے نکالکر روغن ٹپکالین تمام روغن مین اسقدر موم خالص ملادین کہ مرہم تیار ہو جاوے پھر استعمال کرین اگر مرض سرطان مین قرحہ پڑگیا ہو تو بھی باذنہ بہت جلد مندمل یہ دوا کر دیتی ہے مرض سرطان کے لیے بیحد مفید نسخہ ہے -

(۳) دودہی خورد اور برگ ببول سایہ مین خشک کر کے سفوف تیار کرلین اور بوزن مساوی کھانڈ ملالین جریان و احتلام کے لیے مفید ثابت ہوا ہے -

(۴) بجن بوٹی سایہ مین خشک کرلین اور اوتنے ہی وزن زمین قند جیل کر خشک کرلین ان دونون دوا کا سفوف تیار کرلین مرض بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی یکسان مفید ہے -

(۵) برگ کیلہ خشک جلا کر راکھ کرلین اور عرق برگ گومہ سبز ملا کر قرحہ خبیثہ و زخم بلکہ ناسور

نمک کے لیے مفید ہی اور اگر تھوڑا سا روغن السی طالین تو اور بھی مفید ہے۔

ایہا الناظرین چند روز ہوئے مجھے ایک بزرگ سے ایک بوٹی ملی ہے جسکی خاصیت یہ ہی کہ جتنے زہریلے جانور سانپ بچھو بھڑ وغیرہ ہین کاٹ لین یا ڈنک مارین اُس مقام پر ۲ منٹ پھیرے جاے زہر نام کو نہین رہتا۔ افسوس یہ ہے کہ اسکا نام معلوم نہین اور نہ اوسکے اور خواص۔

راقم ابو الفیض فتح محمد خان غفر لہ المنان

دیسی جڑی بوٹیان اور انکے افعال و خواص

ستیاناسی - کٹکٹائی کلان - برٹھا سنسکرت مین سٹرنک شیری ہماوتی - فارسی مین بادنجان دشتی - ہندی مین ہمکشیری بھی کہتے ہین۔

ماہیت - یہ ایک خودرو اور مفید بوٹی ہے جو کہ زراعت گندم کے ساتھ کثرت سے سرزمین ہندوستان مین پیدا ہوتی ہے جس طرح کہ مفت اور بے قدر ہر جگہہ یہ بوٹی افراط سے ملتی ہو اُسی قدر انمول اور قیمتی اور منافع مین بے نظیر فائدہ مین حکم اکسیر کا رکھتی ہو۔ یہ بوٹی بیشتر اُن مقامون پر جہان راکھ کے ڈھیر اور کوڑے کے انبار مویشیون کے تھان ہوتے ہین وہان زیادہ پائی جاتی ہو۔ چھوٹے سے چھوٹا یہ پودا دو فٹ زیادہ سے زیادہ پانچ فٹ تک کا ہوتا ہو۔ پتیان لمبی اور چوڑے چوڑے کانٹوں سے گتھی ہوئی شاخین نہایت نرم پھول زرد زرد نہایت خوشنما ڈوڈے خانہ دار اور ان خانون مین دانے گول گول سیاہ رنگ کے مشابہ دانہ خردل کے اور پتون اور شاخونکو توڑنے سے دودھ زرد رنگ کا نکلتا ہے اور تیز بو ہوتی ہو۔ اصول کیمیا اور علم طبیعات اور فن فلاحت سے بخوبی ثابت ہو کہ اُس مقام پر جہان بول و براز ہے یا گندی چیزین یا سڑے کھات یا کوڑے کرکٹ پھینکے جاتے ہین وہ گل سڑ کر بعد ایک مدت کے زمین مین جذب ہو کر زمین ایسی زور آور

اور طاقت ور ہو جاتی ہے کہ جو بوٹیان اور پودے اُس سے نکلتے ہین اُن مین اس قدر
زیادہ گرمی ہوتی ہے کہ تحلیل احجار معدنی اور فلزات اور اخراج بلغمی رطوبتون کا اجسام
بارده سے کرسکتی ہین اور نیز اُن بوٹیونکا ایسی زمین پر پیدا ہونا اور بہت جلدی جلدی اس
تر و تازگی کے ساتھ نمو پانا اور اُنکی شاخون اور پتون سے زرد زرد دودہ کا نکلنا اور تیز بو ہونا
صریح دلیل اس امر کی ہے کہ اسمین ضرور کوئی جزو فلز (دہات) کا بھی شامل ہی۔
طبیعت اسکی تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی۔
افعال خواص۔ دودہ اسکا صرف یا کاسے کے گھی مین ملا کر آنکھون مین لگانا یا ڈالنا۔ پھولا
جالا۔ سُرخی کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی رمد اور آنکھون کے دُکھنے اور چند اقسام کی
کھانسیون اور دمہ مین بھی مفید ہے اسکے دودہ اور بیجون مین عمدہ قوت اسہال کی ہی
اور یہ دوا غفلت بھی لاتی ہے اور زیادہ مقدار مین مہلک بھی ہے۔ ضماد سعوط۔ مالش
استعمال خارجی مین بے خطر ہے۔ اسکے بیجونکا تیل ہیضہ مین مفید ہے اور مقی اور منوم بھی ہی اور
کچھلے کے لیے مالش کرنا نہایت زود اثر اور آزمودہ ہے۔ اور بیجون کو اسکے پانی مین پیکر
لگانا بھی وہی کام کرتا ہی۔
ایک صاحب نے لکھا ہے کہ ایک ماشہ سنکھیا ایک سیر ستیاناسی کے عرق مین کھرل کیا
جاسے اور سونگ کے دانون کے برابر گولیان بنائی جائین تو اسنے آتشک و برص کے
مریضون کو فائدہ ہوگا۔ اور اسکے بیجونکو بخار کی حالت مین کپکپی کے وقت دینے سے یہ
فائدہ ہوتا ہے کہ مریض کو پسینہ آکر بخار کی حرارت کھاسی کم ہو جاتی ہی اور مریض چین سے
سو جاتا ہے صبح کو پاخانہ کھُل کر ہو جاتا ہے۔ اسکے دودہ مین چند قسم کی دھاتونکا کشتہ بھی
کرتے ہین۔ عالیجناب حکیم شریف خانصاحب لکھتے ہین کہ وہ دافع کرم و باد و تپ و درد
پہلو و دشواری بول و بطلان شامہ و قاتل کرم شکم و مجبل ہی و دافع بیماری دل گذاتی تالیف
الشریف حکیم دوست محمد خانصاحب ایڈیٹر اخبار الکیمیا تحریر فرماتے ہین کہ جسکو سگ دیوانہ

کاٹ جاوے چھ ماشہ ستیاناسی کے بیج اور سات عدد کالی مرچین پانی مین پیسکر چھان
مین اور پلائین سقے اور دست آنے لگین گے جس سے مریض بفضلہ تعالی تندرست ہوجائیگا
آزمودہ ہی۔

پچھے۔ بنگال مین اسکو سروپخی بھی کہتے ہین۔ آخر زمانہ برسات مین جو آراضی کہ سیلاب سے
ڈوب کر نکلتی ہے یہ بوٹیان بیشتر اسپر پائی جاتی ہین اور دوسرے نمناک مرطوب جگھون
پر بھی دوسرے موسمون مین ہوا کرتی ہین۔ شاخین انکی باریک نازک سبز رنگ کی جوڑ
در جوڑ ہر جوڑون پر انکے پتیان لمبی لمبی نوکدار چھوٹی چھوٹی سبز رنگ کی اور اسپر پھول
سپید نہایت خوشنما۔ طبیعت سرد تر۔

افعال وخواص - قابض شکم۔ دافع جذام وفساد خون وصفرا اور کیڑون کو انتڑیون سے
نکالتی ہے۔ ان کے نرم اور تازہ پتے اور کونپلون کو توڑ کر سادہ یا گوشت یا دال کے ساتھ
پکاکر کھانا بدرجہ غایت۔ قوی بصر ہے۔ ان بوٹیونکو اکھاڑ کر سایہ مین سوکھا لین دو تولہ
ان مین سے لیکر نودانے کالی مرچون کے ساتھ آدہ پاؤ پانی مین گھونٹ کر ایک چلہ پینا
جذام کے لیے مفید اور فساد خون کے لیے اعلی درجہ کا مصفی ہی۔
اس بوٹی کو جڑ سمیت اکھاڑ کر تازہ تازہ خوب باریک پیسکر نیمگرم کرکے ورم پر باندہنا مفید ہے
بہت جلد ورم کو پکاکر بہا دیتا ہی۔ یا پتون کو تل بھرتہ کے پکاکر باندہنا بھی یہی کام دیتا ہی

راقم حکیم وحید الحق طبیب ملازم ریاست بختیار پور

الامراض

بقیہ جواب استفسار نمبر ۱ مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۹ جلد ۱

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۴) **علاج کن اصول پر کرنا چاہیئے** - جہان تک مین خیال کرتا ہون ایسے نازک وقت مین اس سے زیادہ مناسب طریقہ علاج کوئی سمجھ مین نہین آتا کہ جس طرح ہو سکے حرارت غریزیہ کو قوت دی جاے اور حتی الامکان اوسکو آیندہ تحلل زائد سے بچایا جاے - تمام اعضاء رئیسہ خصوصاً قلب کی قوت قایم رکھنے کی تدابیر عمل مین لائی جائین - جملہ اعضاء ہضم غذا خصوصاً معدہ اور جملہ اعضاء دفع فضلات خصوصاً گردہ کو قوت دی جاے - خون کی غلظت اور اوسکی شیرینی کا دفعیہ مدنظر رکھکر اسکی اصلاح کی جاے - مفرحات و مرطبات کے استعمال کی جانب بھی فی الجملہ توجہ رکھنی چاہیئے -

اگر مریض کی حیات کا زمانہ باقی ہے تو حرارت بدنیہ کی حمایت اور اعضاء رئیسہ کی تقویت رفتہ رفتہ نیک اثر پیدا کریگی -

(۵) **مناسب تدبیر** - اصول مندرجہ بالا کو ملحوظ خاطر رکھ کر یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مریض کو ذیل کے نسخہ جات معمولہ مطب خاندان شریف اشرف الاطبا عالیجناب حضرت استاذی حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دام اقبالہم کا استعمال کرایا جاے -

صبح کے وقت کشتہ طلا بقدر ایک چاول مفرح بارد شیخ الرئیس پانچ ماشہ مین ملاکر اول کھلائین اسکے اوپر سے آب افشردہ انار شیرین عرق عنبر تین تین تولہ نبات سفید دو تولہ ملا یا کرین -

شام کے وقت قریب ۴ بجے جواہر مہرہ دو چاول دواء المسک معتدل جواہر والہ مین ملاکر اول کھلائین اسکے بعد عرق شیر ۳ تولہ عرق ماء اللحم ۵ تولہ نبات سفید ۲ تولہ پلائین -

رات کو سوتے وقت حب جواہر نصف عدد خمیرہ مروارید یا پنج ماشہ مین رکھکر کھلایا کرین۔ غذا یخنی شوربا۔ ڈبل روٹی ہر دو کی۔ زردی بیضہ مرغ نیمبرشت۔ دودھ۔ بقدر ہضم اور برداشت طبیعت کے دین۔

(۶) دوران علاج مین ضروری ہدایتین۔ چونکہ یہ سب چیزین نہایت لطیف سریع النفوذ اور قوی التاثیر ہین اسلیے مناسب ہی کہ دوران علاج مین ہر وقت اُن تغیرات اور آثار کی طرف کامل توجہ رکھی جاسے جو وقتاً فوقتاً مریض کی حالت مین ظاہر ہونگے۔ تاکہ اگر کوئی خلاف مقصود اثر ظاہر ہو تو فوراً اسکا تدارک کر دیا جاسے۔ ہضم غذا اور حالت اشتہا کو ہر وقت مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے مریض کو سوہضمی کا ہونا سم قاتل سی زیادہ دشمن ہی۔ زیادہ پیاس لگنا بھی مضر ہے۔ قبض رہنا بے انتہا نقصان دیگا۔ اور اسہال کی زیادتی مہلک ہوگی۔ اسی قسم کے دوسرے عوارض کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔ فقط

راقم سید محمد عبد الرزاق عفی عنہ

استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۱ جلد ۲ کے جوابات

جواب استفسار نمبر ۱

یہ نسخہ سوزاک کے واسطے لکھتا ہون امید ہے کہ اسکے استعمال سے کلیتہً فائدہ ہو جائیگا۔ پرہیز صرف لال مرچ اور کھٹائی اور گرم اشیا سے کرنا چاہیئے۔

نسخہ۔ بالسم کوپے با ۴ ڈرام۔ لائیکر پٹاسی ۴ ڈرام۔ پٹاسی نائٹر ایک ڈرام۔ پٹاسی برومائڈ ۲ ڈرام۔ ٹینچر ہائیوسائمس ۴ ڈرام۔ نائٹرک ایتھر ۴ ڈرام۔ پانی ۱۲۔ اونس۔ ان سب دواؤنکو ملا کر بارہ خوراکین بناؤ۔ ہر روز ۳ خوراکین (صبح۔ دوپہر۔ شام) پینی چاہیئین۔ دوا پینے کے وقت شیشی کو اچھی طرح ہلانا ضروری ہے تاکہ دوا کے اجزا بخوبی پانی مین مل جایا کرین۔ یہ نسخہ ۴ دن کے لیے کافی ہوگا۔

سید احمد از نیو میڈیکل ہال صدر بازار پشاور

ایضاً

سوڈا کی مداومت سے بیشک خراش پیدا ہو سکتا ہے اور برف کی حرارت مستترہ و قوت ادرار بھی اسپر معاون ہو سکتی ہے اور چونکہ امتلا کے وقت مواد فاعلہ سوزش کو تسکین حاصل ہو جاتی ہی اسلیے شام کے وقت حرقت کا غالب ہونا قرین قیاس ہی۔ رات کو بھی حرارت بدنیہ باطن کی طرف رجوع کر کے سوزش کا موجب ہو سکتی ہے۔ البتہ صبحکی ٹھنڈی ہوا سے کسیقدر تسکین متصور ہی۔ آپ کو یہ نسخہ پینا مناسب معلوم ہوتا ہی۔ پوست کیکر۔ برگ کیکر۔ گوند کیکر پھول کیکر۔ ایک ایک تولہ رات کو پانی مین بھگو کر صبحکو اسکا آب زلال لیکر مصری ۲ تولہ سے شیرین کر کے پی لیا کرین اور اسکے ہمراہ سفوف مامیران ۷ ماشہ پھانک لیا کرین۔ پرہیز ترشی بادی۔ گرم اشیا۔ سرخ مرچ وغیرہ سے کرین۔ سفوف مذکور یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے ملیگا۔

ابو داؤد عبد اللہ

ایضاً

برف و سوڈا کے کثرت استعمال سے سوزاک کا پیدا ہونا۔ برف کا خاصہ چونکہ تبرید و تسکین و تخدیر (بے حس کرنا) ہی اسلیے مثانہ بھی اسکے انہین خواص سے متاثر ہوا اور سوڈا کی قلویت نے اسی حال مین اوسمین تقریح کر کے یہ مرض پیدا کر دیا ہے یہی وجہ ہی کہ رات کو مرض شدید ہو جاتا ہی۔ بیاض ورقت قارورہ بھی اسی کا شاہد حال ہی۔

مدرات باردہ و العبہ و ادویہ باردہ سے آرام ہونا تو درکنار بلکہ مضر و سبب ازدیاد مرض کا ہونا قرین قیاس ہی۔ پس آپ طبیخ دافع سوزاک بارد و بادی کا استعمال کرین انشاءاللہ تعالی آرام ہو جائیگا۔

صفت طبیخ دافع سوزاک بارد ملٹھی ۳ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۳ ماشہ۔ الائچی ۳ ماشہ بانسہ ۳ ماشہ۔ پکھان بید ۳ ماشہ۔ کباب چینی ۳ ماشہ۔ گوکھرو ۳ ماشہ۔ پوست بیخ ارنڈ ۳ ماشہ۔ ان سب ادویہ کو مناسب پانی مین جوشاندہ بنا کر صاف کر کے ایک تولہ شہد خالص اور ۲ ماشہ

سلاجیت حل کر کے صبح و شام نوش کریں۔ امید کہ بفضلہ تعالی دو تین ہفتہ میں آرام ہو جائیگا۔
روغن بیروزہ کے چند قطرات صبح و شام حلوا یا بالائی میں کھانا اور قدرے احلیل میں ٹپکانا بھی بغایت مفید ہے نیز روغن نوری اسکے دفعیہ کے لیے تجربہ میں آچکا ہے۔

حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

جواب استفسار نمبر ۲

آپ موافق ترکیب مندرجہ صفحہ ۲۶ مجلہ طبیہ نمبرا جلد ۳ سفوف اور معجون تیار کر کے صبح معجون سات ماشہ اور سہ پہر کو سفوف ایکتولہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ اور عضو مخصوص کی کمزوری کے لیے یہ طلا بہت مفید ہے اسکے استعمال سے انشاءاللہ آپکو بہت فائدہ ہوگا۔

ہوالشافی

رائی مغز تخم ارنڈ تخم سپندان ہر ایک ایکتولہ باریک پیس کر رفن چنبیلی (بقدر درکار) میں ملاکر نیم گرم عضو مخصوص و خصیہ پر مالش کریں سردپانی سے احتیاط چاہیئے۔

راقم حافظ محمد اسمعیل دہلوی منتظم مدرسہ طبیہ دہلی

ایضاً

ایک نسخہ گولیونکا اور ایک طلا کا لکھتا ہوں قریب ایک ہفتہ تک انکا استعمال کیا جاوے اگر خدا کو منظور ہے تو کل شکایتیں رفع ہو جائینگی۔

نسخہ حبوب۔ اکسٹراکٹ نکس وامیکا ½ گرین۔ کونائن سلفاس ½ گرین۔ اکسٹراکٹ ڈامیانا ۲ گرین۔ فرای ریڈ گیٹم ۲ گرین۔ زنسامی فاسفائیڈ ½ گرین۔ ان سب دواؤنکی ایک گولی بناؤ ایسی گولیان ایک دن میں تین کھانی چاہئیں بعد غذا کے تھوڑے دودھ یا پانی کے ساتھ
نسخہ طلا۔ ایل سناسن ایک ڈرام۔ اولوآئیل ۳ ڈرام۔ ان دونوںکو ملاکر صبح و شام عضو مخصوص پر سوائے حشفہ کے اور سب جگہہ مالش کی جاوے۔

پرہیز صرف ترشی اور سرخ مرچ سے ہے۔

ڈاکٹر سید احمد از نیو میڈیکل ہال صدر بازار پشاور

ایضاً

جلق کے لیے آپ نے بڑی کڑی قیدین لگا کر نسخہ دریافت کیا ہے کہ اجزا سہل الحصول و کم ہون کھرل وغیرہ کا بھی جھگڑا نہو آبلہ انگیز بھی نہو۔ ایسا نسخہ ناممکن الوجود تو نہین مگر متعسر الحصول ضرور ہے۔ اچھا آپ کے لیے ایسا ہی نسخہ لکھتا ہون۔

مرغ سیاہ جوان جسنے جفتی نہ کی ہو ذبح کرین اور اوسکے مسفوح خون مین بول خر جوان برابر وزن ملا کر سر کے بل سید ہے لیٹ کر عضو مخصوص پر طلا کرین اور باد کش سے ہوا دیکر خشک کرین اسی طرح تین دفعہ طلا کرین۔ پہلی بار طلا کرنیسے سخت سوزش و ورم ہوگی۔ دوسری دفعہ کم تیسری دفعہ بالکل سوزش وغیرہ نہوگی۔ پس یہی تین طلا کافی ہین۔ اس سے قوت رجولیت کا غلبہ ہوگا۔ ایک دن مجامعت سے پرہیز ضروری ہے۔ بعد ازان اجازت ہے۔ لیکن قبل از استعمال طلا دو ہفتہ تک ذیل کی خوراکی حبوب کا استعمال ضرور کرین۔

صفت حبوب۔ جوز بویہ۔ مصطگی۔ زعفران۔ مشک خالص۔ افیون۔ اسپند۔ موصلی سیاہ تالمکھانہ۔ زنجبیل۔ جملہ۔ بالسویہ۔ کوزہ مصری برابر جملہ ادویہ سب کو باریک کرکے شہد مین ملاکر حبوب بنائین۔ ایک حب صبح اور ایک حب بوقت عصر دودھ کے ہمراہ کھایا کرین۔ سرخ مرچ و ترش و بادی اغذیہ سے پرہیز رکھین۔ انشاء اللہ تعالیٰ عمدہ فائدہ ہوگا۔

یہ ہر دو نسخے (جو عجیب غریب قلمی کتاب بحر المنافع مین مندرج ہین) مجربات کاملہ سے ہین۔

حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

جواب استفسار نمبر ۳ مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۱ جلد ۲

(۳) سالم پارہ اور عمدہ کشتہ سیماب تو مضر نہین البتہ سیماب مصعد اور ناقص کشتہ سیماب

مضر و ضرر رساں ہوتی ہیں۔ عمدہ کشتہ کی شناخت یہ ہو کہ وہ پیتل یا مس گلی پر بوساطت ترشی ملین تو اوسکو سفید و ملمع نہ کرسکے اور آگ پر پرواز نہ کرے۔ مصعد پارہ سخت مضر بلکہ مہلک ہو فالحذر الحذر۔

حکیم نور محمد آف موکل ضلع لاہور

جواب استفسار نمبر ۳

ایک انگریزی دوا ہے جسکو آنٹرس کارڈیل کہتے ہین انگریزی دوافروشون سے مل سکتی ہو دن مین تین یا چار مرتبہ اسکا ایک چھوٹا چمچہ تھوڑے سے پانی مین ملاکر پلانا چاہئے۔ دو یا تین شیشیان اس دوا کی استعمال کرنیسے فائدہ ہوجائیگا مجرب ہو

سید احمد از نیو میڈیکل ہال صدر بازار پشاور

ایضاً

اگر شربت مدر حیض کے استعمال سے فائدہ نہین ہوا تو جائے تعجب نہین کیونکہ نہ تو آپنے بعد پوری تشخیص کے وہ استعمال کرایا اور نہ ہی ایسا عجیب الترکیب شربت کسی معتبر طبی کتاب مین مرقوم ہو۔ بعدازین گزارش ہو کہ احتباس الطمث (امینوریا) کے کئی اسباب ہوتے ہین جو بالاختصار بیان کیے جاتے ہین۔ اول قلت و رقت خون بسبب استفراغ یا تکلیف کشی بھوک و تعب یا اسہال یا ضعف جگر یا استعمال مجففات یا دیگر امراض کے دوم غلظت و کثرت خون بباعث سردی یا امتزاج کسی خلط کے سوم تنگ ہونا فوہات عروق کا بباعث حرارت مجفف یا برودت مکثف کے یا خشکی کے چہارم سدہ عروق پنجم قوت ہضم بدن ششم فربہی مفرط ہفتم آفت رحم بسبب ورم یا کجی فم رحم وغیرہ وغیرہ۔ ہشتم پیدائشی نقصانات و فطری کہ عورت مرد کے مشابہ پیدا ہو نہم خاص حادثات و عادات مثلاً زیادہ تفکرات و ترددات۔ صدمہ و الم و بیکار بیٹھے رہنا۔ اب آپ خود یا بوساطت کسی طبیب کے سبب احتباس طمث مقرر کرکے مطلع فرمادین تو انشاء اللہ تعالے

علاج عرض کردیا جائیگا والسلام

نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

ایضاً

آپ وہی شربت برابر استعمال کرائین مگر ایام معتادہ مین یہ جوشاندہ پلائین۔ مغز تخم کرڑ گاؤزبان۔ تخم خربوزہ۔ سونف۔ چارونکو برابر کوٹ کر ۲ تولہ اسمین سے ۴ تولہ شربت بزوری کے ہمراہ جوش دیکر چھان کرکے پلائین اور عین ایام مین صافن کی فصد بھی کرائین اور شیاف معمولہ بھی رکھائین اور ار حاصل ہونے پر حبوب عقم کپنی دہلی سے منگوا کر استعمال مین لائین انشاء اللہ آپکی امید ضرور بارآور ہوگی۔

ابو داؤد عبداللہ عفی عنہ

جواب نمبر ۵

آپ حب الشفا کی ایک گولی روز کھائین ترکیب حسب ذیل ہو کیکر کا گوند پانی مین حل کرکے تخم دھاتورہ یکتولہ۔ ریوند چینی ۴ ماشہ۔ سونٹھ ۴ ماشہ سب باریک پیسکر آبمین ملائین اور چنے کے برابر گولیان بنائین نزلہ دائمی اور باری کی تپ کے لیے مجرب ہین اور شربت خشخاش سے بھی آپکو بہت فائدہ ہوگا چنانچہ اکثر مستورات کو بھی جنہیں چھینکین اور زکام زور دیتی ہین۔ اسی تدبیر سے بہت دفعہ فائدہ ہوا ہے

ابو داؤد عبداللہ

ایضاً

تخم خشخاش و مغز تخم کدو و تخم کاہو و قنب (بھنگ) ہر چہار کا روغن نکالکر ہر روز تین تین قطرے ہر دو نتھنون مین بطور سعوط استعمال کرین۔ سر پر بھی ہر روز بطور تدہین لگائین۔ اور شربت خشخاش ۲ تولہ شربت بنفشہ ایکتولہ۔ پانی ملا کر ہر روز نوش کرین۔ تین ہفتہ کے استعمال سے انشاء اللہ تعالی یہ شکایت رفع ہوجائیگی۔ حکیم نور محمد مالک نوری شفاخانہ موکل

ایضاً

نسخہ مندرجہ ذیل کا استعمال کرنیسے انشاء اللہ تعالی ناک بہنا اور سانس بھاری پڑجانا بہت جلد بند ہو جائیگا۔

نسخہ پٹاشی پرومائیڈ ۱۰ گرین۔ ٹنکچر بلاڈونا ۸ قطرہ۔ ٹنکچر نکس وامیکا ۱۰ قطرہ۔ ٹنکچر سلا ۱۵ قطرہ ٹنکچر کیمفر کمپونڈ ۲۰ قطرہ۔ پانی ایک اونس۔ یہ ایک خوراک ہی۔ ایسی دن مین ۳ خوراکین پلائی جائین۔ پرہیز ترشی سے ہی

سید احمد نیو میڈیکل ہال صدر بازار پشاور

جواب استفسار نمبر ۷

نسخہ مندرجہ ذیل پینے کو اور مرہم لگانیکو لکھتا ہون معلوم ہوتا ہی کہ اس مرض کا موجب اول مرض آتشک ہی ہی

نسخہ اکسٹرکٹ سٹلنجیا کمپونڈ ایک ڈرام۔ مگنیشیا سلفاس ۲۰ گرین۔ اسپرٹ کلوروفارم ۲۰ قطرہ۔ گلیسرین ½ ڈرام۔ پانی ایک اونس۔ یہ ایک خوراک ہی ایسی دن مین دو دفعہ

نسخہ مرہم۔ ہیڈوارجرائی اوکسائڈم رو برم ۴ گرین۔ بلیو اینٹمنٹ ۲ ڈرام۔ کریازوٹ ۸ قطرہ۔ سمپل اینٹمنٹ ایک اونس۔ ان سب کو ملاکر مرہم بناؤ اور داغون پر صبح و شام دو دفعہ لگانا چاہیئے۔

اگر واقعی آتشک کے سبب سے یہ داغ اور آبلے پڑے ہین تو ان نسخونکے استعمال سے آرام ہوجائیگا مگر نسخونکا استعمال عرصہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔ اور اگر بسبب آتشک نہین ہو تب بھی فائدہ ہوگا۔

خاکسار سید احمد عفی عنہ

جواب استفسار نمبر ۶ و ۷

مجلہ طبیہ کے کسی گذشتہ نمبر مین برص کا علاج شائع کرچکا ہون۔ ملاحظہ فرماکر استعمال

کریں انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائیگا۔

(حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور)

جواب استفسار نمبر ۸

مریضہ کو صبح کے وقت یہ نسخہ پلانا چاہیئے۔ خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ میں ورق نقرہ ایک عدد ملا کر اول کھلائیں اوس کے اوپر سے بادیان پانچ ماشہ اصل السوس مقشر ۳ ماشہ عرق گاؤزباں ۶ تار میں خیسیدہ نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ شب کو سوتے وقت اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھلایا کریں بادی۔ کڑوا تیل سرخ مرچ۔ اور ترشی۔ گرم اشیا سے پرہیز کریں انشاء اللہ تعالیٰ بہت نفع ہوگا۔

محمد عبد الرزاق عفی عنہ

استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ دہلی نمبر ۲ جلد ۲ کے جوابات

جواب استفسار نمبر ۱

گل صدبرگ تازہ جسکو ہندی میں گینڈے کا پھول کہتے ہیں۔ اگر جلد پر رگڑ کر مالش کیجائے تو نشان سیاہی وسمہ و خضاب بالکل دور ہو کر رنگ جلد کا صاف و شفاف اپنی اصلی حالت پر ہو جائیگا۔

سید رضا حسین سنبھلی

جواب استفسار نمبر ۲

رنگترہ یا لیمو کاغذی یا امچور کی ترشی ملکر ملنے سے رنگ حنا جلد پر سے بلا ضرر چھوٹ جاتا ہے۔ محمد عبد الرزاق

جواب استفسار نمبر ۳

(۱) استفسار زقی کیواسطے میرے خیال میں یہ گولیاں اور ضماد نافع ہونگی نسخہ حب ریوند چینی عصارہ غافث تخم کرفس ہر ایک ۳ درم غاریقون ۵ درم مازریون مدبر ۱۰ درم سب کو باریک پیسکر پانی کے ساتھ بقدر دانہ نخود گولیاں بنائیں ان میں سے ۷ ماشہ لیکر ہر روز صبح کو پانی کے ہمراہ کھایا کریں۔

نسخہ ضماد۔ زوفا۔ موم زرد ہر ایک دو تولہ زعفران چربی بط۔ چربی مرغابی۔ ایک ایک تولہ ایلوہ۔ سلارس گوگل۔ اشق۔ مصطگی۔ ایک ایک ماشہ سب دواؤں کو باریک پیسکر موم اور چربیاں گھلا کر اسمیں ملائیں

اور شکم پر ضماد کریں۔ چند روز تک ان دونوں نسخوں کے استعمال سے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا پرہیز معمولی ہے

(۲) گو یہ نسخہ از روے طب یونانی کے خلاف ہے مگر اصحاب وید کی اسکی از حد تعریف کرتے ہیں جو خنازیر کو از حد مفید ہے کچلی سانپ ناخون اسپ ان دونوں کو کوٹکر ایک کوزے کو گل حکمت کرکے اوسمیں پر کر دیا جائے بعدہٗ اوسکے مونہہ کو بند کرکے گلحکمت کرکے ایک سیر تک کی آگ اپلہ جنگلی کی دیجاوے بعد سرد ہونیکے نکالکر رنگ اسکا مثل پرمورکے ہوگا پھر ایک کڑاہی میں سرسوں کا تیل ۱ مار ٹوالکر اور تھوڑے برگ نیب ڈالکر آگ پر جلادیں بعدہٗ ادویہ مذکورہ واسمیں ڈالکر دستہ آہنی سے اسکو حل کرکے مثل مرہم کے تیار کریں اور خنازیر پر اسکا لیپ کر دیا کریں۔

(۳) واسطے مسلول و مدقوق و خنازیر کے یہ کشتہ اعلیٰ درجہ کا مفید ثابت ہوا ہے اسکی علاوہ سعال و نزف الدم و نفث الدم کو بغایت مفید ہے سرطان نہری کو سالم لیکر خشک کرلیا جائے بعد اسکے اسکو ایک بڑے برتن میں رکھکر جلایا جاوے پھر اسکو دودھ ولبری میں حل کرکے ایک ہانڈی میں سیر اپلہ کی آگ دیجاوے پھر نکالکر اسی طرح پر تھوہر کے دودھ میں یہ بالکل سفید ہو جائیگا اگر ایک مرتبہ میں ایسا نہو دوبارہ ترکیب بالا عمل کریں پس اسکو پیسکر شیشہ میں محفوظ رکھیں خوراک حسب عمر و طاقت و مرض مریض نیم ماشہ سے ایک ماشہ تک مسکہ گاؤ میں ملاکر صبح کو کھایا کریں اور اس کو مسکہ میں ملاکر بطور مرہم کے قروح خبیثہ و سرطان پر بھی استعمال کرنا نافع ہے۔

محمد بشیر احمد کامیاب شدہ مدرسہ طبیہ ساکن رُورکی

جواب استفسار نمبر ۵

مریضہ کو غیر وقت حمل میں اول تنقیہ تام مناسب اجزا رکیساتھ کسی ہوشیار طبیب کیجانب رجوع کر کرایا جاوے۔ اس کے بعد تقویت اعضا خصوصاً رحم و دل و دماغ و گردہ کے واسطے چوب چینی کا استعمال چالیس روز تک کراکے مفرحات و یاقوتیات کھلائے جاویں۔

اور ایام حمل میں معجون حمل کا استعمال چالیس روز تین ماہ اول میں اور چالیس روز تین ماہ اوسط میں اور چالیس روز تین ماہ آخر میں کرایا جاوے اور افراط تشنگی و بادی و فواکہ رطب۔ گوشت چوپایہ خصوصاً گوشت

بز سے پرہیز چاہیے۔ انشاء اللہ اس علاج سے نفع ہوگا۔

معجون حل یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی محلہ بلیماران سے دستیاب ہو سکتی۔

طریق استعمال چوب چینی ۴ ماشہ کارد سے ریزہ ریزہ کرکے کسی ظرف سفال یا مسی قلعی دار میں عرق گاؤزبان ۱۲ تار ڈالکر رات کو دو پہر تک تر رکھیں۔ صبح کو ملائم آگ پر پکائیں جب چوتھائی حصہ باقی رہے آہستہ آہستہ دہن ظرف کو کھولیں۔ اور چھ تولہ کی مقدار لیکر نبات سفید دو تولہ سے میٹھا کرکے صبح اور اسیطرح وقت شام گرما گرم پی لیا کریں۔

سید رضا حسین سنبھلی کامیاب شدہ مدرسہ طبیہ دہلی

جواب استفسار نمبر ۶

یہ معجون ان کل امراض کیواسطے نہایت اعلیٰ درجہ کا مفید ہے۔ ہلیلہ۔ تولہ۔ بلیلہ۔ تولہ۔ املہ ۵ تولہ۔ شاہترہ ۳ تولہ۔ سنا مکی ۲ تولہ۔ رسوت ۲ تولہ۔ ترکچور ۲ تولہ۔ کہتہ سفید ۲ تولہ۔ عشبہ ا تولہ۔ چوب چینی ۲ تولہ نسوت ۳ تولہ۔ مغز بادام ۵ اوانہ ان سب کو کوٹکر شہد ۳ سار میں ملاکر بطور معجون کے تیار کرلیں یہ دافع امراض ورم و خارش و ناسور و خنازیر وغیرہ ہے۔ قدر خوراک ا تولہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ کہا لیا جاوے۔ محمد بشیر احمد عفی عنہ

ایضاً

چونکہ امراض مذکورہ کا سبب مادہ سوداء ہے اور اکثر امراض سوداوی میں عالیجناب حضرت استادی حکیم محمد واصل خانصاحب مرحوم و مغفور یہ نسخہ تجویز فرماتے تھے اور باقاعدہ استعمال کرنیسے خدا کے فضل وکرم سے مرض رفع ہو کر صحت حاصل ہو جاتی تھی۔

نسخہ صبح کیوقت کا

شاہترہ ۷ ماشہ۔ چرائتہ ۷ ماشہ۔ سرپھوکہ ۷ ماشہ منڈی ۷ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ ہلیلہ سیاہ ۷ ماشہ گل سرخ ۷ ماشہ ان سب دوائیوں کو رات کو کیپاؤ گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دیکر ملکر صاف کرکے شربت عناب ۴ تولہ داخل کرکے نوش کریں۔

نسخہ سہ پہر کا

(۲) معجون چوب چینی ۱ تولہ ہمراہ عرق عشبہ ۵ تولہ نبات سفید ۶ ماشہ داخل کر کے پیا کریں۔

ان ہر دو نسخوں کو ۱۲ روز تک دو وقتہ استعمال کرنیکے بعد باقاعدہ طور پر ایسے چار مسہل لینے چاہئیں کہ جس سے مادہ سودا (جو کہ ان امراض کی پیدایش کا موجب ہے) خارج ہو جاوے بعدہٗ آتشک کے واسطے یہ گولیاں تیار کر کے صبح کے وقت ایک گولی دودہ کی بالائی میں لپیٹ کر نگل لیا کریں البتہ استعمال گولیوں میں اسقدر احتیاط ضرور ہے گولی دانت اور تالو وغیرہ نہ لگنے پائے نسخہ گولیوں کا یہ ہے۔

رس کپور ۲ ماشہ دانہ ہیل ۶ ماشہ لونگ ۶ ماشہ عاقرقرحا ۶ ماشہ ان سب دواؤں کو باریک پیسکر پانی میں خمیر کر کے گولیاں بقدر نخود تیار کر لیں اور استعمال کریں اشیا گرم و شیریں و ترشی و بادی سے پرہیز ہے اور یہ دوا تیار کر کے شب کو ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک کھلایا کریں خنازیر کو بہت نافع ہے۔

سرس کے بیج آدہ پاؤ کوٹ کر شہد خالص پاؤ سیر میں ملا کر اکتالیس دن گیہوں کے ڈہیر میں رکھہ کر نکال کر ایکماشہ سے تین ماشہ تک رات کو سوتے وقت کھلانا نافع خنازیر ہے۔ اور ناصور کیلئے یہ مرہم نہایت ہی مفید ہے صفت نیب کی کونپل دس تولہ کوٹ کر دو ٹکیاں بنا کر روغن زرد پاؤ سیر کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھہ کر دونوں ٹکیاں اسقدر بریاں کریں کہ روغن کا رنگ سبز ہو جاوے پھر ٹکیاں نکال کر دور کریں اور احتیاط سے گھی کو ایک شیشی میں رکھیں اور کپڑے کی ایک بتی بقدر ناصور بنا کر اس تیار شدہ گھی میں تر کر کے ناصور کے اندر رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے استعمال سے چند روز میں ناصور کا زخم بہر جائیگا **فائدہ** ناصور کے واسطے جہانتک ہو سکے مقوی دوا مثل روغن ماہی یا دیگر مقوی ادویہ معجونیں وغیرہ کھلانا چاہئے تاکہ بدن میں طاقت آجاوے اور بدن میں قوت آکر ناصور خود بخود بہر جاتا ہے۔ واللہ الحکیم فقط

راقم

حافظ محمد اسمٰعیل دہلوی تعلیم یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

متفرقات

خیرخواہانہ مشورہ

پیارے اوڈیٹر یہ امر ناظرین مجلہ پر اچھی طرح روشن ہے کہ آپ شروع سے ان تھک کوشش کر رہے ہیں کہ رسالہ کا ایک نمبر دوسرے سے بڑہا چڑہا ہو چنانچہ آپکے اس خلوص نیت اور سچی کوشش کا یہانتک اثر پڑا کہ مخالفین بہی لوہا مان گئے اور صاف لفظوں میں اسکا اقرار کیا کہ گو ہندوستان میں اور بہی طبی پرچے نکلتے ہیں لیکن جو بات مجلہ طبیہ میں ہے وہ کسی اور میں کہاں الحق ؎ والفضل ما شہدت بہ الاعدا مگر حالت موجودہ کے اعتبار سے میرے خیال ناقص کے مطابق چند امور کی تلافی بہی ضروری ہے جسکو نمبروار لکھتا ہوں ملاحظہ ہو۔

(۱) مستورات و اطفال کے امراض کی طرف خصوصیت سے توجہ کی جائے جسکی اشد ضرورت ہے کیا اچھا ہو کہ کوئی فاضل طبیب صاحبان بے زبان مریضوں کی حالت زار پر رحم کرکے سر سے ناخن پا تک ہر ایک مرض کے اسباب و علامات و علاج درج فرماکر داخل حسنات ہوتے خدا کرے کوئی صاحب جلد متوجہ ہوں۔

(۲) جامع الفضائل حکیم عبداللہ صاحب نے تمام اطباء و مرضیٰ پر عموماً اور دیہاتیوں پر خصوصاً اپنی انمول آسان مجربات لکھکر بہت بڑا احسان کیا جسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہئے میرے خیال میں جسقدر حکیم صاحب موصوف کو سراہا جائے کم ہے اس سلسلہ میں اگر کسر ہے تو صرف اتنی کہ سوا حکیم صاحب کے اس قسم کی نسخہ جات نہیں چہپتے اطبا کو اسکی طرف توجہ کرنا ضروری و لابدی ہے۔

(۳) ہم دیکہہ رہے ہیں کہ بعض نہایت دلکش مضامین جیسے مضمون تربیت و تاریخ الاطبا وغیرہ نہیں ہوتے غالباً میری طرح بہت سے شایقین سخت انتظار میں ہونگے ایسے مضامین کا مسلسل شایع ہونا ضروری ہے۔

(۴) ہمارا خیال اگر صحیح ہے تو ہم بوثوق لکھ سکتے ہیں کہ عرصہ لوجود مجلہ کے اجرا کی علت غائی اسرار طبیہ

کا انکشاف ہے پھر بھی بعض حضرات کا باوجود وعدہ ایفا کیطرف توجہ نہ کرنا یا معنی کشتہ خبث الحدید
کی ترکیب ابتک نہیں لکھی گئی باوجود دریافت حکیم فرید احمد صاحب کا کشتہ کثیرہ و مضمون نبض کا نہ لکھنا
یا حکیم حاذق مولوی وحید الحق صاحب کا علاج مرض اطبا کی خواہش پر موقوف رکھنا یا معنی مجھے آج محض
اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ ایسے مفید نسخے کو بلا درخواست ظاہر کرنا مناسب ہے حکیم صاحب موصوف بعض
استفسارات کے جواب میں لکھ دیا کرتے ہیں کہ فلاں کشتہ یا فلاں دوا ہم سے طلب کر لو خالصاً لوجہ اللہ
(جسے ہم خاص طریقہ پر بناتے ہیں) التماس یہ ہے کہ جب حسبۃً للہ آپ پبلک کی خدمت کرتے ہیں
تو اصل نسخہ لکھ کر اگر یہ لکھدیں تو کیا مضائقہ اسطرح پر ہر طبقہ کے لوگ یکساں مستفید ہو سکتے ہیں کیونکہ
جہانتک میرا مشاہدہ ہے بعض مریض تو خیراتی ادویہ بخوشی لے لیتے ہیں اور بعض اسکو معیوب سمجھتے ہیں
میرے معروضہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ایک صاحب اپنے تجربات بلا درخواست درج کیا کریں اور
کسی نوع کا اخفا روا نہ رکھیں اگرچہ کیسا ہی عمدہ سے عمدہ نسخہ ہو ہرگز پہلو تہی نہ کریں۔

(۵) بعض نامہ نگار صاحبان محض بنظر سرسری استفسارونکا جواب لکھدیتے ہیں حالانکہ یہ بھی ضروری
ہے کہ نام مرض وغیرہ سب لکھا کریں تاکہ مستفسر کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں مرض ہے و نیز اس تشخیص
سے جنکی سمجھ میں مرض استفسار سے نہیں آیا وہ ذہن نشین کر لینگے کہ یہ حالت فلاں مرض کی ہے۔

(۶) اگر کوئی ڈاکٹری نسخہ لکھا جائے تو جن ادویہ کی ہندی ہو چکی ہے وہ بھی ساتھ ساتھ درج
ہونا چاہئے تا کہ جن لوگوں کو فن ڈاکٹری سے وقفیت نہیں انہیں بھی بصیرت حاصل ہو۔

(۷) نسخہ بہت ہی صاف اور واضح ہو تاکہ مستفسر کو دوبارہ کسی بات کو دریافت کرنے کی ضرورت
واقع نہ ہو۔

(۸) حکیم عبد الصمد صاحب کی جدت طبع کی جتنی تعریف کیجائے بجا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تحفۃ
الشفا کے کسی نمبر میں اقسام نبض کا ایک نقشہ نہایت قابلیت سے مرتب کر کے طبع کرایا جو واقعی
قابل قدر ہے لیکن حکیم صاحب نے اس اہم فرض کے ادا کرنے میں نہایت اختصار سے کام
لیا جسکی وجہ سے ہر کہ و مہ یکساں نہیں مستفید ہو سکتے کاش حکیم صاحب خود بمقتضائے

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں اس نقشہ کیجانب توجہ مبذول فرماکر مفصل طور سے تمام اقسام حمی کے علامات واسباب وعلاج تحریر فرماتے تو بہت ہی بہتر ہوتا۔

(۹) ہر پرچہ میں رپورٹ اشاعت کا چھپنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ ماہوار کتنے خریدار بڑہ رہے اور اس سے رسالہ کے سچے بہی خواہوں کو بصورت زیادتی خریدار خوشی حاصل ہوگی اور (خدانہ کرے) بصورت کمی جدید خریدار پیدا کر کے تلافی مافات ہوتی رہیگی۔

(۱۰) آخر سال میں تمام رسائل کی فہرست یکجا طبع ہونا چاہئے تاکہ کسی مضمون و نسخہ کی تلاش میں دقت واقع نہ ہو۔

الراقم ابو الفیض فتح محمد خان عفرلہ المنان خریدار رسالہ مجلہ طبیہ دہلے

نمبر (۱) استفسارات

(۱) ایک دیندار مریض عمر تخمیناً ۴۰ سال مزاج گرم خشک بدرجہ غایت ابتداء عمر میں مذہبی تعلیم میں بیحد محنت کرکے دماغ سے بالکل معذور ہوگیا اوسپر طرہ یہ کہ ریاضت شاقہ عرصہ تک کرتا رہا اوسپر مستنزاد کثرت جماع (جو اس زمانہ کے لئے لوازمات سے ہے) مرض آتشک میں مبتلا ہوا علاج سے صحت ہوئی دردسری شروع ہوئی جسکا حد حساب نہیں ایک حکیم صاحب اونکو روغن کدو واطریفل کشنیزی مدتوں استعمال کراتے رہے نہبت کچھہ صحت ہوگئی لیکن چند روز کے بعد بواسیر خونی کا دورہ اور مرض قولنج کی جانکاہ تکلیف ہونے لگی اب بفضلہ علاج معالجہ سے ۲ سال سے دورہ قولنج موقوف بواسیر کی گاہ گاہ شکایت البتہ موجودہ شکایات یہ ہیں ضعف دماغ وضعف بصارت تمام جسم میں درد جوڑ جوڑ میں بہت زاید جس سے یہہ خیال ہوتا ہے کہ شاید آئندہ گٹھیا ہوجاے اب دو تین ماہ سے داہنے پیر کے ٹخنہ کے نیچے سخت درد رہا کرتا ہے جس سے سیدہے چلنا مشکل ہے۔ روغنیات دافع ریاح کا برابر استعمال ہو رہا ہے مگر کچھہ نفع نہیں خارجی علاج کے علاوہ داخلی علاج جیسے سفوف سورنجان وجوب حارہ کچلہ وغیرہ بہی استعمال کرچکا قبض بیحد رہا کرتا ہے کوئی صاحب مریض کی حالت زار پر رحم فرماکر کوئی مجرب علاج تجویز فرمائیں یہ بہی واضح رہے کہ کتنی ہی تر دوا کا استعمال ہوتا ہے مگر تھنے خشک

گرمیوں میں نکسیر بکثرت گرمی کی شکایت نسخہ مجوزہ بدرجہ اوسط ہونا چاہیے۔

(۲) ایک مریضہ کو ایام معمولی ٹھیک نہیں کبھی زاید کبھی کم اندام نہانی سے سفید رطوبت کا اخراج کپڑے میں اگر لگ جائے تو خشک ہونے پر زرد رنگ کلانی پستان سے سخت معذور باوجودیکہ ابھی ایک بچہ کی ماں ہے مگر ان شکایات سے زندہ درگور مجرب علاج درکار ہے۔

(۳) میرے یہاں ایک کوئیں کا پانی بہت شور ہے کوئی صاحب ایسی ترکیب تحریر فرمائیں کہ نمکینیت جاتی رہے۔

(۴) دفعیہ دیک کا مجرب المجرب نسخہ مطلوب ہے۔

(۵) عام طور سے یہ جو مشہور ہے کہ عورتوں کو مردوں سے زاید شہوت ہوتی ہے طبًا یہ بات کہاں تک صحیح ہے نیز یہ بھی مشہور بین العوام ہے کہ بچوں اور بڈھوں کو تپ دق نہیں ہوتا کیا یہ صحیح ہے جواب مدلل ہو۔

نمبر ۲

مستفسر ایک خریدار

(۱) کمترین کے مجرا قضیب یعنی پیشاب کی نالی میں حشفہ کے نیچے اندر کیجانب کچھ خراش معلوم ہوتا ہے۔ بوقت پیشاب اوس میں تکلیف اور رکاوٹ معلوم ہوتی ہے اور سر مجرا ازکر پیشاب کے وقت مشکل سے کھلتا ہے کیونکہ وہ کسی لیسدار رطوبت سے بند ہوجاتا ہے نسخہ مجرب عنایت ہو۔

(۲) کون کون سی مفرد اور مرکب اشیا مقوی مثانہ و دافع سلسل بول و تقطیر البول ہیں۔

(۳) ایسی مفرد اور مرکب دوا تحریر فرمائی جاویں جنسے چہرہ کا کلب دلو۔ مہاسہ سیاہی وغیرہ دور ہوکر بشرہ نرم و خوبصورت پُر رونق ہوجائے۔ ہر موسم کے اعتبار سے دوا تحریر فرمائی جاویں۔

(۴) وہ کم قیمت وسہل الحصول مرکب سرمہ کون سا ہے جس سے تاریکی بصر دور ہوکر نگاہ قوی ہوجاوے۔

(۵) وہ کم قیمت وسہل الحصول منجن کون سا ہے جس سے دانت مضبوط اور صاف رہیں۔ بخر دور ہو۔

(۶) وہ کم قیمت و سہل الحصول جاڑوں میں کھانے کی لایق کونسی مفرد یا مرکب دوا ہے جس سے اعضاء رئیسہ قوی۔ قوت باہ۔ بصر۔ سمع معدہ۔ ذہن۔ حافظہ متخیلہ۔ فکر میں تیزی۔ ہو نسیان۔ موتیابند چشم۔ نزلہ۔ و تبخیر دور ہوں۔

راقم ایم۔ اے۔ اے

نمبر ۳

ایک اور مریضہ جسکو چھ سالوں سے ایام عادت سے زاید آیا کرتی ہین جسکی وجہ سے گوناں گوں امراض کے پنجہ سے نجات پانا تو درکنار اولاد ہی مایوسی ہے ایسی عورتوں کو جہانتک دیکھا گیا اکثر تو حمل ہی نہیں ٹھہرتا اور اگر قرار بھی پکڑ گیا تو جب دورہ خون کا ہوا اسقاط ہو گیا لہذا اسکے لئے ایسا نسخہ مطلوب ہے جو دافع کثرت حیض و نافع اسقاط ہو۔

نمبر ۴

اکثر مستورات کی بدعنوانی سے زچہ کو بخار بعد ولادت آ دبوچتا ہے اسپر طرہ یہ کہ انا پ شناپ خود ہی یہ فرقہ علاج کرنے لگتا ہے آخر جا چار اگر حکیموں کو بدنام کرنیکے لئے رجوع کیا جاتا ہے جب مرض کے درجوں سے گذر گیا ایسے مریضوں کا جہانتک مجھے مشاہدہ ہوا تپ دق میں مبتلا پایا چنانچہ چند روز سے ایک برہمن کی جورو کا علاج کر رہا ہوں جسکی مختصر حالت یہ ہے کہ پہلے تو ہر وقت بخار اور خفیف سی کھانسی اور درد سینہ رہا کرتا تھا لیکن علاج کرنے سے بعونہ اکثر شکایات تو جاتی رہیں البتہ بعد ظہر کے خفیف سا بخار آ جاتا ہے جو مغرب تک رہ کر جاتا رہتا ہے مریضہ بعید الاخر   کی علامت کوئی معلوم نہیں ہوتی جسکے واسطے علاج درکار ہے جو ایسی مریضوں کیلئے عموماً نافع ہو جسکہ تپ دق و تپ کہنہ کا نسخہ مطلوب ہے جو اکثر زچہ کو لاحق ہوا کرتا ہے۔

نمبر ۵

ایک مریض کلانی فوطے سخت پریشان ہے جو بلا نشتر کے دوا کا خواستگار ہے و نیز دہی بعض تو لنج ریاحی گولہ سے سخت ضیق میں ہے۔

۱۹۰۸

نمبر ۶

ایک شخص عرصہ سے مرض ذیابیطس میں مبتلا ہے جسکے واسطے مجرب نسخہ مطلوب ہے

نمبر ۷

چونکہ آجکل لرزہ بخار کی کثرت ہے لہذا ملتمس ہوں کہ کوئی صاحب مجرب المجرب نسخہ تجویز فرمائیں جو تپ لرزہ بخاری وجو تہیہ بلکہ قریب قریب ہر قسم کے بخار کو نافع ہو و نیز ایسی دوائی جو ہر قسم کی کھانسی کی بھی دافع ہو۔

نمبر ۸

ایک مریضہ جسکی ایام وغیرہ سب ٹھیک بارش ہیں ہاتھہ پیر میں سخت خارش کیوجہ سے پریشان ہے و نیز اوس لیلئے نماز دمس لوں ہی مطلوب ہے۔

نمبر ۹

دبلے ہونیکی دوا خصوصا دافع تو نہ ہو لیکن ہو مقوی اعضاء رئیسہ علی الخصوص مقوی دماغ و بصر و حافظہ کیونکہ بس کے لئے یہ نسخہ چاہئے اوس کو پڑہنے کا کام اور دماغی محنت رہا کرتی ہے۔

الراقم خریدار مجلہ طبیہ

استفسار نمبر ۱

(۱) ویدک طب میں معتبر اور عمدہ کتابیں کون کونسی اور کن کن مصنف کی ہیں ؟

(۲) ان میں سے کن کن کے ترجمے اردو۔ ہندی۔ فارسی عربی یا انگریزی میں چھپے ہوئے ہیں اور وہ کہاں سے ملسکتے ہیں۔

(۳) اصل کتب کہاں سے ملسکتی ہیں۔

خاکسار غلام حسین حیدرآ

استفسار نمبر ۱۱

(۱) بعض اشخاص کو سردپانی یا سرد ہوا یا ہاتھوں یا پاؤں باہر ہونیکو یوقت صبح تماس ہونے سے خارش ہوکر ہاتھہ پاؤں پر ورم ہوجاتا ہے بعض کا تمام بدن اسیطرح متورم ہوجاتا ہے براہ کرم مفصل بیان

ہو کہ یہ کیا مرض ہے اور اسکا مجرب علاج کیا ہے۔

(۲) نفث الدم کا مجرب علاج کیا ہے۔

(۳) سیماب کا کشتہ برابر وزن ہو جائے۔ یا عقد سیماب جو بوٹی سے ہی ہو اور قائم النار بھی ہو درکار ہے۔

(ایک خریدار و ناظر مجلہ طبیہ دہلی)

استفسار نمبر ۱۲

(۱) میرے چہرہ پر موسم سرما میں داد نما دبے پڑجاتے ہیں رنگت اونکی سپید سی ہوتی ہے تمام چہرہ کھردرا ہو جاتا ہے۔ موسم گرما میں چہرہ پر بیرونقی اور سیاہی ہو جاتی ہے۔ کوئی دوا لگانیکی ایسی تجویز فرمائی جاوے جس کے استعمال سے رنگت سپید و سرخ مثل دانہ انار رہے اور مہاسہ اور شکایات بالا سے نجات ہو۔ لیکن وہ دوا سہل الحصول کثیر المنفعت ہو۔

(۱) وہ طریقہ کیا ہے جس سے قبل از وقت دانت خراب نہوں اور صاف مثل در نا سفتہ کے رہیں اور وہ طریقہ کیا ہے جس سے اولاد ذکور ہی پیدا ہو۔ اور وہ طریقہ کیا ہے جس سے مرد اور عورت کو وقت واحد میں انزال ہو اور وہ کیا طریقہ ہے جس سے قبل از وقت بال سپید نہوں اور وہ کیا طریقہ ہے جس سے شرمگاہ انثیٰ ہمیشہ تنگ رہے اور وہ سوائے اوس کے کسی کی خواہش نکرے اور اوسی سے اوسکو لذت ملے۔

(۳) بواسیر بادی کا مجرب علاج جس سے اس مرض کا استیصال ہو جائے مرحمت فرمائیے

جو صاحب سوالات بالا کے جواب دینے کا قصد کریں وہ امورات ذیل غور فرما دیں۔

(۱) دوا مجربہ ہو (۲) کم قیمت ہو (۳) کثیر المنفعت ہو (۴) سہل الحصول ہو (۵) اوسکے تیار کرنیمیں دقت و تکلیف نہ ہو (۶) جواب لکھنے کے قبل اللہ تعالیٰ سے شفا و مدد چاہیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء فی الدارین

راقم ———

[illegible]

مدرسہ طبیہ کے ایک سندیافتہ کی ضرورت

بہ کچھ عرصہ سے مینے اپنے ملک کی زبان حال اور اہل ملک کی زبان مقال سے محض اونکی طبی ضروریات کو سنکر اور بخیال حب الوطن من الایمان اہل وطن کی طبی خدمت کو اپنا فخر سمجھکر اپنے ذمہ لیا اور ریاست لس بیلہ جیسی معزز جلیل القدر عہدہ طبابت کو خیرباد کہا اور معقول تنخواہ کی ذرا بھی پرواہ نکی۔ اور اپنا کام ایک قصبے میں شروع کیا جسکا نام بونمیانی ہے۔ اور میں اس امر سے خوش ہوں کہ اہل ملک نے نہایت ہی جوش اور سرعت سے میرا خیر مقدم کیا اور امید سے بڑھ کر میری طرف توجہ کی اور اس عرصہ میں مریضوں کی تعداد اور دریافت بھی اوسط حالت پر اچھی خاصی رہی۔ مگر بعض وجوہات سے مینے اپنی رہائش و مطب یکم دسمبر ۱۹۰۵ء سے بمقام بہرہ تبدیل کر دیا ہے۔ اسواسطے باشندگان میانی و نواح طبیب کی عدم موجودگی سے مضطرب ہیں اور بدل وجان لایق طبیب کے خواہاں ہیں اور واقعی اسجگہ کسی لایق طبیب کو آجکل کام شروع کرنے اور کامیابی کی امید رکھنے کا خوب موقعہ ہے۔ اسلئے میں مناسب جانتا ہوں کہ جو صاحب سندیافتہ مدرسہ طبیہ ہوں اور اسجگہ مطب جاری کرنیکا ارادہ رکھتے ہوں وہ بہت ہی جلد مجھسے خط وکتابت کریں لوگوں سے بلا احسان میں اونکا تعارف کرا دونگا اور سفارش و تعریف مناسب بھی کر دونگا اور معالجہ میں امداد بھی دونگا بہرہ اور میانی کے درمیان ریل جاری ہے اور چند منٹوں کا فاصلہ ہے۔ مگر جو صاحب تشریف لاوینگے اونکو حسب ذیل اوصاف جو کہ ہر ایک طبیب کیواسطے لازمی ہیں مدنظر رکھنے ہونگے۔ (۱) انسان کا ہمدرد و رحمدل ہو (۲) خوش خلق خندہ پیشانی ہو (۳) غیر متعصب ہو (۴) وسیع الخیالات ہو (۵) نیک نیت نیک چلن راستگو ہو (۶) ہر امر میں مستقل مزاج و مدبر ہو (۷) سیر چشم ہو (۸) بارعب ہو (۹) ترقی و عزت کا خواہاں ہو (۱۰) خوشامد پسند نہ ہو یعنی غریبوں سے خوشامد نہ کرائے اور امیروں کی خوشامد نہ کرے۔ تلک عشرۃ کاملہ

لاکن یہ یاد رہے کہ مریضوں کی تعداد کا بڑھانا اور آمدنی کا ترقی کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اونکی لیاقت ذاتی پر منحصر ہے اسمیں کسیکو مداخلت نہیں۔ والسلام

الملتمس حکیم محمد دوم محمد اعظم سندیافتہ مدرسہ طبیہ دہلی
از بہرہ ضلع شاہ پور (پنجاب)

مقاصد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اُردو) مین اشاعت کرنی

۲ ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہونچانا +

۳ مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ طبیبون کے حالات درج کرنے +

۴ مدرسہ طبیہ کی خدمت کرنی +

۵ جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے +

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

۱ یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے +

۲ اس کی سالانہ قیمت عام شایقین سے دو روپیہ (عہ) ہے +

۳ نمونہ کا پرچہ چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا +

۴ دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے تو اُن کو تین آنے پر دیا جائے گا +

۵ جملہ خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے - دہلی - گلی قاسم جان - دفتر مدرسہ طبیہ دہلی +

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتمان مجلہ طبیہ

اڈیٹر

مطبوعہ افضل المطابع حویلی اعظم خان

رجسٹر نمبر ایل ۳۱۴

مجلۂ طبیہ دہلی

نمبر ٣ یکم فروری ١٩٠٦ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبریں

عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی نے بفضل خدا بتاریخ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کلکتہ و بنارس و سندیہ سے بخیر مراجعت فرمائی۔ خدا کی عنایت سے بہمہ وجوہ طبیعت صحیح و تندرست ہے مطب وغیرہ کا کام باسلوب کرتے ہیں

مدرسہ طبیہ دہلی کا سالانہ جلسہ جب ایا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی تاریخ [illegible] فروری سنہ ۱۹۱۰ء مطابق [illegible] ذی الحجہ [illegible] یوم پنجشنبہ [illegible] بجے [illegible] ہونے والا ہے سب بہی خواہان سے امید ہے کہ شریک جلسہ ہو کر باعث [illegible] ہونگے۔ [illegible] شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب [illegible] پڑھینگے۔

چونکہ مدرسہ طبیہ کا سالانہ جلسہ تین سال سے نہیں ہوا تھا اسلیے اس سال ۴۲ طلبہ کو اسناد و تمغے دیے جاوینگے دیگر کامیاب طلبہ کو انعام کتب و تھرمامیٹر وغیرہ تقسیم ہونگے

امتحان سالانہ سال حال کا نتیجہ مندرجہ ذیل طریقہ پر رہا۔ طب یونانی کی کل جماعتوں سے

۵۱ طلبہ شریک امتحان ہوئے منجملہ اونکے ۲۵ طلبہ کامیاب اور ۲۶ فیل ہوئے۔

جماعت اول مین ۱۰ طالب علم شریک تھے ۶ پاس ۴ فیل ہوئے۔

جماعت دوم مین ۲۳ طلبہ نے امتحان دیا ۱۲ کامیاب ۱۱ ناکام رہے۔ جماعت سیوم مین ۹ طالب علمون نے امتحان دیا تھا جو کل کامیاب ہوئے۔ جماعت چہارم مین ۹ طلبہ شریک امتحان تھے ۸ پاس ایک فیل ہوا۔

جماعات ڈاکٹری مین ۵۴ طالب علم شریک امتحان تھے جن مین سے ۴۲ پاس اور ۱۲ فیل ہوئے۔

مولوی حکیم رضی الحسن صاحب سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی ریاست لوہارو مین ملازم تھے اب وہ سفیر صاحب کابل کے طبیب خاص مقرر ہوئے ہین۔ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔

حکیم سردار احمد خانصاحب امروہی سند مدرسہ طبیہ دہلی بجائے حکیم رضی الحسن صاحب ریاست لوہارو مین مقرر ہوئے۔

ایک نایاب تحفہ

ہم نہایت مسرت کے ساتھ ناظرین مجلہ طبیہ کو ایک نایاب تحفہ کی خوشخبری دیتے ہین جو عنقریب اونکی خدمت مین پہنچنے والا ہے یعنی ایک بےمثل اور نادر کتاب جسمین تمام امراض

کے لیے پرہیزی غذائین درج کی گئی ہین بالفعل زیر طبع ہی - فی الواقع گروہ اطباکو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جسمین ہر مرض کے متعلق جداگانہ اغذیہ مناسبہ درج ہون اسکے مطالعہ سے اطبا کی وہ مشکلات بالکل حل ہوسکتی ہین جو انکو تجویز نسخہ کے ساتھ تجویز غذا مین پیش آتی تھین اسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی دیکھین شائقین اسکی کسقدر قدر کرتے ہین -

مجربات ویدک

اس کتاب لاجواب اور تحفہ نایاب کی بابت پہلے بھی شائقین فن ویدک ماہرین طبابت کو خوشخبری دیگئی تھی اور اب بھی عام علم دوست اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ بالخصوص اطبائے گرامی قدر کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہی کہ ضرور بالضرور اس قابل قدر نسخہ کی ایک ایک جلد منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائین اور فن ویدک کے پرانے مستند نسخہ جات عجیبہ اور انکے فوائد غریبہ سے منتفع ہون - تاخیر کی صورت مین ممکن ہی کہ شاید اشتیاق باقی رہ جائے اور طبع ثانی تک انتظار کرنا پڑے اسکی تقطیع ۲۰+۲۶ و تعداد صفحات ۲۰۰ ہی ضخامت اور اس خوبی پر قیمت فی جلد صرف ۸ مقرر کی گئی ہی جو اسکے سامنے کچھ بھی حقیقت نہین رکھتی

مضامین عام

بدن کی ساخت

نمبر (۳۱) (گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۵) پیشاب کے اوصاف۔ یونانی اطبا کے نزدیک پیشاب مین سات اوصاف طبعیہ ایسے ہوتے ہین جنکا لحاظ رکھنے اور بروقت معائنہ انکی جانچ کرنیسے تمام بدن کے اندرونی حالات خصوصاً جگر اور گردون کے افعال بخوبی معلوم ہو سکتے ہین۔ اُن اوصاف کے طبعی طور پر موجود ہونیسے ہم اچھی طرح معلوم کر سکتے کہ عام بدنکی صحت اور افعال الاعضا مین درستی ہے اور اگر اُن اوصاف کے برخلاف دوسرے غیر طبعی اوصاف پیشاب مین پاسے جائین تو ہم قطعاً حکم لگا سکتے ہین کہ جس وصف مین او جیسا تغیر پیدا ہوا ہے اُسی کے موافق بدنی صحت اور افعال الاعضا مین خلل واقع ہوا ہے اسلیے ہر طبیب کا فرض ہے کہ ان تمام اوصاف اور ان کے دلالات کو ہمیشہ ایسا محفوظ رکھے کہ جو وقت اسکے سامنے قارورہ پیش کیا جاوے فوراً اسکا ذہن اُن تمام اوصاف کے تلاش کرنے کی طرف منتقل ہوجاوے اور اسکی توجہ انکی جستجو مین مصروف ہو جاوے تاکہ ان اوصاف مین سے ہر ایک کے متعلق مناسب سوالات مریض سے کر سکے اور بعض کو خود اپنے ذاتی امتحان سے دریافت کرکے بدن کے اندرونی حالات کو کسی قدر یقینی طور پر ثابت کر سکے اس طریقہ پر دائمی عمل کرنیسے کچھ مدت کے بعد اسکو امراض باطنیہ کی تشخیص مین پوری دستگاہ اور اندرونی اعضاء کے افعال کی کیفیت دریافت کرنے مین ایک خاص بلکہ صناعی حاصل ہو سکتا ہے وہ سات اوصاف یہ ہین (۱) رنگ (۲) قوام (۳) مقدار (۴) بُو (۵) جھاگ (۶) صفائی یا کدورت (۷) رسوب ان مین سے مقدار اور بو یہ دونون وصف ایسے ہین کہ اکثر

مریض خود ہی اونکی شکایت طبیب سے کیا کرتا ہے۔ طبیب کو انکے متعلق اُس سے کچھہ سوال
کرنیکی ضرورت نہین ہوتی اور اگر اتفاقاً مریض خود بیان نہ کرے تو طبیب کو لازم ہی کہ
وہ اگر ضرورت سمجھے تو مریض سے انکے متعلق استفسار کرے۔ باقی اوصاف کو طبیب بروقت
معائنہ قارورہ کے خود معلوم کرسکتا ہی۔ لیکن قوام جھاگ۔ رسوب وغیرہ کے حالات اچھی
طرح دریافت کرنیکے لیے بعض اوقات قارورہ کی شیشی کو خوب حرکت دلا کر دیکھنا ہوتا ہی
اسکے علاوہ کبھی پیشاب زیادہ کھاری ہوجاتا ہے یا اوسمین ترشی یا شیرینی پیدا ہوجاتی ہی
جسکی شناخت یونانی اطبا تو قارورہ کی بُو سے کرلیتے ہین اور پیشاب پر چونٹیوں کا جمع ہونا
بھی شیرینی کی قوی علامت ہی۔ لیکن ڈاکٹرون نے اسکے امتحان کا ایک جدید طریقہ یہ
ایجاد کیا ہے کہ اگر شیشۂ قارورہ مین لٹمس پیپر (نیلا کاغذ) ڈالین اور اُس کاغذ کا رنگ سرخ
ہوجاسے تو سمجھتے ہین کہ اسمین ترشی غالب ہی۔ اور اگر ٹرمرک پیپر (زرد کاغذ) ڈالین اور
اس کاغذ کا رنگ بھورا ہوجاے تو کہتے ہین کہ اس پیشاب مین شوریت غالب ہی۔ اسی طرح قارورہ
کی شیرینی دریافت کرنیکے بھی انہون نے چند طریقے مقرر کیے ہین۔ اب ہم ان تمام اوصاف
کو تفصیل کے ساتھہ ذیل مین درج کرتے ہین۔

(۱) **قارورہ کا رنگ** تندرستی کی حالت مین قارورہ کے رنگ کا اعتبار اوسوقت
کیا جاسکتا ہی جب کہ اوس سے پہلے کسی رنگین چیز کا استعمال کھانے پینے وغیرہ مین نہ
کیا گیا ہو۔ ... قارورہ کی مقدار پیدائش بھی ... کے لحاظ سے معتدل ہو۔
... اشیاء (جیسے عصارہ ریوند یا زعفران) کے استعمال سے پیشاب مین زردی
اور سبزیکی ... سے سبزی اور سرخ چیزون (جیسے چقندر وغیرہ) کے کھانے سے سرخی
پیدا ہوسکتی ہی یہان تک کہ اگر ہاتھہ پاؤن پر مہندی لگائی جاے تو اوسکی سرخی کا اثر بھی
تھوڑا بہت پیشاب پر ضرور ہوتا ہے اسی طرح جب قارورہ تھوڑی مقدار مین پیدا ہوتا ہے
تو اوسوقت اوسکا رنگ تیز ہوتا ہی اور اگر اوسکی پیدائش زیادہ ہو تو رنگ قدرے پھیکا

یا بالکل سفید ہو جاتا ہی۔ اگرچہ مرض کی حالت مین بھی پیشاب کے رنگ کا اعتبار ان ہی تمام شرطون کے ساتھ کیا جاتا ہے لیکن اوس حالت مین قارورہ کے رنگ کا تغیر اکثر مواد امراض کے اختلاط اور پیشاب مین غیر معمولی اجزا کی افزایش سے ہوتا ہی۔ پیشاب کا معمولی رنگ تو قدرے زردی مائل ہوتا ہے جسکو یونانی اطبا اپنی اصطلاح مین اُترجی کہتے ہین۔ لیکن مرض کی حالت مین کبھی معمول سے زیادہ اور کبھی کم زرد اور کبھی سرخ۔ کبھی سفید۔ کبھی نیلا یا سبزی مائل کبھی سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسلیئے ہم ان تمام رنگون کو ذیل مین درج کرینگے اور ہر ایک رنگ کے اسباب بھی بتائینگے۔

(۱) قارورہ کی زردی چونکہ قارورہ کا معمولی رنگ قدرے زردی مائل (اترجی) ہوتا ہی اور صحت کی حالت مین اکثر یہی رنگ پایا جاتا ہی اسلیئے قارورہ کی زردی کو ہم سب رنگون سے پہلے بیان کرتے ہین۔ کمی اور زیادتی کے اعتبار سے قارورہ کی زردی کے چھہ مراتب ہوتے ہین۔ اول نہایت ہلکی زردی جسکو تبنی کہتے ہین۔ دوسرے اُترجی جو اُس سے کسیقدر تیز ہوتا ہے۔ تیسرے اشقر جو اترجی سے تیز ہوتا ہے۔ چوتھے نارنجی۔ پانچوین ناری چھٹے زعفرانی جو سب سے زیادہ گہرا رنگ ہوتا ہے۔ چنانچہ ان سب کو اب ہم ذیل مین نمبروار درج کرتے ہین۔

(۱) **تبنی** نہایت ہلکے زرد رنگ کے پیشاب کو یونانی اطبا کی اصطلاح مین تبنی کہتے ہین جو تبن کی طرف منسوب ہی۔ تبن عربی زبان مین سوکھی ہوئی گھاس یا بھوسے کو کہتے ہین اور سوکھی ہوئی گھاس یا بھوسے کا یہ خاصہ ہی کہ جب وہ کچھہ دیر تک پانی مین تر کرکے رکھا جاوے تو اوسکا رنگ اور نیز اُس پانی کا رنگ ہلکا زردی مائل ہو جاتا ہی اور چونکہ پیشاب کی ہلکی زردی بھیگے ہوے بھوسے کی زردی سے یا اُس پانی کی زردی سے مشابہ ہوتی ہے جسمین گھاس یا بھوسہ تر کیا گیا ہو اسلیے ایسے ہلکے زرد رنگ کو تبنی کہنے لگے یونانی اصول کے موافق چونکہ صفرا کے وہ فضلی اجزا جو ہمیشہ ہضم عضوی کے بعد تمام اعضا سے

مندفع ہوکر قدرے مائیت اور فضلات رسوبی کے ہمراہ گردون تک آتے اور وہان سے
مثانہ مین پہونچکر موجودہ مائیت کے ساتھ ملکراس مین رنگ پیدا کرتے ہین اسلیے اگر
اُن صفراوی اجزا کا دفعیہ کسی رکاوٹ کے باعث اچھی طرح نہوسکے یا وہ فضلات کسی
خاص عضو یا تمام اعضا کی ساخت مین منجذب ہوجانیکے باعث بول کی طرف دفع
نہوسکین۔ یا کسی سبب سے صفرا کی پیدایش معمولی مقدار سے گھٹ جاے یا پیشاب کی
مائیت بمقابلہ رنگت پیدا کرنیوالے صفراوی فضلات کے زیادہ ہو تو ان تمام صورتون
مین پیشاب کا رنگ نہایت ہلکا زرد ہوگا۔ جیسا کہ بدن کی عام رگون مین سُدّہ پڑجانیکی
حالت مین یا دماغ وغیرہ کے بعض صفراوی امراض مین یا سوہضمی کے وقت یا
ہضم غذا سے پہلے یا جبکہ پانی وغیرہ زیادہ پینے سے یا کسی دوسرے سبب سے پیشاب کی
پیدایش زیادہ ہونے لگے۔

(۲) **اُترجی** یہ رنگ تبنی سے گہرا زرد ہوتا ہی۔ اترج عربی زبان مین چکوترہ کو کہتے
ہین جو میوہ کی ایک مشہور قسم ہی اسکے پوست خارجی کا رنگ زرد ہوتا ہی۔ ایسے رنگ کے
پیشاب مین چونکہ صفراوی فضلات اور مائیت کی مقدار اتنی ہوتی ہی جسکے اختلاط سے
قارورہ کا رنگ پوست اترج کے مشابہ ہوجاے اسلیے ایسے رنگ کے پیشاب کو اترجی
کہتے ہین۔ ایک مدت دراز تک تجارب قدیمہ کی شہادت سے یہ بات بخوبی ثابت
ہوچکی ہی کہ تندرستی کی حالت مین رات کو اچھی طرح سونے اور ہضم کامل کے بعد صبح کے
وقت جو پیشاب آتا ہی اسکا رنگ اُترجی ہوتا ہی۔ اسلیے جب ہم کسی قارورہ کا رنگ اُترجی
دیکھتے ہین تو نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ اسوقت بدن مین گرمی اور سردی کا
اعتدال ہی اور جگر مین صفرا کی پیدایش اور اسکے فضلی اجزا کا دفعیہ معمولی پیمانہ پر ہورہا ہی
اور ایسا ہی تندرستی کی حالت مین ہونا چاہیئے۔ باقی آیندہ

سید محمد عبد الرزاق عفی عنہ

طب جدید اور قدیم مین کیا فرق ہی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور اسی پر قیاس معدنیات کا سمجھنا چاہیئے بہرحال جہان تک اجزا کی تحلیل ہوئی ہے
اور کیمسٹری اور کیمیاوی ترکیب سے غور کیا گیا تو پورے اجزا کسی موالید ثلثہ کے حصے
یا شے مین نہین پاے گئے پھر ادراک صحیح اور ذہن صافی کب قبول کرتا ہی کہ علاوہ ان
چار عناصر کے اور بھی عنصر کا وجود ہی. اب حکماے فرنگ اپنے عنصر کی تائید مین یہ بھی کہتے
ہین کہ بسیط وہ ہے کہ جب اونکے اجزا تحلیل کیے جائین اور علحدہ علحدہ ہر ایک عناصر
جنکو وہ عنصر کے نام سے بیان کرتے ہین مثلاً سلفر۔ فاسفورس۔ سوڈیم کلیم وغیرہ جزو جدا
کیے جاوین تو اون مین کوئی شے بسیط نہین پیدا ہوگی اس سے صاف ظاہر ہی کہ اگر یہ
عنصر ایسی اجزا سے مرکب ہوتے تو ضرور اوسمین اور اجزا نکلتے لہذا اسی دلیل سے یہ
سب اجزا بسیطیہ عنصر ہین اسکا جواب ہم دیتے ہین کہ ان سب عناصر مین اس طرح کا تماسک
اور تماثل اور باہمی جذب ہی کہ ابھی تک کوئی طریقہ اوسکے اجزا کے جدا کرنیکا قابل اطمینان
نہین اور اب تک کوئی قاعدہ ایسا کسی نے نہین پیدا کیا جس سے وجود اجزاے ترکیبی کا
عمدہ طور سے ظاہر ہو مگر ہان ممکن ہی کہ اگر اوسکے اجزا کے جدا کرنیکی جانب جرأت کیجائے
تو شاید اوسکے اجزاے ترکیبی نکل بھی آئین اور اگر اسی جدید تحقیقات مین جسکا سلسلہ جب سے
ہماری گورنمنٹ نے جاری کیا ہی تا این دم روز افزون ترقی پر ہے نکل آے تو حکماء
فرنگ یکبارگی ہمارے قول کے طرفدار ہو کر بہت زور کے ساتھ پکارنے لگینگے کہ جو اجزا
ہمنے اپنی جدید تحقیقات کے ذریعہ سے عنصر ثابت کیے ہین وہ عنصر نہین ہین بلکہ وہ سب کے
سب مرکب کی تعریف مین داخل ہوتے ہین بلکہ یہ عناصر بھی انہین عناصر چارگانہ مین
ہین بہرحال یونانی فلاسفرون کا یہ بیان ہی کہ جملہ اشیا موجودہ اعیان خارجی کی ترکیب

انہین عناصر اربعہ سے ہے بلکہ حیوانی اور نباتی اغذیہ مین بھی انہین چار عنصرونکا وجود ہی
جب یہ ثابت ہوگیا تو ہم یہ کہتے ہین کہ یہ چارون اخلاط جنکا ذکر اوپر ہوچکا اونکا مبد بھی
عناصر چارگانہ ہی لہذا صفرا بجاے عنصر آگ کے اور خلط سودا بجاے عنصر خاک کے اور خلط بلغم بجاے عنصر آب یعنی پانی کے
اور خلط خون بجاے عنصر ہوا کے ہی اور مابقی جو دیگر اور چیزین بدن انسانی مین پائی جاتی
ہین انہین سے ترکیب پاتی ہین خواہ وہ رطوبات اصلی ایسی ہون کہ اونسے انسانی
جسم کی ترکیب کا قوام ہو یا بطور لسکے ہون کہ وہ ایک مادہ زاید ہی جس سے کوئی امر خلاف
صحت کے وقوع پذیر ہونیوالا ہو پھر اگر وہ رطوبات جو غیر ان بسایط یا عناصر کے ہین
موجود ہون تو اونکا شمار طبعی اخلاط مین ہوگا اور اگر ایسا نہین ہی بلکہ وہ مادہ زائد مرضہ
سے ہین تو وہ اخلاط غیر طبعی ہین اس سے وجود سودا کا بدلائل واضح پایا گیا اور اگر کیمسٹری
کے قاعدہ سے دیکھا جاوے اور طحال کا اپریشن (عمل جراحی) کیا جاوے تو نظر کے سامنے
ایک شے سیاہ مگر بہت نہین درد آمیز اپنے قوام مین نہ زیادہ غلیظ اور نہ زیادہ رقیق پائی
جائیگی لہذا وہی سودا ہی مجھے معلوم نہین کہ نکماے فرنگ نے جب طحال کو ازروے
ترکیب کیمیاوی کے ملاحظہ فرمایا تو اوسکی اندرونی اوس شے کو جو اوسمین موجود اور برآمد
کی ہوگی کیا نام رکھا یہ تو ظاہر ہے کہ کسی شے کا نام سودا تو اونکے یہان نہین قرار پایا فقط

باقی آیندہ

راقم حکیم امیرالدین خان نجم مولف ترکیب العلاج
از بلہرہ ضلع بارہ بنکی ملک اودہ

صفائی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مثلاً بعض اوقات ہم دیکھتے ہین کہ بارش ہوتی ہے اور اسکے ہوتے ہی چھوٹی چھوٹی مینڈکیان

بکثرت پیدا ہو جاتی ہین اور بعض مقامات کی بارش سے صرف بیر بہوٹیان تو جا بجا کثرت کے ساتھ دکھلائی دیتی ہین مگر مینڈکیون کا کہین نام بھی نہین ہوتا۔ یہی بارش ہی کہ ایک وقت مین اوسکی تاثیر سے سیپ کے اندر سچا موتی پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے وقت مین یہی بارش ہوتی ہے مگر اوس سے کچھ بھی نہین ہوتا۔ یہی ہوا ہی کہ ایک وقت مین مریض کے جسم کو شیر مادر ہو کے لگتی ہی اور اوسکی صحت و تندرستی کے بڑہانے مین یاقوتی کا کام دیتی ہے دوسرے وقت مین اسی ہوا کے اثر سے تندرست آدمیون مین بخار لرزے کی عام شکایت پہیل جاتی ہے کبھی ایسی ہوا چلتی ہے کہ جس سے گھر گھر زکام اور نزلہ کی شکایت ہو جاتی ہے کبھی جوڑ جوڑ مین درد پیدا ہو جاتا ہے اور اسی پر امراض وبائیہ کی حالت کو بھی قیاس کر لو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ تاثیرات آب و ہوا کو تہوڑا اور بہت ہر چیز مین ایک حد تک دخل ہی یہانتک کہ ہماری تندرستی کا ایک بہت بڑا حصہ بلکہ ہماری زندگی کا ایک جزو اعظم صرف آب و ہوا کی صفائی اور عدم صفائی پر موقوف ہی اگر آب و ہوا اچھی ہو گی تو ضرور ہماری تندرستی بھی اچھی ہو گی اور آب و ہوا خراب ہو گی تو ضرور ہماری تندرستی بھی خراب ہو گی۔

ایڈیٹر المنار لکھتے ہین کہ ایک بار ملک شام مین وبا ہیضہ کی نہایت زیادتی ہوئی یہانتک بیروت اور حلب اور سوریا مین بھی پہیل گیا مگر شہر طرابلس مین ہنوز اندیشہ ہی تھا کہ قریب قریب ایک تہائی آبادی کے گھبرا کر شہر سے لبنان کی طرف بھاگ گئے۔ بھاگنے والے لوگون مین سے اکثر نصرانی تھے اور جو لوگ شہر مین باقی رہگئے وہ دو فریق تھے۔ پہلا فریق تو عام مسلمانونکا تھا جنکے اعتقاد مین یہ بات جمی ہوئی تھی کہ وبا ایک تقدیری ارادہ ہی جو بلا کسی سبب کے مشیت ایزدی کے ساتھ جس سے چاہتا ہی متعلق ہو جاتا ہی اور جب محض ارادۂ خداوندی ہی اوسکا سبب ہے تو اوس سے بچنے کی تدبیر اور احتیاط کرنا بیسود ہے یہ سو وجہ ان حضرات کا یہ اعتقاد تھا اور عمل یہ تھا کہ طبیب جن اشیا کے استعمال سے اون کو روکتے تھے وہ ضد سے اونہین چیزونکا استعمال کرتے تھے اور اس قسم کی دوائین پا کر

نہین آنے دیتے تھے جو عفونتونکو دور کرتی ہین اور ہیضہ کے کیڑونکو ہلاک کرتی ہین-
دوسرا فریق سمجھدار اور مسلمان اور بیشتر نصاریٰ تھے اون سب کا یہ اعتقاد تھا کہ چونکہ یہ عالم
اسباب ہے اسلیے کوئی امر بغیر سبب کے واقع نہین ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی دوا پیدا
کی ہے فواکہات اور ترکاریان جو اچھی طرح حد نضج کو نہ پہونچی ہون اونکا استعمال بدن کو مرض
ہیضہ کے لیے مستعد بنا دیتا ہے اور پاک صاف رہنے اور کھانے مین احتیاط رکھنے اور
پانی کو جوش کرکے پینے سے انسان ہیضہ کی تکالیف سے ضرور بچ سکتا ہے ان لوگونکا
عمل اسی دستور العمل کے بموجب تھا چنانچہ مشاہدہ سے یہی بات معلوم ہوئی کہ ہیضہ سے یہی
لوگ محفوظ بھی رہے اور زیادہ تر ہیضہ مین مبتلا ہونے والا وہی پہلا فریق تھا- اساتذۂ طب
کے اقوال مین سے ایک قول یہ ہے کہ تندرستی کے باقی رکھنے والے چار ذریعہ ہین ورزش
جسمانی- سردپانی- روشنی- پاک صاف ہوا- یہی وجہ ہے کہ دیہات مین بیماریان کم ہوتی ہین
اور ہوتی بھی ہین تو اونکا علاج آسانی سے ہوجاتا ہے اسلیے کہ یہ چارون چیزین گانون والونکو
بہ نسبت شہر کے لوگونکی کثرت اور افراط کے ساتھ مہیا ہوتی ہین- اسکے علاوہ ان لوگونکے
دماغ افکار سے خالی ہوتے ہین اور انکے جسقدر کام ہوتے ہین اون سب مین ریاضت
اور حرکت ہوتی ہے کسی زمانہ مین انگلستان کے بعض حصون مین بخار کی ایسی ہی شدت رہتی
تھی جیسی کہ تم اب ہندوستان مین دیکھتے ہو- جذام کی بھی ایسی ہی کثرت تھی چنانچہ ہر بڑے
شہر مین کوڑھیونکے ہسپتال بنے ہوئے تھے اور اونکا علاج ہوتا تھا لیکن اب ایک بھی نہین
دکھلائی دیتا- چیچک سے گانونکے گانون ویران رہتے تھے اور کم از کم چوتھائی لوگ بدصورت
یا کانے اور اندہے ہوجایا کرتے تھے- تپ لرزہ کی بھی ایسی ہی شدت تھی جب وہان کی
دلدلون کو گندے نالے اور نہرین بنابنا کر صاف کردیا گیا اور پینے کے پانی کا انتظام کیا
گیا تو اب وہان ان امراض کا کہین نام بھی سننے مین نہین آتا ایک سال کلکتہ مین ۱۴۶
آدمی ایک چھوٹے سے مکان مین جو ۲۰ء۴ فیٹ مربع تھا اور جسکا نام (بلیک ہال) تھا بند کردیے

گئے دوسرے روز صبح کو جب دروازہ کھول کر دیکھا گیا تو صرف ۲۳- آدمی لڑکھڑاتے ہوے
گھر سے باہر نکلے چنانچہ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اونکے مرنیکا سبب وہی خراب اور
متعفن ہوا تھی جسکے باہر نکلنے کے لیے سواے دو چھوٹی کھڑکیون کے اوس مکان
مین اور کوئی منفذ نہ تھا الغرض ایسے لوگ بہت ہین جو عمدہ اور تازہ ہوا کے نہ ملنے
سے عمر بھر کمزور اور کسی نہ کسی مرض مین مبتلا رہتے ہین اسیلیے انسان کا اپنے تندرست
رکھنے کے لیے سب سے زیادہ ضروری اور پہلا کام یہ ہے کہ اپنی رہنے کی جگہہ کا اور پانی کا
انتظام کرے مکان بناوے تو چارون طرف سے کھلا ہوا روشن اور ہوادار ہو درخت
ہون تو اس قدر بلند نہون جنسے روشنی اور ہوا رک کر آوے چھوٹے چھوٹے درخت
ہون تو قاعدہ کے ساتھ ہون جنگل یا جھاڑی نہو درختون کی گری ہوئی پتیان صحن
مکان مین جمع نہونے دے اونکو جلوا دیا جاے یا زمین مین داب دی جائین گھوڑونکے
اصطبل اور گاے بھینسون کی رہنے کی جگہہ مکان سے اتنے فاصلہ پر ہو کہ جانورون
کے سانس اور پیشاب اور اونکی لید اور گوبر کی متعفن ہوا اپنے رہنے کی جگہہ تک نہ پہونچ
سکے۔ کھاد اور کوڑے کے ڈھیر مکان سے کم از کم سو گز کے فاصلہ پر ہون۔ زمین مین نشیب و
فراز نہو کہ اکثر برساتی پانی نیچی اور گہری زمین مین سڑکر ہوا کو خراب کر دیتا ہے جا بجا اور
موقع مناسب پر پانی کے نکاس کے لیے موریان اور پرنالے بنا دیے جائین جس سے
مکان مین پانی جمع نہونے پاے اگر کسی جگہہ دلدل رہتی ہے تو اوس زمین کو جوت ڈالے
یا اوس مین درخت نصب کرا دے جسکی وجہ سے ملیریا (خراب ہوا) دور ہو جاے۔
مکان مین جا بجا اپنے قرینے اور محل پر کھڑکیان اور روشندان بنا دیے جائین جن سے
روشنی مکان کے اندر پہونچتی رہے مکان کے دروازون مین اس امر کا لحاظ رکھا جاے
کہ ہر طرف کی ہوا کے آنے کا اوس مین رخ ہو غرضکہ تندرستی بڑی نعمت ہے اوسکی قدر
وہی شخص خوب سمجھ سکتا ہے جو خود تندرست نہو اور دوسرونکو تندرست دیکھے۔ راقم محمد ایوب الہ آبادی

پانی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

معدہ کو قوت دینا اشتہا کو اُبھارنا۔ بخارات کو دماغ مین جانیسے روکنا تو اسکے بائین ہاتھ کا کرتب ہی جیسے سرد ہوا روح کو راحت پہونچاتی ہی یہ پانی اعضا اور اخلاط مین تازہ روح پھونکتا ہی اور بہت سے امراض کے لیے دم عیسیٰ ثابت ہوا ہی دیکھو حُمّٰی غلیانی اگر احشا کے فساد سے مبرا ہو تو اونکے حق مین پانی تنہا جادو اثر علاج ہی۔ سرد پانی کے نہانیسے ہی بڑے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہین گرم مزاج والونکو قوت دیتا ہی۔ حرارت غریزی کا حافظ ہی جلد کو مضبوط کرتا ہے بعض بعض جلدی امراض اسکے نہانیسے کافور ہو جاتے ہین۔ ہوائے متعفن اور خراب کو بدن مین جانیسے روکتا ہی۔ یہی وجہ ہی جو وبا مین سرد پانی سے نہانا تریاقی حکم رکھتا ہے۔

ہان ضرورت سے زیادہ ٹھنڈا اور مخصوص برف۔ اولون۔ یخ کا پانی جنمین قدرتی طور پر زیادہ برودت ہوتی ہی ضرر رسان ہی بدن اور معدہ کو ضعیف کرتا ہی۔ پٹھون۔ طحال۔ جگر کو نہایت مضر ہی یہان تک کہ استسقا کی بیماری بھی پیدا کرتا ہی۔ دانتونکو جو کہ چہرہ کی زینت اور معدہ کے بڑے پورے حامی و مددگار ہین نقصان پہونچاتا ہی۔ اگر ایسا پانی ہمیشہ پیا جاوے تو اوس سے نسل کا مادہ بھی منقطع ہو جاتا ہی جسکے بغیر موت کو زندگی پر ترجیح دی جاتی ہی۔

حدیث شریف مین ایک نظیر میرے مدعا کے خلاف نظر آتی ہی جسمین زیادہ سرد پانی کی طرف نہایت خوشنما الفاظ مین توجہ دلا کر یہ بتایا گیا ہے وعلیکم بالماء البائت یعنی لازم ہی تم پینا پانی شبینہ کو اسلیے کہ یہ پانی بمقابلہ غیر شبینہ کے زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہی۔

تو مین نہین کہہ سکتا کہ محدث صاحب نے کس مری سمجھوتی سے ایسے پانی کے استعمال کی علی الاطلاق اجازت دیکر تاکید فرمائی ہی کیونکہ بعض بعض مقامات پر جاڑون کے دنونمین

باسی پانی مفرط البرد ہوتا ہی جسکا استعمال اصول طب کے بالکل خلاف ہی ہاں اس حدیث
پر غور کرتے ہوئے میری یہ راے قائم ہوتی ہے کہ غالباً اس حدیث کا اثر اہل مکہ و مدینہ
وغیرہ مقامات کے واسطے محدود کیا گیا ہوگا جہان کے باشندے آتشی اور دموی المزاج
ہون یا کسی خاص موسم اور موقع کے واسطے مفید اور کارآمد سمجھا گیا ہوگا ہر شخص کو ہر موقع
اور ہر موسم مین اس حدیث پر جان قربان کرنا ضروری نہین۔
جناب حکیم صاحب ممدوح نے اپنے مبارک ہاتھ سے یہ بھی زیب قلم فرمایا ہی کہ زیادہ سرد
پانی خواہ کسی چشمہ کا ہو یا برف پگھل کر آتا ہو یا برف مین ٹھنڈا کیا گیا ہو ضرر اور نفع کے لحاظ سے
برابر ہے اگر سردی کا درجہ مساوی ہو (دیکھو صفحہ ۸ مجلہ طبیہ نمبر ۴ جلد ۱)
اس مسئلہ پر میری قوت متخیلہ کی دست درازیون نے اکثر پیچ و تاب کھا کر مجھے یہ باور کرا رکھا
تھا کہ برف جب پگھلتی ہے تو غلظت اوسمین کسیقدر ضرور باقی رہ جاتی ہی اور اس سبب سے
اوسکا توقف اعضا مین نسبتاً زیادہ ہوتا ہی اور یہ بات کھلے ہوئے دن کی طرح ظاہر ہے
کہ فعل فاعل کا باعتبار زمانہ ملاقات کے منفعل مین اثر کرتا ہی چاہے جسقدر فاعل ضعیف ہو
اگر اوسکی ملاقات منفعل سے طویل ہی تو اوسکا فعل بہ نسبت فعل فاعل قوی کے جسکی ملاقات
اسکے مقابلہ مین کمتر ہوگی البتہ قوی ہوگا اسلیے اگر برف کی سردی بفرض محال کمتر بھی ہو تو
اوسکا ضرر زیادہ ہو سکتا ہی۔
آجکل ہندوستان مین برف پینے کا رواج طوفانی امواج کی طرح روز افزون ترقی پر ہے
اگر مین کتنا ہی پر زور الفاظ مین اونکو سمجھا کر باز رکھنا چاہونگا مگر اونکی جبلی طبیعتین ایسی نظر نہین
آتین جو باز رہ سکین اسلیے مین اسکے استعمال کا ایک آسان طریقہ بتاتا ہون اور امید کرتا ہون
کہ اسکی مضرتوں سے سبکدوش رہنے کا ایک اعلی درجہ کا ذریعہ بنجائیگا اور وہ یہ ہی کہ برف کو پانی مین
ملا کر شیر و شکر کرنا تو توانین طبی پر غور کرنیسے بہ ثابت ہوچکا ہے اسکی آمیزش کا اثر دو قسم کے
پانیون کے ملنے کے برابر ہے جسکو اطبا نے مضرتون کے لحاظ سے زہر ہلاہل سمجھا ہے

اسکے علاوہ برف اگر کسی ردی چیز سے بنا ہو یا کوئی ردی چیز اوسمین شامل ہو تو اوسکی قباحت خود ظاہر ہے اسلیے بہتر یہ ہو کہ پانی کو کسی پاکیزہ برتن مین بھر کر برف کے اوپر یا درمیان مین رکھدینا چاہئے اس ترکیب سے بہت تھوڑے عرصہ مین پانی ٹھنڈا ہو کر ہم ثواب اور ہم خرما کا مصداق بنجائیگا۔

اطباے ماسلف نے معتدل مزاج والے اشخاص کیواسطے صالح تر پانی وہ اچھا بتلایا ہو جو سردی مین معتدل ہو۔ برودت کے کئی درجے ہین اوسکے وسط حقیقی معروض کو معتدل کہتے ہین محرور المزاج قوی البرد پانی سے نفع پاتا ہو اور مخصوص دموی مزاج والے اس پانی کے زیادہ متحمل ہوجاتے ہین اسلیے کہ انکے اعضاء باطنی گوشت مین زیادہ چھپے رہتے ہین اور اس سبب سے سردی کا ضرر ادنمین کم نفوذ کرتا ہو اور ہر گرمی کا غلبہ سردی کی تیزی توڑنے مین ایک حصہ پالیتا ہو۔ ہان صفراوی مزاج والے نحیف اور قلیل اللحم ہونیکے سبب البتہ زیادہ سردی کی برداشت کرنیسے عاجز ہین باوجودیکہ انمین حرارت کا غلبہ اوسکے مقابلہ مین نسبتاً بہت زیادہ ہو گرمی کامل نہین ہونے پاتا کہ سردی بلاروک ٹوک اعضاء مین پہونچکر اپنا گل کھلا دیتی ہو۔ اب مین اس بنا پر کہ معتدل مزاج والونکے لیے معتدل البرد پانی انسب ہے اور قوی البرد محرورین کو غیر ممنوع اسلیے مین یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ مبرودین کو قلیل البرد موافق ہوگا قلیل البرد پانی وہی ہوگا جو معتدل کے درجہ سے جسکو اوپر لکھ چکا ہون گرا ہوا ہو یہ دوسری بات ہو کہ گرمیون مین یا کسی بیماری مین پیئے جانیسے نقصان پہونچانیوالا ثابت ہو اسکو مین ساقط الاعتبار جانتا ہون۔ یہ بات بہت دشوار ہو جو مبرودین کو گرم پانی سے تسکین ہوجاے۔

باقی آئندہ

راقم حکیم سید احمد شاہ از دفتر بیت الشفا
قصبہ شکار پور ضلع بلند شہر

الادویہ

دیسی جڑی بوٹیونکے افعال و خواص

بسکھپرہ عربی مین حند قومی فارسی مین ماندوہ قوقو بہار بنگال مین گدہ پورنا کہتے ہین
ماہیت یہ نباتات کی قسم سے خودرو ایک سفید بوٹی ہی پتیان گول گول سبز شاخین سرخ جڑین سفید پھول بیگنی رنگ کا زمین پر مفروش مجموع درخت اسکا مدور تقریباً دو فٹ سے چار فٹ تک کا یہ بوٹیان زمانہ برسات مین بیشتر پائی جاتی ہین۔

طبیعت گرم خشک **افعال و خواص** ملین ہی اور بعض امزجہ مین مسہل بھی دافع دیا و بثور فسا و بلغم و خون اور اعضا کے سوج اور چہرہ کے تہیج کو دفع کرتی ہی بھوک بڑہاتی ہی دماغ کو مفید ہی استسقا یرقان قولنج مغص سختی جگر طحال سنگ گردہ و مثانہ درد رحم کو شرو و نطولاً نافع ہی تریاق سموم قتالہ ہی بسکھپرہ کی جڑونکو پیس کر جس جگہ کہ بچھوئے کاٹا ہو لگاوین زہر کے دفع کرنے مین نہایت سریع الاثر ہین۔ ایک حکیم صاحب نے اپنا تجربہ بیان کیا ہی کہ ایک پانچ برس کے لڑکے کو استسقالحمی اسہال کے ساتھ تھا چہ ماشہ اسکی جڑ کا شیرہ پلایا تین روز زیادہ دست آئے پس روز بروز تخفیف شروع ہوئی ایک ہفتہ مین صحت کلی ہو گئی
بسکھپرہ کے تازہ پتونکو گائے کے دودہ مین پیسکر پلانا پیشاب بند کو جاری کرتا ہی میرا آزمودہ ہے
حکماے ہند لکھتے ہین کہ اسکی جڑ کے رس مین لونگ مرچ سیاہ حل کرکے آنکھو نمین لگانا یرقان کے لیے نہایت سودمند ہی۔
بسکھپرہ مع بیخ برگ اور شاخونکے سنبھالو کے پتے دونونکو تھوڑے سے پانی مین اوٹا کر ستقے کو اُتاہ لینا بند مکان مین اس طرح پر کہ ہوا سے خارجی نہ لگے پسینہ لاکر ورم صرع کو دو تین چار دن کے عمل مین اتار دیتا ہی میرے معمولات سے ہی۔

معمول، سکا مستقطر حل ہو اس بوٹی کے ساتھ دوسری ادویہ مصفی ملاکر بدستور عرق کشید کر کے استعمال کرنا، اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہو۔

روغن، اسکے بیجونکا مالش کرنا فالج مین نافع ہو اور اسکے رس مین بعض دہاتونکا کشتہ بھی ہوتا ہے

راقم حکیم وحید الحق طبیب و ملازم ریاست
بختیارپور ضلع مونگیر

مجرب نسخے

سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۲ جلد ۲

(۱) **دوا** تقویت ہاضمہ اور اسہال سوہضمی وغیرہ کے لیے مفید - دانہ الائچی ۲ ماشہ - بادیان ۹ ماشہ - زیرہ سفید ۹ ماشہ - املہ منقی ۶ ماشہ - کشنیز خشک ۹ ماشہ - پودینہ خشک ۶ ماشہ - سبکو کوٹ چھان کر نبات سفید ۲ تولہ ملاکر چودہ پوڑیان بنادین اور ایک پوڑیہ بعد طعام کے کھاوین۔

(۲) **دوا** واسطے اسہال بچون کے جو دانت نکلنے کے وقت آتے ہین - کلی انار نیم عدد - برگ ببول نرم ۱ ماشہ - بادیان بو دادہ ۱ ماشہ - الائچی خورد بریان ۲ عدد - زیرہ سفید بو دادہ نیم ماشہ - سب کو کوٹ کر آب خالص یا آب شستہ برنج مین شیرہ نکال کر قدری قدری پلاوین

(۳) **سفوف** مقوی معدہ واسطے قراقر اور اسہال کے مفید ہو - پوست سنگدانہ مرغ ۳ ماشہ - گروسماق ۳ ماشہ - پوست ترنج ۴ ماشہ - اگر غرقی ۲ ماشہ - زرشک ۴ ماشہ - مصطگی رومی ۳ ماشہ کوٹ پیسکر سفوف بناکر ۲ ماشہ مربہ ہلیلہ کابلی مین ملاکر وقت خواب کے کھاوین۔

(۴) **سفوف** مقوی معدہ اور ہاضم اور قابض اسہال - شیرہ آملہ ۱ مثقال - زرشک ۵ مثقال - گروسماق ۲ مثقال - طباشیر ۱ مثقال - صندل سفید - کشنیز خشک مقشر - گلنار فارسی - حب الاس - دانہ الائچی خورد - پوست بیرون پستہ - پوست سنگدانہ مرغ - ہریک یک مثقال - کافور نیم مثقال

سفوف بنا کر ہر روز یک مثقال کھاوین۔

(۵) **سفوف سوزاک مجرب**۔ کباب چینی ایک اونس۔ منبلوچن ۱ تولہ۔ زیرہ سفید ۱ تولہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ پیپرمنٹ ائیل ۱۵ قطرہ۔ پٹاس کاربوناس دو ڈرام۔ روغن بلسان حسب ضرورت سفوف بنا کر روغن بلسان مین ملا کر پرانے سوزاک مین نصف چمچہ چار کا دن میں تین بار دین۔

(۶) **سفوف سوزاک**۔ طباشیر سفید ۴۰ ماشہ۔ شورہ قلمی ۱۲ ماشہ۔ ریوند چینی ۱۲ ماشہ جواکھار ۱۰ ماشہ۔ زیرہ سفید ۲ ماشہ۔ دانہ الائچی ۳ تولہ۔ سب کو کوٹ پیکر عطر صندل ۱ تولہ مین چرب کرکر ۴ ماشہ ہمراہ اس بدرقہ کے کھاوین۔ تخم خیار ۶ ماشہ تخم خرپزہ ۹ ماشہ خارخسک خورد ۴ ماشہ۔ دانہ الائچی ۲ ماشہ۔ کاکنج ۳ ماشہ۔ نبات ۲ تولہ پانی مین شیرہ نکالکر پلادین۔

(۷) **سفوف دافع افراط حیض**۔ گلنار ۱ تولہ۔ گل پستہ ۱ تولہ۔ مازو سبز ۱ تولہ مائین خورد ۱ تولہ۔ گل دہاوہ ۱ تولہ۔ گیرو ۱ تولہ۔ ہر صبح ۶ ماشہ دانہ خشخاش کا شیرہ نکالکر شکر سے شیرین کرکے ۹ ماشہ سفوف کھاکر اوپر سے پی لین۔

(۸) **سفوف** برائے انجماد منی۔ موراسبہ ۱ تولہ۔ گل پستہ ۶ ماشہ۔ مورچول ۶ ماشہ۔ موچرس ۶ ماشہ۔ ثعلب مصری ۱ تولہ۔ شقاقل ۶ ماشہ۔ ستاور ۶ ماشہ۔ موصلی سفید ۶ ماشہ۔ گل سرخ ۶ ماشہ۔ صمغ عربی ۱ تولہ۔ تالمکھانہ ۱ تولہ۔ چنیا گوند ۶ ماشہ۔ گل ارہنی ۶ ماشہ مصطگی رومی ۶ ماشہ۔ طباشیر سفید ۶ ماشہ۔ نشاستہ ۶ ماشہ۔ گوکھرو خورد ۶ ماشہ۔ بیجبند ۶ ماشہ۔ تخم تمرہندی مقشر ۲ تولہ۔ نبات سفید ۲۴ تولہ سفوف بنا کر ہر روز ۱ تولہ پاؤ سیر شیر گاؤ کے ساتھ کھاوین۔

(۹) **سفوف** برائے انجماد منی۔ موصلی سفید ۴ تولہ۔ سبوس اسبغول ۲ تولہ مغز تخم تمرہندی ۱ تولہ سفوف بنا کر ۱ تولہ صبح شیر گاؤ کے ساتھ کھاوین۔

(۱۰) **سفوف** حابس قے و اسہال۔ زرشک ۴ ماشہ۔ طباشیر ۲ ماشہ۔ گردساق ۴ ماشہ۔ پودینہ خشک ۲ ماشہ۔ دانہ الائچی ۲.۰ ماشہ۔ اگر غرقی ۲.۰ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۴ ماشہ۔ کشنیز خشک

مقشر ۴ ماشہ۔ مصطگی رومی ۴ ماشہ۔ پوست بیرون پستہ ۴ ماشہ۔ پوست زردی اترج ۴ ماشہ۔ آمہ
شیر املہ ۴ ماشہ۔ یشب سبز ۴ ماشہ۔ ابریشم خام مقرض ۴ ماشہ۔ دارچینی ۴ ماشہ کوٹ چھانکر
سفوف بناکر ۶ ماشہ کھاوین اور اوپر سے عرق بادیان ۴ تولہ عرق الائچی ۲ تولہ عرق گلاب ۲ تولہ
پیوین۔

(۱۱) **سفوف** بچون کے قبض کے لیے نافع ہو۔ بادیان ۴ ماشہ۔ برگ سنا ۲ ماشہ۔ پوست
ہلیلہ کابلی ۲ ماشہ۔ پودینہ خشک ۲ ماشہ۔ تربد سفید ۲ ماشہ۔ زنجبیل ۴ سرخ۔ نمک سیاہ ۴ سرخ
سفوف بناکر ۱ ماشہ یا حسب حاجت شیر ودرمین حل کرکے پلاوین۔

(۱۲) **سفوف** ہاضم۔ بادیان ۴ ماشہ۔ زیرہ سیاہ مدبر ۲ ماشہ۔ زیرہ سفید مدبر ۲ ماشہ
انار دانہ ۶ ماشہ۔ پودینہ خشک ۲ ماشہ۔ کپور کچری ۲ ماشہ۔ دانہ ہیل ۲ ماشہ۔ کشنیز خشک ۴ ماشہ
شیر آملہ ۶ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ بریان ۶ ماشہ۔ گل سرخ ۹ ماشہ۔ نمک لاہوری ۴ ماشہ۔ نمک سیاہ ۲ ماشہ
سفوف بناکر ۲ ماشہ دن کو اور ۲ ماشہ شب کو بعد طعام کے کھاوین۔

(۱۳) **سفوف** قابض اسہال۔ طباشیر سفید ۲ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ۔ کتیرا ۴ ماشہ
نشاستہ بودادہ ۴ ماشہ۔ حب الآس بودادہ ۳ ماشہ۔ کشنیز خشک مقشر بودادہ ۹ ماشہ۔ دانہ
الائچی ۳ ماشہ۔ آملہ منقی ۵ ماشہ۔ شکر سفید ۱ تولہ سفوف بناکر ۴ ماشہ صبح اور ۴ ماشہ شام کے
وقت کھاوین۔

(۱۴) **سنون مجرب** درد دندان ورم لثہ وغیرہ کے لیے۔ برادہ آہن ۱ تولہ سنبل الطیب ۱
تولہ۔ شب یمانی بریان ۶ ماشہ۔ الائچی خورد ۱ تولہ۔ سپاری چھالیہ سوختہ ۱ عدد۔ ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔
مصطگی رومی ۶ ماشہ۔ پوست بادام سوختہ ۱ تولہ۔ پوست درخت جامون سوختہ ۱ تولہ صمغ عربی
۶ ماشہ۔ توتیا بریان ۲ ماشہ۔ فلفل گرد ۲ عدد۔ مازو ۶ ماشہ۔ گوند پلاس ۱ تولہ۔ کرنجوہ سوختہ ۲ عدد
کوٹ پیسکر سنون بناوین۔ باقی آیندہ

محمد عبدالصمد از تاگپور

ابرک کے کشتہ کرنیکا نہایت عمدہ طریقہ

ابرک نیم پاؤ لیکر ایک ظرف گلی آب نادیدہ مین شورہ عمدہ ایک پاؤ ابرک کے زیر و بالا رکھکر ظرف کو گل حکمت کر کے پندرہ بیس یوم رکھ چھوڑین بعد اسکے ۱۰ سیر اوپلونکی آنچ دین کشتہ سفید براق بے چمک ہو جائیگا۔ ابرک سیاہ کے لیے دو دفعہ آنچ بقدر مذکور دینی چاہئے۔ خوراک ایک رتی سے چار رتی تک ہی۔ مصروعین کے لیے اول خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ مین کھلائین بعد اسکے گاؤزبان ۴ ماشہ۔ گل گاؤزبان ۴ ماشہ۔ بادرنجبویہ ۴ ماشہ۔ ابریشم خام مقرض ۴ ماشہ۔ نبات سفید ۲ تولہ پانی مین جوش خفیف دیکر صاف کر کے پلائین۔

دوائیکہ لہاۃ را بردارد و استرخاے آن را نافعست۔ صفتہ پوست انار شیرین گلنار۔ طباشیر از ہر یک یک جزو عفص اخضر اقاقیا بزرزر بانہ از ہر یک نصف جزو کوفتہ بیختہ بر معرفہ میل نہادہ ازان لہاۃ را بردارند یا دوا بر انگشت نہادہ بر لہاۃ گذارند و بہمین دوا بردارند۔

کشتہ عقیق

ایک تولہ یا کم زیادہ وزن نہایت عمدہ سرخ عقیق لیکر اُسکو بہت تیز آگ مین سرخ کر کے عرق گلاب و عرق بید مشک و کیوڑہ مین بجھا دیتے جائین جب وہ سفید ہو جاے تب کنول گٹہ کے ۵ تولہ پھول مین لگدہ بنا کر وہ عقیق درمیان مین رکھکر گل حکمت کر کے ایک من بختہ جنگلی اوپلونکی آنچ گڑہا بنا کر دین وہ پسنے کے قابل ہو جائیگا۔ پھر اسکو اگر عرق بید مشک عرق گلاب و عرق صندل سفید مین آٹھ پہر تک کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر ایک سکورہ گلی آب نادیدہ مین گل حکمت کر کے پھر اسی قدر آنچ دین تو اعلی درجہ کا طیار ہو جائیگا۔ خوراک ایک رتی سے چار رتی تک ہی۔ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کو بہت مفید ہی نیز مقوی قلب بھی ہی۔ طبیب اپنی راے سے جس مناسب شی مین استعمال کرانا چاہے کر سکتا ہی تحریر کی کچھ حاجت نہین ہی۔ ہمارے پاس ایک روغن ہی جو حضرت سقطہ

وزخم وورم وخنازیر وضیق النفس وغیرہ کے لیے مفید ہی۔

راقم علی محمد عفاعنہ اللہ الصمد

سندیافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

براے سوزاک کہنہ

شورہ قلمی ۴ ماشہ۔ سرمہ اصفہانی ۴ ماشہ۔ کتھہ سفید ۶ ماشہ۔ سیندور ۴ ماشہ۔ مردار سنگ ۴ ماشہ پھٹکری بریان ۴ ماشہ۔ زبان سگ سوختہ ۶ ماشہ۔ موے سر آدمی سوختہ ۴ ماشہ۔ سب کو باریک پیسکر نگاہ رکھین اور سرطان مصفی ۲ عدد کو گلاب خالص ایک شیشہ مین اسقدر جوش دین کہ تمام قوت سرطان کی یخنی کی طرح گلاب مین آجاے پھر وہ یخنی مصفی لیکر نیب کے پتونکا عرق اور کیکر کے پتونکا عرق ۴ تولہ ۳ تولہ۔ شہد خالص ۲ تولہ سفیدی بیضہ مرغ ۲ عدد اور تمام پسی ہوئی دوائین ملاکر پچکاری کرین نہایت مجرب ہی

راقم حکیم مصطفی حسن از امروہہ

فوائد ملح (نمک)

یون تو دنیا مین کون ایسا فرد بشر ہے جو نمک اور نمکین اشیاء کے لطف ولذت سے ناآشنا ہی کیونکہ سارا جہان اسے روزمرہ کھاتا ہی اور اور کسی ذائقہ کی ایک سے دوسرے وقت کو خواہش نہین ہوتی مگر اس سے کبھی طبائع کو سیری ہی نہین ہی۔ اور حقیقت مین یہ انسان کے لیے حقتعالی نے بے بہا نعمت ارزان فرمائی ہی۔ تجربہ کار کہتے ہین کہ اگر چالیس روز متواتر آدمی نمک سے پرہیز رہے تو اسکے منہ مین ایک ایسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جسے زہر وسمیت سے تعبیر کرنا چاہیے چنانچہ اگر وہ شخص کسی چیز کے دانے اپنے منہ مین کچھہ عرصہ رکھکر لعاب دہن سے گلاے اور پھر وہ جانورون کو کھلاے تو اونپین بین طور پر زہر کا اثر ہونے لگیگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ نمک بدن انسان مین ایک تریاقی اثر رکھتا ہی بلکہ حیوانات کو بھی اس سے منتفع ہونیکا

بکثرت احساس ہوتا ہو- بہت چارپاے ٹھیکریان اور ہڈیان یا اور ایسی اشیار جنہین اونہین
کچھ نمکینی دریافت ہو چبایا کرتے ہین اور کئی لوگ چارپایون کے لیے لاہوری نمک کا بہت بڑا
پتھر اونکے آگے رکھ چھوڑتے ہین جسے وہ چاٹ چاٹ کر ختم کر ڈالتے ہین- اس سے چارپایہ کا
ہاضمہ بڑھتا ہو اور باد وغیرہ دفع ہوتی ہو-

اگرچہ مفردات کی کتابون مین نمک کے مفصل فوائد قلمی ہین لیکن بعض منافع جو خاص خاکسار
کے تجربے مین آچکے ہین وہ گزارش ہوتے ہین-

(۱) ایک سفر مین میرا گلا بیٹھا ہوا تھا اور جمعہ کے وعظ کے لیے مجھے مجبور کیا گیا مین گیارہ بارہ
بجے قریب جمعہ کے مین نے پانی گرم کروایا اور اومین نمک حل کرکے اوس سے غرغرے کرنے
شروع کیے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آواز مین ایک حد تک سلاست حاصل اور جمعہ کا خطبہ پڑھنا میسر
ہوگیا اور اب قریب کا ذکر ہے میرے ایک بھائی کا بھی اسی طرح بباعث نزلہ صوت لبستہ
ہوگیا اور اسی تدبیر کے متواتر دو چار مرتبہ عمل مین لانیسے صحت ہوئی-

(۲) سرد پانی مین نمک حل کرکے پینا یا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ کفدست بھر نمک کا ٹکڑا پھانکنا
موںہہ کے پھیکاپن اور فم معدہ مین بلغمی آمودگی کے آثار و بندش اشتہا کو فوراً دفع کرتا ہو اور گرانی منظور
ہو تو گرم پانی سے ایسا ہی حیلہ کرنا معروف ہو-

(۳) پنجاب مین مخیض (پتلی لسّی) کو نمک سے نمکین کرکے پینے کا عام دستور ہو جو غذا کے ہضم کا بھی
عمدہ فائدہ دیتا ہو-

(۴) چارپایونکے سول و درد شکم کے لیے بھی لسّی نمکین کا نفع بکثرت مشاہدہ مین آیا ہو-

(۵) ایک دفعہ گھوڑی کو رات کے وقت درد ہوا نمک کو ریزہ ریزہ کرکے جوکے دانہ مین ملا کر
کھلایا گیا فوراً آرام حاصل ہوا-

(۶) نمک کی پوٹلی سے تکمید کرنا معدے کے ریحی درد کے لیے مجرب ہو-

(۷) بچھو کے کاٹے ہوے مقام پر نمک کا پانی کے ساتھ پیسکر لگانا بھی سریع الاثر تریاق ثابت

ہوا ہے۔

(۸) شیشہ نون کی سلائی بناکر ہر شب آنکھ مین پھیرنا دُہند۔ غبار۔ جالے اور خصوصاً بوڑہونکی رطوبات چشم کے جذب کرنے مین بے نظیر ہے۔

(۹) نمک سرمہ کی طرح پسا ہوا گاے کے گھی مین ملا کر بدن پر ملنا علاوہ ترطیب بدن کے تفتیح مسام کا فائدہ بخشتا اور جلد کی عفونت کو زائل کرتا ہی اور گرم پانی مین نمک حل کرکے اس سے نہانا ایساہی اثر رکھتا ہی اور اُسی نمک و گھی کا پانونکو ملکر باندہنا سر کے بخارات جذب کرنے مین نہایت موثر ہی۔

(۱۰) سب دواؤن مین شیرینی کا ڈلوانا اوس خیال سے جسکی استاذنا عالیجناب حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب نے رسالہ الساعاتیہ مین کافی تردید فرمائی ہی۔ اطبا کی عام عادت ہے لیکن مین اسکے مخالف ہون کیونکہ بہت سے مریضون کو میٹھے سے رغبت نہین ہوتی بعض کو روزانہ اسکی استطاعت معدوم۔ اکثر مناسب موقعون پر نمکین نسخے بڑہ کر کام دیتے ہین۔

راقم عاجز حکیم ابوداؤد عبداللہ غفرلہ

الامراض

طاعون

(سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۱۲ جلد ۳)

(۲۱) کثرت مشاہدات سے یہ بھی ثابت ہوا ہی کہ عورتون پر اس بلا کا نزول نسبتہً زیادہ تر ہی میری دانست مین اسکے کئی ایک اسباب ہین۔ مثلاً (۱) انکے مزاج مین مردونکی نسبت برودت کا غلبہ (۲) نیز ضعف قوی۔ (۳) بدنی مسامات کا خلقتہً متلزز (ٹھوس) ہونا جو کہ تحلل فضول سے مانع ہی (۴) اندرونی مکانات مین دائمی سکونت ورزی۔ (۵) کمی ریاضتون کے باعث کثرت فضول بدن (۶) سردیون مین ایامی خون کی اکثر قلت ورکاوٹ کا وقوع حالانکہ یہ خون بجاے خود ایک عفنی اور زہر آمیز مادہ ہے اور یہ بھی یقین ہوچکا ہی کہ حاملہ کو طاعون کا لاحق ہونا قطعی موت ہی چنانچہ وضع حمل بھی اثناء مرض مین از خود بسہولت ہوجاتا ہی مگر مریضہ کو جام شہادت آخر پینا ہی پڑتا ہی اسلیے ایام وبا مین مستورات خصوصاً حوامل کو تقدم بالحفظ کی تدابیر کا معرض عمل مین لانا اشد ضروری سمجھنا چاہیے۔

(۲۲) طاعونی زہر مین کچھ ایسی تیزابی خاصیت موجود ہی کہ خون مین حد درجے کی حدت و رقت پیدا کردیتا ہی چنانچہ اسقاط اور تسہیل وضع حمل بھی اسی خاصیت پر متفرع ہی۔ کئی مریضون کے موبنہ سے خون جاری ہوتا ہی۔ کئی اموات کے نہلاتے وقت موبنہ سے بکثرت خون چلتا ہی بعض مریضون کے ایک ہی شق بدن مین اسکا ہیجان اور جابجا سُرخ دہبے نمایان ہوتے ہین بعضونکی اس طرف والی آنکھ سے بھی آنسو کی طرح خون و زرد آب جاتا ہی۔ پس ایسی حالت مین اگر فصد سے خون کا کچھ استفراغ یا امالہ ہوسکے تو بہتر ورنہ تبرید و تغلیظ خونکی تدابیر سے کیونکر گریز ہوسکتا ہی۔

(۲۳) اکثر مریضونکی نسبت یہ دریافت ہوا ہے کہ شروع مین جیسے کچھ بدن مین چبھتا ہے یکایک سخت درد محسوس ہوتا ہے اسوقت مریض واویلا کرتا ہے پھر چلتے پھرتے ہی آہستہ آہستہ مرض ترقی کرکے چارپائی پر لٹا دیتا ہے۔ اور پانچوین چھٹے دن تک یا افاقہ ہوجاتا ہے یا مریض کا کام تمام ہوچکتا ہے۔ پس طاعون کی وجہ تسمیہ جو یونانی کتابونمین درج ہے بالکل صحیح ہے۔

(۲۴) طاعونی ورم کا سیدھا ابھرا ہوا ہونا نیک علامت اور قوت کی توانائی کی دلیل ہے برخلاف اسکے اگر چپٹا اور پھیلا ہوا ہو تو صحت کی امید کم ہوتی ہے۔

(۲۵) اکثر مریض کھانے کی طرف کم راغب ہوتے ہین یہانتک کہ دودھ پینے سے بھی انکار کرتے ہین مگر مریضے پیشتر بعضونکو دیکھا ہے کہ بڑی خواہش سے جیسا ہی کوئی طعام مل جاے اناپ شناپ کھاجاتے ہین جوکہ انکا آخری مقسوم ہوتا ہے یہ بھی موت کی پکی علامت ہے۔

(۲۶) حشرات الارض کا مرنے لگ جانا طاعون کا پختہ تقدمۃ المعرفہ (پیشگی نشان) ہے اور یہانتک تجربہ ہوا ہے کہ اگر چاندنی راتونمین چوہے مرین تو اندھیری راتونمین طاعون کا وقوع ہوتا ہے اور اخیر چاند کے مرین تو آیندہ شروع چاند مین اسکا توقع ہوگا۔

بعض دفعہ قبل از وقوع طاعون سیکڑون ہزارون کی تعداد مین چڑیان بھی یکدم مرکر درختون سے گری ہوئی پائی گئی ہین اسی طرح چارپایونمین بھی وبا کا اثر مشاہدہ ہوا ہے۔ باقی آیندہ

راقم ابو داؤد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

انفلوانزا

(سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۱۲ جلد ۳)

اطبار جدید کا خیال ہے کہ دماغ سے ناک اور حلق کیجانب کوئی راستہ نہین ہے جسکے ذریعہ سے رطوبات فضلیہ کا اخراج ہوسکے۔ اطبار قدیم ان راستونکو ثابت کرتے ہین اور پرانے خیال کو اچھی طرح نبھاتے ہین مگر میرے خیال مین تشریح کے متعلق اطبائے جدید کی رائے قابل

پذیرا ہی ہو۔ تشریح کے متعلق ہمکو انصاف سے کام لینا چاہیئے۔ ہمارے اوستاد حضرت حاذق الملک
مرحوم مغفور کا دلی منشاء تھا کہ تشریح اطباء جدید سے لیکر اس فن کو رونق دین۔ غرض اطباء جدید
اور اطبائے قدیم دونونکی یہ رائے ہو کہ اس مادہ کو بہانا ضروریات سے ہو۔ ہان البتہ ادویات
اطباء جدید کی نہایت زود اثر ہوتی ہین بعض حالتونمین تیر بہدف کا کام دیتی ہین مناسب
موقعون پر ہمکو چاہیئے کہ ادویات جدیدہ کا بھی استعمال کرین خدا جانے ہم لوگ ادویات جدیدہ سے
کیون پرہیز کرتے ہین حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ تمام ہماری ہی ادویات ہین جنکے
جرم ہم استعمال کرتے ہین اور اطبائے جدید اونکے جوہر پھر ہم کیون ان ادویات کے
استعمال مین تامل کرتے ہین خذما صفا ودع ماکدر پر عمل کرنا چاہیئے علی ہذا اطباء جدید کو بھی
چاہیئے کہ ہمارے طریقہ پر ہماری دواونکو استعمال کرین ہمنے بارہا دیکھا ہے کہ معمولی
گھاس پھوس جب ہم بھگر استعمال کرتے ہین تو سارے ٹنگچر اور مکسچر اور پوڈر دھرے ہی رہجاتے
ہین بہرحال علاج یونانی ہو یا ڈاکٹری آرام سب سے ہوتا ہی اور نہین ہوتا تو کسی سے بھی نہین
ہوتا میرے خیال مین ابتدا مین یونانی طریقہ سے ادویات کا استعمال ہو اور بعد تین چار روز کے
ڈاکٹری ادویات استعمال کرین اس سے بہت جلد صحت کی امید ہوتی ہو۔ اطباء قدیم اکثر
گل بنفشہ بہدانہ۔ سبوس گندم۔ نبات سفید جوش کرکے دیتے ہین۔ مین نے اکثر گل بنفشہ
سبوس گندم نبات سفید کیساتھ استعمال کیا نہایت نافع ہوتا ہی کبھی صرف گل بنفشہ قدرے
مصری کے ساتھ دن مین چار مرتبہ پلایا گیا اوسی دن عوارضات مین تخفیف ہو گئی باقی
ہر حالت کے موافق دوائین استعمال کرسکتا ہو۔

اطباء جدید کہتے ہین کہ اگر ناک مین خشکی ہو تو آب گرم کا بھپارہ لین اور ابتدا مین اس نسخہ کو
بہت فائدہ ہوتا ہی۔ اسپرٹ نائٹرک ایتھر نصف ڈرام سلفر صاف شدہ ۲۰ گرین۔ ایک
اونس پانی مین حل کرکے تین مرتبہ پلائین اس سے ناک مین تری آجائیگی اور قشعریرہ رفع
ہوجائیگا اگر ورم زیادہ ہو تو مقی دوا دینے سے جلد تخفیف ہوجاتی ہو جیسے ٹارٹار ایمیٹک

آٹھوان حصہ ایک گرین کا یا ایپکاکوانا پانچ گرین پانی مین حل کرکے پلائین اس ترکیب سے
امالہ غرض ہو خون کا میلان ورم کی طرف سے کم ہو جائیگا لیکے ابعد سہل دین مگنشیا سلفاس
چار ڈرام پانی مین حل کرکے پلائین شام کو ڈورس پوڈر ۱۰ گرین کونین ۵ گرین باہم ملاکر کھلائین
تاکہ پسینہ آکر بدن ہلکا ہوجاے انٹی فائبرین یا انٹی پائرن بھی عمدہ عرق آور ہین مگر اب انکا
استعمال متروک ہوتا جاتا ہو جب یہ مرض شروع ہوتا ہو تو بہت جلد اپنے زہریلے اثر سے
بدن کو خراب کر دیتا ہو بعض ڈاکٹرونکی یہ راے ہے کہ اگر مرض کو زیادہ ترقی پر دیکھین
اور یہ خیال ہو کہ ادویات کے استعمال سے پہلے ہی مرض اپنا کام کریگا تو ایسے وقت
مین ٹنکچر اوپیم ۱۰ قطرہ آب خالص ۲۵ قطرہ مین ملاکر پلائین اس سے مرض کی ترقی اور شدائد
مین کمی ہوجائیگی اوسکے بعد مناسب حالت کی دوائین استعمال کرین۔

راقم حکیم فرید احمد عباسی طبیب ریاست بھیکم پور

استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ دہلی نمبر ا جلد ۴ کے جوابات

جواب استفسار نمبر ا

(ا) آپ اون دونون نسخونکو جو کہ مجلہ طبیہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء کے جواب استفسار نمبر ۱ مین
درج ہو صبح اور سہ پہر استعمال کرین بعدہ اگر قوت بدنی اور تقاضا ہوا اس امر کو مقتضی ہو کہ
آپ (جیسا کہ اوس جواب مین مرقوم ہو) چار مسہل لے لین تو بہت بہتر ہے ورنہ حالت
کمزوری مین اون ہر دو نسخہ جات کا چالیس روز تک استعمال رکھین اور ناک مین جو خشکی
رہتی ہے اوسکے واسطے مغز تخم کدوے شیرین ۳ ماشہ مغز تخم تربز ۳ ماشہ بکری کے دودھ
(حسب حاجت) مین پیسکر دونون نتھنون مین ٹپکائین اور نسخہ نمبر ا کی معجون تیار کرکے سات
ماشہ سے ڈیڑہ تولہ تک شب کو سوتے وقت استعمال کرین اور نمبر ۲ کے نسخہ کا تیل طیار کرکے
مالش کرین انشاء اللہ تعالی کیسا ہی درد کیون نہو بہت جلد نفع ہوجاتا ہو اشیاء گرم و شیرین

و ترشی و بادی سے پرہیز ہے۔

نسخہ نمبر ۱

آملہ خشک مقشر ساڑھے دس ماشہ۔ ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ بلیلہ۔ شاہترہ۔ بسفائج فستقی تربد سفید مجوف خراشیدہ۔ افتیمون ہر ایک ڈیڑہ تولہ۔ ہلیلہ زرد چودہ ماشہ۔ سنارکی دو تولہ ۱۱ ماشہ۔ عشبہ مغربی پانچ تولہ۔ عسل خالص تمام ادویہ سے سہ چند۔ تمام دوایونکو کوٹ چھانکر بدستور معجون تیار کرین۔

نسخہ نمبر ۲

برگ دہتورہ۔ برگ ارنڈ۔ برگ آکہ۔ ہر ایک سوا پاؤ ان تینونکو ایک پاؤ روغن کنجد مین جلاکر حل کرکے نیمگرم مالش کرین۔

(۲) ایام معمولی کا ٹھیک نہ ہونا غالباً صلابت رحم کی علامت ہے اسکے واسطے نسخہ جات ذیل استعمال کرانے چاہئین اگر ان نسخہ جات ہی کے استعمال سے ایام کی درستی ہوجاوے فہو المراد ورنہ چار مسہل لینے چاہئین تاکہ مواد (جوکہ موجب صلابت ہے) خارج ہوجاوے اور ایام درست ہوجاوین۔

صبح کے وقت پینے کا نسخہ یہ ہے۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقے ۹ دانہ۔ بادیان ۷ ماشہ پرسیاوشان ۷ ماشہ۔ عنب الثعلب خشک ۷ ماشہ۔ تخم خیارین ۷ ماشہ۔ ان تمام دواؤنکو کیقدر گرم پانی مین راتکو بھگوکر صبح کو ملکر صاف کرکے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ داخل کرکے پلائین۔

سہ پہر کے پینے کا نسخہ یہ ہے۔ شیرہ عنب الثعلب خشک ۵ ماشہ شیرہ مویز منقے ۹ دانہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ۔ عرق برنجاسف[1] ۷ تولہ مین پیسکر خمیرہ بنفشہ ملاکر پلائین اور ورم رحم کے واسطے یہ فرزجہ بھی بہت مفید ہے

دایہ کے استعمال کا نسخہ۔ مرہم داخلیون ایکتولہ۔ ہری کاسنی ہری مکوہ کے عرق مین ملاکر ایک

[1] عرق برنجاسف و مرہم داخلیون دی یونانی ایڈ ویدک کمپنی دہلی سے طلب کرین

انڈے مرغ کی سفیدی اور روغن گل ایک تولہ ملاکر استعمال کرین۔ اندام نہانی سے جو سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہی اوسکے واسطے یہ نسخہ بہت مفید ہی۔ گل ہر مزی۔ کہربا شمعی ہر ایک ڈیڑہ تولہ باریک پیسکر بقدر نصف ماشہ اسمین سے لیکر زردی بیضہ مرغ ایک عدد نیمبرشت اسمین ملاکر صبح و سہ پہر کھانا چاہئے۔

کلانی پستان کے واسطے یہ روغن بہت نافع ہی۔ پوست انار۔ مازو سبز ہر ایک ایکتولہ روغن کنجد پانچ تولہ مین جوش کرکے حل کرکے مالش کرین۔

(۳) اگر آپ ترکیب ذیل کرین تو انشاءاللہ امید ہی کہ آپکے یہان کے کنوین کا پانی شیرین ہوجائیگا۔ کنوین مذکور کا تمام پانی نکالکر اوسکو عمیق (گہرا) کھودنا چاہئے تاکہ کوئی سوت شیرین نکل آوے اور وہ شوریت جاتی رہے۔ بعض مقامات پر ایسا ہی تجربہ ہوا ہی۔

(۴) دیمک۔ یہ کمبخت کیڑا اکثر اوقات مکانونمین کپڑونکو اور جنگلون مین درختون اور باغون پودہونکو بے طرح چاٹ جاتا ہی اور بہت نقصان پہونچاتا ہے اسکے دفعیہ کے واسطے یہ روغن بہت مفید ہے۔ ایک تولہ ہیراہینگ باریک پیسکر پانچتولہ کڑوے تیل مین ملاکر جس جگہہ دیمک کی کثرت ہو چھڑک دین انشاءاللہ تعالی دیمک تر ہے اور ہر ایک چیز بخوبی حفاظت سے رہے۔ علاوہ اسکے اس روغن مین بہت منافع ہین۔ واللہ اعلم

حافظ محمد اسمعیل دہلوی تعلیم یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

ایضاً

(۱) یہ مرض سفلیٹک روماٹیزم ہی آپکو چاہئے کہ مناسب تنقیہ کے بعد شربت عشبہ مرکب جسمین آیوڈائڈ آف پٹاسیم حل کی ہو (جسکی ترکیب مجلہ طبیہ کے کسی سابق نمبر مین شائع کرچکا ہون) ایک ایک معتاد روزانہ تین بار استعمال کرین۔

رفع قبض کے لیے اطریفل زمانی بوقت شب کھایا کرین انشاءاللہ تعالی ایک چلہ مین آپ اسکے فوائد کے معترف ہوکر شکر گذار ہونگے۔

اگر روغن دافع ریاح و وجع المفاصل وغیرہ مخترعہ و مجربہ راقم الحروف جسکی مفصل ترکیب
مجلہ طبیہ مین شائع کرچکا ہون - درد کے مقامات پر مالش کیا کرین تو نہایت مناسب ہی
کیونکہ اس روغن کی تدہین تسکین درد مین طلسمی اثر رکھتی ہی واللہ تعالی ہو الشافی -
(۲) پل ایلوزا ایٹ مرہا یا معجون نجاح کے استعمال سے ایام کی درستی ہو جائیگی - کلانی
پستان اگر فطری نہین تو ذیل کی دوا کا استعمال کرنیسے اونکا سابقہ و مطلوبہ صورت پر عود
کرآنا آسان ہی - چالیس عدد گنجای کلان پکڑکر آدہ سیر نمک مین مدفون کرکے مسدود الفم
کرکے رکہین - چند روز بعد جب نمک مین ممتزج ہو جائین تو اس نمک کو چکنی مٹی مین ملا کر
پانی مین گوندہ کر پستانون پر ضماد کرائین ایک ہفتہ تک ضماد پر مداومت کرین تو انشاءاللہ
المقصود حاصل ہو - یہ نسخہ حضرت حکیم محمد اکبر ارزانی علیہ الرحمۃ والغفران کے مجربات سے ہی
گنجائی کو اہل زبان تو خوب جانتے ہین مگر بعض ہمارے ہموطنون کو اسکا سمجہنا دشوار ہی
یہ ایک قسم کا کیڑا بہت سے پاؤن رکہنے والا ہوتا ہی جو بہادون اور اسوج کے مہینہ مین
مرطوب زمینون پر بکثرت پایا جاتا ہی - پنجابی مین اسکو کُہار کہتے ہین -
(۳) چاہ شور ونمکین مین نہر کا پانی دو چار دفعہ بھر دیجیے بس اوسکا پانی خوش ذائقہ شیرین
اور سرد ہو جائیگا مجرب ہی -
(۴) دفعیہ دیمک کا مجرب المجرب نسخہ یہ ہے کہ جس لکڑی کو دیمک سے بچانا منظور ہو اوسکو
اوس پانی مین جسمین سفوف ہرتال زرد کو حل کیا ہو دو تین دفعہ ڈبو دو دیمک سے یقیناً
محفوظ رہیگی -
(۵) یہ قاعدہ کلیہ تو ہرگز درست نہین کہ عورتونکو بہ نسبت مردون کے زائد شہوت ہوتی ہی
بلکہ از روے طبی اصول اسکا خلاف ثابت ہی - کیونکہ مدار زیادتی شہوت کا جسم و قوی کی قوت
اور حرارت غریزیہ کی کثرت پر ہی جو کہ مردونمین یہ سب موجود و مشہود بوجہ اتم اور بہ نسبت
اونکی عورتونمین قلیل اور بالکل کم کیف تردید بل تستری شہوتہن بشہوتھم و فکر تم فکرنی دعوتہن

ودعو تہم - بچون اور بوڑہونکو بھی شاذونادر کبھی تپ دق عارض ہوجاتا ہی -

لتوفر الرطوبات فیہم والنادر کالمعدوم - اسی باعث ایسا مشہور بین العوام ہو تو تعجب نہین [۵]

جواب استفسار نمبر۲

(۱) کشتہ ابرک سفید جسکی ترکیب مجلہ طبیہ کے کسی سابقہ نمبر مین درج کرچکا ہون دو سرخ ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ آب خالص ۲ تولہ آمیختہ کے کھائین اور اسپغول ۳ ماشہ و بہدانہ ۲ ماشہ کو آدہ پاؤ پانی مین بھگو کر مل کر لعاب لین اور اسی لعاب مین ۴ سرخ طوطیا سبز بریان اور ایکماشہ کتھہ گلابی حل کرکے روزانہ ایک بار احلیل مین پچکاری لگائین انشاءاللہ تعالی جلد آرام ہوگا

(۲) مفردہ ادویہ مقوی مثانہ ودافع سلس البول وتقطیر البول یہ ہین - گلنار - صمغ عربی - کندر - کثیرہ - طباشیر - تخم کاہو - تخم خرفہ - سعد - بلوط - خولنجان - تخم خشخاش - ہلیلہ کابلی - آملہ - کشنیز - مندروس - بول - صندل - حب الاس - نانخواہ - کنجد - دارچینی - سنبل الطیب - مقل - بسباسہ - بہمنین - چلغوزہ - مغز بادام - مغز پستہ - مغز نارجیل - الائچی - زبیب - عود - قرنفل - سیر - زعفران حب المحلب - کافور - کہربا - گل ارمنی - عدس - اقاقیا ہین اور مرکب یہ ہین -

قرص ماسک البول - معجون خبث الحدید - معجون فلاسفہ - اطریفل صغیر - معجون بلوط - معجون

علامہ دہلی حکیم محمد شریف خانصاحب مبرور -

سلہ مجیب صاحب نے یہ دلیل ندرت اور قلت حدوث دق کی لکھی ہے کیونکہ دق کی حرارت کا تعلق اصلی اعضا کے ساتھ ہوتا ہے - ظاہر ہے کہ جس سن مین اعضا پر خشکی غالب ہوتی ہے اوسی سن مین دق کے پیدا ہونے کا خوف ہوگا اور جس سن مین رطوبت غریزیہ (جیسی بچپن مین) یا رطوبات غریبہ (جیسی بڑہاپے مین) کی کثرت ہوتی ہو اوس سن مین تپ دق کا حدوث بھی متوقع نہین - البتہ جو مرض مشابہ دق بچونکو اور بوڑہونکو عارض ہوتا ہی اسکا نام دق الشیخوخۃ ہی وہ فی الواقع دق نہین ہی - چونکہ اس مرض مین بیار خواہ بچہ ہو یا جوان یا بوڑہا نہایت نحیف اور بے حد لاغر مثل شیخ فانی کے ہوجاتا ہے اس لیے اس مرض دق الشیخوخۃ کے نام سے موسوم کیا گیا ہی

ایڈیٹر

ایضاً

کثرت حیض۔ مینورا جیا menorrhagia سے بیشک اعراض کثیرہ مثل ضعف بدن وضعف ہضم واشتہار و فساد خون وسوء القنیہ واستسقاء و خشکی و حمیات صفراویہ و درد پشت و کمر و سقوط حمل وغیرہ عارض ہوتے ہین۔ اسکے اسباب کو مختصراً بیان کرتا ہون (۱) کثرۃ خون (۲) غلبہ صفرا یا بلغم یا سودا (۳) کسی رگ کا موہنہ کہل جانا بباعث ضربہ یا سقطہ یا ازالہ بکارت یا کثرۃ جماع یا عسر ولاوت وغیرہ کے (۴) رقت خون جیسے عظم الطحال و سل وغیرہ مین (۵) ضعف قوۃ ماسکہ رحم یا تمام بدن کا (۶) کیفیات نفسانیہ جیسے غم و غصہ مزید یا خوف شدید یا سرور موفور وغیرہ (۷) قروح الرحم و بواسیر الرحم وغیرہ

اب آپ تعین سبب فرماوین تو علاج عرض ہو۔ ہان ایسا علاج جو قریباً حاوی جمیع اقسام ہے لکھدیتا ہون کہ دونون پستان اور دونو بازو اور ران مضبوط باندہین اور پستانونکے نیچے اور دو کتفین کے بائین محجمہ ناری بلا شرط لگائین یا کپنگ گلاس بدون پچھنے کے لگائین اور ہتیلیون اور تلوون پر سفوف حنا و جطیانا بالسویہ بطور ضماد لگائین نہایت نافع اور حضرت جد الاساتذہ الکرام علامہ حکیم محمد شریف خان دہلوی مبرور کے مجربات سے ہے۔

راقم حکیم نور محمد آف موکل ضلع لاہور

جواب استفسار نمبر ۴

مجلہ طبیہ نمبر ۱ جلد ۳ کے صفحہ ۱۰ سطر ۱۰ پر جو نسخہ حکیم عبدالصمد صاحب کی جانب سے شائع ہوا ہے آپ اوسکا استعمال کرائیے اور اگر مریضہ کو ورم رحم کی شکایت ہو تو آب کاسنی سبز مروق ۵ تولہ شربت بزوری ۲ تولہ خاکسی ۵ ماشہ چند روز تک پلائین۔ ایڈیٹر

ایضاً

ایسے وقت علاج ہوشیاری سے کرنا چاہیئے حتی الامکان ان بخار و نکو دن کی طرف

نہ منتقل ہونے دیوین ایسے وقت مین یہ نقوع استعمال کرائین۔ گل بنفشہ۔ بادیان۔ تخم خطمی ہرایک سات ماشہ عناب ۵ دانہ تخم خربزہ اصل السوس۔ عنب الثعلب خشک۔ تخم خیارین ہرایک پانچ ماشہ۔ سب کو رات کے وقت پانی مین بھگو کر صبح کو ملکر چھانکر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملاکر پلائین اور اگر دق ہوجاے تو یہ قرص کھلائین۔ کافور قیصوری ایک ماشہ صندلین گل سرخ اصل السوس ہرایک چار ماشہ تخم کاہو صمغ عربی کتیرا۔ طباشیر۔ شکر طبرزد ہر یک تین ماشہ رب السوس پانچ ماشہ۔ نشاستہ خرفہ سیاہ مغز تخم کدو۔ تخم خیارین۔ تخم خربزہ ہرایک سات ماشہ تخم خشخاش ۹ ماشہ۔ سرطان سوختہ ایکتولہ ان سب کو پیسکر اسبغول کے لعاب مین گوندکر قرص بنائین

(نوٹ) سرطان کو سالم لیکر اسکو گودہ گھیگوار مین ملاکیہ بناکر کوزہ گلی مین رکھکر گل حکمت کرکے پندرہ سیر اپلہ کی آگ دیکر نکالکر شامل کرین۔

راقم محمد بشیر احمد از رڑکی

جواب استفسار نمبر ۵

اگر یہ مرض ابتدا مین ہو تو سکے واسطے یہ ضماد مفید ہوگا بسہ کوفی۔ بورۂ ارمنی۔ زرہ کرمانی ترمس سوختہ۔ شحم حنظل۔ صبر سقوطری۔ قثاء الحمار ہرایک ایک درم آرد جو۔ پشک گوسفند کہنہ گل ارمنی سرگین گاؤ خشک ہرایک دو درم سبکو پیسکر سرکہ مین ملاکر ضماد کرین۔

محمد بشیر احمد رڑکی

ایضاً

یہ ضماد جذب رطوبات وتحلیل اورام کے لیے نہایت مفید ہے آپ اسکا استعمال کرائین گل بابونہ گل سرخ تمباکو سورتی ایک ایک تولہ۔ ایلوا مصطگی۔ کندر۔ گوگل چھہ چھہ ماشہ زعفران تین ماشہ خاکستر چوب انگور۔ خاکستر خستہ خرما۔ دو دو تولہ سب کو باریک پیسکر

(۳) مطلوبہ خواص ادویہ ذیل مین ہین۔
پوست نگترہ۔ نشاستہ۔ آرد جو۔ آرد برنج آرد عدس۔ آرد باقلا ایرسا۔ کندر۔ مصطگی۔ سفیدہ
نشارہ علاج۔ کتیرا۔ حب المحلب۔ مغز بادام شیرین و تلخ۔ تخم خیار۔ تخم خربزہ۔ تخم کدو۔ تخم ترب
تخم جرجیر۔ تخم حلبہ۔
اگر زیرہ سفید کو نیکوفتہ کرکے رات کو پانی مین بھگو رکھین۔ صبح کو اس پانی سے چہرہ کو
دھوئین تو مجلی و مصفی ہوجائیگا خاکسار کے مجربات سے ہی اور چہرہ کو سرخ کرنیکے لیے سرشف و
ہرتال زرد بالسویہ۔ گاے کے دودہ مین باریک سحق کرکے ایک ہفتہ تک چہرہ پر ضماد
کرین تو رنگ صاف مثل دانہ انار سرخ ہوجائیگا۔
(۴) کم قیمت سہل الحصول مقوی مرکب سرمہ مجرب یہ ہی۔ سرمہ سیاہ ۲ تولہ۔ سلفیٹ
آف زنک ۱ ماشہ۔ قلمی شورہ ۲ سرخ۔ پیپرمنٹ کرسٹل ایک سرخ۔ سبکو باریک کرکے بادیان سبز
کے مروق پانی مین ایک ہفتہ اور کم از کم تین یوم سحق کرکے سرمہ بناکر استعمال مین لاوین
نہایت مفید و مجرب ہی۔
(۵) سفوف پوست کیکر ۳ تولہ سپاری ۲ تولہ۔ لونگ ۶ ماشہ۔ مصطگی ۶ ماشہ کشتہ سنگجراحت
۱ تولہ۔ کشتہ صدف ۱ تولہ۔ باریک پیسکر سنون بنائین اور استعمال مین لائین۔
(۶) مفردات مین زنجبیل۔ دارچینی۔ مال کنگنی۔ کلونجی کے استعمال سے فوائد مطلوبہ حاصل
ہونگے۔ اور مرکبات مین سے معجون برشعشا (برء الساعۃ) وجوارش جالینوس مین سب فوائد
مطلوبہ ہین۔

راقم حکیم نور محمد آف موکل ضلع لاہور

ایضاً

(۱) رسالہ ہذا کی بحث ادویہ مین بعنوان (مجرب نسخے) نمبر ۶ پر جو نسخہ حکیم عبد الصمد صاسب کا
درج ہی آپ اسکو بترکیب مذکور استعمال کرین انشاء اللہ تعالی نافع ہوگا۔

(۲) کندر۔ مصطگی ایک ایک ماشہ باریک پیسکر گلقند مین ملا کر رات کو سوتے وقت کھا لیا کرین یا معجون کندر یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے طلب کر کے بقدر ۲ ماشہ کھائین مقوی مثانہ اور دافع سلس البول ہی

(۳) آپ یہ نسخہ اُبٹنہ کا بنا کر استعمال کرین بہت نافع ہوگا ترمس مقشر ۲ تولہ مغز تخم باقلا ۲ تولہ تخم خشخاش سفید ۲ تولہ۔ مغز تخم خربزہ ۶ ماشہ۔ مغز بادام تلخ ۶ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ سب کو باریک پیسکر رکھ چھوڑین ہر روز صبح کے وقت آمین سے قدرے لیکر گرم پانی مین ملا کر چہرہ پر مل لیا کرین پھر تھوڑی دیر کے بعد گرم پانی سے مونہہ دہو کر قدرے روغن چنبیلی مل دیا کرین۔ مہاسون کے لیے کار بالک سوپ بھی اچھی چیز ہے۔

(۴) یہ سرمہ نہایت مقوی بصر ہی آپ اسکو تیار کرین۔ سرمہ سیاہ تولہ۔ سافج ہندی خستہ ۲ ماشہ۔ ہلیلہ زرد سوختہ ۲ ماشہ خستہ خرما سوختہ ۲ ماشہ۔ صدف صادق ۲ ماشہ۔ سونف سبز کے عرق ۵ تولہ مین پیسکر نگاہ رکھین اور شب کو ایک سلائی لگائین

راقم حکیم سید آل حسن

جواب استفسار نمبر۳

مریضہ کو قرص ذیل تیار کرا کر ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک ہمراہ جوشاندہ کشنیز خشک تین تولہ و سماق ۲ تولہ استعمال کرانا بہت مفید ہی۔ صفتہ زیرہ سفید۔ بالچھڑ۔ لونگ مصطگی رومی۔ ہر ایک پونے دو ماشہ صندل سفید۔ کندر۔ دم الاخوین۔ صمغ عربی۔ لک مغسول سندروس۔ گل ارمنی۔ نشاستہ۔ افیون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ۔ مازو سبز۔ کزمازج خبث الحدید مدبر[۱] ہر ایک سات ماشہ۔ بزرالبنج ساڑھے دس ماشہ کوٹ چھانکر پانی سے خمیر کر کے قرص (ٹکیان) بنائین اور مذکورہ بالا ترکیب سے کھلائین۔ واللہ الحکیم الشافی

راقم حافظ محمد اسمعیل دہلوی

[۱] خبث الحدید دی یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے طلب کرو ۱۲ منہ

متفرقات

مجلہ طبیہ کے متعلق احباب کی رائین

(۱) مجلہ مین استفسارات علیہ[1] ہونے چاہئین نہ ایسے جنین مریض صاحب راس کماری مین ہون اور حکیم صاحب پشاور سے علاج بتلا رہے ہون۔

(۲) استفسارات مجرب نسخے کشتہ جات۔ حل مشکلات طبی وغیرہ واجب اندراج ہین لیکن انکے لیے خاص تعداد صفحون کی مقرر ہو فی الحال نصف مجلہ سے زیادہ استفسارات اور انکے جوابات سے پُر ہوتا ہی۔

(۳) طب کی کل شاخون پر عمدہ اور مجددانہ مضامین ہون اور انکی خاص ترتیب ہو اور ان کے زیادہ سے زیادہ صفحات مقرر ہون مضامین اس شان کے ہونے چاہئین جیسے جناب ایڈیٹر صاحب کا جو کہ کل کا سرتاج ہی۔ علم تشریح۔ علم افعال الاعضا۔ علم الادویہ۔ ترکیب الادویہ رب۔ ست ٹنگچر۔ ایکسٹریکٹ وغیرہ وغیرہ کے طریقے۔ موسم موسم کی بیماریان اور ان کے موسمی پھلون اور بوٹیون سے علاج وغیرہ وغیرہ سب کچھ ایسے پایہ کے ہون کہ ویدک۔ ڈاکٹری اور یونانی وغیرہ اقسام طب کا ست ہون کاش سب مضمون جناب ایڈیٹر صاحب کے مضمون جیسے ہون لیکن ان کے لیے محنت شاقہ اور دلی دلچسپی اور ہمدردی کی ضرورت ہے

(۴) انگلستان اور امریکہ کے رسالون مین نئے نئے قسم کے ایجادات۔ تجربات۔ مرض کی پوری پوری تشریح واسباب و علامات کے بعد صرف ایک مختصر سا مجرب نسخہ درج کرنا ہوتا ہی برعکس

[1] واقعی رسالہ ہذا مین استفسارات کا اندراج زیادہ قابل اصلاح ہی۔ ہمارے بعض مہربان ایسے فضول استفسارات درج کرنے پر ہمین مجبور کرتے ہین جو گذشتہ پرچون مین درج ہوچکے ہین۔ اسکے متعلق ہم پہلے بھی اپنا خیال ظاہر کرچکے ہین اور امید ہی کہ معزز ناظرین آیندہ ہمین ایسی فضول تحریرات درج کرنے پر مجبور نہ فرمایا کرینگے ۱۲ ایڈیٹر

سکے ہمارا مجلہ ہے کہ (خدا اسکو زیادہ وسیع اور ابدی کرے) اسمین استفسارات اور انکے جوابات جو محض لاسود ہوتے ہین دن بدن بڑہتے جاتے ہین۔

(۵) ویدک طب کے عمدہ نسخہ جات اور خصوصاً عمدہ عمدہ کشتے درج ہونے چاہئین کیونکہ ایسی دوائین آدمی سفر مین آسانی سے پاس رکھ سکتا ہے اور بہت مفید ہوتی ہین۔ میری دلی خواہش ہے کہ مجلہ مین وہ مضامین ہون اور وہ نسخہ جات درج ہون جو کہ درحقیقت قیمتی ہون اور نہ ایسے نسخے جو حکیم صاحب نے ایسے مریض کی فریاد سنکر لکھدیے ہون جو حکیم صاحب کو سون دور ہو۔ انکی خاص حد ہونا چاہئے۔ مین یہ چاہتا ہون کہ ویدک۔ ڈاکٹری اور یونانی کے قیمتی جواہر مجلہ کے صفون مین سال بسال درج ہوکر اسکو مخزن جواہر بنا دین۔ والسلام

خاکسار غلام حسین سیکنڈ ماسٹر مشن ہای سکول وزیر آباد

کھلی چھٹی نمبر۲ کا جواب

کشتہ فولاد و کشتہ طلا و کشتہ نقرہ وغیرہ کا امتحان باین طور کہ بالاے آب طافی (تیرتے) رہین جو مشہور مین العوام ہے معتمد علیہ و موثوق بہ نہین ہے اور نہ کسی معتبر کتاب مین اسکا مستند ہونا مطالعہ مین آیا ہے کشتہ جات کی ایک معتبر کتاب مین مرقوم ہے کہ "این عمل امتحان مشہور ہست مصدق کامل نیست" پس اسی طرح کا امتحان خلاف کتب معتبرہ ہے۔ اتنی آنچون مین کشتہ ہونا ہی اسکے کامل ہونیکا معیار ہے۔ پانی پر تیرنا تو کوئی قابل وثوق امتحان نہین ہے مین سیماب کو (جو سونیکے بعد سب متعارف دہاتون سے بھاری ہے) ایک درخت کے پانی مین مسحق کراتا ہون تو وہ سیماب باوجود خام ہونیکے پانی پر تیرنے لگتا ہے۔ فالامتحان المشہور غیر مصدق و غیر موثوق بہ لایعتمد علیہ اصلا۔

راقم حکیم نور محمد موکل ضلع لاہور

روغن انڈی تین تولہ مین ملاکر رکھہ چھوڑین - آمین سے بقدر ۲ ماشہ لیکر پرانے سرکہ مین ملاکر نیگرم ضماد کیا کرین اگر کسی قدر سوزش محسوس ہو تو انڈے کی سفیدی و روغن گل بقدر ضرورت ضماد مین اضافہ کردیا جاوے - بادگولہ کے لیے حب حلتیت یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے منگائین -

ایڈیٹر

جواب استفسار نمبر ۶

مجلہ طبیہ نمبر۱ جلد۳ کے صفحہ ۷ پر جو ترکیب استعمال شیر بز کی حکیم نور محمد صاحب کی جانب سے شائع ہوئی ہے آپ اسکو استعمال کرائین امید ہے کہ نفع ہوگا - ایڈیٹر

ایضاً

یہ سفوف ذیابیطس کو بہت مفید ثابت ہوا ہے - صندل سفید ایک درم - نشاستہ - کتیرا - تخم کاہو - تخم خرفہ ہر ایک ۲ درم - صمغ عربی - گل ارمنی - گلنار - سماق منقی - بلوط ہر ایک ۵ درم کوٹ چھانکر سفوف بناکر بقدر سات ماشہ ہمراہ شربت انار ترش کے کھلائین

محمد بشیر احمد از روڑکی

جواب استفسار نمبر ۷

(۱) کل بخارون کے واسطے یہ کشتہ مجرب ہے سنکہ کو باریک پیسکر عرق لیمون مین ملاکر ٹکیہ بناکر ایک کوزہ مین رکھکر گل حکمت کرکے پچیس سیر اُپلہ کی آگ دیوین - اسی طرح تین مرتبہ کرین پیسکر حفاظت سے رکھہ لیوین مقدار ۲ سرخ لیکر بتاشہ یا مسکہ یا شربت مین ملاکر چٹائین -

(۲) عاقرقرحا چھہ ماشہ دارفلفل چھہ ماشہ کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر بھوبل مین ایک گھڑی دبادین پھر نکالکر اسکو ہاتھ سے ملکر دانہ علیحدہ نکالین سہاگہ بریان خولنجان ہر یک یکتولہ فلفل دو تولہ سب کو پیسکر گودہ گھیگوار مین ملاکر چار روز تک کھرل کرین اور چنے کی برابر گولیان بنائین اور دو گولیان کھلائین -

محمد بشیر احمد روڑکی

ایضاً

(۱) آپ یہ گولیان بناکر تپ لرزہ کے مریضونکو مفت تقسیم کیجئے انشاء اللہ تعالے بہت نافع ہونگی نہایت مجرب ہین۔ مغز کرنجوہ پیپل ایک ایک تولہ۔ زیرہ سفید۔ برگ کیکر چھ چھ ماشہ سب کو باریک پیکر چنے کے برابر گولیان بنائین ان مین سے ایک گولی صبح کے وقت اور ایک ظہر کے قریب اور ایک شام کو دینی چاہیئے بخار کی اکثر اقسام کے لیئے مفید ہین

(۲) کھانسی کی اکثر اقسام کے واسطے یہ گولیان نہایت مفید ہین۔ گل پستہ۔ پوست بلیلہ دونون مساوی الوزن کوٹ چھانکر آب ادرک مین گوندہ کر مونگ کے دانہ کے برابر گولیان بنائین ان مین سے ایک گولی منہ مین رکھین اور لعاب نگلتے رہین۔ ایڈیٹر

جواب استفسار نمبر ۸

ایام برسات مین روغن گل و سرکہ ملاکر مالش کیاکرین اور حتی المقدور ہاتھ پاؤن کو کھجلایا نہ کرین اور گرم پانی وصابون ملکر دھویاکرین واطریفل شاہترہ ۱ تولہ ہمراہ عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ شربت عناب ۴ تولہ داخل کرکے پلائین۔

غازہ محسن بدن یہ ہے۔ اشنان۔ آرد باقلا۔ آرد حمص بادام مغز بہدانہ مغز تخم خربزہ۔ تخم خیار تخم ترپزہ۔ زرد البحر طین ارمنی سب اجزا کو برابر لیکر کوٹ چھانکر تازہ دودہ مین ملاکر تھوڑا سا شہد ملاکر رکھ لیوین رات کے وقت چہرہ پر ملاکرین اور صبحکو گرم پانی سے منہ دھوڈالین ہفتہ عشرہ مین رنگ مثل انار کے ہوجائیگا۔

ایضاً

مریضہ کو یہ نسخہ پلانا چاہئے۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ منڈی۔ صندل سرخ۔ ہلیلہ سیاہ سات سات ماشہ۔ عناب ۵ عدد رات کو گرم پانی مین تر کرکے صبحکو مصری دو تولہ مین شیرین کرکے پلائین۔ جب ہاتھ پاؤن مین خارش ہو تو اوسوقت چنبیلی کا تیل ۲ تولہ عرق لیمون کاغذی ا تولہ ملاکر مالش کرین۔ اُبٹنہ کا نسخہ وہ بہت اچھا ہے جو بجواب استفسار نمبر ۲ بضمن نمبر ۳ رسالہ مین درج ہے۔ ایڈیٹر

تریاق طاعون مفت

ناظرین مجلہ طبیہ کو کچھ عرصہ تک تریاق طاعون مفت ارسال کرنیکا مین نے قصد مصمم کیا ہے جو صاحب چاہین طلب فرمائین۔

حکیم نور محمد مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

استفسارات

نمبر ۱

ایک مریضہ جسکی عمر تخمیناً ۴۰ سال ہے اول ۲۶ سال کی عمر مین کسی دوائی کے شبہ مین سم الفار خام کھا گئی تو غلطی سے سرکہ پے درپے پلایا گیا۔ قدرت حکیم حقیقی کی یہ ہوئی کہ خود بخود قے آنیسے آرام ہو گیا مگر عوارضات یبوست نے اسقدر غلبہ کیا خصوصاً خشکی دماغ بدفکری غم کثرت غصہ بندش عرق قبض دائمی اور دردیں ہر دو شانہ مع ثقالت وکاہلی وغیرہ اور تپ صفراوی و دموی و ہیضہ دو اسے ہوتی رہی اور بجز مخصوص وقت اکثر شب کو ! ایسا سخت ہوتا کہ تاب نہ رہتی اور ساتھہ ہی خفقان قلب اور معدہ بھی کبھی کبھی ہوتا عوارضات مذکورہ ساتھ لاغری کے دس گیارہ سال تک رہے بعدہ ورم گوش ہوا پھر ورم پستان ایسی سخت ہوئی کہ بعد شق کرنیکے اچھی ہو گئی پھر خود بخود دہر کا و تپ ہیضہ وغیرہ مین خفت ہو گئی اور اسی اثنا مین پانچ چھہ ماہ کا حمل ضائع ہوا۔ عوارضات مذکورہ مین خفت ہو کر آروغ ترش عطسہ یعنی چھینکین بلند آواز سے آنی شروع ہو گئین مگر عرق بندی بدستور بلکہ کسی قدر زاید مع سوزش تمام بدن خصوصاً ہاتھہ پانون کے تلودن پر شروع ہو گئی موسم گرما مین ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ تمام بدن پر سوئیان سی چبھتی ہین بباعث بندش عرق وغیرہ عوارضات ذیل بھی بعد ورمونکے شروع ہو گئے لکنت زبان و ثقالت لسان مگر اب آروغ

نہین آتے اور عطسہ بھی کم ہین اور قبض دائمی پیشاب و براز کی رہتی ہی اور کثرت خشم بدستور
ہے اور بندش طمث باعث کمی دم۔ مگر ایک لڑکا اب تیسرا چھ سال کا بفضل الٰہی سے ہے
بعض حکیم مالیخولیا مراقی بعض خفقان قلب وغیرہ امراض قرار دیتے ہین چونکہ کسی عرصہ مین
مارالجبن واطریفل زمانی استعمال کرایا گیا بجز قدرے افاقہ کے نفع نہوا لہذا بخدمت ناظرین
اطبا گذارش ہے کہ نام مرض و علاج سے مطلع فرماکر عند الناس مشکور و عند اللہ ماجور ہون

والسلام خادم الاطبا محمد زین العابدین

نمبر ۲

ایک مریضہ جسکی عمر تخمیناً ۱۲ سال ہے جسکو پیاس بہت لگتی ہے اور پیشاب بہت آتا ہے
غرضکہ پانی پیا اور پیشاب کرتی ہے اور زبان گاہے گاہے خشک ہو جاتی ہے کمر اور ٹانگون
مین درد ہوتا ہے۔ میری عقل ناقص مین بعض علامات سے ضعف گردہ معلوم ہوتا ہے
یعنی ذیابیطس نہین ہی چونکہ بعض اطبا نے ذیابیطس مقرر کرکے علاج کیا اور بعض نے صرف
یبوست قرار دیکر دوا کی مگر قدرے افاقہ نہوا اور یہ مرض لڑکپن سے ہی ہی امید کہ اس مرض کے
نام و علاج سے مطلع فرمائین۔ خادم الاطبا محمد زین العابدین

نمبر ۳

آسان مجربات مین واسطے قولنج شدید کے کرم گہن کا استعمال درج کیا مگر یہ کرم تین قسم کے
ہوتے ہین۔ سفید۔ گول۔ دراز۔ دوم بقدر مکھی کے سیاہ گون پردار۔ سوم مونچھون والے
بزرگ بہیڑو سنے انمین سے کونسی قسم مراد ہی۔ خادم الاطبا محمد زین العابدین

نمبر ۴

ایک مریضہ جسکی عمر قریب ۳۰ برس کے ہوگئی اور تین اولادین بھی موجود ہین قریب چھ ماہ سے
اوسکے سینہ مین بعد غذا کھانیکے جلن ہوتی ہے اور اسہال دس پندرہ مرتبہ ہر روز ہوتی ہو
جسمین غذا غیر منہضم نکلتی ہی بہت کچھ علاج کیا مگر کارگر نہوا آخر الامر آپ صاحبان کی خدمت

تحریر کرنا پڑا اگر مہربانی فرماکر علاج مجرب مع تشخیص مرض کے تحریر ہو تو عین مہربانی ہوگی۔

راقم احمد سعید مٹیا برجی ۲۴ پرگنہ مسجد

نمبر ۵

ایک مریض تعلیم و تعلم کتب بینی کا عادی ہے اسکو مندرجہ ذیل شکایات ہین اوسکے ازالہ کی کافی تدبیر مطلوب ہی۔ مریض موٹا تازہ ضعیف الدماغ قوۃ حافظہ مفقود قبض شدید سوتے وقت خوابہائے پریشان کا دیکھنا منہ سے ہر وقت سیلان لعاب خصوصاً بوقت خلو معدہ بلغم بکثرت جب تھوکتا ہے بلغم سفید نکلتا ہی۔ جوارش مصطگی سادہ چندروز کھلائی مگر فائدہ نہوا کوئی صاحب مہربانی فرماکر ایسا علاج سہل تجویز فرمائین جس سے سب شکایات جاتی رہین خاصکر سیلان لعاب ونسیان وخوابہائے پریشان وقبض دائمی وضعف دماغ وغیرہ وغیرہ

نمبر ۶

وجع مفاصل سے تنگ آکر مریض زندہ درگور ہے اوسکے سہل علاج کا طالب ہی جو بیخ و بن سے اوسکو دفع کردے

راقم خریدار مجلہ طبیہ دہلی

طبی خبرین

دیسی طب کی سفارش

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۵) اگر انگریزونکو اس طریقہ علاج کی بابت اعتقاد نہین ہی اور برا کہتے ہین تو یہ کوئی وجہ مدلل نہین ہی کہ بلا جانچ وتحقیقات کیے ہوے اونکا فتوی تسلیم کرلیا جائے اور بے سوچے سمجھے مان لیا جاوے خاصکر ایسی حالت مین جبکہ بے شمار ہندوستانی اوسپر اعتقاد رکھنے والے موجود ہین۔

(۹) انگریزی ادویات بہت بیش قیمت ہوتی ہین اور ہر حصہ ملک مین ہر وقت نہین مل سکتی ہین خاصکر چہوٹے قصبات و دیہات مین اگر اسسٹنٹ سرجن لوگ دیسی ادویات کی خاصیت و ماہیت سے واقف ہون تو عام لوگونکو بہت بڑا فائدہ پہونچے اگر ہم کوئی ایسا نیا کالج اس صوبہ مین کہولین جیسا کہ کلکتہ و لاہور مین موجود ہے تو ہمکو یقیناً بہت ہی ترقی ہو اور بے انتہا فائدہ پہونچے۔ ایک طریقہ اسکا یہ ہے کہ آیورویدک و یونانی طریقہ علاج کی کتابین تعلیم مین داخل کی جائین۔ یونانی طریقہ کی دوائین مسلمانون کے عہد سے پیشتر یہان نہین معلوم تہین۔ یہی لوگ یونانی حکیمون کو یہان لائے جون ہی کہ وہ یہان آباد ہوے اور اپنا کام جاری کیا فوراً ہی آیورویدک طریقہ علاج کی جانچ پڑتال شروع کردی اور ایک کتاب موسوم بہ **سکندری** بزبان فارسی اسی مضمون مین مرتب کی گئی اور اوسکی اسوقت نہایت ہی قدر کی جاتی ہے۔

اعلے خاندان یونانی حکما کا کہ جنکے یہان یہ علم سینہ بسینہ چلا آتا ہے اور پشتہا پشت سے مطب ہوتا ہے اونہون نے آیورویدک سے مستعار بہت سی اعلی ادویات لے لی ہین اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے اُن مستعار دوائیون نے یونانی ادویات سے کہین بڑہ چڑہ کر کام دیا ہے سونا چاندی وغیرہ کے کشتون سے یونانی حکما قطعاً ناواقف تہے لیکن اُن مین سے سب سے اعلی اور اپنے فن کے ماہر **حکیم محمود خانصاحب** مرحوم دہلوی نے اون کشتون کے استعمال سے نہایت ناموری کے ساتہہ کامیابی حاصل کی ہے مین چند اسسٹنٹ سرجنون اور ہاسپٹل اسسٹنٹون کو جانتا ہون جو کہ یونانی و آیورویدک طریقہ علاج سے واقف ہین اور اسی وجہ سے مین نے اونکو بہ نسبت دوسرے ڈاکٹرون ہر دلعزیز اور مفید پایا ہے مین نے یہ رائے اپنی چالیس برس کے تجربہ سے دی ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ اس کو عام لوگ اور نیز گورنمنٹ توجہ کی نگاہ سے دیکہین گے۔

راقم نہال چند

مقاصد مجلۂ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) مین اشاعت کرنی

(۲) ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہنچانا۔

(۳) مدرسۂ طبیہ کے سند یافتہ طبیبون کے حالات درج کرنے۔

(۴) مدرسۂ طبیہ کی خدمت کرنی۔

(۵) جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے۔

(۲) اس کی سالانہ قیمت پیشگی عام شایقین سے دو روپیہ (عہ) ہے۔

(۳) نمونہ کا پرچہ صرف چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا۔

(۴) دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے۔ اُن کو تین آنے (۳ر) پر دیا جائے گا۔

(۵) جملہ وکتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے۔ دہلی - گلی قاسم جان۔ دفتر مدرسہ طبیہ دہلی۔

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتمان مجلہ طبیہ

(اڈیٹر)

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حویلی اعظم خان

رجسٹر نمبر ایل ۳۱۴

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ۳ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس

و سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر مہتممان رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبرین

کیفیت جلسہ سالانہ مدرسہ طبیہ دھلی

ہم پچھلے مہینہ مین مدرسہ طبیہ دہلی کے انعقاد جلسہ کی تاریخ سے اطلاع دیچکے ہین تاریخ جلسہ سے چند روز قبل مدرسہ کے بہی خواہان وممبران وطبیبان سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی کو خاص شہر و بیرونجات مین خطوط بغرض شرکت جلسہ بہیجے گئے اور شہر کی عام منظر گاہون پر اشتہارات چسپان ہوئے۔

اس سال جلسہ سالانہ کے واسطے مکان مدرسہ کی آراستگی وآرایش عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب سکرٹری مدرسہ نے ایسی خوبی سے جدید طرز پر کی تہی جو سابق کبھی دیکھنے مین نہین آئی۔ مدرسہ کے صدر دالان کے ہر چہار جانب پردہ ہائے گلکاری لگائے گئے تہے جس سے تمام مکان خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ دالان مین خوب صورت کرسیان خاص مہمانان کے واسطے لگائی گئی تہین۔ دالان کے ستونون پر سبزہ کی بیلین جن مین گل پہول لگے ہوے تہے قایم کی تہین اور مابین پیشانی ستون پر چاند پہول انکے لگائے گئے تہے اور اونکے پاس ہر دو جانب بڑی تصاویر عالیجناب حاذق الملک مرحوم وحکیم محمد واصل خانصاحب مرحوم کی رکھی گئی تہین جس سے ثابت ہوتا تہا کہ مرحومین اپنے

لگائے ہوئے باغ کی سیر کر رہے ہین - صدر دالان کے آگے درمیان صحن بلند اسٹیج بنایا گیا تھا جسپر پرتکلف قالین کا فرش بچھایا گیا تھا۔ دو جانب کرسیان مخملی خوشنما لگائی گئی تھین اور ایک جانب صدر مقام پر پرتکلف کرسی جسپر زرین کرسی پوش پڑا ہوا تھا جسپر مین جلسہ کے واسطے قایم ہوئی تھی اوسکے سامنے ایک میز کلان نفیس میز پوش سے مزین قایم کی گئی تھی اوس میز پر مدرسہ طبیہ کے طلبہ کے تمغہ و اسناد و کتب انعامی باقاعدہ آراستہ کی گئی تھین۔ اسٹیج کے اوپر عمدہ نفیس شامیانہ لگایا گیا تھا اور دائین بائین جانب مقامات علحدہ علحدہ طور پر تجویز کیے گئے تھے جنکی حدود بندی جعفری دار ٹٹیون سے جو سبزہ اور گل پھول سے آراستہ تھین کی گئی تھی اور دروازونکی جگہہ سفید رنگ کے تنکہ جو سنہری کام کے خوشنما بنائے گئے تھے لگائے گئے تھے۔

اسٹیج کے دائین جانب اول کارکن ممبران انجمن جلسہ مدرسہ کی کرسیان تھین اونکے پیچھے تمام ممبران کی نشستگاہ تھی بائین جانب شہر کے معزز روسا اور اونکے بعد مدرسہ کے مستند طلبہ جو پہلے فارغ ہو چکے تھے اور بغرض شرکت جلسہ آئے تھے اونکی کرسیان تھین۔ اُنکے پیچھے کل طلبہ سند پانیوالے و انعام حاصل کرنے والونکی سامنے کے رخ پر سیکڑون کرسیان نہایت قرینہ کے ساتھہ بچھائی گئی تھین جسپر عام لوگ بیٹھین جھنڈیان مناسب موقعون پر لگائی گئی تھین۔ اسٹیج سے دروازہ مدرسہ تک سرخ قند کا فرش بچھایا گیا تھا۔ دروازہ مدرسہ سبزی سے آراستہ کیا گیا تھا جسپر گل پھول لگے ہوے تھے اور پیشانی پر تاج شاہی گلدستونکا قایم ہوا تھا سرخ قند پر لفظ ویلکم جلسہ سالانہ مدرسہ طبیہ دہلی نہایت جلی قلم سے لگایا گیا تھا۔ غرض عجیب دلکش سین تھا۔

۸ رفروری کی صبح سے عام شائقین اصحاب کا ہجوم اور جوق جوق آمد شروع ہوئی اور مرتبہ سے بیٹھتے گئے آٹھہ نبجے تک شہر کے روسا و عمائد شہر عہدہ داران معزز حکام و صاحبان یورپین اور جو اصحاب بیرونجات کے مدعو تھے مکان مدرسہ مین جمع ہو گئے۔

اور پروگرام انگریزی و اردو جو طبع شدہ تھے تقسیم کیے گئے۔
ساڑھے آٹھ بجے عالیجناب مسٹر آر ہمفری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع دہلی بہمراہی جناب حکیم احمد سعید خانصاحب رئیس ووائس پریزیڈنٹ و میونسپل کمشنر دہلی تشریف لائے۔ صاحب ممدوح کا استقبال ممبران انجمن و سکرٹری مدرسہ طبیہ اور نواب سعید الدین احمد خانصاحب و رائے شیو پرشاد صاحب روساء دہلی نے دروازہ مدرسہ پر کیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نہایت خندہ پیشانی و مسرت کے ساتھ مکان میں پہونچکر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ رائے شیو پرشاد صاحب کی تحریک اور نواب سعید الدین احمد خانصاحب کی تائید سے اس میٹنگ کا چیرمین ہونا منظور فرمایا۔ اور کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔
عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی کی ایماء سے جناب خان بہادر غلام محمد حسن خانصاحب بی۔ اے سانزیری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر دہلی نے مدرسہ کی سالانہ رپورٹ نہایت متانت اور فصاحت کے ساتھ پڑھی جسمین اول تین سال سے جلسہ نہونیکے وجوہ اور جناب حکیم محمد واصل خانصاحب جنت آرام کے سانحہ کا افسوس و ملال ظاہر کیا۔
اوسکے بعد مدرسہ کے حسابات آمدنی و خرچ و بجٹ وغیرہ کی کیفیت ظاہر کی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ اس سال اون طلبہ کی جو فارغ التحصیل ہوچکے ہین اور باقاعدہ مطب بھی کرچکے ہین جنکی تعداد ۲۴ ہے اسناد و تمغے دیے جاوینگے۔
منجملہ ۲۴ تمغوں کے آٹھ طلائی تمغے ہین۔ طلائی تمغون مین دو تمغے حضور پرنس اور پرنس آف ویلز بہادر کی دہلی تشریف آوری کی یادگار مین جناب حکیم احمد سعید خانصاحب و نواب امین الرحمن خانصاحب رئیسان دہلی نے عطا فرمائے تھے اور دیگر مضامین مندرجہ رپورٹ سنائے جسمین سکرٹری صاحب کا خیال دائیونکی تعلیم کے واسطے مدرسہ قایم کرنیکے تھا رپورٹ ختم ہونیکے بعد جناب شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی نے کھڑے ہوکر باواز بلند نہایت جامع اور پراثر اسپیچ دی جسکا اثر ہر سننے والے کے قلب پر پڑتا تھا

اور چیرمین صاحب و دیگر حاضرین جلسہ چیرز دیتے جاتے تھے۔

اسپیچ ختم ہونیکے بعد شیخ نورالٰہی صاحب مینونسپل کمشنر و نواب شجاع الدین احمد خانصاحب نے کچھ کچھ اشعار مدحیہ پڑھے جو چیرز کے ساتھ ختم ہوئے۔

اشعار ختم ہونیکے بعد عالیجناب چیرمین صاحب بہادر نے کھڑے ہوکر اُردو زبان مین نہایت پراثر اسپیچ دیا جسمین شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کی تقریر کی تائید و تعریف تھی اور مدرسہ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار تھا۔

اسپیچ ختم ہونیکے بعد صاحب ممدوح نے اپنے دست مبارک سے نہایت مسرت کے ساتھ کامیاب طلبہ کو تمغہ جات و اسناد و انعام تقسیم فرمایا اور مبارکباد مبارکباد فرماتے رہے بعد تقسیم انعام جناب سکرٹری صاحب نے اپنے ہاتھ سے چیرمین صاحب و جناب پادری طامس صاحب کو جو نہایت خلوص کے ساتھ شریک جلسہ ہوئے تھے گوٹہ کے ہار پہنائے اور عطر پان سگرٹ گلدستوں کے ساتھ تواضع کی۔ جناب حکیم احمد سعید خانصاحب نے چیرمین صاحب و معزز حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور کارروائی جلسہ ختم ہونیکو تھی کہ فوٹوگرافر نے فوٹو لگایا اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و دیگر معززین نے کھڑے ہوکر مسرت کیساتھ فوٹو کھنچوایا اور نہایت اخلاق کے ساتھ رخصت ہوئے۔ معزز اصحاب نے دروازہ مدرسہ تک مشایعت کی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی تشریف بری کے بعد جملہ اصحاب کی تواضع پان سگرٹ گلدستہ وغیرہ سے کیگئی اور قریب ۱۱ بجے کے جلسہ ختم ہوا۔

انجمن جدید

عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ایک خاص جلسہ منعقد فرمایا جسمین شہر کے عموماً اطبا اور مدرسہ کے کل مستند طلبا مدعو تھے جمعہ کے روز ۲ بجے کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی حکیم صاحب نے فرمایا کہ مجھے عرصہ سے خیال ہے کہ

طب یونانی کی اصلاح اور جو نقص اس فن مین بوجہ ناواقفیت عامہ پڑ گئی ہوی ہین انکا دور کرنا ضروری ہے اور اوسکے واسطے جبتک کافی انتظام نہو ممکن نہین اسیلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کے واسطے ایک خاص جلسہ بطور (کانفرنس طبیہ) ہر سال مدرسہ طبیہ کے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ہوا کرے اور اوسمین ہندوستان کے اطبا شریک ہون اور ممبر قرار دیے جاوین اس اجلاس مین ہر شخص مضامین طبی پیش کرین جس سے تمام مطبونکی اصلاح ہو اور ہر مقام کی پیداوار ادویہ جن اصحاب کو معلوم ہو وہ جمع کرین اونکے افعال و خواص سے عام واقفیت ہو جاوے۔

اوسی موقع پر ایک نمائشگاہ طبی بھی کھولی جاوے جسمین کتابین نادر الوجود بہم پہونچائی جاوین اور دوائیان اور آلات ہر قسم کے بہار آمد رکھے جائین۔

اس تقریر کو حاضرین جلسہ نے نہایت پسند کیا اور تجویز ہوئی کہ ایسا جلسہ ضرور ہونا چاہیئے اور باقاعدہ کارروائی شروع کی جاوے جنکیم رضی الدین احمد خانصاحب رئیس دہلی کی تحریک اور حکیم احمد سعید خانصاحب کی تائید سے حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب اوس جلسہ کے لائف سکرٹری قرار پائے۔ حاضرین مین سے بہت سے اصحاب نے ممبری منظور فرمائی۔

داخلہ ممبری کے واسطے پانچ روپیہ سالانہ تجویز ہوا یہ بھی تجویز ہوئی کہ ممبران موجودہ مین سے سب کمیٹی قایم کی جاوے کہ وہ اس جلسہ کا نام تجویز کرے اور قواعد مرتب کیے جاوین۔

بعد شکریہ کے جلسہ برخاست ہوا۔

ضروری اطلاع

جن معاونین و خریداران مجلہ طبیہ دہلی کا سالانہ چندہ مارچ سنہ ۱۹۰۶ ختم ہو گیا ہے اون صاحبان کی خدمت مین التماس ہے کہ آخر مارچ سنہ ۱۹۰۶ تک سالانہ قیمت بھیجکر مینیجران کو شکریہ کا موقع دین جن صاحبونکا سالانہ چندہ آخر مارچ سنہ ۱۹۰۶ تک وصول نہوگا اونکی خدمت مین یکم اپریل سنہ ۱۹۰۶ کا پرچہ بذریعہ ویلیو پی ایبل ارسال کیا جائیگا

مینیجران مجلہ طبیہ دہلی

یونانی اینڈ ویدک مڈیسینز کمپنی لمیٹڈ دہلی

یہ کمپنی دہلی کے چند معزز و مقتدر ہمدردان قوم ہندو مسلمان صاحبان نے بسرپرستی حاذق زمان ارسطوے دوران عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب محض بنظر رفاہ عام اس غرض سے جاری کی ہے کہ یونانی طب کے صاف اور شستہ دامن سے مفردا دویات کے عمدہ نہونے اور مرکبات کے مطابق نسخہ جات تیار نہونیکا بدنما داغ دور ہو جاوے۔ اسوقت اس کارخانہ مین ۵۰۰ مرکبات مطابق اصل نسخہ جات نہایت صفائی اور عمدگی کے ساتھہ اعلی درجہ کے ٹھیک مقدار اوزان کے مطابق تیار ہین جنکی مطول فہرست صرف اوہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت ارسال خدمت ہوگی۔ آجکل پورے اہتمام اور کوشش کے ساتھہ عرق ماءاللحم طیوری دوآتشہ بہ نسخہ جدید فی بوتل للعہ اور عرق ماءاللحم عنبری بہ نسخہ کلان فی بوتل ۶؍ اور عرق ماءاللحم خاص فی بوتل ۸؍ کارخانہ مین تیار کیے گئے ہین جنکے فوائد و منافع تجربہ پر موقوف و منحصر ہین نیز مشک اور عنبر وغیرہ اعلی درجہ کی مفرد دوائین کارخانہ مین موجود ہین کمپنی مین ہندو اور مسلمان کارکن ملازم ہین جملہ ریلوے پارسل دس روپیہ فیصدی پیشگی آنے پر روانہ ہونگے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ پتہ صاف لفظون مین اور ریلوے اسٹیشن کا نام جو سب سے قریب تر ہو تحریر فرمائین خط و کتابت بنام سکرٹری صاحب یا مینجر کارخانہ ہونی چاہیئے۔

المشتہر منیجر

ایک نایاب تحفہ

ہم نہایت مسرت کے ساتھہ ناظرین مجلہ طبیہ کو ایک نایاب تحفہ کی خوشخبری دیتے ہین جو عنقریب انکی خدمت مین پہنچنے والا ہے یعنی ایک بے مثل اور نادر کتاب جسمین تمام امراض کے لیے پرہیزی غذائین درج کی گئی ہین بالفعل زیر طبع ہے۔ فی الواقع گروہ اطبا کو ایسی

کتاب کی اشد ضرورت تہی جسمین ہر مرض کے متعلق جداگانہ اغذیہ مناسبہ درج ہون اسکے مطالعہ سے اطباء کی وہ مشکلات بالکل حل ہوسکتی ہین جو انکو تجویز نسخہ کے ساتہہ تجویز غذا مین پیش آتی تہین اسکی خوبی دیکہنے سے تعلق رکہتی ہے دیکہین شائقین اسکی کسقدر قدر کرتے ہین۔

مجربات ویدک

اس کتاب لاجواب اور تحفہ نایاب کی بابت پہلے ہی شائقین فن ویدک و ماہرین طبابت کو خوشخبری دی گئی تہی اور اب ہی علم دوست اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ بالخصوص اطباء گرامی قدر کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ضرور بالضرور اس قابل قدر نسخہ کی ایک ایک جلد منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائین اور فن ویدک کے پرانے مستند نسخہ جات عجیبہ اور انکے فوائد غریبہ سے منتفع ہون۔ تاخیر کی صورت مین ممکن ہے کہ شاید اشتیاق باقی رہ جاوے اور طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے اسکی تقطیع ۲۰×۲۶ و تعداد صفحات ۱۳۶۔ اس ضخامت اور اس خوبی پر قیمت فی جلد صرف ۸ر مقرر کیگئی ہے جو اسکے سامنے کچہہ ہی حقیقت نہین رکہتی۔

عربی رسالون کا اعلان

ذیل کے عربی اخبارات اور رسالونکی بابت چند بار رسالہ ہذا مین لکہا جاچکا ہے جسمین علم دوست اور روشن خیال اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ کو انکی خریداری کی نسبت رائے دی گئی تہی اور اب ہی لکہا جاتا ہی کہ جن صاحبونکو انکی خریداری منظور ہو خواہ وساطت سے خواہ براہ راست خاص مالکان سے طلب کرین۔

المنار مہینہ مین دوبار۔ قیمت سالانہ دس روپیہ ۱۰ــــ

اللواء روزانہ قیمت سالانہ ۵۰ فرانک (تخمیناً ۲ــــ سکہ برٹش)

مضامین عامہ

بدن کی ساخت

نمبر ۳۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۳) اشقر۔ اُس مین زردی اُترجی سے گہری اور اسقدر تیز ہوتی ہے کہ قدرے سُرخی کی جھلک پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی تیز گہرے رنگ کو عربی مین شقرت کہتے ہین۔ پیشاب مین یہ رنگ اسوقت پیدا ہوتا ہے جب کہ رنگ پیدا کرنیوالے صفراوی فضلات معمولی مقدار سے زیادہ پیشاب کے ساتھہ خارج ہونے لگین۔ یا جگر مین صفرا کی پیدایش معمول سے زیادہ ہونے لگے یا کسی سبب سے پیشاب کی مائیت معمول سے کم ہو جاے۔ جیساکہ گرمی کی شدت یا پسینہ کی کثرت یا پانی کے استعمال مین قلت واقع ہونیسے عارض ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جگر مین قدرے حرارت زیادہ ہونیسے یا امراض صفراوی مین یا دماغی محنت اور جسمانی ریاضت مین زیادتی کرنیسے یا نمک مرچ وغیرہ گرم اشیا بکثرت استعمال کرنیسے قارورہ کا رنگ اشقر ہو جاتا ہے۔

(۴) نارنجی۔ یہ رنگ اشقر سے زیادہ گہرا اور سرخی مائل مثل پوست نارنج (نارنگی کے چھلکو نکے) ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے نارنج کی طرف منسوب ہوا۔ قارورہ مین یہ رنگ اسوقت پیدا ہوتا ہے جب کہ صفراوی فضلات کی مقدار مذکورہ بالا مقدار سے بہت زیادہ ہو جاے اسباب مذکورہ بالا اسباب سے بہت قوی ہوتے ہین۔ اور جن امراض مین قارورہ کا رنگ نارنجی ہوتا ہے اُنمین حدت اور عوارض مین ایک حد تک شدت پائی جاتی ہی۔

باقی آیندہ

سید محمد عبد الرزاق عفی عنہ

افلاطون کا حال

افلاطون کے معنی زبان یونان مین بڑے عالم کے ہین۔ اسکے ماں باپ یونان کے شریف خاندان اور اسقلینوس کی اولاد مین سے ہین۔ یہ بچپن سے عہد جوانی تک علم لغت و قواعد شاعری کے حاصل کرنے مین مشغول رہا یہانتک کہ لغت و شعر مین بڑا نام پیدا کیا۔ اتفاقاً ایک روز سقراط کی مجلس مین حاضر تہا اوسنے شاعرون کی مذمت مین بیان کیا کہ یہ لوگ اپنی اوقات اشعار مین ضائع کرکے کمالات نفسانی سے محروم رہ جاتے ہین سقراط کے کہنے کی اُسپر ایسی تاثیر ہوئی کہ یکدم اوسی روز سے شعر کہنا ترک کردیا۔ پانچ سال تک برابر سقراط سے علم حکمت پڑہتا رہا۔ جب سقراط مرگیا مصر پہونچا فیثاغورس کے شاگردون سے پڑہا کیا۔ جب علم حکمت مین کامل ہوگیا (آتھینہ) یعنی مدینۃ الحکما کو جوکہ اسکا وطن اصلی تھا چلا گیا۔ وہان پہنچکر مدرسہ تعمیر کراکر لوگون کو تعلیم دینا شروع کردیا۔ صاحب تاریخ انگریزی نے لکھا ہے کہ افلاطون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چارسو تیس برس پہلے کسی اور جزیرہ مین پیدا ہوا ابتدا عمر مین امیرزادونکی طرح کبھی ورزش کی طرف کبھی شاعری کبھی مصوری کی طرف متوجہ ہوجاتا۔ جب بیس برس کا ہوا سقراط سے علم حکمت پڑہنے کا شوق پیدا ہوا اوسکے پاس آنے جانے لگا۔ سقراط کی نصیحتین غور سے سنا کرتا اور اوسپر عمل کرتا۔ آخر کو یہانتک نوبت پہونچی کہ سقراط بھی محبت کرنے لگا جبوقت حاسدون نے سقراط کے قتل کا فتوی دیا اوسوقت افلاطون نے حکام کے سامنے (کہ جو سقراط کا اظہار سیتے تھے) گفتگو کرنی چاہی لیکن کسی نے اسکو بولنے نہ دیا سقراط کے قتل ہونیکے بعد علم فلسفہ کے سیکھنے کے لیے مصر و اطالیہ وغیرہ شہرون مین پھرکر وہان علم حاصل کیا۔ ملک مصر مین علم ہندسہ اور علم ہیئت حاصل کیا۔ بعد ازان ایران پہنچا وہان آتش پرستون کے مذہب کی تحقیق کی جب اس سے فارغ ہوا چاہا کہ ہندوستان

چلکر برہمنون کے دین کا حال معلوم کرے مگر اس زمانہ مین ممالک مشرقی مین فتنہ و فساد
کی آگ روشن تھی ناچار اپنے ارادہ سے باز رہا۔ وطن جاکر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے
مدرسہ بنایا وہان ہر امیر غریب کے لڑکون کو علم فلسفہ پڑہانا شروع کیا۔ لکھا ہی کہ اسکو
علم ہندسہ کا شوق یہانتک تھا کہ مدرسہ کے دروازہ پر لکھ رکھا تھا کہ جو شخص علم ہندسہ نہ
جانتا ہو وہ یہان قدم نہ رکھے خلاصہ یہ ہی کہ چند روز مین اوسکے علم کا شہرہ ہوگیا۔ ہزار ہا
کوس سے طالب علم آنے لگے فقط باقی آیندہ

راقم حکیم احمد اللہ عفی عنہ از مقام للہٹ

طبیبون کے لیے کارآمد باتین

معدہ جگر کی تقویت کے لیے قابض دوائین جنمین عطریت ہو دینی چاہئین۔ جالینوس

امراض بلغمی مین ضعف فم معدہ کا لازمی امر ہے۔ گردون کے امراض مین جگر کا فعل ضرور
خراب ہو جاتا ہی۔ مفاصل کے امراض مین گردہ کا ضعف لازمی امر ہی۔ رازی

پیشاب مین رسوب جب ہی ہوگا جب بدن مین خلط خام اور متعفن ہوگی البتہ صفراوی
اخلاط مین رسوب کم نکلتا ہی۔ چھینک کا آنا امراض مزمنہ مین سوائے امراض صدر اور ریہ کے
اچھی علامت ہی دماغ کی قوت اور صحت پر دال ہی بقراط

ورم جگر کی حالت مین اگر پیشاب بند ہو جاوے تو سمجھو کہ ورم اسقدر بڑہ گیا ہی کہ پانی کا نفوذ
آلات بول کی طرف نہین ہو سکتا یہ علامت ردی ہی۔ رازی

یرقان اصفر مین پیشاب بکثرت ہو اور رنگین ہو اعلامت اچھی ہی اور قلت پیشاب کی او
ی رنگ کی بری علامت ہی استسقا ہونیکا اندیشہ ہی۔ جالینوس

ستسقاء لحمی مین سرد غذاؤن سے پرہیز رکھو اور زقی مین پانی اور ذی رطوبت ترکاریونسے
و طبلی مین نفاخ غذاؤن سے جالینوس

استسقا کی حالت مین اگر پیشاب سرخ آوے تو صحت مشکل ہی۔ رازی
اگر بلا کسی وجہ کے پیشاب سیاہ مع درد کے آوے تو سمجھہ لو کہ عنقریب اوس مریض کے گردونمین سنگریزہ پیدا ہو جائیگا خصوصاً اگر مریض بڈھا ہو پس چاہیئے کہ فوراً مدرات استعمال کرے۔ روفس
مثانہ کی پتھری نکالنے والی دوائین گردے کی پتھری بھی نکالتی ہین مگر گردہ کی پتھری نکالنے والی دوائین مثانہ کی پتھری کو نہین نکال سکتین۔ رازی
جس مریض کا علاج کرو اوسکو اپنے اخلاق اور بے طمعی سے اپنا پورا معتقد کرلو ورنہ تمھاری کامیابی مین خرابی ہو جائیگی

راقم حکیم فرید احمد عباسی طبیب ریاست بھیکم پور

پانی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

تندرست آدمی کو گرم یا شیر گرم پانیونکا استعمال کبھی جائز نہین ہی اگر کھانا کھا کر پیا جاویگا تو ہضم مین فساد برپا ہو جانیکا اندیشہ ہی متلی اور قے لاتا ہی۔ اس کام مین شیر گرم پانی بڑا بیرحم ہے زیادہ گرم پانی تو کبھی طعام کو مخدر بھی کر دیتا ہے مگر شیر گرم پانی بغیر شرارت کیے باز نہین آتا۔ ان پانیون سے فساد کا یہ سبب ہے کہ انکی عرضی حرارت اور ذاتی رطوبت بھی معدہ یا انکے بعض اجزا کو ڈھیلا کر کے اسکو اپنا ذاتی عمل کرنیسے قاصر کر دیتی ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ غذا کو فم معدہ پر لے آتی ہین۔ بعض اطبا نے یہ بھی لکھا ہے کہ جگر مین استرخا کی آبپاشی کر کے استسقا کا تخم بو دیتی ہین جو بہت جلد نشو و نما پا کر پھل پھول لے آتا ہی بعض کا یہ بھی گمان ہے کہ ہضم جید کو بگاڑتے بگاڑتے بدنکو تتلی کی طرح دُبلا پتلا بنا کر دلکو گرم کر کے دق پیدا کر دیتی ہین

پانی پینے کا وقت۔ یہ بات تو ایک سرسری نظر ڈالنیوالا شخص بھی کہہ سکتا ہی کہ جسطرح ہر چیز کی برتاو کا

ایک مخصوص وقت ہوتا ہی پانیکے استعمال کا وقت بہی محدود ہونا چاہئیے۔ ناوقت پانی پینے سے وہی نتیجہ ہوگا
جو کہیتی کو ناوقت پانی ملنے سے ہوتا ہے۔ دیکہو جب کہیتی یا کسی درخت کو بار بار بلاضرورت پانی لگاتے ہین تو وہ
پہولنے پہلنے سے پہلے جڑونکے گلجانیکے سبب سے جہاجاتا ہی اسیطرح اگر وقت پر پانی نہ دیا جاے تو پانیکے اجزا جو اوسکی زندگی
قایم رکہنے کیلیے اوسمین سرایت کیے ہوے ہین کم ہو ہوتے اوسکی زندگی کا خاتمہ کردیتے ہین۔ اس تقریر پر غور کرکے
مین ضرور یہ راے دونگا کہ باغیچہ کالبد انسانی جسکو باغبان حقیقی نے نہایت خوشنما اور دل آویز گل بوٹونسے آراستہ پیراستہ
کیا ہی اُسکی آبپاشی کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ اس بحث پر لحاظ کرتے ہوے جب مین قوانین طبی پر غور کرتا ہون
تو مجہے تہوڑے تامل سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہوتی ہی کہ پانی پینے کا وقت عطش صادق (سچی پیاس) کا ہونا ہے
اب مجہے یہ بہی بتادینا چاہئیے کہ عطش صادق مین کس سے مراد لیتا ہون۔ یہ تو سب جانتے ہین اور مین بہی کئی مرتبہ بیان
کرچکا ہون کہ سارے بدن کا چرخہ رطوبت کے وجود پر گہومتا ہی اگر یہ کم پڑجاے یا گُم ہوجاے تو ڈہیلا پڑجانیکا اندیشہ ہے اور اسکے
دشمن ایسے قوی اور زوردار ہین جو آناً فاناً اپنا حملہ کرکے اُسکو نیست و نابود بناکر یاس و حسرت کا کنوان جہکا دیتے ہین
سب سے بڑہ کر حرارت کی گرما گرمی ہی جو اُسکو ہوا ن دہان بناکر یا تو کم کردیتی ہی یا بالکل نمارد۔ ایسی صورتمین جو اسکی تلافی
کیواسطے پانیکی حاجت ہوگی سچی پیاس ہے اگر حرارت اور یبوست کے دور کرنیکے واسطے پیاس ہو جو اس کے وہ بہی اس زمرہ مین شامل ہے
کسی کہائی ہوئی چیز کا رقیق کرنا مد نظر ہو تو اُسکو بہی اسی مد مین لکہہ دینا چاہئیے۔ ہان اگر کوئی خلط جیسے بلغم شور، خلط لزج
شدید البیاض جیسے بلغم جصی، خلط شدید الیبس جیسے سوداوی احتراقی معدہ کے وسیع میدانمین اپنے ڈیرے خیمے جمادے اُسکے
اوکہیڑنے اور ہٹادینے کیواسطے پانیکی ضرورت پیش آے تو وہ عطش کاذب (جہوٹی پیاس) ہے اس شکل مین پانی ایسا طاقتور
نظر نہین آتا جو اپنے زور شور سے اُسکی بیخکنی کرکے اس امر مین کامیابی حاصل کرسکے بلکہ میرا تو یہ خیال ہی کہ اُسکو اور مدد پہنچا کر قوت
دیگا۔ یہان تو اسبات کی ضرورت ہی کہ پیاس پر صبر کرین ورسو رہین اگر ایسا کیا جاویگا تو مین امید کرتا ہون کہ رفتہ رفتہ سے
یہ خفیہ کارروائیان اُس پیاس لانیوالے مادہ کو تحلیل کرکے تتر بتر کردینگی اور پیاس چنپت ہوجائیگی۔ جو
پیاس کہانا کہانیکے بعد باوجود کافی ... پانی پینے کے ہضم کی حالت مین آتش طبیعت کو بہڑکنے سے پیدا ہو
وہ بہی سچی نہین ہے۔ اکثر دیکہا گیا ہی کہ بعض بعض اشخاص کو دوپہر کا کہانا کہانیکے ایک دو گہنٹہ بعد کافی وافی
پانی پینے پر بہی پیاس دیوانہ بنادیتی ہی اسیطرح یہ ہی کہ ادہر پانی پیا ادہر نفخ بے چینی پیدا ہوئی یہ بہی جہی

پیاس ہی۔ اہل بصیرت کو یہان غایر نظر ڈالنی سے ایک اعتراض معلوم ہوگا اور وہ یہ ہی کہ اگر شکل مذکورہ
بالا مین کافی وافی پانی نہ پیا جاے اور پیاس کی آگ بھڑکے تو اوسکو پانی سے بجھا دینا کیسا ہی۔ اس مسئلہ پر
اطباء کے مختلف اقوال ہین اور ہر ایک اپنے اپنے دعوی کو ثابت کرنیکے لیے کمر باندہی تیار بیٹھا ہی۔ میرے
نزدیک اگر پی لیا جاے تو چندان مضائقہ نہین جو پیاس سکاری اور مخمورونکو لاحق ہوتی ہی اور اکثر دو
راتکو اور سونیکے بعد حرارت کے باطن مین جمع ہو جانیسے آشکارا ہوتی ہی شیخ الرئیس نے تو اوس کو
عطش کاذب (جھوٹی پیاس) ہی کہا ہی مگر قرشی صاحب اوسکو سچی پیاس بتا کر پانی پینے کی اجازت
دے رہی ہین اور کہتے ہین کہ شراب معدہ کو گرم کر دیتی ہی اور اوسکی تلافی کیواسطے پانی درکار ہوتا ہے
ضرور استعمال مین لانا چاہئے۔ برف والا پانی بہی پیاس لگاتا ہی اسمین بہی اختلاف ہی ایک گروہ تو یہ کہتا ہی
کہ برف کا مزاج بالفعل سرد ہی اور بالقوہ گرم اسلیے کہ وہ اجزاء دخانیہ سے مرکب ہوا ہی جب بدن مین نافذ ہو جاتا
ہی تو عارضی برودت جسمانی حرارت سے منطفی ہو کر اوسکی ذاتی گرمی کا اثر بدن مین باقی رہ جاتا ہی جسکی تلافی کیواسطے
آرزومند حسرتین نازک لبون تک آکر پانی پر جان دینے لگتی ہین اسلیے ایسی پیاس کو بہت سچی سمجھنی چاہئے
دوسرا گروہ اسکے خلاف یہ حجت لاتا ہی کہ برف بلغم اور رطوبات معدہ کو کثیف کر دیتا ہی اور اس سبب سے
جھوٹی پیاس لگتی ہی۔ آجکل مصنوعی برف جن اجزاء سے بنایا جاتا ہی وہ بہی اکثر گرم ہین۔ جو پیاس اغذیہ
غلیظہ لزجہ جیسے مچھلی تازہ۔ ہریسہ۔ کلہ پاچہ اور جو اونکے ہم پلہ ہون اونکے کھانیسے عارض ہوتی ہی اسکا
سبب یہ ہی کہ ماساریقا سے چپک کر جگر مین پانی جانیکو روک دے تو اوسکو ہم سچی پیاس کہنے پر ضرور مجبور ہونگے
کیونکہ جگر کو پانیکی حاجت ہوگی ہان اگر غذاے لزج کو معدہ سے بہانا مقصود ہو تو اوسکو ہم سچی پیاس نہین
کہہ سکتے سراسر جھوٹی ہی۔ بعضون نے اسپر بہی حاشیہ چڑھایا ہی اور کہتے ہین کہ جب طبیعت مادہ لزج کی تقطیع کرنیکی
غرض سے حرارت کو معدہ کی طرف توجہ دلاتی ہی تو اوس پیاس کو کیون جھوٹا کہا جاے۔ یہ بات مسلم الثبوت ہے
کہ جو پیاس معدہ کی گرمی سے پیدا ہو سچی ہی۔ مجھے یہ بہی تجربہ ہوا ہی کہ جو اغذیہ غلیظہ کے کھانیسے پیاس لگتی ہی
اکثر تقطیع و تلطیف کے لحاظ سے مکرر پانیکے استعمال کرنیسے دور ہو جاتی ہی البتہ جو پیاس بلغم شور اور لزج سے ہو وہ دور
نہین ہوتی اگرچہ معدہ کو سمندر یا جھیل بنا دیا جاے۔ باقی آیندہ راقم حکیم سید احمد شاہ از سکارپور ضلع بلندشہر

ہیموپیتھک علاج کی خوبیان

ہیموپیتھک علاج ایک عرصہ سے ہندوستان مین رائج ہو مگر افسوس ہمارے یونانی اطبانے
اسکی طرف بالکل توجہ نہین کی ڈاکٹری ادویہ تو اکثر یونانی اطبا استعمال کرتے ہین مگر ہیموپیتھک
ادویہ شاید ہی کوئی طبیب استعمال کرتا ہو چونکہ مریض مختلف پیشہ مختلف حالت مختلف مزاج کے
ہوتے ہین طبیب کا فرض منصبی ہو کہ مریض کے مزاج اور دیگر حالات کی مناسب دوا کی اصلاح
کرے بعض مریض اس قسم کے ہوتے ہین کہ اونکو جوشاندہ خیساندہ سے نفرت ہوتی ہے
اگر اتفاقیہ استعمال بھی کر لیتے ہین تو مختلف شکایتین اُٹھ کھڑی ہوتی ہین ایسی حالت مین
بغیر اسکے چارہ نہین کہ نہایت لطیف اور سریع الاثر قلیل المقدار بے ضرر دوا کا استعمال کیا جائے
ایسی دوائین تمکو سوائے ہیموپیتھک ادویہ کے علم طب کی دوسری شاخون مین مشکل مل سکتی ہین
کیونکہ اس علاج مین صرف مفردات سے علاج ہوتا ہے اور وہ بھی کم مقدار مین۔ کمی مقدار کی
بحیثیت جسم کے ہوتی ہے نہ بمقابلہ مرض کے یعنی اتنی ہی مقدار مرض کے ازالہ کے لیے کافی ہو
پھر کوئی وجہ نہین کہ دوا کی مقدار بڑہائی جائے یا اور دوا شامل کی جائے جب ایک مفرد
دوا تمہارے کئی مرض رفع کردے اور کسی قسم کا ضرر نہ پہونچائے تو کیون اور دواونکی طرف
توجہ کیجائے مین اسکو بالتفصیل لکھتا ہون تاکہ آپ لوگ خوب سمجھہ لین۔ مثلاً اکونائٹ یعنی
میٹھا تیلیہ۔ یہ ایک سمی جڑ ہے اسکے افعال خواص یونانی۔ ویدک۔ ڈاکٹری سب مین بکثرت
موجود ہین اور سب لوگ علحدہ علحدہ طریقہ سے استعمال کرتے ہین اور بکثرت فائدہ اٹھاتے ہین
مگر باوجود اسکے اسقدر نافع ہونیکے رہتے ہین سب خائف کیونکہ ذراسی بے احتیاطی سے
یہ اپنا زہریلا اثر کیے بغیر نہین رہ سکتا مگر ہیموپیتھک طریقہ علاج والا بے کھٹکے استعمال کرتا ہو
اگر اوس سے استعمال مین بے احتیاطی بھی ہو جاتی ہے جب بھی وہ مطمئن رہتا ہے کیونکہ
اس طریقہ استعمال مین کسی قسم کا ضرر پہونچ ہی نہین سکتا اور نفع سب علاجون سے بڑہ کر ہوتا ہے

اگر اپنی تشخیص کی غلطی سے دوا مناسب مرض کے نہین پہونچی تو مرض کی حالت بدستور رہیگی جب وہ یہ دیکھتا ہے فوراً دوسری دوا بدل دیتا ہے اس ردو بدل سے کسی قسم کا نقصان نہین ہوتا۔ آپ کے پاس اگر کوئی زکام والا مریض آئے تو تین روز تک تو طبیعت کی حالت پر چھوڑتے ہین اسکے بعد حسب حال جوشاندہ یا خیساندہ تجویز کرتے ہین جو ایک لعاب دار قدح ہوتا ہے اسپر بھی پندرہ روز سے کم مین زکام صاف نہین ہوتا اور اگر خدانخواستہ کہین ہو گئی بے احتیاطی تو بس خدا ہی حافظ ہے غذا کا بدن مین عمدہ طریقہ سے نہ پہونچنا اور لعابدار دواؤنکی کثرت پھر کس طرح معدہ و جگر اپنی حالت پر قایم رہ سکتے ہین خواہ مخواہ مریض کمزور ہو جاتا ہے اور عرصہ کے بعد سنبھلتا ہے۔ اس سے میری یہ غرض نہین کہ سارے مریضونکی یہی کیفیت ہوتی ہے بلکہ یہ غرض ہے کہ اس طریقہ پر علاج کرنیسے دیر مین نفع ہوتا ہے اور نازک مزاج شخص اس سے نفرت کرتے ہین اور اسی وجہ سے ڈاکٹری دواؤنکی طرف توجہ کرنے لگے ہین مگر ڈاکٹری دواؤنکے یہ گر کہان ہین کہ جو ضرر کرنیسے محفوظ ہون یہ تو ہیومیوپیتھک دواؤن ہی تاثیر ہے کہ نفع بہت اور ضرر کچھ بھی نہین۔

فرض کریجیے کہ آپکی آنکھ مین درد سرخی وغیرہ ہو تو اسی اکونائٹ کی گولی آپ کھائیے گھنٹہ بھر مین سب سرخی کھٹک ندارد ہو جائیگی۔ علی ہذا کان بہتا ہو یا بہرا پن ہو گیا ہو اسی کے استعمال سے ادوی دن آرام ہو جائیگا۔ نکسیر۔ زکام۔ نزلہ۔ ذات الصدر۔ ذات الجنب۔ تپاک قلب۔ یہ سب مرض اسی اکونائٹ سے کافور ہو جاتے ہین۔ ذات الجنب کی حالت مین ادھر گولی کھلائی نہین بس جیسے مرض کے گولی ماردی اور مرض کا پتہ نہین رہا۔ کہئے آپکو فصد اور خیساندہ اور ضمادات سے کس آسانی کے ساتھ سبکدوشی ہو جائیگی۔ پھر کیون نہ آپ لوگ اس علاج کی طرف رغبت کرین۔ ان دواؤنکے بکس کلکتہ۔ مدراس مین بکثرت ملتے ہین اور اس فن کی اکثر کتابین بھی عام فہم زبان مین طبع ہو گئی ہین کہ جنمین دواؤنکے بنانے اور استعمال کے طریقے لکھے ہین کہ آپ اپنے یہان بھی تیار کر سکتے ہین۔ ان دواؤنکے بنانیکے اصول

بطور اختصار کچھہ مین عرض کرتا ہون - مثلاً اکونائٹ کی گولی تیار کرنی منظور ہے تو میٹھا تیلیہ
خوب باریک پیسکر نبات سفید ۹ ماشہ اوسمین ملائین اور خوب حل کرین کہ سرمسے بہی زیادہ
باریک ہوجاے پہر اوس سفوف تیار شدہ مین سے ایک ماشہ لیجے اور نبات سفید ۹ ماشہ
ملائیے اور خوب حل کیجئے پہر اس دوم سفوف مین سے ایک ماشہ لیجئے اور نبات سفید
۹ ماشہ ملائیے اور خوب حل کیجئے بعد ازان مونگ کے دانہ کی برابر گولیان برابر برابر
کی تیار کرلیجے یہ بڑے آدمی کی خوراک ہی اگر بچے کو دینا منظور ہو تو ایک گولی تین چمچہ
پانی مین حل کرلیجئے اور تین مرتبہ پلا دیجئے - علی ہذا عرق بہی اسی طرح بناتے ہین مثلاً اگر
آبکا اشتہا کا بڑہانا منظور ہو تو ایک ماشہ نمک کو خوب باریک پیسکر ۹ ماشہ صاف پانی مین
خوب حل کیجے کہ ذرہ باقی نرہے پھر اس عرق مین سے ایک ماشہ لیجے اور ۹ ماشہ پانی مین
بطریقہ بالا ملائیے پہر اس عرق دوم مین سے ایک ماشہ لیجے اور ۹ ماشہ پانی ملاکر خوب حل
کیجے اور شیشی مین بحفاظت رکہئے بوقت ضرورت اسمین سے ایک قطرہ پانی ملاکر ملائیے
معدہ کی اکثر شکایتین رفع ہوجائینگی - مین نے خود تجربہ کیا ہی کہ آج کسی شخص کو زکام ہوا اور
اکونائٹ کی گولی دی ایک گہنٹہ کے بعد اوسکے شدائد مین کمی ہوئی دوسری گولی دی غرض
چار گولیوں سے بالکل زکام صاف ہوگیا - کہانسی بخار بہت جلد اسکے استعمال سے جاتا رہتا ہی
آئندہ موجودہ دوامین میرے تجربہ مین آئینگی ہدیہ ناظرین کرونگا -

راقم حکیم فرید احمد عباسی
طبیب ریاست بہیکم پور

الادویہ

کتکفل کی تحقیق

اسکے پہلے کہ اس عجیب اور غیر مانوس لفظ کی تحقیق جسکو آپ موٹے خط سے لکھا ہوا دیکھتے ہین اپنی بساط کے لایق کرون - اس بات کو ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ اسکی تحقیق کا بار اسلیے مین نے اوٹھایا ہے کہ میرے مہربان ہم چشم حکیم ابوداؤد عبدالله صاحب نے مجلہ طبیہ نمبر ۱ جلد ۴ صفحہ ۲۰ مین لکھا ہے کہ مین اپنے تمام احباب کو طبع آزمائی کرنیکے لیے تحریک کرتا ہون الخ یہ کوئی مسئلہ معرکۃ الآرا طبعیات یا الہیات کا نہین جسمین اپنے احباب کی آپ طبع آزمائی کیجئے صرف تحقیقات لفظی مقصود ہے وہ بہی لفظ غیر متعارف سنسکرت کا خیر پہر بہی آپکے حکم کی تعمیل کرتا ہون اور جو کچھ میرے خیال ناقص مین آیا عرض کرتا ہون -

کت - کتک - کتک پہل - یہ تینون لفظ قدیم سنسکرت کے ہین - کتک پہل عربی سانچہ مین ڈہل کر کتکفل ہو گیا ہے - سنسکرت کی اکہد سبدساگر کوس مین یہ تینون لفظ الگ الگ نرملے کے معنے مین لکھے ہین (کتک پہل) مین پہل کا لفظ تو ظاہر ہے اب رہا کتک یا کت سنسکرت مین اسکے معنی صاف کرنیوالے کے ہین اور اسی طرح لفظ نرملی دو ٹکڑون سے مرکب ہے نر اور ملی سے ملی یا میل ظاہر ہے نر کے معنے ہین نہین کے جیسے نرانکار - نرادہار - نردہن - وغیرہ چونکہ یہ پہل یا دانہ پانی مین پیسکر ملا دینے سے بہت جلد پانی کو میل اور کدورت سے صاف کر دیتا ہے اور اسمین میل کچیل مطلق نہین رہنے دیتا اسلیے سنسکرت مین اسکو نرملی اور کت یا کتک پہل کہتے ہین -

حکیم علی گیلانی شارح قانون نے اپنی شرح مین پانی کے صاف کرنیکی بحث مین کتکفل لکھا ہے اور اسکو میرے قدیم کرم فرما شفیق عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب سلمہ نے بھی پانی کی بحث

مجلہ طبیہ نمبر ۹ جلد ۱ مین نقل کیا ہوا اور جناب اڈیٹر صاحب اسکے نوٹ مین لکھکر وعدہ فرماتے ہین کہ جناب حکیم صاحب ممدوح سے دریافت کر کے آیندہ کسی پرچہ مین شائع کرونگا اور مستفسر صاحب نے بھی طبع آزمائی کی تکلیف دی ہی تو بہر حال اُس سے وہی نرملی مراد ہی جسکو ہر شخص جانتا ہی اور عام پنساریون کے یہان اسی نام سے ملتی ہی۔

علاوہ اسکے یہ کہ طبی فوائد اسمین کیا کیا ہین اور کن کن بیماریون مین مستعمل ہی۔ اس موقع پر جہان کہ لفظی تحقیق سے سوال کیا گیا ہے میرے نزدیک بے محل ہی انشاء اللہ تعالی آیندہ کبھی بشرط فرصت ہدیہ ناظرین کرونگا۔

راقم حکیم وحید الحق طبیب ملازم ریاست بختیار پور ضلع مونگیر

ایضاً

چونکہ ہمارے بعض معاصرون نے تمام احباب کو اس دوا کے متعلق طبع آزمائی کی تحریک کی ہی کہ کتکفل مندرجہ شرح فاضل جیلانی جسکو عالیجناب حکمت مآب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب افسر الاطبا مدظلہ نے اپنے مضمون مندرجہ مجلہ طبیہ مین نقل فرمایا ہی کیا چیز ہے۔ اسلیے خاکسار اپنی رائے ظاہر کرتا ہے کہ یہ لفظ دراصل کتک پہل کا معرب ہی جسکو ہندی مین نرملی اور کتک کا پھل اور چلا اور چیہوٹ اور کرتو لومیوا اور پرسادکا اور گنگھکانی بھی کہتے ہین مگر سب سے مشہور نام نرملی اور کتک پہل ہی ہی۔ یہ ایک درخت کا بیج ہی جسکے خواص کثیرہ مین سے ایک یہ خاصیت بھی ہے کہ اگر اسکو سحق کرکے گدلے و ناصاف پانی مین ڈالدین تو اوسکو چند ساعت مین صاف کر دیتا ہے۔ باقی آیندہ انشاء اللہ تعالی

راقم حکیم نور محمد موکل ضلع لاہور

شربت مدر کی ضروری تشریح

ناظرین جانتے ہین خاکسار نے ایک مدر شربت مجلہ طبیہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۲ مین شائع

گیا تھا جسکے فوائد کی پبلک تصدیق فرما چکی ہی چونکہ بعض بعض احباب کو اسکے متعلق کچھہ شبہات پیش آئے ہین میرا فرض ہی کہ مین انکا دفعیہ شائع عام کر دون تاکہ اور کسی صاحب کو اس قسم کا اشتباہ نہ واقع ہو (۱) میرے دوست حکیم عبد الجبار صاحب نے مجھے لکھا کہ اس نسخہ مین مغز انجلک کا پتہ نہین لگتا اسکی ماہیت اور درصورت نہ ملنے کے اسکا بدل بتلائیے - اسکا جو مین نے جواب دیا کسی قدر تفصیل سے لکھا جاتا ہی - انجلک فارسی مین جنگلی امرود کے بیج کا نام ہی جسے ابج ابروج بہی کہتے ہین جو کہ میرے خیال مین دانہ امرود کا معرب ہی اسکی پوری پوری ماہیت مخزن الادویہ کے باب دال مین نیز باب الکاف مین بضمن کمثری جبلی ملاحظہ فرمائین - اگر انجلک نہ ملے تو اسکے عوض شربت کے کسی اور ایک مناسب جزو کو اپنے اصلی وزن سے دُگنا ڈال لیں لیکن مین تو اکثر اسکا کچھہ بہی معاوضہ نہین کیا کرتا ہون اور غالباً دیسی امرود کا بیج بہی اسکا بدل ہوسکے گا (۲) اسی طرح میرے ایک حریف نے ایک دفعہ بڑے تعجب سے کہا کہ انجلک اور دوقو اور مشکطرامشیع خدا جانے کیا ہین اور کہان ملتے ہین ؟ قطع نظر دیہات اور دیہاتی اطبا کے بڑے بڑے شہرون کے نامی عطارون کے پاس تو ایسی اشیاء عام مل سکتی ہین اور ادنکے نزدیک معروف ہین اور مفردات کی کتابون مین بہی انکی بخوبی توضیح موجود ہی لیکن تتبع شرط ہے دیکھئے انجلک کی تشریح اوپر کی گئی ہی - دوقو اسی نام سے معروف اور یونانی مین جنگلی گاجر کے بیج کا نام ہی اگر بروقت نہ ملے تو اس سے دُگنے دیسی گاجر کے بیج اسکی جگہہ استعمال کرسکتے ہین مشکطرامشیع ایک قسم کا جنگلی پودینہ ہی جو دوسری قسمون سے قوی ہوتا ہی اگر نہ ملے تو اسکے عوض دیسی پودینہ بہی کام دے سکتا ہی چنانچہ وضع حمل کے بعد صفائی خون کے جوشاندون مین مین ہمیشہ یہی ڈلوایا کرتا ہون اور برابر فائدہ دیتا ہی (۳) ان ہی حکیم صاحب نے مجلہ طبیہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء مین بضمن جواب استفسار نمبر ۴ - ایک عجیب طرز سے لکھا ہی کہ "ایسا عجیب الترکیب شربت کسی معتبر طبی کتاب مین مرقوم نہین ہی" خاکسار ترکیب شربت کی بابت تو آئندہ کبھی انشاءاللہ مجربہ دیگر فوائد متعلقہ اشربہ ظاہر کریگا - ہان اس ترکیب مین کوئی خاص نقص اُن صاحب کو محسوس ہوتا ہی

تو پیش کرین تاکہ واقعی نقص ہونیکی صورت مین رفع کیا جاسے لیکن اُنکا یہ دعوی کہ یہ شربت کسی معتبر طبی کتاب مین نہین ہی بالکل بلکہ نواہاالم تحیطوا بہ علمہ کے قبیل سے ہی۔ جناب من اگرچہ اس نسخہ مین کسی قدر مناسب تصرفات عاجز کی طرف سے بھی واقع ہوسے ہین لیکن اصل نسخہ قرابادین اعظم مطبوعہ نظامی کے صفحہ ۲۱۵ مین اور رموز اعظم جلد دوم مطبوعہ مطبع افتخار دہلی کے صفحہ ۲۲۲ مین موجود ہی اور حکیم علوی خان صاحب سے منقول ہی کہ یہ نسخہ حکیم اشرف صاحب کا ہی اور دل کے پکڑا جانے اور غشی وغیرہ جملہ ایسے عوارض مین جو احتباس طمث سے لاحق ہون نافع ومجرب ہی۔ اگر ہر دو کتب مذکورہ بالا آپکے پاس نہین ہین تو خاکسار کے پاس موجود ہین آپ تشریف لاکر ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ آیندہ آپکو اختیار ہی کہ ان کتابون اور ان اطبا کو جنسے اس نسخہ کی تصنیف منقول ہی معتبر سمجھین یا نہ سمجھین۔

راقم حکیم ابو داؤد عبداللہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

کھلی چٹھی

مشفقم جناب مولوی فتح محمد خانصاحب تسلیم آپ نے جو بوٹی مجلہ طبیہ جنوری سنہ ۱۹۰۶ کے صفحہ ۲۲ مین تریاق سمیات لکھی ہی اُسکا پورا حلیہ بتلاسے بغیر کسی صاحب کو نام وخواص ظاہر کرنے کا کیسے موقع مل سکتا ہی اور بدون اسکے کچھ فائدہ متصور نہین ہی لہذا مناسب ہی کہ کسی اجنبی چیز کا خاصہ لکھتے ہوسے اسکی صورت اور پورا حلیہ لکھا کرین۔

راقم ابو داود عبداللہ عفی عنہ

مجرب نسخے

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۱۵) سوزن ورم لثہ کے لیے۔ کشنیز خشک مقشر بوادہ ۵ ماشہ۔ گاؤزبان بریان ۵ ماشہ

طباشیر سفید ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ دانہ الائچی ۳ ماشہ۔ گرد سماق ۲ ماشہ کوٹ پیسکر سنون بناؤ اور یہ مضمضہ استعمال کریں۔ پوست درخت سپستان ۱ تولہ۔ پوست درخت گوندنی ۱ تولہ پوست خشخاش ۱۰ عدد۔ کات سفید ا تولہ۔ گیرو ا تولہ۔ شب یمانی ۶ ماشہ کوٹ کر دو سیر پانی مین جوش دین جب نصف رہے صاف کر کر گلاب ۲ تولہ ملا کر مضمضہ کرین۔

(۱۶) شربت خشخاش مرکب کھانسی کے لیے۔ سپستان ۲۵ عدد۔ اصل السوس ۲ تولہ۔ پرسیاوشان ۲ تولہ۔ زوفا خشک ۲ تولہ۔ انجیر زرد ۷ عدد۔ اسپغول مسلم ۲ تولہ۔ پوست خشخاش ۳ تولہ۔ تخم خشخاش ۲ تولہ۔ سب کو پانی مین جوش دیکر صاف کر کر شکر سفید ۳ پاؤ ملا کر قوام کرین اور کتیرا ۶ ماشہ سفوف کر کر ملا دین۔

(۱۷) ایضاً۔ عناب ۱۰ عدد۔ سپستان ۲۵ عدد۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ کتیرا ۳ ماشہ۔ اصل السوس ۲ تولہ پوست خشخاش ۲۵ عدد۔ گل بنفشہ ۱ تولہ۔ انجیر زرد ۵ عدد۔ زوفا خشک ۵ ماشہ۔ بزرالبنج ۵ ماشہ۔ سب کو کوٹ کر پانی مین جوش دیکر صاف کرین اور تین پاؤ شکر ملا کر قوام کرین۔

(۱۸) ضماد درد چشم اور آشوب کے لیے۔ انبہ ہلدی ا ماشہ۔ رسوت ا ماشہ۔ گیرو ا ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ ا ماشہ۔ زعفران ا سرخ۔ افیون ۱ سرخ سبکو پانی مین باریک پیسکر گرم کر کر گرداگرد آنکھ کے لیپ کرین۔

(۱۹) ضماد ورم خصیہ کے لیے۔ فلوس خیارشنبر ۲ تولہ پانی مین ملکر صاف کرلین۔ کاہونی ۶ ماشہ ریوند چینی ۴ ماشہ۔ اتیک ا ماشہ۔ افیون ۱ ماشہ۔ سب کو حل کر کر گرم کر کر ضماد کرین۔

(۲۰) ایضاً۔ موم ۲ تولہ۔ گندہ بہروزہ ا تولہ۔ سیندور ۹ ماشہ۔ موم اور گندہ بہروزہ کو پگھلا کر سیندور ملا دین اور ایک کپڑے کے ٹکڑے پر لگا کر خصیہ پر باندہین۔

(۲۱) طلا ستی اعضاے تناسل کے لیے۔ عطر ناگیسر۔ مومیائی۔ مال کنگنی۔ عین الدیک یعنی گھونگچی سفید۔ بیخ کنیر سفید۔ قرنفل۔ جوز بوا۔ سفیدی بیضہ کبوتر صحرائی۔ بیر بہوٹی۔ دارچینی۔ جوتری خر طلائے خشک۔ روغن زرد۔ سبکو روغن مین حل کر کر تین روز رہنے دین بعدہ استعمال کرین۔

(۲۲) ایضاً۔ زردی بیضہ مرغ ۱۰ عدد۔ گھونگچی سفید ۲ تولہ۔ چربی سانڈہ ۲ تولہ۔ عاقرقرحا ۲ تولہ۔ بیر بہوٹی ۲ تولہ۔ دارچینی ۲ تولہ۔ قرنفل ۲ تولہ۔ جوزبوا ۲ تولہ۔ مالکنگنی ۲ تولہ۔ سبکو باریک پیسکر زردی تخم مرغ مین ملاکر ماہی تابہ یا آتشی شیشے مین روغن نکالین یا روغن بیضہ علحدہ نکال کر ملادین ایک دو رتی پان مین لگاکر کہادین اور طلا بہی کرین۔

(۲۳) عرق مصفی خون براے امراض خبیثہ۔ پوست درخت نیم اندرونی ۶ تولہ۔ پوست درخت سرس ۶ تولہ۔ گلو سبزی دورکردہ ۱۰ تولہ۔ شاہترہ ۵ تولہ۔ چرایتہ ۵ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۴ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ ۴ تولہ۔ گاؤزبان ۴ تولہ۔ برادہ صندل سرخ ۵ تولہ۔ برادہ چوب شیشم ۵ تولہ۔ چوب چینی ۷ تولہ عشبہ مغربی ۴ تولہ۔ تخم کاسنی ۳ تولہ۔ تخم خربزہ ۳ تولہ۔ تخم خیار ۳ تولہ۔ عناب ۵ تولہ۔ بادیان ۴ تولہ بہمن سفید ۳ تولہ۔ کشنیز خشک ۳ تولہ۔ برگ حنا ۷ تولہ۔ سب کورات کو ۹ سیر پانی مین بہگوکر صبح چار سیر عرق کہینچین اور ہر صبح ۷ تولہ عرق ۱۰ تولہ شربت عناب کے ساتہہ پلادین۔

(۲۴) اگر بسبب آتشک یا فساد خون کے ہاتہہ پانون پہٹ گئے ہون تو روغن بادام ۴۰ تولہ روغن خشخاش ۴۰ تولہ۔ موم سفید ۱ تولہ روغن مین پگہلاکر مغز تخم خیار ۲ تولہ۔ مغز تخم تربز ۲ تولہ۔ رال سفید ۱ تولہ۔ سفیدہ ۱ تولہ۔ سب کو حل کرکر شب کے وقت ایک مرتبہ ہاتہہ پانون اور تمام جسم پر مالش کرین اور صبح آب گرم سے غسل کرین۔

(۲۵) ایضاً۔ مغز بادام ۴ تولہ۔ برگ حنا خشک ۳ تولہ۔ ناگیسر ۱ تولہ۔ کیلہ ۱ تولہ۔ سبکو باریک پیس لین۔ روغن کنجد ۴ تولہ۔ آب لیمون ۱۰ تولہ۔ آب شیرین ۱۰ تولہ۔ سب کو حل کرکر رات کے وقت بدن پر مالش کرین اور صبح ۵ تولہ برگ حنا چہہ سیر پانی مین جوش دیکر غسل کرین۔

(۲۶) غرغرہ کہانسی کے لیے۔ پوست خشخاش ۱۰ عدد۔ برگ شہتوت ۷ عدد۔ پوست انار شیرین ۷ ماشہ۔ اجواین خراسانی ۳ ماشہ۔ سبکو پانی مین جوش دیکر غرغرہ کرین۔

راقم محمد عبد الصمد از ناگپور

نہایت سہل مجربات اور طبی نکات

(سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر۱ جلد۱۲)

(۱۲) یورپ کے حکماء نے بعد از تحقیقات وسیعہ دریافت کیا ہے کہ سور (خنزیر) کے گوشت مین ایک نہایت باریک قسم کے کیڑے موجود ہین اسیلیے اسکا کہانا نہایت مضر و مولد امراض کثیرہ ہے ـ سبحان اللہ جل شانہ جو امر اس قدر عرقریزی کے بعد معلوم ہوسکا اُسکو قران شریف نے تیرہ سو سال قبل اپنے حکم مندرجہ آیہ کریمہ حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر ـ مین دنیا پر ہویدا کرکے اسلامی دنیا کو پرہیزگار بنادیا ہے ـ

(۱۳) مٹی کے تیل مین علاوہ اون خواص کے (جنکو ہم نے مجلہ طبیہ مین درج کیا تہا) اور بہی کئی خواص ہین منجملہ اونکے اندمال قروح وجروح ہی ـ سر کے گنج کو بہی مفید ہے اور چوپایون (حیوانات) کی بیماری منہ کہر مین پانون کے زخمون کے مندمل کرنے مین نہایت مفید و مجرب ثابت ہوا ہے ـ

(۱۴) اکثر بچون کو مٹی کہانیکی عادت پڑجاتی ہی جس سے انیمیا اور طرح طرح کے عوارض لاحق ہوتے ہین ـ اسکے دفیعہ کے لیے یہ تدبیر کرو کہ اوس بچے کے ہاتہ مین طباشیر دیدو اور بجاے مٹی کے طباشیر کے ٹکڑے ہی اوسکے اردگرد رکہو وہ مٹی کہانا چہوڑدیگا ـ یا مٹی مین کونین ملا کر گولیان بناکر اوسکے آس پاس رکہو کہ جب مٹی کہانا چاہے اونہین گولیون پر ہاتہ پڑے جب اوسکو کہائیگا تو اوسکی تلخی سے ڈر کر مٹی کا خیال تک نہ کریگا ـ یہ ترکیب ہن مختر عاتی و مجرباتی بفضل اللہ تعالی ـ

(۱۵) مارگزیدہ کے لیے سب سے اعلی مجرب علاج یہ ہے کہ فوراً بلاورنگ مقام ملدوغ پر آگ مین لوہا سرخ شدہ یا انگارہ سے پختہ داغ دیدو زہر وہین جل جائیگی اور ہرگز سرایت نہ کریگی یا پانچ چہہ دانہ جمال گوٹہ کے اوسی وقت کہلادو آرام ہوگا ـ

(۱۶) مکان مین منع دخول حیات (سانپون) کے لیے گہر مین نیولے رکھو یا خارپشت (قنفذ) رکھو یا طوطے کے پر رکھو یا نوشادر پانی مین حل کرکے چہڑکو۔

(۱۷) اگر جسم پر پھوڑا پہنسی نکلنے کو ہو یا نمودار ہو جاے تو کان کی میل اوس جگہہ پر لگاو فوری آرام ہوگا یا ریٹھہ و صابون و شکر سرخ پانی مین حل کرکے پارچہ پر لگاکر ضماد کرو اور گھنٹہ گھنٹہ بعد تجدید کرو انشاءاللہ تعالی درد سے فوراً آرام ہوکر مادہ تحلیل ہوکر آرام ہو جائیگا۔

(۱۸) پاخانہ روکنے سے خوف ہی کہ فساد معدہ و بواسیر پیدا ہو جائے۔

(۲) پیشاب روکنے سے خوف ہی کہ پتھری و بندش بول پیدا ہو جائے۔

(۳) مخاط (رطوبت مینی و رینٹھ) روکنے سے خوف ہی کہ شقیقہ و سر درد پیدا ہو جائے۔

(۴) ڈکار روکنے سے خوف ہے کہ ریاح و ظلمت بصر پیدا ہو جاے۔

(۵) ریح غلیظ (گوز) روکنے سے خوف ہی کہ ظلمت بصر یا کوئی آنتونکی بیماری پیدا ہو جائے۔

(۶) بہوک روکنے سے خوف ہے کہ گرانی سر یا ذبول لاحق ہو۔

(۷) نیند روکنے سے خطرہ ہے کہ جنون و وسواس لاحق ہو۔

(۸) تہوک روکنے سے خطرہ ہے کہ گندہ دہنی لاحق ہو۔

(۹) قے روکنے سے خطرہ ہے کہ وجع القلب و آرٹی کیریا (چہپاکی) عارض ہو۔

(۱۰) ہچکی روکنے سے خطرہ ہے کہ سوداوی امراض عارض ہون۔

(۱۱) کھانسی روکنے سے خطرہ ہے کہ خشونت حلق یا زخم شش عارض ہو۔

(۱۲) منی روکنے سے خطرہ ہے کہ جنون یا سوزاک و عقر وغیرہ مفاسد عظیمہ عارض ہون۔

باقی آیندہ

راقم حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ
موکل ضلع لاہور

الامراض

استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۱ جلد ۴ کے بقیہ جوابات

جواب استفسار نمبر ۱

عورت کی شہوت کا مردون سے غالب قرار دینا یہ عوام پر کیا منحصر کئی قابل کار لوگ بہی اس کے قائل ہوے ہین چنانچہ علامہ ابن کمال باشا اپنی معتبر کتاب رجوع الشیخ الی صباہ فی القوۃ علی الباہ مین اسکے کئی ایک دلائل لکہتے ہوے برجبان اور صاحب کا قصہ نقل فرماتے ہین کہ بادشاہ نے اُسنے دریافت کیا کہ تمہارے نزدیک مرد کی شہوت غالب ہے یا عورت کی ؟ اُنہون نے جواب دیا کہ ضعیف ترین زنانہ شہوت مردونکی بڑہی چڑہی ہوئی شہوت سے بدرجہا بڑہ کر ہے بادشاہ نے کہا اچہا کیا دلیل ؟ کہا دلیل یہ ہے کہ ایک عورت بہت سے مردون کے فارغ کرنیکو کافی ہوجاتی ہے۔ پہر بادشاہ نے کہا تو باوجود غلبہ شہوت کے عورت بطی الانزال کیون ہوتی ہے ؟ کہا اسلیے کہ اسکا انزال مسافت بعیدہ یعنی سینے سے ہوتا ہے اور مرد کا نطفہ جاے اقرب یعنی پیٹھ سے اُترتا ہے لیکن یاد رہے کہ طبا یہ اعتقاد بالکل خام و بے بنیاد ثابت ہوتا ہے۔ مانا کہ ایک عورت بہت مردونکو منزل کرسکتی ہے مگر یہ اسکی زیادتی شہوت کی دلیل نہین ہے۔ یہ بدیہی بات ہے کہ کثرت شہوت و شدت شبق کا دارومدار مادہ منویہ کی زیادتی پر موقوف ہے اور مادہ منویہ کی کثرت و قلت حرارت مزاج کی بیشی کمی پر متفرع ہوتی ہے۔ عورتین چونکہ مردونسے ناقص الحرارت اور اسیلیے قاصر الخلقت بہی پیدا ہوئی ہین انہین شہوت کے غلبہ کا اعتقاد کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔ وہ وجہ جو عموما ایسے مغالطے مین ڈالا کرتی ہے یہ ہے کہ عورتونکی سرد مزاجی انکے بطوء انزال کا باعث اور مردانہ حرارت سرعت انزال کا موجب ہے اور اسیطرح یہ کہ عورت کے عدم انزال پر اکثر اشخاص کو اطلاع بہی نہین ہوسکتی ہے چونکہ عورت کے منزل نہونے کی صورت مین اسکی شہوت کا خزینہ برابر محفوظ رہ کر اسکی قوت مین کچہ فتور

ضعف نہین آنے دیتاہے اور مرد کا ہر دفعہ منزل ہونا کم وبیش اوسکے ضعف جسم کا باعث ہوتاہے
اسلیے ناواقفان راز کو عورت کی شہوت کے غالب ہونیکا دہوکا لگ جاتاہے۔ پھر مرد کو جب
دوبارہ نشاط حاصل ہو تو اوسوقت تک عورت سرد ہو چکتی ہی لہذا جماع ثانی بہی بدستور سابق منتج
ہوتاہے اسلیے وہ متعدد مجامعات کی مقتضی اور متحمل رہتی ہے اور ادہر اس غریب کا اگر اسی طرح
حرص پروری مین تکرار لایعنی کیے جاے تو کام تمام ہوچکتاہے۔ عورت کی شہوت کا مرد سے
غالب ماننا تب صحیح ہوسکتاہے کہ با انزال مجامعات کی تعداد بہ نسبت مرد کے اس مین زیادہ
پائی جاے حالانکہ عقلاً ومشاہدۃً اس نسبت مین عورتین مردون سکے برابر بہی نہین ثابت ہوتی ہین
چہ جائیکہ بڑہکر ہون بلکہ واضح طور پر یہ ثابت ہوتاہے کہ عورت کو منزل ہونیکے بعد ایسی جلدی مکرر
خواہش کبہی پیدا نہین ہوسکتی جیسے کہ مرد اپنے انزال کے بعد پہر بہ تادر ہوسکتا ہی بشرطیکہ عورت کا
انزال مکمل ہوا ہو ورنہ اکثر اشخاص تو اوسکی تکمیل سے ہی قاصر رہا کرتے ہین اور سچ پوچہئے تو عورت کے
انزال اور اوسکی تمامیت کا دریافت کرنا بہی ذرا نباضی کی طرح حواس کا کام ہے اور حسب قول علامہ
حکیم محمود خانصاحب مرحوم دہلوی اس فن کو عام طور پر معیوب سمجہکر اسکی تحقیقات سے جو
اتقا کیا جاتاہے وہی اس بارے مین غفلت کا پردہ منکشف نہین ہونے دیتاہے۔ لیکن ایسے مفقود
اتقا کی پرواہ نکرنا میرے خیال مین ہرگز خلاف تہذیب نہین ہے۔

بڈہون اور بچون کو تپ دق ہوسکتاہے کہ نہین۔ اس بارے مین کسی امام فن کا منصوص
قاطع کلام تو مجہے اسوقت یاد نہین ہان قیاس مقتضی ہے کہ بچونکی غرزی اور بڈہونکی غریبی رطوبات
وافرہ اس تپ کے حدوث سے مانع ہون مگر میری راے ناقص مین یہ ممانعت اکثری اور وجوہ
ذیل سے اسکا جواز صورت پذیر ہے (۱) دق الشیخوخہ ہر سن مین لاحق ہونا مسلم ومشہور ہے اور اسکے
بعض اسباب ایسے ہین جو دق کے سبب سے مجانست رکہتے ہین (۲) سل بہی ہر سن مین عارض
ہوجاتاہی حالانکہ اسکے ساتھ ایک دقی تپ شامل ہوا کرتی ہی (۳) بچے اکثر خلطی حمیات مین مبتلا ہوا
کرتے ہین اور دق کا اکثر خلطی تپون سے انتقالاً لاحق ہونا مسلم ہی (۴) دق موروثی مرضون مین معدود ہے

راقم ابوداؤد عبداللہ

جواب استفسار نمبر ۹

بدن دُبلا کرنیکے واسطے سب سے بہتر تدبیر تو یہ ہے کہ چند روز تک ریاضت شاقہ اور تفکرات کے ساتھہ تعلیل غذا کی جاے۔ اسکے علاوہ معجون لک و معجون فلافلی اسکے واسطے نہایت مفید ہے جو یونانی اینڈ ویدک کمپنی سے آپ طلب کر سکتے ہین۔ تقویت دماغ و بصر کے لیے اطریفل زمانی مناسب ہے۔ یہ بھی کمپنی مذکور سے عمدہ مل سکتا ہے۔ ایڈیٹر

جواب استفسار نمبر ۱۰

فن ویدک مین اعلی و مستند کتابین اکثر سنسکرت زبان مین ہین جیسے۔ چرک۔ شسرت۔ بہاک بہٹ رسین در سار سنگرہ۔ بعض کتابونکا ترجمہ بہاشا مین ہوگیا ہے۔ جیسے بہاؤ پرکاش۔ نگھنٹ۔ سارنگ و ہر رس بید۔ غالباً یہ کتابین اپنے مصنفون کے نام سے موسوم ہین اور مطبع نولکشور لکھنؤ سے یا جنگلی مل کتب فروش دہلی سے مل سکتی ہین سنا گیا ہے کہ چرک کا ترجمہ انگریزی زبان مین کلکتہ مین ہو رہا ہے ایک نہایت عمدہ مرکب نسخہ جات کی کتاب کا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا گیا ہے اور اسکا نام مٹریا میڈیکا آف دی ہندوز رکھا گیا ہے وہ کلکتہ مین تھیکر سنک اینڈ کمپنی سے مل سکتی ہین۔ انکے علاوہ فن ویدک کی اکثر کتابین اُردو مین بھی ترجمہ ہوکر شائع ہو گئی ہین منجملہ اونکے ایک نہایت مستند اور مفید کتاب (مجربات ویدک) دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے و قرابادین ویدک و صناعات ویدک مرکبات ویدک قرابادین سلطانی وغیرہ چند کتابین دہلی کے مشہور کتب فروشون سے مل سکتی ہین۔ ایڈیٹر

ایضاً

ایسے کئی ایک چھوٹے چھوٹے رسالے پاے جاتے ہین لیکن سب سے عمدہ و اعلی کتاب اردو مین امرت ساگر ہے جو ویدک کے حصہ ملے علم و عمل اور نسخہ جات و کشتہ جات وغیرہ کے جامع ہونے مین لاثانی ہے۔ مترجم اسکے پنڈت پیارے لال ہین اور وہ مطبع مجتبائی دہلی و دیگر اکثر دوکانون عام مل سکتی ہے البتہ اسکی اصل غالباً دوکان جنگلی مل دریبہ کلان دہلی سے دستیاب ہو گی افسوس کہ جیسی کتاب ہے چھپائی ویسی نہین ہے۔ ایک میرے شاگرد نے اسے ایک معتبر سنسکرت کے

پاس پڑھا مجھے اکثر اسکے سبق و آموختہ کے سننے کا اتفاق ہوا غلطیان بہت ہی مشہود ہوئین اور ایسی حاوی کتاب مجھے اس وقت کوئی معلوم نہین ہے

راقم حکیم ابوداود عبداللہ غفرلہ

جواب استفسار نمبر ۱۱

اس مرض کو عربی مین شری اور بنات اللیل اُردو مین پتی پنجابی مین دہپڑ بولتے ہین اسکا حدوث بندش مسام کے باعث اُن ابخرون کے رُکنے سے ہوتا ہے جو صفراوی خون یا بلغم شوریا ان تینون خلطون سے حادث ہوتے ہین خونی سرخ رنگ اور اکثر ون کو ظہور بکثرت تے ہین اور بلغمی پتی قے تنلی کے بعد اور امتلاء شکم یا سردی کے اوقات مین ہوا کرتی ہے چنانچہ صورت مستفسرہ بہی اسی قبیل سے ہے محرور کو فصد و تبرید اور گل روغن و سرکہ وغیرہ کی مالش مفید ہوتی ہے اور بلغمی کا علاج ذیل کے واقعہ سے لائح ہے کچہ عرصہ ہوا ایک بیرونی مریض بلغمی پتی سے سرتاپا سوجا ہوا نہایت بیقرار و بے چین میرے پاس آیا اُسے پیاز کے چہلکے اور گیہون کی بہوسی (چہان) اور اجواین کا دہوان چادر کے اندر سے بار بار دلوایا اور سبوس گندم و تخم خربوزہ نیکوفتہ اجواین انیسون اور نمک کے جوشاندہ سے ورمون کو متواتر دہلوایا اور ان ہی اشیاء کی سرکہ اور گیرو کے ساتہ مالش بہی کرائی اور دیسی ہڑ نسوت۔ سنا۔ نمک وغیرہ کا سفوف پانی کے ساتہ پہنکایا۔ کہانا پودینہ کی چٹنی وغیرہ ہاضم اشیاء کے ہمراہ دیا گیا۔ دو تین دن مین اُسے آرام ہوگیا اور رخصت ہوا۔ قے کے بعد یا جی متلانے پر جو پتی حادث ہو اسکے لیے میرے والد ماجد مرحوم و مغفور کا نسخہ سونف۔ کہجور۔ پودینہ اور گلابی ہڑ کا چہلکا بہی بطور جوشاندہ یا سفوف نہایت مجرب ہے۔ برگ نیم کے نمکین جوشاندے سے پتی کے ورمونکا دہلوانا مفید ثابت ہوا ہے یاد رہے کہ اس مرض مین ہوا سے بہت احتیاط کرنا چاہئے حتی الامکان مریض کے جملہ حوائج کا کسی محفوظ مکان مین انتظام کر دیا جاے تاکہ باہر نہ نکلنے پاے۔

راقم حکیم ابوداؤد عبداللہ عفا عنہ اللہ
مالک داؤدی شفاخانہ بیرکہائی چونیان ضلع لاہور

ایضاً

ایسے شخص کو ضعف معدہ کے باعث رطوبات خام ہمیشہ پیدا ہوتی رہتی ہین جو بباعث حرکات بدنیہ وحرارت شمسیہ وغیرہ سے تحلیل ہوتی رہتی ہین اس وقت یہ خارش وورم محسوس نہین ہوگا بلکہ جسوقت ہوا یا سرد پانی بدن پر مماس ہوگا تو بوجہ تکاثف وتسدید مسامات کے ابخرات غلیظہ حریفہ مجتمع ہوکر باعث خارش وورم ہونگے اسلیے مناسب ہے کہ مقویات معدہ مثل جوارش زنجبیل ہمراہ عرق بادیان استعمال کرائین اور جدوار نبفسجی گلاب مین گہسکر پلائین۔

نمبر ۲۔ زعفران نیم ماشہ۔ کافور قیصوری ۱ ماشہ مصطگی ۲ ماشہ۔ افیون نیم درم۔ بزر البنج ادرم۔ طباشیر ادرم۔ گل داغستان ادرم۔ گل ارمنی ادرم صمغ عربی ادرم۔ اقاقیا ادرم۔ نبات سفید ادرم۔ تخم کاہو ۲ درم سرطان محرق استعمال کوٹ چہانکر سفوف بنائین نمبر ۳ چونکہ آپکا یہ استفسار فن کیمیا کے متعلق ہے اس سبب مناسب ہے کہ اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ کے اڈیٹر صاحب سے اسکا جواب لیا جاے۔

جواب استفسار نمبر ۱۲

(۱) انکو نقوع گذشتہ رسالہ کے جواب استفسار نمبر ۹۔ اڈیٹر صاحب والا وا بٹنہ اسی رسالہ کے جواب استفسار نمبر ۸ عبد الحلیم والا استعمال کرائین۔

(۲) سواک کا استعمال جاری رکھین یہ سنون اکثر مفید ہے یا بکری کی تلی کو گودہ سے پاک کرکے اسمین نمک لاہوری پیسکر بہرکر اوسکے منہ کو آٹے سے بند کرکے جلائین اور سب کو معہ سمندر جہاگ کے باریک پیسکر سنون بناکر استعمال کرین۔ اسکا مضمون بہت طول طویل ہے اسلیے یہان لکہنا مناسب نہین آپ رسالہ (کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کرسکتے ہین) اڈیٹر صاحب ویش اپکارک لاہوری طلب کرکے ملاحظہ فرمائین۔

عاقرقرحا۔ مویزج۔ دارچینی۔ کبابہ مساوی کوٹ چہانکر شہد مین ملاکر چنے کی برابر گولیان بناوین وقت حاجت ایک گولی آب دہی مین گہسکر ذکر پر طلا کرکے جماع کرین۔ ہلیلہ سیاہ کو روز اول ایک روز دوم دو۔ روز سوم تین اسی طرح چالیس روز تک بڑہاکر پھر ایک ایک کرکے ترک کرین انشاء اللہ تعالیٰ بال

قبل از وقت سپید ہونگے۔ رالک۔ اقاقیا۔ سعد۔ سنبل برابر پیسکر پوست انار کو جوش دیکر کپڑا اتر کرکے اور ادویہ ملا کر فرزجہ بنا کر استعمال کرائیں (۳) یہ ضماد بواسیر کو از حد نافع ہے۔ میعہ سائلہ ۲ مثقال۔ پیہ مرغ پیہ بط نر۔ موم سفید۔ ہر یک ۵ درم۔ روغن مغز زرد آلوے تلخ۔ روغن مغز شفتالو۔ روغن گل ہر یک ۱۰ درم۔ مغز ساق گاو بیس درم۔ آب گندنا پچاس درم بقدر حاجت مقل کو اس پانی میں حل کر کے روغن و موم کو گلا کر ملا کر مرہم بنا کر استعمال کرائیں اور یہ معجون بھی کھلائیں آملہ۔ مغز ہلیلہ کابلی۔ بلیلہ۔ تخم سپندان تخم گندنا۔ تخم شاہسفرم ہر ایک ۵ درم مقل۔ ادرم کو گندنا کے پانی میں حل کر کے اور دوا، کو کوٹ کر اسمین شامل کر کے معجون بنائیں مقدار سات ماشہ کی کھلائیں۔

بشیر احمد روڑکی سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

ایضاً

(۱) چنے کا آٹا دودھ کے ساتھ ملا کر رات کو چہرہ پر ملیں صبح گرم پانی اور صابون سے دہو ڈالیں اور رومال تولیہ سے پونچھ کر گالے کے صاف و ستھرے گھی سے تدہین کیا کریں چند روز میں انشاءاللہ ظاہری جمال حاصل ہوگا۔

(۲) مطلوب نمبر۱ درخت پیلو کی جڑ کی مسواک پر مداومت فرمانیسے حاصل ہوگا جسقدر جڑ کی لکڑی تازہ ہوگی اسی قدر زیادہ سفید ہوگی

مطلوب نمبر۲ کے یہ ذرائع ہیں۔ میاں بی بی دونوںکے مزاج میں کمانی فربہی اور مناسب درجے کی حرارت و قوت کے تولد و کثرت کی تدابیر کی جائیں علی الخصوص بی بی کو خوب فریفتہ اور گرم بنایا جائے انزال کے وقت رحم کی دہنی کروٹ میں آبپاشی کا میلان ہو بعض تجربہ کار کہتے ہیں کہ بروقت زدمین میں سے جس زوج کو اپنے دوسرے زوج کی زیادہ خواہش و فریفتگی ہوگی تو مولود اسکے مرغوب محبوب کا شبیہ ہوگا یعنی عورت زیادہ قوی اور فریفتہ مرد ہو تو لڑکا ہوگا ورنہ بالعکس دیکھو کتاب اختیار تولید مولفہ بابو رام رچپال۔ طبأ بھی وقتی خیالات کا تولید کے بارے میں بہت کچھ دخل ثابت ہوتا ہے والامر بید اللہ۔ مطلوب نمبر۳ جلد بازی نہ کرنے اور ہر دفعہ جب انزال ہونیکو آئے تو رک

جانے اور طبیعت کو برقرار کرکے پھر مشغول ہونیسے ممکن الحصول ہے لیکن اس اثنا رمین بذریعہ ملاعبت عورت کو سرد نہونے دین او جبکہ وہ منزل ہونیکو ہو تو اُسوقت آپ بھی نہ رکین اور اس سے بھی آسان تر یہ طریق ہی کہ ملاعبات ہی کے ذریعہ عورت کو منزل مقصود کے لب بام پر پہونچا ہے بغیر خود فعل مخصوص مین مصروف نہون۔ مطلوب نمبر۴ بلغم افزا اشیاء سے عموماً اور کثرت جماع و محنت دماغی سے خصوصاً مجتنب رہے اور ہلیلہ جات خصوصاً ہلیلہ سیاہ کی مداومت اکل سے حاصل ہو سکتا ہی مطلوب نمبر۵ کے لیے چھالیہ یا سپاری پاگ کا کھانا او حیض کے دنون مین کیکر کی چھال سے کہ نقوع سے طہارت کا معمول رکھنا کافی ہے اور خواہش غیر سے عورت کی نظر کو روکنے کے لیے اسکے منزل کرنے اور اُسکے شبق کو توڑنے کی قدرت درکار ہے بجز اسکے اور سب خیالات خام ہین۔

(۳) ہلیلہ سیاہ کا سفوف قدرے نمک کے ساتھ نمکین کرکے ہر صبح چھ ماشہ سے ایکتولہ تک پھانکنا انشاءاللہ تعالیٰ مفید مطلب ہی۔ والسلام

حکیم ابو داؤد عبدالصمد عفا عنہ اللہ مالک دوا و دی شفاخانہ بہرکھائی

استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر۲ جلد۴ کی جوابات

جواب استفسار نمبر۱

یہ تمام خرابیان اُسی سم الفار کے زہریلے اثر کے باعث ظاہر ہوئی ہین جسکو بیشتر مریضہ نے غلطی سے کھایا تھا۔ میرے خیال مین اسکے لیے یہ ترکیب نہایت مفید ہوگی۔ بکری کا دودہ آدھ سیر پھاڑ[۱] کر شربت گڑہل ۲ تولہ سے شیرین کرکے بلا ناغہ عرصہ تک پلایا جاے انشاءاللہ تعالیٰ تپاک قلب وغیرہ سب شکایتین جاتی رہینگی۔ اسکے استعمال سے اگر کوئی جدید کیفیت پیدا ہو تو بذریعہ خط کے مطلع کیا جاے۔

حکیم فرید احمد طبیب ریاست بھیکم پور ضلع علی گڈہ۔

[۱] اسکو ماء الجبن کہتے ہین ترکیب یہ ہی کہ دودہ مین ایک تولہ سرکہ خالص یا سکنجبین ڈالکر چینی کے برتن مین گرم کرین اور انجیر دمشقی کی تازہ شاخ لیکر اسکا سرا قدرے کچل کر دودہ مین ہلاتے جائین تھوڑی دیر مین دودہ پھٹ جائیگا اُسوقت گاڑہے کپڑے کی صافی مین چھان لین اور اس مقطر پانی کو پلا دین ۱۲ اڈیٹر

ایضاً

یہ سب اس سم کے بقایا آثار سے ہے اور اسکے لیے دودہ اور گہی کا ظاہری باطنی استعمال مفید ہے خالص دودہ اور گہی کا ہر طرح سے بکثرت استعمال فرمائین۔ ابو داؤد عبداللہ

جواب استفسار نمبر ۲

آپ مریضہ کو سوتے وقت کشتہ خبث الحدید یا فولاد بقدر ۱ چاول۔ جوارش زرعونی پانچ ماشہ مین ملاکر کہلایا کرین اور صبح و شام جوارش مصطگی ۷ ماشہ ہمراہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ پانی مین تیار کرکے گلقند ۲ تولہ سے شیرین کرکے پلایا جاے۔ چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا۔

یہ سب دوائین یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے نہایت عمدہ اور مستند مل سکتی ہین۔ اڈیٹر

ایضاً

ضعف گردہ مین قوۃ جاذبہ کے ضعف کے باعث پیشاب کم جذب ہوتا ہے آپ اس مریض کو پیشاب کا بہت آنا بتلاتے ہین یہ یقیناً مرض ذیابیطس ہے قرص ذیابیطس شربت انار رب جامن۔ سفوف خستہ جامن۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ پوست بیضہ مرغ۔ کشتہ قلعی وغیرہ اور گہی کا استعمال یہ سب اسمین مفید و آزمودہ ہین۔ مرچ مٹہاس اور چانول سے سخت پرہیز چاہیئے۔ اس مرض مین بدپرہیزیون کے باعث اکثر علاج سے فائدہ نہین ہوا کرتا ہے اور شحم گردہ کے ذوبان اور ہلاکت تک نوبت پہونچ جایا کرتی ہے۔

جواب استفسار نمبر ۳

آپ کا استفسار صاف نہین ہے کون اُردو دان جانتا ہے کہ کرم گہن کیا چیز ہے اور کیا معلوم کہ قولنج شدید کے لیے اسکی استعمال کسنے اور کہان درج کی ہے۔ وضاحت سے لکہنا چاہیئے تہا گہن پنجابی مین اس کرم کا نام ہے جسے اُردو مین دیمک اور عربی مین ارضہ بولتے ہین بعض اطبا نے اسکی تین قسمین لکہکر بالاجمال اسکی طبیعت تیسرے درجہ مین گرم و خشک لکہی ہے اسلیے کمی بیشی اثر سے قطع نظر کرکے سب اقسام متحد التاثیر معلوم ہوتے ہین واللہ اعلم۔ راقم ابوداؤد عبداللہ

جواب استفسار نمبر ۴

یہ اسہال معدی اور ذرب سے موسوم ہے غذا کے بعد جلن فم معدہ کا باعث تبخیر ہے اسکے لیے ایک وقت اطریفل کشنیزی ۱ تولہ اور ایک وقت جوارش ذیل ۷ ماشہ کہلایا کرین۔ عرق گلاب ۳ تولہ و مصری کا قوام ۴ تولہ پکا کر سرد کرین اسمین مصطگی ۲ تولہ۔ طباشیر تولہ۔ دانہ الائچی سفید تولہ کا سفوف ملادین اس مرض کے لیے کوڑی کا کشتہ بھی میرا آزمودہ ہے۔ عنقریب ایک مریض کو جو موت سے رنجور تھا پوست ہلیلہ زرد مین کشتہ کی ہوئی قلعی سے شفا ہوئی ہے واللہ الشافی اور ایسے مریض کے کہانے مین دہنیا ہرا یا سوکہا زیادہ ڈالنا بہت مفید ہے۔

حکیم ابو داؤد عبد اللہ عفی عنہ مالک داؤدی شفاخانہ بر کہائی چونیان لاہور

ایضاً

مریضہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ضعف معدہ ہے اسکے واسطے نہایت مجرب نسخہ لکھتا ہون اسکو بہت جلد تیار کیجئے اور کم از کم ایک ماہ تک اسکا استعمال کرائیے انشاء اللہ اسہال کی شکایت اور جلن جو کہانیکے بعد معلوم ہوتی قطعی جاتی رہیگی۔ مشک خالص ۲ ماشہ۔ ورق طلا محلول ۴ ماشہ عنبر اشہب ۵ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۵ ماشہ مصطگی رومی ۵ ماشہ۔ طباشیر کبود ۶ ماشہ سب کو باریک پیکر سفوف تیار کرین اور شیشی مین بحفاظت رکھین اسمین سے ایک رتی ہر روز لیکر دو تین عدد مویز مین ملا کر صبح کے وقت کہلائین اور بعد سات دن کے ہر روز دو رتی کر دین پھر تیسرے ہفتہ مین روزانہ تین رتی اور چوتھے ہفتہ مین ۴ سرخ تک بڑہائین پھر اسی طرح کم کر دین۔ غذا سے ایک گھنٹہ بعد پانی پی لین اور کوئی پرہیز نہین ہے۔

حکیم فرید احمد عباسی طبیب ریاست بہیکم پور

جواب استفسار نمبر ۵

ایک مرکب نسخہ لکھتا ہون اسکو چند روز استعمال کیجئے۔ گل سرخ ۲ تولہ۔ گل بنفشہ ۱ تولہ۔ ہلیلہ مربے ۵ تولہ گرم پانی مین بہیں لین آلو بخارا ۱۰ عدد۔ گلقند ۷ تولہ۔ بادیان تولہ۔ مغز حب قرطم تولہ۔ تخم

تخم کاسنی ۲ تولہ - ان دوائون کو رات کو عرق مکوہ ایک ثار مین بھگو دین صبحکو جوش دین پھر ملکر چھانکر شکر سفید - ڈالکر قوام کرین آخر مین ہری مکوہ کے پتون کا عرق پھاڑکر شامل کر دین اور اُتار لین یکتولہ صبحکو کہائین -

جواب استفسار نمبر ۶

نسخہ گولیونکا لکھتا ہون انکو استعمال کیجئے - افیون ۶ ماشہ - میٹھا تیلیہ تولہ - شنجرف رومی تولہ مرچ سیاہ تولہ - آب ادرک ۲ تولہ مین پیکر موٹھہ کے دانہ کی برابر گولیان بنائین ایک گولی گرم پانیکے ساتھہ صبح ہی کہا لیا کرین غذا مرغن کہائین چند روز مین وجع مفاصل جاتا رہیگا

حکیم فرید احمد عباسی طبیب ریاست بھیکم پور

تجارب عجیبہ

ذیل مین چند ایسے تجربات لکھے جاتے ہین جو عام فائدہ اور ایک نوع کی غرابت سے خالی نہین ہین اور بعض مین اہل بصیرت احباب کی غور فرمائی بھی مطلوب ہے -

(۱) قبل از رمضان گزشتہ برخوردار داؤد کو جسکی عمر اب سات سال سے متجاوز ہوئی ہے باری سے بخار آیا اور قبض بھی شامل حال تھا دوسری تیسری باری کے مابین ایک ملین دوائی کے دینے سے دو تین دفعہ اجابت بافراغت ہوگئی - تیسری باری کی نوبت سے پہلے ذری ذری کونین اور انٹی فائبرین ملاکر ایک شربت کے ہمراہ کہلائی گئین اس دن پسینہ بھی آیا لیکن بخار کو پہلے سے زیادہ شدت رہی اور بعد کو تپ روزانہ ہوگیا - تب ہر رات کو چار پانچ دن تک مصری سے شیرین کرکے دودہ پلایا گیا اُسی سے شافی مطلق نے شفا بخشدی - دودہ بظاہر مخالف تپ شمار ہوتا ہے لیکن جس تپ کا سبب آثار متقدمہ پر کرتے ہوے حرو یبس سافیح محسوس ہو اسکیلیے تازہ اور خالص دودہ سبسے عمدہ دوائی ہے -

(۲) برخوردار سلیمان کو قریب پیدایش سے محدودہ یعنی موخر سر مین ہر دو گوش کے محاذی چپ و

دو بڑے بڑے غدے نمودار تھے اب سن ایک سال منقضی ہونے پر دائین جانب کا غدہ
از خود بالکل مفقود ہوکر بائین طرف کا معاً پھیل گیا اور ایک پھول دنبل بنکر تکلیف دہ ہوا اسپر
محللات معمولہ کا کسیقدر رواد ع کی آمیزش کے ساتھ ایک ہی دن مین چار مرتبہ لیپ کیا گیا
جس سے وہ پھوٹ پڑا پس اُسپر مرہم گنجینہ گنج جو میرا نہایت معمولی ہر دو تین دفعہ لگایا گیا اب
نہ کوئی غدہ باقی ہے نہ دنبل کا نام و نشان۔

(۲) اگست گزشتہ مین ایک شخص کے سر پر پھنسیان بہت نکلی ہوئی تھین جنکے علاج سے
وہ عرصہ تک تساہل گزین رہا آخر حرارت نے زور پکڑا اور خفیف بخار کا آنا شروع ہوا ایک دن
کچھہ بخار زیادہ تھا ظہر کے وقت چارپائی سے اُٹھکر اپنے صحن خانہ مین پیشاب کرنے لگا اتنے
مین شدت تمازت آفتاب نے اُسکے جسم مین اپنا پورا اثر کر لیا حتیٰ کہ وہ وہان سے حواس باختہ اُٹھکر
باہر کو جاتا ہوا ایک کوڑے کرکٹ کے انبار پر بیہوش ہوکر گر گیا چنانچہ ایک چارپائی لاکر اسے
اُٹھا کر گھر مین لے گئے۔ اگرچہ اُسے گرتے ہوے اور لوگونکو اُسے اُٹھا کر لیجاتے وقت
بھی مین دور سے درختونکے سایہ مین بیٹھا ہوا دیکھہ رہا تھا لیکن ایک خاص وجہ کے باعث
تخمیناً گھنٹہ بھر بعد جاکر ملاحظہ کرنیکا مجھے اتفاق ہوا اُسوقت وہ بالکل بیہوش تھا اور ہذیان
بکثرت کر رہا تھا عوام کی عادت ہے کہ عموماً ایسی حالتون مین ہوا کا لگ جانا یا ہوا کے گھر مین آجانا
نام رکھکر مریض کی تسخین کے تمام وسائل مہیا کر دیا کرتے ہین۔ لیکن مین نے ایسی باتون سے
مزاحم ہوکر اسکے سر پر بار بار سرکہ و گلاب و روغن کنجد (گل روغن موجود نتھا) کا ڈلوانا اور قلب و فم
معدہ اور جگر کے مقام پر پانی مین رگڑے ہوے برادہ صندل سفید و کشنیز و کافور سے کپڑا تر کر کر
رکھوانا شروع کیا۔ پنڈلیون پر دو خالی تومڑیان کھچوا دین اور چھینکین لانیکی بھی تدبیر کی گئی۔
قدرے ہوش آنے پر عرق گلاب و شربت نیلوفر ٹھنڈے پانی ملا کر مکرر پلانیکا مشورہ دیا رفتہ رفتہ
عصر تک تمام ہوش و حواس بحال ہوگئے اور صبح کلی آرام ہوگیا۔ میرے ذہن مین تو جو کچھہ ہے سے
لیکن دیکھین میرے احباب اس عارضے کا کیا نام رکھتے ہین۔

(۴) ایک مراہق لڑکا پون میل سافت سے صبح کا چلا دو پہر کو میرے پاس پہونچا اسکے دونون گھنٹے اور دونون ٹخنے بیان سے باہر متورم تہے۔ اُسے حب الملوک کا ایک مسہل دیا گیا اور پھر کچھہ میٹھے تیلیہ کا پارچہ بیز سفوف دیکر ہدایت کی گئی کہ اس دوا سے ایک تنکا بھر بتاشہ مین روزانہ کہایا کرنا اور قدرے میٹھے تیل مین ملا کر گرم کرکے مل لیا کرنا اور ارنڈ کے پتے یا پرانی روئی اُسپر باندہ لینا شافی مطلق نے اسے ایک ہی ہفتہ مین شفا بخشدی ایک سال بعد افلاس اور مخالف غذائین کہانیکے باعث پہر مرض نے عود کیا اور اسی علاج سے صحت ہوئی۔ یاد رہے کہ ایسی زہریلی دوا خاص بلغمی مزاجونکو اور وہ بہی پوری احتیاط کے ساتھہ دینی چاہیئے۔

(۵) میری طالب العلمی کے زمانہ مین میرے بڑے بہائی صاحب میان عبد الرحمن نمبر وار دیہہ ہذا کو ایک دفعہ کہیت مین سانپ ڈس گیا ایک بدعقیدہ شخص مدعی ہوا کہ میرے دم کرنیسے بیمار اچھا ہو جائیگا اور سانپ صبح کو خود چلکر یہان آجائیگا لیکن اسکے قول کا اعتبار نہ کیا گیا ایک نیک مسافر اتفاقاً موجود تہا اسنے کچھہ بوٹی کہلا کر اور دودہ پلا کر قے بہت کرائی اور ڈنک کی جگھہ کو اپنے مونہہ سے خوب چوس چوس کر تمام زہریلا خون نکال ڈالا اسی سے بفضلہ تعالی صحت ہو گئی۔ صبح کو اتفاقیہ ایک سانپ سیدہا بہائی صاحب کے گھر کو گلی مین آرہا تھا جو مارا گیا۔ اس سے اور بعض لوگونکو جو ہر سال سانپ کا تلاش کرکے کاٹنا عادی ہوتا ہے اُس سے بہی خیال ہوتا ہے کہ مارگزیدہ کی کچھہ خاص بُو ہے اس طرح سانپ کی آمد کے لیے داعی ہوتی ہے امید کہ واقف راز اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرمائینگے۔ نیز گاہے ماہے بہائیصاحب کو درد سر و قبض کا دورہ ہوتا ہے جسمین غنودگی بہت ہوتی ہے ادویہ قبض کشا اور مقوی دماغ گو فی الوقت مفید ہون رفع دورات مین کارگر نہین ہوتے ہین میرے خیال مین یہ بہی اسی گزشتہ واقعہ کا بقیہ اثر ہے جن اصحاب کو مارگزیدون کے لیسے دوران کے ازالہ کا اتفاق ہوا ہو وہ تدبیر نافع سے مطلع و مشکور فرمائین۔

احقر ابوداؤد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

متفرقات

مبارک باد

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

مجلہ طبیہ مین اس مژدۂ جانفزا کو پڑہ کر ہم لوگ از حد مسرور و محظوظ و مفتخر ہوے کہ حضرت اوستادنا المکرم و مطاعنا المعظم حاذق الملک مرحوم کے خلف الرشید جناب حکیم محمد احمد خانصاحب طال عمرہ و ضاعف درجاتہ و دام اقبالہ مسند آرائے مطب عالی ہوے ہین فللہ الحمد حمداً کثیراً ہمکو اللہ تعالی کے فضل سے قوی امید ہے کہ جناب ممدوح اپنی لیاقت و روشن دماغی و ہر دل عزیزی سے عنقریب تمام ملک کو مسخر کرینگے اور اپنی فیاضی سے اوس استعداد و قابلیت کا ثبوت دینگے جو کہ حکیم مطلق نے اجداد سے اونکے منور دماغ مین ودیعت فرمائی ہے ہم اس مختصر مبارک باد کے بعد دست بدعا ہین کہ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے ایسی ذات والا صفات کو اپنے حقیقی چچا اور مکرم رئیس الاطبا جناب حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب کے زیر سایہ تا دیر سلامت باکرامت رکھکر اپنی مخلوق کو اون سے مستفیض اور انکو یوماً فیوماً ترقی درجات عطا فرمادے آمین ثم آمین

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

خاکسار عقیدت شعار مخدوم محمد اعظم سابق حکیم شاہی

ریاست لس بیلہ ملک بلوچستان

طب یونانی کو زیادہ مفید بنانیکی صلاح

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم - اس مذہبی تقلید کے زمانہ مین بھی جبکہ یورپ کی ہر چیز کو بھلا اور اپنی قدیم باتوں کو برا کہنا ہمارا شعار ہو گیا ہے اب بھی طب یونانی کے قدردان حضرات

کثرت سے نظر آتے ہین لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس طب کو جدید طب یورپ سے اس درجہ نقصان نہین پہونچا ہے جیسا کہ خود اوسکے مدعیان مہارت و ہمدردی سے ہر شہر و قصبہ مین محلہ محلہ آپ کو ایسے لوگ ملین گے جو "حکیم" جیسے معزز و پر معنی لقب سے ملقب کیے جاتے ہین مگر قابلیت دیکھی تو معمولی کتب طب پڑہنا تو درکنار شاید کسی باقاعدہ درس مین کبھی شامل بہی نہین ہوے ہین بلکہ بعض تو مین نے ایسے دیکھے جو طبابت پر محض اسی قصور پر ظلم کرتے ہین کہ وہ کبھی اونکے خاندان مین تہے انمین سے بعض کو سواے اون معمولی دواؤن کے نامونکے جو اونہون نے سن لیے ہین اکثر اودیہ کے نام بہی نہین معلوم مگر باین ہمہ ایسی ہی لوگ کثرت سے طبیب یونانی ہونیکے دعوے دار ہین اور بلا خوف تدارک روزانہ ایذا رسانی خلایق کے مرتکب ہوتے ہین۔ تعجب یہ ہی کہ قانون تعزیرات ہند بہی باوجود جامعیت کے دعوی کے انکی نسبت ساکت ہی۔

مدرسہ طبیہ کے قیام سے امید ہی کہ انشاءاللہ ملک مین جلد ایک معقول تعداد واقف کار اطبا کی پیدا ہوجائیگی اور ابتک وہان کے تعلیم یافتہ طلبا نے بہت نیکنامی حاصل کی ہی مگر ایک بڑی کمی یہ معلوم ہوتی ہے کہ مدرسہ صرف اونکو فارغ التحصیل کرنے تک کا ذمہ دار ہی کاش کہ اونکے باقاعدہ مطب قایم کرانیکا انتظام بہی مدرسہ کی انتظامی جماعت اپنے ہاتھہ مین لے تو طبابت کو بہت کچھہ فروغ اور خلق اللہ کو آرام میسر ہو سکتا ہے جناب حکیم محمد اجمل خانصاحب اگر توجہ فرماوین تو نہایت عمدہ نظام قایم ہو سکتاہے۔ مثلاً چند تجربہ کار و ذی فہم بزرگون کی ایک کمیٹی قایم ہو جو مثل مدرسۃ العلوم علی گڈہ اپسلائمنٹ ایجنسی کے کامیاب طلبا مدرسہ طبیہ کو کام سے لگاسے اور آیندہ اونکے کام کی نگرانی رکھے۔ ہند شمالی و دکن مین اب بہی طب یونانی کی قدر مین بڑا فرق نہین پیدا ہوا ہے اور اکثر شہر و قصبے آجکل ایسے ہین کہ وہان قابل طبیب کی شدید ضرورت ہے کمیٹی مذکور کا فرض ہو کہ ایسے مقامات کی فہرست مرتب رکھے وہانکے سر برآوردہ باشندون سے حالات مقامی معلوم کرکے وہان کی ضرورت کے موافق

لائق طبیب وہان تعینات کرے۔ یہ اطبا اپنی کارگزاری کی اطلاع اوقات معینہ پر کمیٹی کو کرتے رہین اور خاص وجوہات کی بنا پر ایک مقام سے دوسرے مقام کو تبدیل ہو سکین۔
بعض میونسپلٹیون نے تنخواہ دار طبیب عوام کے علاج کی غرض سے مقرر بھی کیے ہین اور اگر با اثر حضرات کافی طور پر کوشش فرمائین تو کچھ بعید نہین کہ جن مقامات پر طب یونانی کی طرف باشندگان کا رجحان ہو وہان میونسپلٹی کی جانب سے طبیب مقرر کیا جاے اور یہ طبیب مدرسہ طبیہ یا جس کمیٹی کا مین نے ذکر کیا اوسکی طرف سے بہیجا جاے۔ جہان میونسپلٹی سے تنخواہ کا تقرر نہو وہان کمیٹی کوشش کرے کہ کسی رئیس کے یہان سے مستقل آمدنی کی صورت ہو جاے تاکہ ابتدا مین طبیب کو پریشانی خاطر نہو اور اطمینان قلب کے ساتہہ اپنے کام مین مصروف رہے۔ بعد دوائیون کے مہیا کرنیکا ذمہ دار بہی طبیب ہو گو بعض لوگ ان خیالات کو شیخ چلی کے منصوبون کی مثل سمجہین مگر میرا یقین یہ ہے کہ اگر چند با ہمت بزرگ اس بارہ مین سچے دل سے کوشش کرین تو یہ منصوبے سب پورے ہو سکتے ہین کوئی وجہ نہین کہ جب طب یونانی کے قدردان بکثرت موجود ہین بلکہ اکثر اس درجہ حسن ظن رکہتے ہین کہ سرکاری شفاخانہ کے ہوتے یونانی علاج پر ہمیشہ سے اعتقاد رکہنے کی وجہ سے جاہل طبیبون اور ناکارہ دواؤنکا شکار ہوتے ہین۔ اور جبکہ مدرسہ طبیہ ہر سال معقول تعداد قابل اطبا کی پیدا کر رہا ہے اور جبکہ ہم آنکہون سے دیکہتے ہین کہ اس طب کے جہوٹے دعوے دارون کی بدولت یا عمدہ طبیب کی عدم موجودگی سے خلق اللہ کو جیسے مصائب اوٹہانے پڑتے ہین اور یہ سب مصیبتین اس انتظام کے بعد رفع ہو جائینگی تو کوئی وجہ نہین کہ اس انتظام مین کوئی بڑی رکاوٹ پیدا ہو۔ البتہ ضرورت کام کرنے والونکی مجہے یہ بہی امید ہے کہ اگر یہ خیال عملی صورت اختیار کرے تو گورنمنٹ بہی جو رعایا کے آرام کی ہر تجویز مین مدد دینے کو آمادہ رہتی ہے بخوشی اس کام مین کچہہ سہولت پیدا کریگی اور ہمت افزائی فرمائیگی۔
خدا تعالی کے فضل سے بعید نہین کہ چند سال بعد ہم دیکہین کہ شہر شہر انگریزی شفاخانونکی طرح

یونانی دار الشفا و دوا خانے بھی موجود ہین انکا انتظام باقاعدہ ہے اور انکے ڈائرکٹر جنرل جناب حکیم محمد اجمل خانصاحب ہین - کیا عجب ہے کہ طب یونانی کو اس طرح پھر ہندوستان مین فروغ حاصل ہو اور وہ اپنی واقعی خدمت بطرز حسن ادا کرے

اگر اس انتظام نا ممکن خیال کیا جاے تو بھی طب یونانی کی حامی و ذمہ دار جماعت کا قیام میری راے مین ضروری ہی جو سر دست طب کو اندرونی و بیرونی حملون سے محفوظ رکھے - ضروری و مناسب وقت کتب کی اشاعت کرلے اور اوسکی اصلی ترقی کے ذرائع پر غور کرے

والسلام احقر اکرام عالم بدایونی

استفسارات

نمبر ۱

کوئی ایسی دوا مطلوب ہے جو سفید بالون کو ہمیشہ کے لیے سیاہ کردے یا جسکے استعمال سے سیاہ بال سفید ہو سکین -

نمبر ۲

سن بلوغ تک اگر ڈاڑھی کم نکلے یا نہ نکلے تو کسی دوا سے نکل سکتی ہے یا نہین -

نمبر ۳

تخم گیاہ دولہے اور کہان سے دستیاب ہو سکتی ہے

نمبر ۴

مہر گیاہ جسکو صاحب غیاث اللغات نے سورج مکھی لکھا ہے اور جسکو ہندی مین لکھمی اور عربی مین بیروح کہتے ہین کونسی نبات ہی اور کہان دستیاب ہوتی ہے -

نمبر ۵

بندہ کی اہلیہ کے پاؤن پر کئی سال سے زخم ہین جکا کئی دفعہ علاج کیا گیا ہی کبھی خشک ہو جاتے ہین لیکن پھر ہرے ہو جاتے ہین اور کلی شفا نہین ہوتی - ایسی مجرب دوا مطلوب ہی جو زخمون کو

بالکل جڑ سے اوکھاڑ دے اور مرض دوبارہ عود نکرے۔

عاجز محمد عبداللہ عفی عنہ خریدار مجلہ طبیہ

نمبر ۶

استفسار پرچہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۹ پر جملہ حالات امراض خود درج ہین جسکے جواب مین جناب حکیم وحید الحق صاحب طبیب ملازم ریاست بختیارپور ضلع مونگیر نے پرچہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳ لغایت ۱۴ تک بڑی کوشش سے وجع المفاصل کا علاج درج فرمایا ہے اونکا ازحد ممنون ومشکور ہون لیکن جو مرض جناب مرحوم مغفور محمد واصل خانصاحب نے تجویز فرمایا تھا اُسکا ازالہ آجتک کسی صاحب نے نہین فرمایا اسی لحاظ کو مدنظر رکھکر قبل علاج وجع المفاصل نہین کیا گیا فی الحال اسکی شکایت نہین ہے مگر مادۂ آتشکی کے باعث دیگر عوارض کھڑے ہوگئے مثانہ اور آلات تناسل کی کمزوری معمول سے زیادہ پیشاب کا آنا پانی کثرت سے پینا وغیرہ وغیرہ اسکی زیادہ فکر ہے براہ کرم ناظرین تجربہ کاران سے امید ہے علی الخصوص افسر الاطبا جناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب سے امید ہی کہ توجہ فرمائینگے مفصل حالات دریافت کرنے ہون تو پرچہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء ملاحظہ فرماوین۔

اطلاع

میرے مہربان جناب حکیم وحید الحق صاحب طبیب ریاست بختیارپور نے بذریعہ مجلہ طبیہ ودیگر اخبارات کے شائع کرایا تھا کہ ہمارے پاس برص کی مجرب دوا موجود ہے جسے ہم بحسب طلب مفت ارسال کرتے ہین اور بہت سے مریضون کو اُس سے شفا حاصل ہوچکی ہے چنانچہ مین نے بھی اونکو چند خط بھیجے لیکن جواب نہین ملا خیال کیا گیا کہ شاید خط ضائع ہوگئے پھر بوساطت رئیس صاحب خط روانہ کیا گیا اسکا بھی جواب نہین ملا وجہ معلوم نہین اسلیے مکرر بذریعہ رسالہ ہذا درخواست کرتا ہون کہ براہ مہربانی دوا یا اسکا نسخہ ارسال فرمائین تا پبلک کو اُس سے نفع اور آپکو نیکنامی دنیوی وثواب اُخروی حاصل ہو۔

راقم حکیم سید مصطفی حسن از ملتان شہر بوڑ ہا دروانہ

طبی خبرین

مرنیکے بعد سُننے کی طاقت

(۱) آرلینس نامی شہر مین ایک خونی مجرم کا سر کاٹ ڈالا گیا اسکے متعلق جو عجیب و غریب وقوعہ ظہور پذیر ہوا ہے اُسکی صراحت پروفیسر ہارٹمین صاحب پیرس کے جراح حسب ذیل طریقہ سے بیان کرتے ہین جب لانگل (قاتل) کا سر دہڑ سے علحدہ کیا گیا ڈاکٹر نے سر کو فوراً اُٹھا کر رکھ دیا اور قاتل کا نام لیکر پکارا اور اُسنے آواز کے سُنتے ہی آنکھین کہولدین اور پہر بند کرلین۔

ڈاکٹر نے دوسری دفعہ پہر لانگل۔ لانگل کہہ کر پکارا۔ اس دفعہ بھی آنکھین کہلین مگر تیسری دفعہ پھر ایسا وقوعہ نہین ہوا۔ پروفیسر ہارٹ مین صاحب کہتے ہین موت کے بعد کچھہ دیر تک زندگی قایم رہنا ممکنات سے ہے۔ اگر آدمی معمولی موت سے مرتا ہے تو اس حالت مین ایسی بات امر محال ہے لیکن ناگہانی موت یا مرگ قبل از وقت کے موقعہ پر تندرست و مضبوط شخص کی زندگی بعد کو بھی کچھہ دیر تک رہ سکتی ہے۔ مضبوط شخص مین سخت جانی ہوتی ہے اور جب اسکا سر یکبارگی اس طرح علحدہ کر دیا جاے تو اسکے جسم کے رگ و ریشون مین مقابلہ کی طاقت ہونیکی وجہ سے زندگی تہوڑی بہت باقی رہتی ہے۔

پروفیسر صاحب کہتے ہین مین نے ایک پھانسی پاے مجرم کی لاش کی ۳۶ گھنٹہ بعد چیر پھاڑ کی اور اُسکی ران مین سوئی چبہو کر دیکھا کہ جسم کے اُس حصہ مین کچھہ جان تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ راے بھی ہے کہ لانگل کی حالت مین آپ نے نام سنکر آنکھہ کہولنے سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ اپنے نام کی وجہ سے آنکھین کہولتا تہا بلکہ کسی قسم کی آواز سے وہ ایسی ہی حرکت کرتا دوسرے کے نام لینے سے بھی وہ ضرور آنکھہ کہول دیتا ۔ از آریہ گزٹ

حکیم گیان چند از لاہور

اکتیس برس کی نیند کا مرض

حال مین لیولوزارو مالڈونامی عورت جو اسپین کی رہنے والی تہی اکتیس برس کی نیند کے بعد بیدار ہوئی ہے یہ اس قسم کا عجیب واقعہ تہا کہ ڈاکٹر اسکی برابر نگرانی کرتے رہتے تہے اور وقتاً فوقتاً نلی کی راہ سے سوئی ہوئی کے منہ مین رقیق غذا پہنچاتے تہے۔ بعض بعض وقت انگڑائی لیتے وقت اسکے بیدار ہونیکی امید کی گئی تہی اور لوگون نے ہاتہ پکڑ پکڑ کے اُسکو جگانا بہی چاہا مگر لاحاصل اب جاکر وہ بیدار ہوئی ہے اور اُسکو یقین نہین آتا کہ اتنے عرصہ تک وہ برابر سوتی رہی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اُسکو سونیسے پہلے کے سارے واقعات یاد ہین اور لڑکپن کی کوئی بات بہولی نہین ہے۔ اُسکا تن و توش سب درست ہے صرف بال سفید ہو گئے ہین جب اُسکو آئینہ دکہایا گیا عورت خوف سے چیخنے لگی اور کہنے لگی یہ میری شکل کا عکس کبہی نہین ہو سکتا۔

حکیم گیان چند از لاہور

چوڑیون سے موت ایک عجیب تحقیقات

بمبئی و ممالک متحدہ مین غیر ملکی ساخت چوڑیونکی نسبت ایک عرصہ سے افواہ مشہور ہے کہ اسمین کیڑے رہتے ہین اور پہننے والی لڑکیان اکثر اونکے استعمال سے مرگئی ہین اب جب سے مدراس مین اسکا رواج ہوا ہے وہان بہی اکثر لڑکیان مرنی شروع ہوگئی ہین تحقیقات کرنیسے معلوم ہوا کہ ان چوڑیون مین ایک قسم کا کیڑا پسو کی شکل کا اندر گہومتا پہرتا رہتا ہے یہ اکثر ڈنک مارتا رہتا ہے مگر باہر نہین نکلتا۔ ایک برہمن لڑکی اکثر روتی رہتی تہی مگر جب سے چوڑیان اوتار لی گئین تب سے آرام ہوا۔ کیڑا زہریلا ہوتا ہے اور جب اُسکا زہر اثر کرجاتا ہے عورتین مرجاتی ہین مدراسی اخبارات تاکید کررہے ہین کہ گورنمنٹ تحقیقات مزید کرکے ان چیزونکو ملک مین آنے سے روک دے

حکیم گیان چند از لاہور

جدید انسٹیٹوٹ

انٹ چن شعاعون سے کام لینے کا طریقہ سکہانے کے لیے ایک خاص انسٹیٹوٹ قایم کرنیکا قرارداد ہوگیا ہے اور اوسکے لیے مناسب مقام گورنمنٹ نے ڈیرہ دون تجویز کیا ہی اور کوشش ہو رہی ہے کہ اس درس گاہ سے فوجی وسول اور ویٹرنیری ڈاکٹر یکسان فائدہ اوٹہائین۔ انڈیا اور ولایت مین اسکے ذریعہ علاج کرنیکا اول امتحان ہوچکا ہی جس سے مریضون کو بہت جلد فائدہ ہوا ہے۔ بعد تجربہ کے اب اسکی درسگاہ قائم ہونی منظور ہوگئی ہے۔ رونٹجن صاحب کی دریافت کردہ شعاعین ہین جو اونکے نام سے نامزد ہین انسے زمین کے اوپر کی مخفی اشیاء اور انسان وحیوان وغیرہ کے جسم کے اندر کے اعضا اور اونکی اصلی ہیئت وضع وساخت وصحت اور بیماری کے تمام حالات معلوم ہوجاتے ہین۔

حکیم گیان چند از لاہور

نیونی شعاعین

حال مین مسٹر نیو نے نے ایسی شعاعین دریافت کی ہین جنسے پانی مین کی چیز بخوبی دکھائی دیتی ہی۔ دیکہین کہ مسٹر رونٹجن کی طرح ان شعاعون سے اور کیا کام مفید عام حکماے یورپ لینا تجویز کرتے ہین۔

حکیم گیانچند از لاہور

غلّون کا عرق

امریکہ کے ایک ڈاکٹر اسپرنگر نامی کی راے ہے کہ مختلف قسم کے غلّون کو تین گہنٹہ تک جوش دیکر عرق نکالا جاے اور میٹھا ملاکر ٹھنڈا کرکے پیا جاے تو اس سے انسان کی ہڈیان طول و عرض مین بڑہ جاتی ہین تیس سال سے کم عمر کے آدمی اگر اسکا استعمال کرین اور پہر ورزش کرتے رہین تو قد بھی بڑہ سکتا ہے۔

حکیم گیانچند از لاہور

مقاصد مجلّۂ طبّیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) مین اشاعت کرنی

(۲) ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہنچانا۔

(۳) مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ طبیبون کے حالات درج کرنے۔

(۴) مدرسہ طبیہ کی خدمت کرنی۔

(۵) جو طالب علم سندین حاصل کرچکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے

قواعد مجلّہ طبّیہ دہلی

(۱) یہ رسالہ انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے۔

(۲) اس کی سالانہ قیمت پیشگی عام شایقین سے دو روپیہ (عہ) ہے۔

(۳) نمونہ کا پرچہ صرف چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا۔

(۴) دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے۔ اُن کو تین آنے (۳ر) پر دیا جائے گا۔

(۵) جملہ خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے۔ دہلی۔ گلی قاسم جان۔ دفتر مدرسہ طبیہ دہلی۔

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سید عمر مہتمان مجلّۂ طبیہ

(اڈیٹر)

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حویلی اعظم خان

رجسٹر نمبر ایل ۳۱۴

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ۴ یکم اپریل ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبرین

رسالہ ماہ گذشتہ مین جس میٹنگ کا ذکر ہم کر چکے ہین اوسکی اصل روئداد حسب ایماء جناب حکیم احمد سعید خانصاحب جائنٹ سکریٹری مدرسہ طبیہ دہلی درج ذیل کیجاتی ہے۔

ایڈیٹر

طب کے لیے ایک اہم جلسہ کی روئداد

بتحریک عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس دہلی و سکرٹری مدرسہ طبیہ بتاریخ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء روز جمعہ بوقت ۲ بجے دن کے مدرسہ طبیہ مین ایک جلسہ منعقد ہوا جسمین علاوہ مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ طبیبوں کے مندرجہ ذیل لایق اطباء شہر شریک تھے۔

عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب و حکیم احمد سعید خانصاحب و حکیم رضی الدین خانصاحب و حکیم علی احمد خانصاحب۔ حکیم اکرام الدین خانصاحب حکیم بشارت علی صاحب حکیم قاسم علی خانصاحب حکیم عبد الرزاق صاحب مدرس مدرسہ طبیہ حکیم مجیب الدین خانصاحب حکیم محمد حیات خانصاحب حکیم عظیم الدین خانصاحب حکیم مظفر علی صاحب حکیم عبد الرشید خانصاحب حکیم فضل رحیم صاحب حکیم ایوب حسن صاحب حکیم محمد اسمعیل صاحب۔

حکیم حافظ نیاز احمد صاحب حکیم ہاشم علی خانصاحب حکیم عبد الرحمن خانصاحب - حکیم امیر حسین صاحب -

جلسہ کے صدر انجمن بالاتفاق عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس دہلی قرار پائی آپنے حاضرین جلسہ کے سامنے نہایت فصاحت کے ساتھ ایک طبی کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت کو ثابت کیا اور تقریر فرمائی افسوس کہ پوری تقریر ضبط تحریر مین نہ آسکی جو مختصر نوٹ کر لیے گئے تھے وہ درج کیے جاتے ہین -

حضرات جلسہ غالباً آپ صاحبون پر بخوبی روشن ہوگا کہ طب یونانی کی خدمت قریب اٹھارہ سال سے جیسی کچھہ کہ مدرسہ طبیہ کر رہا ہے اوسکی نظیر نہین خدا کا شکر ہے کہ وہ کامیابی کے ساتھہ اپنے اغراض پورے کر رہا ہے اور کل ہی اوسکا سالانہ جلسہ نہایت شاندار منعقد ہو چکا ہے اسوقت آپ صاحبونکو تکلیف دینے کی یہ غرض ہے کہ آجکل ہم لوگونکو ایک روشن زمانہ سے مقابلہ درپیش ہے اور جو حالت طب یونانی کی ہمارے ہاتھون ہو رہی ہے وہ ظاہر ہے ہمارے یہان جدید تالیف و تصنیف کا سلسلہ بالکل بند ہو گیا ہے اور اسپر ہمکو اپنی پچھلی کتابونکی بھی خبر نہین ہے نصاب تعلیم مین بہت تھوڑی کتابین داخل ہین جو ضروریات زمانہ پر نظر کر کے بالکل کافی نہین معلوم ہوتین - منتہائے تعلیم قانون شیخ الرئیس سمجھا جاتا ہے جسکی نسبت خود شیخ قانون ہی مین لکھتا ہے انہ یشتمل علی اقل ما لا بد منہ للطبیب (قانون مین صرف وہ باتین ہین جو طبیب کے لیے ضروری ہین) علاوہ اسکے بہت سے امراض نئے پیدا ہوتے رہتے ہین جنکی تدوین کی ہمین ضرورت ہے جیلانی نے قانون شیخ کی شرح لکھتے ہوے ہر عضو کے امراض ختم کر کے آخر مین بہت سے وہ امراض معہ اسباب و علامات و معالجات کے اپنی طرف سے اضافہ کیے ہین جو شیخ نے نہین لکھے تھے چونکہ اب سلسلہ تالیف و تصنیف بند ہے اسلیے موجودہ زمانہ مین اس قسم کی تدوین کا کوئی ذریعہ نہین ہو رہا ہے طب یونانی کا بہت بڑا ذخیرہ برباد ہو رہا ہے اور ہم لوگونکو اسکا احساس

نہین۔جالینوس کی تمام کتابین ہمارے نصاب سے چھوٹی ہوئی ہین اور قریب قریب
سب کا ترجمہ ڈاکٹری مین کرلیا گیا ہے اگر ہم اپنے مجموعہ کو اکٹھا کرین تو معلوم ہوگا کہ بہت
سی باتین دراصل ہمارے یہان موجود ہین اور چونکہ وہ عام طور پر شائع نہین ہوئین اس لیے
ہمین انکی خبر تک نہین ہمارے مطبونکی حالت بھی ضرور درستی کے قابل ہے اور اگرچہ
مین اسکے متعلق اسوقت زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتا لیکن امید ہو کہ آپ سب صاحبونکو
ضرور اس سے اتفاق ہوگا نیز دواؤنکی حالت بہت کچھہ اضافہ اور اصلاح کی محتاج ہے
اور خاص ہندوستان مین بہت سی جڑی بوٹیان ایسی موجود ہین اور کوشش سے زیادہ
فراہم کی جاسکتی ہین جو ہر طرح کارآمد ثابت ہوان۔لیکن ہمکو اس طرف مطلق توجہ نہین ہمارے
مجربات کی یہ حالت ہو کہ جسکے پاس کوئی نسخہ ہوتا ہے وہ اوسے بُری طرح چھپاتا ہو جسکا ضروری
نتیجہ یہہ ہوتا ہے۔کہ وہ اسی کے ساتھہ ختم ہوجاتا ہے اسکے متعلق زیادہ
تر افسوس اس بات کا تھا کہ ہمارے پاس کوئی مرکز ایسا نہ تھا کہ جسکے ذریعہ سے ہم ان ادویہ کو
ملک مین پہونچا سکتے اور نئی نئی تجارب سے ملک کو فائدہ پہونچا سکے۔مین نے اس خاص
کمی کو پورا کرنیکے لیے چند معززین سے تحریک کرکے ایک دواخانہ (یونانی اینڈ ویدک
میڈیسنز کمپنی) کے نام سے جاری کرادیا ہے جسکی نسبت امید ہو کہ بہت مفید ثابت ہوگا
اور ہندوستان مین اس قسم کے مرکز کا کام دیگا ان سب باتونکے علاوہ خاص علم علاج مین
بہت سے نقص ہین اسلیے ہم سب کا جو ایک صفت مین شریک ہین باہمی متحد ہوکر فرض ہی
کہ اپنی مجموعی قوت سے ان نقایص کو رفع کرین ورنہ اب سمجھہ لیجئے کہ طب یونانی کا بہت
بڑا حصہ جاچکا ہے اور موجودہ وقت مین اوسکا بقیہ حصہ بھی جو ہم لوگونکے ہاتھہ مین ہو ہماری
بے اتفاقی کی وجہ سے بہت جلد نکل جائیگا۔

ان تمام باتون پر غور کرنا ہمارا فرض ہے اور اس فرض کو پورا کرنیکے لیے میری خواہش ہے کہ
ہر سال مختلف دیار و امصار کے اطبا ایک جگہہ جمع ہوا کرین اور باہمی اتحاد کے ساتھہ ان

باتون پر غور کرکے طب یونانی کی خدمت کیا کرین۔

بس اس سے زیادہ اسوقت کہنے کی ضرورت نہین ہے اور مین اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ خدا یتعالی ہم مین استقلال و ہمت دے کہ ہم اپنے فرائض دنیا کے ساتھ پورے کرکے سچی خوشی حاصل کرسکین۔

اسکے بعد حکیم رضی الدین خانصاحب نے مندرجہ ذیل تقریر کرکے ماقبل کی تائید کی۔

حضرات۔

یہ جلسہ جس غرض سے منعقد کیا گیا ہے اوسکو بہت کچھ جناب حکیم محمد اجمل خانصاحب نے اپنی بلیغ تقریر مین بیان فرمایا ہو اسیلیے مین اسکے اعادہ کی چندان ضرورت نہین سمجھتا البتہ اسقدر اختصار اگر کہنا بے محل نہین خیال کرتا ہون [illegible] کہ جو تجویز اسوقت حکیم صاحب موصوف نے ظاہر فرمایا وہ اونکا جدید خیال نہین ہو مجھکو جہانتک حکیم صاحب کے خیالات سے واقفیت ہی اوسکی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ مین نے اونکو ہمیشہ ان امور کی فکر مین مصروف دیکھا ہی جو طب یونانی کی فروغ و ترقی کا ذریعہ ہوسکتے ہون اور اوس نقصان کے پورا کرنے مین مفید ثابت ہونے والے ہون جو زمانہ کی مخالف رفتار سے طب یونانی کو پہونچا ہے۔

میرے اس بیان مین ہرگز مبالغہ نہین ہی کہ مدرسہ طبیہ (جسکے مکان مین یہ جلسہ ہی) یہ بھی حکیم صاحب کی ہی صواب اندیش رائے کا نتیجہ ہے اگرچہ اسکے بانی جناب غفران مآب حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خانصاحب تھے اونکے ہی مقدس ہاتھ سے اسکی بنیاد پڑی تھی اور اوسکے قائم ہونے سے قبل ہی وہ اپنے علمی و عملی فیوض سے شائقین کو مستفید فرماتے تھے لیکن ان اصول و قواعد کیساتھ انضباطی صورت پانا محض ان حکیم صاحب ہی کی مساعی و تجاویز کا اقتضا ہے میرے نزدیک اس مدرسہ کے قایم کرنیوالے اور مقاصد و قواعد کو عمومیت دینے والے ضرور حکیم صاحب تھے مگر اسکی اسکیم بنانیوالے یہی حکیم صاحب ہین۔ اسکے علاوہ اونکے عالم حیات مین بھی تمام نظم و نسق و تدابیر و بہبودی کی فکر مین انکو توجہ رہی ہے۔ اس مدرسہ سے جو بین فائدہ طب یونانی کو پہونچا وہ اظہار کی

احتیاج نہین رکہتا۔ ایک تعلیم یافتہ بڑے گروہ کا فن طب مین اضافہ ہوا اور طب یونانی کے اکثر نقصون کے بدنما اعتراض کا جواب مل گیا۔

مجلہ طبیہ جو مدرسہ طبیہ کے اسٹاف نے جاری کیا اسکا محرک بہی حضرت ہی کا ایما ہے۔ اس رسالہ نے موجودہ دور کے مذاق اور ضرورتونکی رعایت سے ملکی زبان مین طبی مسائل کو رواج دیا جس سے اہل ضرورت اوس آگہی کو بآسانی حاصل کرسکین جو ضخیم کتابونکے مطالعہ سے وقت کیساتھ میسر آتی ہے۔ اس رسالہ نے اوس کمی کا بہی معاوضہ کردیا کہ مغربی میگزینون کی طرح مہذب متین سلیس طریقہ سے طب یونانی کا اردو زبان مین اشاعت کرنیوالا رسالہ ملک مین تسلیم کرلیا گیا۔

یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی بہی حکیم صاحب کی تحریک سے ملکی ضرورتونکو عمدگی سے انجام دینے کے مقصد پر قایم ہوئی اور باوجود اسکی ابتدائی حالت ہوتے اوسکے معتمد بانیون نے یقین دلادیا کہ اوسکا قیام مفید ہی نہین بلکہ اہم جزو کا تکملہ دیباچہ ہے۔

اس تفصیل سے میرا یہ مدعا تھا کہ مین حکیم صاحب کی خاص دلچسپی طبی ترقی کے کامون کے ساتھ ظاہر کرکے بیان کرون کہ اطبا کی کانفرنس کے مقرر کرنیکی تجویز بہی اوسی دلبستگی کے تقاضہ سے ہے اور مین شل اونکے اور مفید کامونکے اوسکو بہی مفید تر کام سمجھتا ہون۔ حکیم صاحب کی یہ عمدہ تجویز جو کانفرنس کے نام سے تعبیر ہوکر ظاہر ہوئی فی الحقیقت لائق قدر ہے۔ تمام یونانی اطبا جو فن طب کے سررشتہ سے اتحادی تعلقات مین منسلک ہین مقامی دوری یا اپنے اپنے مشاغل کی مزاحمت سے اتفاقیہ بہی ایک جگہ جمع نہین ہوتے اور نہ اپنی مفید تجارب وخیالات سے ایک دوسرے کو واقف کرسکتے ہیں۔ یہ کانفرنس ایسا واسطہ ہوگی کہ اوس فطری رابطے مخالف (دوری) کو ہٹادیگی ایک کو دوسرے کے تجربہ مشورہ اور معلومات سے فائدہ اوٹھانیکا بسہولیت موقعہ ملیگا اسکی اصلاحی کوششون سے خوبیان فن طب کی اون کمزوریونکو جو استغنا سے پیدا ہوگئی ہین اراکین کانفرنس اپنی متفقہ کوششو سے دور کرینگے۔ اسکی نظیر یورپ کی طبی سوسائٹیان اور کانفرنس کی مجالس ہین جنہون نے طب جدید

(ڈاکٹری) کو انتہائی ترقی کے پایہ پر پہونچا دیا ہے۔

حکیم صاحب مین آپکی اس تجویز کی دلی شکرگذاری کے ساتھ تائید کرتا ہون مجھے امید ہے کہ جو برکتین اس کانفرنس کے قائم کرنے مین سمجھی گئی ہین یہ کانفرنس اپنے قایم ہونیکے بعد اونکو عملاً دکھا دیگی

اسکے بعد مندرجہ ذیل تجاویز بتحریک عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب وبتائید جناب حکیم احمد سعید خانصاحب پاس ہوئین۔

(۱) سالانہ جلسہ اطباء ہندوستانی اور مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ طبیبون کا ہر سال مدرسہ طبیہ کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ہوا کرے۔

(۲) اس جلسہ کے اغراض حسب ذیل ہونا چاہئین۔

الف یونانی طب کی خدمت تالیف تصنیف اور تراجم سے وقتاً فوقتاً کرنا۔

ب یونانی طب کی خدمت مطبونکی درستی اور باقاعدگی سے کرنی.

ج - ایضاً فن ادویہ کی ترقی اور مجربات کی اشاعۃ بذریعہ یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی دہلی کرنا

د- علم علاج مین اضافہ کرنا اور ترقی دینا۔

ہ - مدرسہ طبیہ اور اسکے اغراض سے ہمدردی کرنی۔

بتحریک حکیم احمد سعید خانصاحب وتائید حکیم رضی الدین خانصاحب قرار پایا کہ ایک سب کمیٹی دہلی مین مقرر ہونا چاہئے جو ان اغراض کی وقتاً فوقتاً تعمیل کرتی رہے۔

بتحریک جناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب وتائید حکیم قاسم علیخانصاحب حضرات ذیل اوسکے ممبر مقرر کیے گئے اور قرار پایا کہ جو اطبا دہلی اسوقت تشریف نہین لاے اونسے ممبر ہونیکی تحریک کی جاے۔

حکیم رضی الدین خانصاحب حکیم بشارت علی صاحب حکیم علی احمد خانصاحب حکیم قاسم علی خان صاحب مولوی حکیم عبدالرشید خانصاحب مدرس مدرسہ طبیہ مولوی حکیم عبدالرحمن خانصاحب

حکیم عبدالرزاق صاحب مدرس مدرسہ طبیہ۔ ڈاکٹر امیر حمید صاحب حکیم محمد حیات خانصاحب حکیم اعظیم اللہ خانصاحب حکیم محیب الدین خانصاحب حکیم مظفر علی صاحب حکیم فضل رحیم صاحب حکیم امیر حسن صاحب حکیم ایوب حسن صاحب حکیم محمد اسمعیل صاحب حکیم حافظ نیاز احمد صاحب حکیم ہاشم علی خانصاحب۔ حکیم مکرم الدین صاحب

بتحریک حکیم رضی الدین خانصاحب وبتائید حکیم قاسم علیصاحب عالیجناب حکیم محمد اجمل خانصاحب اسکے لائف سکرٹری اور حکیم احمد سعید خانصاحب لائف جائنٹ سکرٹری مقرر کیے گئے۔

اسکے بعد عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب نے تحریک کی کہ اس مجمع کے ساتھ ہمکو ایک طبی نمایش بھی منعقد کرنی چاہیئے جسکے ذریعہ سے ہمکو عملی ترقی کا بھی موقعہ ملے اوس نمایش مین نقشہ جات تشریح کتب قدیم طب یونانی ادویات اوزان یونانی۔ آلات کشید اور دیگر آلات دواسازی وغیرہ وغیرہ رکھنے چاہیئن حکیم محیب الدین صاحب اور دیگر ممبران نے بالاتفاق تائید کی اور تحریک مذکور پاس ہوئی۔

اس کانفرنس کے لیے مختلف نام ممبران موجودہ نے پیش کیے مگر آخرین بالاتفاق یہ قرار پایا کہ سب صاحب خوب غور کرین اور آیندہ جلسہ لوکل سب کمیٹی مین پیش کرین تاکہ نام تجویز کر لیا جاے۔

آخرین یہ تجویز ہوا کہ اس کارروائی کی ایک نقل مندرجہ ذیل اخبارات مین بھیجدینی چاہیئے۔
مجلہ طبیہ دہلی۔ البشیر اٹاوہ۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ وطن لاہور۔ وکیل امرتسر

ان سب کارروائیون کے بعد صدرنشین صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور باقاعدہ جلسہ برخاست ہوا

جائنٹ سکرٹری

شکریہ

ہم مہتمران مجلہ طبیہ دہلی جناب حکیم وحید الحق صاحب طبیب ریاست بختیارپور کے دل سے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے مجلہ طبیہ دہلی کے ساتھ خاص ہمدردی فرما کر تمام حق کمیشن کی قیمت جو اپنے جوہر مانی اینڈ میڈیک کمپنی ادویہ طلب ہامیں عنایت فرمائی۔ مجلہ طبیہ کے معاونین کیواسطے عمدہ نظیر ہے +

مہتمران مجلہ طبیہ دہلی

مضامین عامہ

بدن کی ساخت

نمبر ۲۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۵) **ناری**۔ یہ رنگ نارنجی سے بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اسمین زردی اس قدر تیز اور سرخی مائل ہوتی۔ ہے کہ اُس مین آگ کے شعلہ کی سی چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ رنگ صفراوی اجزا کی پیشاب مین زیادہ کثرت اور صفراوی امراض کی شدت کے وقت ہوتا ہے۔

(۶) **زعفرانی**۔ یہ رنگ سب سے زیادہ تیز اور نہایت چمکدار ہوتا ہے۔ اس مین اس قدر گہری زردی ہوتی ہے کہ شدت اجتماع اجزا کے باعث مثل زعفران کی پنکھڑیون کے سرخی مائل چمکدار معلوم ہوتا ہے۔ جب قارورہ کا رنگ ایسا تیز ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اس مین صفرا کی مقدار بہت زیادہ اور اُس کی حدت بہت بڑہی ہوئی ہے

(۲) **سرخی**۔ قارورہ کے رنگون مین دوسرا نمبر سرخی کا ہے۔ کیونکہ جب قارورہ مین صفرا کی زیادتی کے باعث اس کی زردی حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اُس مین سرخی کی چمک نمودار ہونے لگتی ہے لیکن اس جگہ سرخی سے ہماری مراد وہ سرخی نہین ہے۔ بلکہ حقیقت مین وہ سرخی مراد ہے جو قارورہ مین خالص سرخی پیدا کرنے والے اجزا کے غیر معمولی اختلاط سے ہوتی ہے۔

یونانی اطبا نے پیشاب کی سرخی کے چار مراتب بیان کیے ہین (۱) اصہب۔ یہ رنگ نہایت ہلکا سرخ ہوتا ہے جسکو عموماً پیازی رنگ کہتے ہین ضعف گردہ کی حالت مین اکثر پیشاب اسی رنگ کا آیا کرتا ہے کیونکہ جب گردے ضعیف ہو جاتے ہین اسوقت وہ پیشاب کے فضلات کو خون سے اچھی طرح چھانٹ نہین سکتے اور اس خون کو جو اُنکے پاس بغرض تغذیہ پہنچا ہے اپنی تغذیہ مین صرف نہین کر سکتے۔ باقی آیندہ سید محمد عبدالرزاق

افلاطون کا حال

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

کہتے ہین کہ افلاطون کے شاگرد اگرچہ بڑے بڑے فاضل تھے لیکن (ارسطو) سب شاگرسون
پر شرف لے گیا۔ لکھا ہے کہ اوس زمانہ کے حکیم افلاطون سے حسد کرتے تھے اور نہ پروا کرتا تھا
بلکہ اگر وہ لوگ اس سے کوئی بات پوچھتے تو معقول جواب دیتا۔ بعض مورخین کا قول ہے
کہ اسکا بڑا مسئلہ یہ تھا کہ تمام جہان مین دو چیزین ایسی ہین کہ ایک دوسرے پر موقوف نہین اور
عالم اون ہی سے بنا ہے ایک اونین سے وہ ہے جس سے ہر شے بنی ہے اوسکا نام مادہ
ہے۔ دوسری وہ جسنے ہر شے بنائی ہے اور وہ خدا ہے وہ کہتا تھا کہ خدا تعالی نے عالم کو اوس
مادہ سے بنایا ہے کہ جو پہلے سے بے قاعدہ اور بے ترتیب موجود تھا اور اوسنے مادہ کی یہ
تعریف کی ہے کہ وہ وہ شے ہے جسمین کوئی صفت یا شکل بالفعل موجود نہین لیکن کسی شکل
یا صفت کے حاصل کرنیکی اوسمین قابلیت پائی جاتی ہے اور خدا تعالی کی ذات کی تعریف اس
طرح پر کی ہے وہ عقل عظیم غیر مادی ہے نہ اوسکا آغاز ہے نہ انجام تغیر و تبدل کو اوسمین راہ نہین
اور اوسکا تصور عقل کر سکتی ہے۔ کہتے ہین کہ آخر عمر مین افلاطون نے خلق سے کنارہ کر کے عبادت
خدا مین مشغول ہوا اس نے اپنے بیگانہ کو بہت نفع پہنچایا۔ گندمی رنگ میانہ قد خوبصورت
خوب سیرت۔ داڑہی خوبصورت۔ بال کم۔ تہوڑی مین سیاہ تل۔ کشیدہ بازو لطف سخن صحرا
نشین۔ تنہائی پسند۔ ورزش کا بہت شوق تہا ضعیفی تک اعضا قوی تھے گوشہ صحرا مین اکیلا
بیٹھا رویا کرتا۔ لکھا ہے کہ افلاطون کے رونیکی آواز دو دو میل تک جایا کرتی تہی اگر کسی کو اس سے
ملنے کی ضرورت ہوتی تو آواز کے ذریعہ سے جا پہنچتے۔ ادب و علم و صبر و شکر مین کامل تہا جب
اکیاسی برس کی عمر ہوئی جہان فانی سے عالم باقی کی طرف کوچ کیا۔ اوسکا قول ہے تمام چیزین
جن پر آدمی فخر کرتا ہے صحت بدن سے حاصل ہوتی ہین۔ اوس چیز کے حاصل کرنے مین

کسی کو تمہارا بھلا ہو۔ یاد رکھو ہر چیز کی اصل پرہیزگاری ہے۔ اے بھائی ظلم اور فسق سے بچو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ جو شخص موجود پر قناعت نہ کرکے زیادتی کی طلب مین رہیگا وہ ہمیشہ رنج و مصیبت اوٹھائیگا۔ حق ظاہر ہے راہ راست ظاہر ہے۔ ایک جوان کہ جسکو مال و ملک و خزانہ باپ کا بہت ہاتھ لگا اور اوسنے چند روز مین کھا پی کر صاف کر دیا اوسکو دیکھکر کہا کہ زمین آدمی کو کھاتی ہے یہ جوان زمین کو کھا گیا۔ جو شخص لوگونکو کار خیر کی طرف رغبت دلاوے اور آپ اس نعمت سے محروم رہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہاتھ مین چراغ اورونکو دکھانیکے واسطے رکھے۔ مالدار وہ ہے کہ تدبیر عقل سے مال جمع کرے اور ویسے کام مین خرچ کرے کہ اوسکا فیضان مرنیکے بعد جاری رہے نہ کہ جمع کرے اور خرچ کرنا نہ جانے۔ کسی نے کہا ایسا ہی کوئی ہوگا کہ جسکے قول و فعل بے عیب ہونگے۔ جو کوئی کسی امر مین جو تجھہ مین نہو تیری تعریف کرے تو اوسکو دل مین جگہہ نہ دے۔ کمزور آدمی پر خفا ہونا عقل کے نزدیک پسندیدہ نہین

باقی آیندہ

راقم حکیم احمد اللہ عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

طبی پہیلیان حل طلب

اگرچہ بظاہر یہ مضمون عوام کے لیے غیر مفید معلوم ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جاے تو اطبا کی طبع آزمائی اور انکو علم الادویہ کے حفظ کرنیکا شوق دلانے والا اور اسماء ادویہ کی تحقیقات اُن کی افعال و خواص کے یاد رکھنے کی طرف متوجہ کرنیوالا۔ تجویز نسخہ کے وقت ذہن کی رسائی کا ٹھیک امتحان کرنیوالا اور علاج کے وقت قوت مفکرہ کو انتخاب ادویہ مناسبہ کا عادی کرنیوالا ہے اسلیے ہم اسکو ذیل مین درج کرتے ہین غالباً اسے ہمارے اکثر احباب دلچسپی کے ساتھہ پڑھینگے

اڈیٹر

(۱) ایک دوا ہے جسکے چار حرف ہین اول (ص) اور آخر (م) گرم پانی مین پیسکر پیشانی پر لیپ کرتے ہیں نزلہ کے سے پڑنا اور درد سر جاتا رہتا ہے میرا مجرب ہے۔

(۲) زعفران اور سادمی اسکے وہ دوا جسکے چار حرف ہین اول (خ) اور آخر (ع) دونون کو پیسکر ناک مین پہونکنے سے درد شقیقہ فوری جاتا رہتا ہی

(۳) ایک دوا چار حرفی ہے اوسکا روغن نکالکر بجاے درد شقیقہ ملین فوراً درد جاتا رہیگا اول (ق) اور آخر (س) ہے - میرا مجرب ہے -

(۴) ایک دوا پنج حرفی ہے اول (ک) اور آخر (ر) ہے گلاب مین پیسکر پیشانی پر لگائین صداع حار کے لیے بیحد مفید ہے -

(۵) ارنے اوپلہ کی راکھہ اوس دوا کے دودہ مین جسکے چار حرف ہین اول (ز) اور آخر (م) تر کرکے خشک کرلین زکام مین جو درد سر ہوتا ہے اور نزلہ بند ہوتا ہے اُسکے سونگھنے سے دس منٹ کے بعد چھینکین بکثرت آکر ریزش نکل جاتی ہے اور درد کو آرام ہوجاتا ہے

(۶) ایک دوا جسکے تین حرف ہین اول (م) اور آخر (ک) اسکے سونگھنے سے اور لگانے سے جس شخص کے دماغ مین سردی ہو اوسکو بیحد قوت پہنچتی ہے -

(۷) ارنڈ کے پتے سبز لیکر اوس دوا کے ساتھہ جسکے تین حرف ہین اول (م) اور آخر (ح) پیسکر ضماد کرنا گنج کے لیے بیحد نافع ہے -

(۸) اگر اوس دوا کو جسکے چار حرف ہین اول (خ) اور آخر (ل) بھونکر روغن زیتون مین ملاکر سر کے زخمون پر لیپ کیا جاے تو بہت جلد آرام ہوجاتا ہے پھر کسی دوا کی ضرورت نہین رہتی

(۹) ایک دوا جسکے پانچ حرف ہین اول (ج) اور آخر (ر) نصف دانگ لڑکے کی مان کے دودہ مین گھسکر بچہ کو پلائین ام الصبیان کے لیے بیحد نافع ہے -

(۱۰) انسان کے سر کی وہ چیز جسکے تین حرف ہین اول (ع) اور آخر (م) اوسکو خوب باریک پیس لو اور سات ماشہ صبح کے وقت بلاناغہ تین روز تک مرگی والے کو پھکاؤ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہوجائیگا -

(۱۱) ایک دوا ہے جسکے چار حرف ہین اول (ن) اور آخر (ج) اور دوسری دوا ہے جسکے

چہ حرف ہین اول (الف) اور آخر (ن) ان دونون دواؤنکو خوب باریک پیسکر چنے کی
برابر گولیان بناؤ اور ایک گولی ادرک کے عرق مین گھسکر سکتہ والے کے موہنہ مین ڈالدو
بہت جلد ہوش مین آجائیگا اور اچھا ہو جائیگا۔

(۱۲) ایک دوا جسکے پانچ حرف ہین اول (م) اور آخر (ی) پیسکر نبات سفید مساوی ملاکر
سفوف بناؤ اور تین ماشہ ہر روز بلاناغہ پہانک لیا کرو تو قوت حافظہ کو ترقی ہو نسیان دور ہو

باقی آیندہ

حکیم فرید احمد عباسی طبیب ریاست بھیکم پور

ہیمیو پیتھک

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ہیمیو پیتھک علاج کا موجد ڈاکٹر ہیمن ہے اوسکے دل مین پہلے پہل یہ خیال گذرا کہ کونین
جو تپ مین بلاشبہ مفید ہے اوسکے فائدہ کی بنا کس قاعدہ پر ہوسکتی ہے اسکا پتہ لگانیکے
لیے اوسنے چاہا کہ تہوڑی کونین یون ہی کہاکر دیکہو اور آزماؤ کہ صحت کی حالت مین اسکا اثر
بدن پر کیسا ہوتا ہے چنانچہ تہوڑی سی کونین اوسنے پہانک لی تہوڑی دیر کے بعد اوسکو بخار
آگیا اور ٹہیک اوسی قسم کا بخار آیا جسکے واسطے کونین مفید ہوتی ہے یعنی جو جو عوارض اس دوا کے
استعمال سے پیدا ہوے اور جن جن عوارض کو کونین دفع کیا کرتی ہے دونون یکسان اور متحد
پاے گئے غرض اس طریقہ سے ہیمن ڈاکٹر نے ایک بڑی عظیم ایجاد کی بنا ڈالی اوسکو صرف
دوا ایک ہی تجربو نسے تسکین نہوئی بلکہ مختلف دواؤنکی آزمایش لگاتار کرتا رہا ان سب آزمایشون کا
نتیجہ پہلی آزمایش کے نتیجہ سے کچہہ بہی خلاف نہوا یعنی ان دواونکے استعمال سے وہ ہی امراض
پیدا ہوے جنکے لیے وہ دوائین دی جاتی ہین غرض تہوڑے ہی عرصہ مین تین سو کے قریب
دواؤنکی خاصیتین معلوم ہوگئین۔ پس مین حضرات اطبا کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ اور
کوئی ایجاد نہین کرسکتے تو اسی قاعدہ سے نئی نئی دوائین ایجاد کرین۔ جب ڈاکٹر ہیمن نے

دیکھا کہ اس نئے طریقہ سے علاج کرنے مین اگرچہ مریض کو شفا ہو جاتی ہے لیکن ابتدا مین مریض
کے علامات مرض شدید ہو جایا کرتے ہین اسلیے اوسنے دوا کی مقدار کم کرنیکا طریقہ اختیار کیا
وہ اسکو یون کرتا تہا کہ دوا کسی ایسی حل کرنے والی شے کیساتہ جیسے پانی یا مصری مرکب کرتا
جو تقریباً بے اثر ہوتی تہی اس طریقہ سے ڈاکٹر مذکور نے دریافت کیا کہ کتنے ہی درجہ تک
تقلیل کیون نہ کی جاے دوا ونکی قوت شفا زائل نہین ہو سکتی   باقی آیندہ

حکیم فرید احمد عباسی طبیب ریاست بہیکم پور

اقوال الاطبا متعلق حفظ صحت

(۱) پانچ چیزین صحت کی حفاظت کرتی ہین اول ریاضۃ۔ دوم کہانا۔ سوم پینا۔ چہارم سونا۔
پنجم جماع کرنا۔ سب اعتدال کے ساتہ ہون۔   بقراط

(۲) بعض اوقات کہانے پینے سے ایسی سمیت پیدا ہوتی ہے جیسی زہر کہانیسے۔ بقراط

(۳) بہنا ہوا گوشت بہ نسبت شوربہ دار کے مقوی ہے۔   جالینوس

(۴) مقوی غذا یا دوا علحدہ استعمال کرو کسی کو شریک مت کرو۔   ابن وافد

(۵) خوشی غذا کو خوب ہضم کرتی ہے اور بہت عمدہ جزو بدن ہوتی ہے غم اور ہم غذا کو فاسد
کرتے ہین اور اچہی طرح بدن کو نہین لگنے دیتے۔   جالینوس

(۶) روزانہ بخار جبہی ہوتا ہے کہ معدہ خراب ہوتا ہے جس طرح چوتہیہ مین طحال۔ جالینوس

(۷) معدہ اور امعا جو غذا انکے پاس سے ہو کر گذرتی ہے اوس سے ہی غذا لیتے ہین اور جگر کی
ذریعہ سے ہی غذا حاصل کرتے ہین -   جالینوس

(۸) صاحب رعشہ کو مسہل قوی یا کسی قسم کا استفراغ قوی نکرنا چاہیئے دہیرے دہیرے استفراغ
کرنا اور مالش کرنا ہو کا پیاسا رکہنا نہایت مفید ہے۔   رازی

(۹) زیادہ جماع کرنا حرارت غریزی کو بجہاتا ہے اور حرارت غریبی کو مشتعل کرتا ہے اس وجہ سے

افعال طبعیہ ضعیف اور قوۃ ساقط ہو جاتی ہے - فانتھوا ایہا الاخوان ابن نوح القمری

(۱۰) بڈہونکی صحت کی حفاظت سونیکے بعد تمام بدن پر روغن چنبیلی کی مالش کرنا۔ ایک میل صبح یا شام کو چلنا گھوڑے پر سوار ہونا۔ میٹھے پانی سے نہانا گرم تر غذا ونکا کہانا۔ جالینوس

(۱۱) بدن کی قوت کے لحاظ سے غذا کہاؤ اگر معدہ مین ضعف ہے کیسی ہی عمدہ غذا کہاؤ گے جب اوسکے اندازہ سے ذرا بہی زائد ہوگی فاسد ہو جائیگی۔ بقراط

(۱۲) عمدہ دلیل قوۃ کے قوی ہونیکی نبض کا قوی اور مستوی ہونا ہے اور نبض کے عظیم ہونیسے بہی طبیعت کی قوۃ سمجھنا چاہیئے۔ جالینوس

(۱۳) جس طرح اخلاط کا اثر اخلاق پر ہوتا ہے اسی طرح اخلاق سے اخلاط متاثر ہوتے ہین جس شخص کے مزاج مین غصہ زیادہ ہوگا صفرا ضرور زیادہ پیدا ہوگا۔ بقراط

(۱۴) اطباء یونان کا قاعدہ تہا کہ جب کوئی مریض کسی تدبیر سے اچہا نہوتا تہا اوسکو طبیعت پر چہوڑ دیتے تہے اس وجہ سے کہ طبیعت انسانی قدرتی طور پر تمام اعضا اندرونی بیرونی کی محافظ ہے ہر عضو کے پاس اوسکے موافق غذا پہونچاتی ہے اور جب کسی عضو مین بیماری ہوتی ہے اوسکا علاج کرتی ہے طبیب کا کام طبیعت انسانی کی مدد کرتا ہے۔ جالینوس

باقی آیندہ   حکیم فرید احمد عباسی طبیب ریاست بہیکم پور

قوانین کلیہ

مخفی نرہے کہ اگر مادہ کامل الانصاب ہو یعنی منقطع ہو چکا ہو انصاب اوسکا پس واجب ہے یا تنقیہ کرنا نفس عضو سے یا نقل کرنا طرف عضو قریب مشارک کے پہر استفراغ کرنا اوس سے جیساکہ امراض رحم مین فصد صافن اور ورم لوزتین مین فصد عرق تحت اللسان لیجاتی ہے شرائط نقل مادہ کی تین ہین اول خسیس ہونا عضو منقول الیہ منقول عنہ سے اسی وجہ سے نقل مادہ نزلہ کا دماغ سے طرف انف کے بہتر اور طرف ریہ کے نامناسب ہے۔

دوم مشارکت عضو ماوف منقول عنہ اور منقول الیہ کے درمیان مین اسی نظر سے امراض کبد
مین فصد باسلیق ایمن کی بوجہ محاذات اور مشارکت قریبہ کے اولی ہی باسلیق ایسر اور قیفال
سے -

سوم متحمل اور صابر ہونا عضو منقول الیہ کا مواد منجذبہ پر جیسا کہ مفارغ ثلثہ صابر اور متحمل ہوتے ہین
اعضائے رئیسہ کے مواد مندفعہ سے پس انجذاب مادہ نزلہ کا طرف ریہ کے بوجہ عدم تحمل اوسکے
کے منع ہے اور اگر مادہ کامل الانصباب نہو یعنی ہنوز انصباب اوسکا واقع ہو پس واجب ہے
جذب کرنا اوسکا ساتھ مراعات شرائط اربعہ کے اول مخالفت جہت جیسا کہ جذب کیا جاتا ہے
مادہ یمین سے طرف یسار کے اور فوق سے طرف اسفل کے اور قدام سے طرف خلف کے اور بالعکس
دوم مراعات مشارکت جیسا کہ طمث حبس کیا جاتا ہے وضع محاجم سے ثدیین پر جذباً الی الشریک
سوم مراعات محاذات جیسا کہ امراض کبد مین فصد باسلیق ایمن کی اور امراض طحال مین فصد
باسلیق ایسر کی لیجاتی ہے -

چہارم تبعید فی المحاذاۃ جیسا کہ فصد اسیلم ایمن امراض کبد مین اور فصد اسیلم ایسر امراض طحال مین
کشود کی جاتی ہے -

واضح ہو کہ مخالفت فی الجہتین جذب مین منع ہے فقط مخالفت جہت واحد کی بلکہ اطول کی کفایت
کرتی ہے اسی وجہ سے جذب کرنا مادہ دست راست کا طرف پاے چپ کے منع ہے اور طرف
پاے راست کے درست بلکہ افضل ہے جذب کرنیسے طرف دست چپ کے بھی اور جذب
کبھی ہوتا ہی طرف خلاف قریب کے اور کبھی طرف خلاف بعید کے پس وہ شخص کہ جسکے اعلی جسم سے
خون کثیر جاری ہووے پس رعاف لانا جذب ہے خلاف قریب کی طرف اور اخراج دم کا
عروق اسافل بدن سے جذب ہے خلاف بعید کی طرف اور جبکہ جذب کرنا مادہ کا بغیر استفراغ
کے منظور ہووے لازم ہے کہ درمیان مجذوب منہ اور مجذوب الیہ کے بعد معتدبہ ہووے
اسواسطے کہ بر تقدیر مقاربت کے خوف استرجاع مادۂ مجذوبہ کا ہے طرف مجذوب عنہ کے -

اور جذب کرنا مادہ کا ہنگام امتلاے بدن کے منع ہے تاکہ منجذب نہو طرف عضو مجذوب الیہ کے
مادہ کثیرہ کہ جسکا دفع اوس سے دشوار ہو اور جذب کرنا مادہ کا ہنگام توجہ اوسکی کی طرف عضو
مجذوب عنہ کے بہی منع ہی کیونکہ جذب معین ہے اندفاع مادہ اخربی کے تئین طرف عضو
مجذوب عنہ کے اوسقدر کہ دشوار ہووے دفع اوس مادہ کا جذب کرنیسے۔

اور تسکین دینا وجع کا ضروری ہے اگر عارض ہو مجذوب عنہ کے تئین تاکہ تعارض بین الجذبین
واقع نہووے کیونکہ وجع جاذب مادہ کی ہی طرف موضع اپنے کے۔

مخفی نرہے کہ جسوقت فصد اور اسہال دونون واجب ہووین پس اگر مقادیر اخلاط کی نسبت
طبیعی پر ہون یعنی خون زیادہ ہو بہ نسبت بلغم کے اور بلغم بہ نسبت صفرا کے اور صفرا بہ نسبت سودا
کے ابتدا فصد سے کیجاوے اور بعد اوسکے بر تقدیر ہونے خلط غالب کے استفراغ و بر تقدیر
نہونے غلبہ کسی خلط کے اکتفا فصد پر کرنا چاہیئے اور اگر کمیت اخلاط کی نسبت طبیعی پر نہووے
اول خلط غالب خارج کیا جاوے اور بعد اوسکے فصد لی جاوے اور ہونا مہلت کا درمیان
مین ضرور ہے تاکہ تواتر استفراغات سے ضعف عارض نہووے۔

واضح ہو کہ اگر اسہال سے ازالہ امتلا کا باعتبار کمیت اخلاط کے مقصود ہو واسطے مسہل کے
فصل ربیع بہتر ہے کیونکہ اوسمین اخلاط بکثرت ہوتے ہین اور اگر ازالہ امتلا کا باعتبار
کیفیت کے مطلوب ہو فصل خریف واسطے مسہل کے اختیار کی جاوے کیونکہ مواد اسمین
بیشتر ردی اور فاسد ہوتے ہین اور اجتناب مسہل سے گرما مین اس وجہ سے ہی کہ مجتمع ہونا
حرارت ہوا اور دوا اور اخلاط کا موجب فساد مزاج اور باعث احداث حمی کا ہے اور احتراز
مسہل سے سرما مین بنظر جمود اخلاط اور کثافت اعضا کے ہے اور یہ تعین فصول کا واسطے
مسہل کے صحت مین ہے بطور تقدم بالحفظ کے مگر ہنگام ادعاے ضرورت مرض کی ہر وقت
وقت مسہل کا ہی کیونکہ جائز نہین ہے توقف مسہل کا مرض مین اسواسطے کہ باقی رہنا مرض کا
مدت طویلہ تک البتہ ردی اور باعث خطر کا ہی۔ باقی آیندہ راقم حکیم محمد عبد المجید میرٹھی

الادویہ

مجرب نافع امراض چشم

جناب ایڈیٹر صاحب دو نسخے امراض چشم کے لیے نیازمند کے تجربہ مین بارہا آچکے ہین جو رمد شدید۔ ضربان چشم۔ سرخی کہنہ۔ جالہ و پہولہ کے لیے ازحد مفید ہین ہدیہ ناظرین کرتا ہون زیادہ

والسلام

(۱) قرنفل ۱۵ عدد۔ افیون خالص پختہ یک فلوس۔ لیمون کاغذی ۱۲ عدد۔ پہٹکری سرخ ۱ ماشہ۔ رسوت یک فلوس۔ جملہ ادویہ کو کڑاہی آہنی مین ڈالکر دستہ آہنی سے تہوڑا تہوڑا آب لیمو مقطر ڈال کر خوب رگڑین حتی کہ کل لیمون کا پانی جذب ہو کر سخت گولی باندہنے کے قابل ہو جاوے پس گولیان بمقدار کنار صحرائی باندہ کر نگاہ رکہین وقت ضرورت دو گہڑی دن باقی رہنے سے پیشتر پانی مین گہسکر آنکہہ مین لگائین تجربہ مرات

ایضاً

رسوت ۱۰ تولہ۔ پہٹکری خام ۵ تولہ۔ سمندر جہاگ ۲ تولہ۔ نیلہ تہوتہا ۱ تولہ۔ افیون ۶ ماشہ۔ اول تمام دواؤنکو پانی مین رات کو بہگو کر رکہدین صبح صاف مقطر پانی لیکر کڑاہی آہنی مین پکائین حتی کہ قوام ہو جاوے بعدہ ۱۲ عدد لیمون کاغذی کا پانی نکالکر اسمین ڈالدین اور پہر پکائین جب گولی باندہنے کے قابل ہو جاوے گولیان بناکر بحفاظت رکہہ چہوڑین عندالضرورت نیم کی پتی سے گولی پکڑین اور ایک دو قطرہ پانی خالص کا دیسی سیپ مین ڈالکر گہسین اور سلائی سے شب کو آنکہہ مین لگائین الازیادتی دوا کا لحاظ رکہین۔ خاصیت ہر دو نسخون کی ایک ہی ہے مگر اول سے آخر قوی ہے استعمال اگر یکی بعد دیگرے ہو تو بہت انسب فائدہ بخش ہوگا۔

راقم نیاز آگین حکیم محمد معین

از بسی سرہند

نہایت سہل مجربات اور طبی نکات

سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۳ جلد ۴

(۱۹) جسوقت انسان بالکل تندرست ہو اور کسی خطرناک بیماری مین مبتلا نہو تو اوسکے ناخن ۱/۳۲ انچہ فی ہفتہ کے اوسط سے بڑہتے رہتے ہین۔ بیماری کی نسبت بحالت صحت وہ تیزی سے بڑہتے ہین اور سردی کی نسبت گرمی مین وہ زیادہ بڑہتے ہین کیونکہ موسم گرما مین انسانی جسم سے گندی مادون کا خروج بکثرت ہوتا ہے بائین ہاتھہ کے ناخن دائین ہاتھہ کے ناخنون سے ہر حالت مین کم رفتار سے بڑہینگے۔ انگلیون مین سے درمیانی انگلی (وسطی) کے ناخن تیز سے تیز سرعت کیساتھ نشو ونما پاتے ہین۔ سب سے سست چہوٹی انگلی پر اور اوس سے ذرا زیادہ انگوٹھے پر محققون نے تجربہ کر کے معلوم کیا ہی کہ ناخن باوجود نہایت کوشش وحفاظت کے دو انچہ سے زیادہ نہین بڑہ سکتا اور جب اس حالت پر پہونچتا ہے تو خود بخود ٹوٹتا اور گرنا شروع ہو جاتا ہے۔

(۲۰) امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے دریافت کیا ہے کہ برف سے پانی ٹھنڈا کر کے پینا عمر کو کم کرتا ہے اور یہ بات درست معلوم ہوتی ہے لانطفاء الحرارۃ الغریزیۃ

(۲۱) اگر نومولود بچہ کو نمک آمیز پانی سے نہلایا جاوے تو وہ بچہ اکثر چیچک نکلنے سے محفوظ رہیگا۔

(۲۲) کرٹمی کا سفید جالا قند سیاہ مین ملا کر کہلانیسے لرزہ کے بخار سے آرام ہو جاتا ہی۔

(۲۳) گدہے کے سم کا چہلا بنا کر بچہ کی چہوٹی انگلی مین پہنانے یا گلے مین لٹکانیسے عارضہ ام الصبیان نہین ہوتا باقی دارد

حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ
موکل ضلع لاہور

تحقیق زرود اور بزرالورد

میرے ایک لائق مہربان مولوی حاجی سید غنیمت حسین صاحب نے مجھسے بیان کیا کہ یہاں گلبوٹہ کے دو طبیبوں مین اختلاف ہے ایک کہتے ہین کہ زرورد اور بزرالورد دونون ایک ہی چیز ہے یعنی زرورد ہی کو بزرالورد بھی کہتے ہین اور دوسرے یہ کہتے ہین کہ دونون دو چیزین مختلف ہین زرورد زیرہ گلاب ہے اور بزرالورد بیج اوسکا۔

پس اپنی بساط کے لائق پہلے اس امر کی کوشش کرونگا کہ ان دونون رایون سے کونسی رائے صحیح ہے اور کون غلط۔ اسکی غلطی کی وجہ کیا ہے بعد اسکے دونون کلامون مین تطبیق دونگا کہ بنا بر کثرت استعمال زرورد کے ممکن ہے کہ بزرالورد سے زرورد مراد لیا جاوے۔

تحقیق زرود گلاب کے پہول کے بیچ مین ننہا ننہا سیاہ رنگ کا دانہ ہوتا ہے جسکو زیرہ گلاب بہی کہتے ہین اور بزرالورد بعد گرجانے پتیان پہول کے نیچے کی جانب ایک پہل ہوتا ہے پہلے سبز پھر بتدریج سرخ ہو جاتا ہے قریب قریب مقدار اور شکل مین مشابہ عناب کے اسکے اندر بیج ہوتے ہین خلاف وار مثل بیج کسوم اسی کو بزرالورد بھی کہتے ہین۔ غرض یہ دونون چیزین الگ الگ ہین باعتبار وضع اور محل کے اور مقدار اور شکل اور رنگ کے ہی جنکی رائے ہے کہ زرورد اور بزرالورد دونون دو چیز ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

اور جنکی یہ رائے ہے کہ دونون ایک ہی چیز ہے وہ سراسر غلط ہے۔ کما قال الشیخ فی القانون وبزرہ اقوی مافیہ قبضا وکذالک الزغب الذی فی وسطہ۔ اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ تصرافی مین لکھا ہے قال صاحب السعی المشہور بین الاطباء من بزرالورد انہ ہو الزغب الذی فی وسطہ ولکنہ لیس ببزرۃ فی الحقیقۃ لان الورد اذا بقے علی شجرۃ الی ان ینتشر ورقہ والزغب الذی فی وسطہ انعقدت لہ ثمرۃ ماکولۃ شبیہۃ فی لونہ ومقدارہ وشکلہ بالطف من العناب وطعمہ مرکب من قبض وحموضۃ مرۃ لذیذۃ قدریۃ واکلت منہ وکان فی باطن ذالک الثمر حب لہ قشر صلب کصفار حب القرطم

فذالک الحب ہو بزر الورد بالحقیقة وہو الذی اذازرع اخلفه انتہی کلامہ اور ایسے ہی بحر الجواہر مخزن اور تحفہ مین بھی مرقوم ہی عبارت نقل کرنیکی ضرورت نہین ہی۔

وجہ غلطی کی یہ ہے صاحب مفردات ناصری۔ توضیح الادویہ وغیرہ وغیرہ چھوٹی چھوٹی کتابین جو حال مین تصنیف ہوئی ہین اسمین ان دونونکو ایک ہی چیز ایک ہی خانہ مین لکھاہے اور شاید انکی غلطی کی بھی یہ ہی وجہ ہوتی ہوگی۔ ان ہی کتابون نے انکو غلطی مین ڈالا ہوگا

تطبیق ان دونون راونکے اس طرح پر ممکن ہے کہ کیفیت برودت وقبض وغیرہ دونون مین موجود ہے جیساکہ شیخ کے کلام سے جو اوپر لکھا گیاہے صاف ظاہر ہے اور بھی مشہور بین الاطبا یہ ہی ہے کہ دونون ایک ہی چیز ہے باوجود اسکے کہ نفس الامر خلاف اسکے ہے جیساکہ اقصرائی کی عبارت سے روشن ہے اور یہی معمولہ مطب روزمرہ اطبار زیادہ تر زرورد ہی ہر اس لیے بوجہ اتحاد کیفیت وشہرت ومعمول بین الاطبار ممکن ہے کہ تخم گل یا بزر الورد سے زرورد مراد ہو اور فریق مخالف نے بزر الورد سے زرورد سمجھا اور یہ ہی مراد لیا۔

راقم حکیم وحید الحق طبیب وملازم
ریاست بختیارپور ضلع مونگیر

ادویہ کے نام وماہیت پر بحث

سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۱ جلد ۱۲

اگرچہ جناب حافظ محمد عبدالمجید صاحب میرٹھی کے استفسار اور انکی کھلی چھٹی کے جوابات ایک حد تک کافی دیے جاچکے ہین لیکن میرا سلسلہ مضمون تھا ہی ایسے سوال کے جوابات کا متقاضی ہے نیز بعض ایسے امور کا اظہار منصور ہے جو سابق سے زائد ہون اسلیے اپنی بساط کے مطابق مین بھی اسکا جواب لکھنا مناسب سمجھتا ہون۔ حافظ صاحب موصوف الصدر کا استفسار عام طور پر سادہ سا خیال کیا گیا ہی مگر مین انشاء اللہ نمبروار جتاؤنگا کہ اس استفسار کا اکثر حصہ نہایت معنی خیز ہی

(۱) لکروندہ بھنگرہ کی کئی قسمین ہین جنمین سے ایک گروندہ بھی ہی سائل کا منشا یہ معلوم ہوتا ہی کہ لکروندہ کا لفظ بھنگرہ کی کونسی قسم پر اطلاق پاتا ہی اس نمبر کے متعلق قلم بھی نہین اوٹھایا ہی بھنگرہ کی بعض قسمین زمین پر مفروش ہوتی ہین اور بعض استادہ۔ وہ قسم جو گز بھر تک لمبی اور سب اقسام سے بلند و کلان ہوتی ہے اور اس سے بدبو بہت آتی ہے وہی ہندی مین لکروندہ کہلاتی ہے اور اسی کو کوکر بھنگرہ اور کوکر چھنڈی بھی بولتے ہین اور بھاشا مین اُسے سوبر چلا کہتے ہین اور کوکر دراصل ہندی مین کتے کا نام ہے کتا جب اس بوٹی کو کھاتا ہے تو فوراً تے کر ڈالتا ہے اس لیے اس سے منسوب ہوئی۔ گکر چھنڈی اسکا اردو نام نہین بلکہ اردو کوکر چھنڈی سے پنجابی بنا ہوا ہے۔

(۲) زرنباد مطالعہ کتب سے اس لفظ کا مفہوم ایک یا دو یا تین اشیاء معلوم ہوتی ہین اس لیے سائل کا منشا تعین مفہوم معلوم ہوتا ہی۔ مخزن الادویہ سے مستنبطاً اور ایک مجیب صاحب کے کلام سے مصرحاً زرنباد کی چھوٹی بڑی دو قسمین ثابت ہوتی ہین اور یہ کہ نرکچور و کپور کچری ایک ہی چیز ہے۔ فاضل حکیم شریف خانصاحب مرحوم دہلوی نے بھی ان تینون اشیاء کو جدا جدا ذکر فرمایا مگر زرنباد محض کپور کچری کی عربی بتلائی ہے۔ اسی طرح بعض کتب مین زرنباد کی ہندی کچور بعض مین نرکچور لکھی ہے اور شیخ انطاکی رح لکھتے ہین کہ زرنباد کوئی گول اور لمبا دو قسم کا نہین بلکہ گول ہی ہوتا ہے مگر سوداگر لوگ کرم زدگی کے خوف سے اسکے کاٹ کاٹ کر ٹکڑے کر لیتے ہین غرض گو پچھلون نے اسکی کئی قسمین قرار دین اور مختلف نام رکھ لیے ہین لیکن پہلی معتبر کتب سے زرنباد کا تنوع نہین ثابت ہوتا ہی پس میری راے ناقص مین خورد گرہ کو کچور دوم کچور اور کلان گرہ کو نرکچور اور ٹکڑے کیے ہوے کو کپور کچری بولنا یہ سب نئی تفریق ہے پرانی اصطلاح مین ان سب کو زرنباد اور عرق الکافور کہا جاتا ہے اور ہندی مین کپور کچری (بمعنی کافوری کچور) اور عربی مین عرق الکافور (بیخ کافور) دونون بالکل ہم معنی ہین اور کافور کی بو دینا دونون کی وجہ تسمیہ ہے۔ رہا عوام کا زرنباد کو ہلدی سیاہ سے نامزد کرنا سو جبکہ گرہ اور پتون وغیرہ مین

اسکی ہلدی سے مشابہت پائی جاتی ہے تو ایسی تسمیہ مین کیا مضائقہ ہو۔

(۳) کندر۔ ایسی معروف چیز کے متعلق سوال کرنا بظاہر بالکل سادہ پن متصور ہوتا ہے مگر میری دانست مین یہ سوال نہایت وجیہ ہے اور جہانتک مین سمجھتا ہون سائل کو جو اشتباہ لاحق ہی اور وہ اوسنے استفسار مین صاف صاف ظاہر کیا ہے اسی بحث کے نسق مین مین پہلے سمجھا آیا ہون کہ گاہے اختلاف السنہ کے باعث ہی دوا ونکے نامونمین اشتباہات پیش آجایا کرتے ہین چنانچہ اس سوال مین بعینہ یہی کیفیت واقع ہوئی ہے۔ سائل کا سوال یہ ہے کہ بعض نے کندر کو لبان لکھا ہے بعض نے کچھہ اور یہ کیا بات ہو۔ اسکی حقیقت یہ ہے کہ لبان کا لفظ اُردو اور عربی دونون زبانون مین بکثرت مستعمل ہے لیکن مفہوم علیحدہ علیحدہ ہے ہندی مین لبان اور لوبان ایک ایسے خوشبودار گوند کا نام ہے جو کندر سے بالکل مغایر و ممتاز ہے اور عربی یا عربی کی نقل کتابونمین جہان کہین لبان کا لفظ وارد ہوا ہے اس سے خود کندر ہی مراد ہو اور وہ دراصل یونان سے لیا گیا ہے کیونکہ یونانی مین کندر کو لبیانو بولتے ہین لبان عربی مین اسی کا معرب ہے اسی لیے معتبرات طبیہ مین سے جس مفردات کی کتاب کو دیکھو تو اوسمین کندر کو لبان اور لبان کو کندر لکھا ہوگا قرابادین احسانی وغیرہ مین جو کندر کو لبان لکھا ہے وہ اسی بناپر ہے۔ اور مصطگی کے معنی مین بھی کندر کا لفظ آیا ہے مگر اسکے ساتھہ رومی کی قید ضرور ہوتی ہے۔ دیکھو فرہنگ مخزن باب الکاف وغیر ذالک۔ ہان ہندی لوبان کی خاصیت وغیرہ دیکھنے مین بعض لوگونکو یہ بڑی دقت پیش آیا کرتی ہے کہ اسکی عربی وغیرہ کوئی لغت معلوم نہین ہوتی اور مفردات کی کتابونمین تفتیش کرنے پر باب اللام مین وہی لبان نظر آتا ہے جو کندر کا مرادف و ہم معنی ہے اسلیے افادہ عام کی غرض سے اسکی توضیح بھی کیجاتی ہے۔ ہندی لوبان کو عربی مین حصی لبان کہا جاتا اور فارسی مین جن لیسکتے ہین اگر بالفرض کسی کتاب کے باب الحاء مین یہ لغت نہ ملے تو جمیں درخت کا یہ گوند ہے اسکا عربی مین ضر اور کمکام نام ہے باب الضاد یا باب الکاف مین تلاش کریجیے تو وہانسے انشاء اللہ اسکا پتہ مل جائیگا۔ شیخ انطاکی رہ لکھتے ہین کہ اس درخت کی اکثر اہل فن کو

شناخت نہین ہوئی تھی جن نے بڑی شفقتون کے بعد اسے صحت کو پہنچایا ہے۔

(۴) ہرتال گوبریا۔ عربی مین ایک مشہور مثل ہے کہ صاحب البیت ادری بما فیہ۔ بحکم اسکے اسکی قابل اطمینان و وثوق تشریح حضرت استاد عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب معلی القاب کے گھرانے سے خصوصیت رکھتی ہے۔ غالباً گوبر کی رنگت کی ہرتال یعنی سبز یا تیرہ سیاہ مراد معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم

(۵) کالا بچھوا۔ معجون عقربی وغیرہ مین بچھو خوردنی طور پر بھی بیشک مستعمل ہوتا ہے لیکن جلای بغیر نہین اور نہ مقدار خوراک ایسی ہوتی ہے اسلیے نسخہ معلومہ مین بچھو معروف مراد لینا ہرگز قرین قیاس نہین ہے۔ نسخہ معلومہ جو قرابادین اعظم کے صفحہ ۲۰۹ مین ہے فی الاصل ڈپٹی عبد العلیم صاحب شارح رباعیات یوسفی سے منقول ہے جو ایک مشہور ہستے بازگزرے ہین۔ کالا بچھوا جکا تذکرہ مجلہ طبیہ مین مکرر ہو چکا ہے وہ مراد لینا ہی قرین قیاس ہے لیکن اسے ایک صاحب نے درخت اور دو صاحبون نے گھاس لکھا ہے ظاہرا یہ تناقض اس پودے کے ابتدای نشوونما اور انتہای نمو کے فرق سے رفع ہو سکتا ہے چنانچہ مہندی عموماً بمنزلہ گھاس ہوا کرتی ہے مگر اسکے شاذ و نادر پودے قدآدم سے بھی متجاوز دیکھے ہین سبے مجھے بھی ایک معتبر دوست کی زبانی یاد ہے کہ بعض اطراف مین ایک بچھوا بوٹی پیدا ہوتی ہے جسکے بدن پر لگنے سے کژدم گزیدگی کی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور اسکا تریاق جنگلی پالک کا مل دینا ہے اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اسکے علاوہ ممکن ہو کہ اس نسخے مین سیاہ گندھک مراد لی گئی ہو کیونکہ گندھک بھی بعض نسخون مین بکثرت مستعمل ہو ویطلق العقرب بلسان اہل الصناعۃ علی الکبریت (تذکرہ اولوالالباب پوری پوری تشفی ڈپٹی صاحب موصوف الصدر کے خاندان سے حاصل ہونی ممکن معلوم ہوتی ہی

(۶) ایارج فیقرا۔ اسکی تحقیق مجلہ طبیہ مین شایع ہو چکی ہے۔ مزید برآن یہ ہو کہ ایارج کے ادوے معنی دواے الٰہی اور ثانوی مسہل کے ہین اور فیقرا کڑوی چیز کو کہتے ہین چونکہ ایارجات کئی اقسام کے مستعمل ہین اسلیے ایلوا اسمین کثیر المقدار ہونیکے باعث یہ ایارج فیقرا یعنی مسہل تلخ

سے موسوم ہوا۔ اور یہ ایک سفوف معروف کا نام ہے جسے بقراط نے ایجاد کیا اور وہ حب ایارج کے جزو اعظم بنتا ہے۔

(۷) اقلیمیاے فضہ۔ مستفسر صاحب تو ماشاء اللہ قرآن مجید کے بھی حافظ ہین۔ جناب من! اقلیمیا وہی چیز ہے جسے سورۂ رعد کی آیہ ذیل مین زبد سے تعبیر کیا گیا ہے قال تعالیٰ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ۔ اطباء کے نزدیک اعلیٰ اقلیمیا یہی ہے جو آیہ کریمہ مین مذکور ہے جو کہ زر و سیم وغیرہ کے گلاتے وقت بطور جھاگ و زبد کے حاصل ہوتا ہے اور نشتین کو اہل فن ادنیٰ اقلیمیا شمار کرتے ہین۔

(۸ و ۹) کٹائی خورد و کلان۔ منشا سوال کٹائی کی دونون قسمون مین ما بہ الامتیاز اور ہر ایک کی ماہیت کا دریافت کرنا معلوم ہوتا ہے مگر مجیب اول کے دونون جوابو مین اس مطلب کا ایک حرف بھی نہین ہے اور باوجودیکہ اسکے ہندی نام دنکا پل باندہ دیا ہے عربی وغیرہ کوئی ایسا نام نہین لکھا جسکے ذریعہ اسکے افعال و خواص یا ماہیت کا معتبرات طبیہ سے استخراج ممکن ہو اور دوسرے مجیب صاحب نے عموماً کٹائی کو مفروش اور اسکے پھل کو چھالیہ کے برابر لکھا ہے حالانکہ یہ اوصاف کٹائی خورد کے مخصوص ہین۔ اب خاکسار بھی اپنا ناقص عندیہ عرض کرتا ہے۔ باقی آیندہ

راقم حکیم ابو داؤد عبد اللہ وفقہ اللہ

الامراض

جواب استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۲ جلد ۴ کے جوابات کا بقیہ

جواب استفسار نمبر ۲

نسخہ - ٹنکچر فراہی پتھورانڈم ۱۰ قطرہ - ٹنکچر نکوامیکا ۲ قطرہ ٹنکچر بلاڈونا ۲ قطرہ - گلسرین نصف ڈرام - پانی یک اونس - ان سب کو ملالو یہ ایک خوراک ہے ایسی دن مین ۳ دفعہ صبح دوپہر اور شام یہ واسطے ۱۲ سال کی مریضہ کے ہے انشاء اللہ اسکے استعمال سے پیشاب کا آنا کم ہو جاویگا اور اسکے سبب سے جو شکایتین ہین وہ بھی دور ہو جاوینگی

راقم ڈاکٹر سید احمد صدر بازار پشاور

جواب استفسار نمبر ۴

سینہ پر جلن کا ہونا اور غذا غیر منہضم کا نکلنا یہ ضعف معدہ کا سبب ہے - نسخہ مندرجہ ذیل کے استعمال سے انشاء اللہ بہت جلد صحت ہوگی - نسخہ بسمتھ سبناٹراس ایک ڈرام - سوڈا بائی کاربوناس ½ ۱ ڈرام - میگنیشیا ۲ ڈرام - لیکر ٹیرفیا ایک ڈرام - اسپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام - پانی ۶ - اونس - ان سب کو ملاکر ایک شیشی مین رکھہ لین - یہ چھہ خوراکین ہین ایک خوراک صبح ایک دوپہر اور ایک شام کی یعنی دنمین ۳ دفعہ پینا چاہیئے

راقم ڈاکٹر سید احمد صدر بازار پشاور

جواب استفسار نمبر ۵

نسخہ - پٹاسی بروماٹم ½ ۱ ڈرام میگنیشیا سلفاک ۳ ڈرام - ٹنکچر نکسوامیکا نصف ڈرام - اسپرٹ کلوروفارم ½ ۱ ڈرام - پانی چھہ اونس - یہ ۶ خوراکین ہین ایک خوراک صبح ایک دوپہر اور ایک شام

یعنی دن مین ۴ دفعہ اسکے استعمال سے دو ہفتہ مین کل شکایتین دور ہو جائینگی۔

ڈاکٹر سید احمد صدر بازار پشاور

جواب استفسار نمبر ۶

نسخہ وجع مفاصل۔ پٹاسی ایوڈائڈ نصف ڈرام۔ سوڈا ایسلی سلاس ایک ڈرام۔ لیکر مارفیا ایک ڈرام۔ مگنیشیا سلفاس ۴ ڈرام۔ واین کالچی سای ½ ۱ ڈرام۔ پانی ۶ اونس۔ ان سب کو ملاکر ایک شیشی مین رکھ لین یہ ۶ خوراکین ہین ایک خوراک صبح ایک دوپہر اور ایک شام کو یعنی دن مین ۳ دفعہ پینا چاہئے انشاءاللہ اس سے ایک ہفتہ کے اندر کل شکایتین یعنی درد بالکل بند ہوجاویگا بہت مجرب ہے ضرور اسکا استعمال کیجے۔

ڈاکٹر سید احمد صدر بازار پشاور

اجوبہ استفسارات مجلہ طبیہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۰

جواب استفسار نمبر ۱

جہانتک میرا خیال ہے ایسی دوا کا وجود محال عادی ہے تاکہ سیاہ بالونکے سفید کن ادویہ قرابادینون مین مذکور ہین لیکن اس نورانی (شیب) کا از خود کون راغب ہوسکتا ہی اسلیے تشئیب کا تجربہ نہین ہوا ہے۔

جواب استفسار نمبر ۲

آسان مجربات مین اس کام کا ایک سہل نسخہ پہلے درج ہو چکا ہے۔ دوسرے روغن بیضہ جو اکثر اطبا کا آزمودہ ہے اور بالجملہ نکین کے مسامات کے کھولنے اور بدن مین خون وافر پیدا کرنیکے ذرائع عمل مین لانے چاہئین لیکن جو بے ریشے جبلی انوثی مزاج کے تابع ہو اوسکا ازالہ مشکل ہی۔

جواب استفسار نمبر ۳

یہ اس بوٹی کا نام ہے جسکا بیج تودری ہے۔ غالباً دہلی وغیرہ کے سبزی بوٹی فروشون سے دستیاب ہوگی۔

جواب استفسار نمبر ۴

یہ ایک ایسی بوٹی ہے جسکی جڑ بشکل انسان نر و مادہ دو قسم کی ہوتی ہے علامہ حکیم شریف خانصاحب نے لکھا ہے کہ ایران کے بادشاہ نے محمد شاہ دہلوی کو اسکا ایک جوڑا بھیجا تھا اور ہمارے والد نے اسکا مشاہدہ کیا تھا۔ نیز سنا گیا ہے کہ حکیم قاسم علی صاحب رئیس دہلی نے بھی غیر ملک مین اسکا معائنہ کیا ہے آپ زیادہ تحقیق کے لیے اُنسے خط و کتابت کرین میرے علم مین اسکا وجود ہندوستان مین نہین ہے اور مہرہ گیاہ سے سورج مکھی مراد لینا صحیح نہین معلوم ہوتا الا ان یحمل علے اشتراک الاسم۔

جواب استفسار نمبر ۵

اس مرض کا مادہ سوداوی اور باطن زخم مین اصول ناشبہ ہونگے مدتون تک بار بار تنقیہ سودا کا کیا جاے تو امید بھی ہے معجون عشبہ ایکتولہ صبح نوماشہ شام کو ۵ تولہ عرق عشبہ مکی بہ نبات سفید ۲ تولہ کے ہمراہ کہلایا کرین اگر قوت قوی ہو اور زہریلی دوا کی برداشت ہو سکے تو لگانیکے واسطے براہ راست مجھسے دریافت کرین اور سب سے بہتر تو یہ ہے کہ آپ عالیجناب حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب افسر اطبا رزمان سے مراجعت فرمائین اور استقلال کو کام مین لائین کیونکہ ایسے امراض کا بدون استقلال جانا مشکل ہے راقم حکیم ابو داود عبد اللہ

جواب استفسار نمبر ۶

آپ کا مرض بہت پُرانا ہوگیا ہے اگر آپ نہایت احتیاط اور کوشش کے ساتھہ علاج کرا سکتی ہین تو مین آپکو صلاح دیتا ہون کہ آپ عالیجناب حضرت اوستاذی حکیم محمد اجمل خانصاحب رئیس دہلی کی خدمت مین آکر اور چند روز دہلی مین قیام کرکے باقاعدہ علاج کرائین طبی رسالون یا اخبارون مین استفسار درج کرانے اور اطبا سے جواب ورود دراز مقامات سے علاج چاہنے سے

ضعف معدہ

علاج امراض معدہ کے متعلق مفید ہدایتین

(۱) بیدون سنے ہضم کا مدار گرم چورن پر رکہا ہے حالانکہ علی العموم چورن مفید نہین پڑتا ہے بلکہ بعض اشخاص مین جنکے معدون مین گرمی قدر مناسب سے زیادہ ہوتی ہے اونکو حرارت سے چورن سے ضرر پہنچتا ہو پس ایسے محل مین معدہ کی حرارت کو گلاب سکنجبین عرق لیمو وغیرہ سے کم کرنا چاہئے۔

(۲) غذا دیر تک خوب چبائی جاے تاکہ لعاب دہن اوسمین بخوبی مخلوط ہوجاوے کیونکہ لعاب دہن مویدِ ہضم بھی ہے اور موید بلغم بھی ہی۔

(۳) غذاے ثقیل بارد سے معدہ کو ضرر پہنچتا ہے اور آخر کو ضعف معد ہوجاتا ہے۔

(۴) کثرت ادویہ استعمال ہاضم سے معدہ ضعیف اور معتاد استعانت دوا کا ہوجاتا ہی۔

(۵) کثرت اسہال اور قے سے معدہ ضعیف ہوجاتا ہی۔

(۶) معدہ کا فساد اکثر اعضاے مشارکہ کو مثل دل دماغ اور کبد کے فاسد کردیتا ہے اسی جہت سے صرع یا تشنج یا مالیخولیا یا نقصان بصارت یا آنکھونکے سامنے خیالات کا محسوس ہونا یا غشی کا محسوس ہونا یا نیند کا نہ آنا یا خواب پریشان دیکھنا تابع فساد معدہ کے ہی ہوتا ہے اسی وجہ سے قے یا کسی اور طرح اصلاح معدہ کرنے سے یہ شکایتین جاتی رہتی ہین۔

(۷) جب معدہ مین اخلاط لزج جمع ہوگئے ہون تو ترش یا نمکین یا چرپری چیز کے کہانے کی خواہش پیدا ہوگی اور جب اخلاط فاسد جمع ہونگے تب مٹی اور کوئلہ وغیرہ اشیاء ردیہ وغیرہ کے کہانے کی خواہش ہوگی۔

(۸) کثرت تشنگی اگر مادہ صفراوی حار سے نہو بلکہ بلغم سے ہو تو آب گرم یا ماء العسل یا مربا ادرک یا زنجبیل وغیرہ سے دفع ہوجاویگی۔

(۹) اگر فقط اوبکائیان آوین تو جاننا چاہیئے کہ مادہ جرم معدہ مین متشرب ہے یا دہ لیج سطح معدہ مین چپٹا ہوا ہے تو قے مین اگر زرد اور کڑوا مادہ نکلے تو صفرا پر دلالت کرتا ہے اور اگر کالے رنگ کا پانی گرے تو سودا پر۔

(۱۰) زیادہ جاگنے اور وقت پر نہ سونیسے بھی کہانا ہضم نہین ہوتا ہے

(۱۱) سات باتونکی رعایت سے اصلاح معدہ کی ہوتی ہے -

جب معدہ سترخی ہوجاوے تو ایسی دوادین جنمین عفوصت اور اندکے قبض ہو جیسے آملہ مربی۔ فولاد محلول یعنی ٹنکچر ایرن یا ٹنکچر اسٹیل۔

۲ - جب ملاست معدہ مین جمع ہوجاوے تو اوسکے پاک کرنیکو ملطفات اور محللات دین جیسے لونگ -

۳ - جب اشتہا ضعیف ہو تو وہ دوائین دین جنمین ترشی اور چرپراپن اور نمکینی ہو جیسے لیمو رائی اور سرکہ۔

۴ - جب ریاح پیدا ہون تو محللات ریاح کا استعمال کرین جیسے سونٹھ

۵ - سدہ معدہ کی تفتیح کرے جیسے ایلوہ -

۶ - قوائے معدہ کو انتعاش مین لاوے جیسے زعفران -

۷ - حرارت غریزی معدہ کی حفاظت کرے جیسے مصطگی۔

(۱۲) اگر مرض فم معدہ مین ہو تو کہانا کہا کر استعمال دوا کا کرنا زیادہ سودمند ہے اور قعر معدہ مین ہو تو نہار موہنہ استعمال دوا کا مفید ہے -

(۱۳) آب گرم معدہ مین طافی ہوجاتا ہے اسی واسطے اکثر سفوف آب گرم سے کہلواتے ہین اور اسی جہت سے آب گرم سے قے آتی ہے -

(۱۴) ادویات مقوی معدہ کو بہت باریک پیسنا نہ چاہیئے بلکہ دردری رکہین تا دیر تک معدہ مین رہے اور اثر اسکا قوی ہو۔

(۱۵) ادویہ خوشبوا ور اغذیہ لذیذہ و خوشبو مناسب و مرغوب معدہ ہین۔

(۱۶) ادویہ لعابیہ سب مضر معدہ ہین اور بہی جو دوائین کہانسی کے فائدہ کے لیے مخصوص ہین معدہ کو مضر ہین الا ملہٹی کہ مضر معدہ نہین ہی۔

(۱۷) کثرت جماع سے کوئی شے زیادہ مضر معدہ نہین ہے۔

(۱۸) موافق معدہ کے وہ دوا ہین فی الجملہ قبض اور تلخی ہو۔

(۱۹) معدہ کا تنقیہ قے سے خوب ہوتا ہے۔

(۲۰) مویز منقے اور ترکاری کا ہو یا کرفس یا پودینہ کی یا سرکہ کہانا معدہ کو مفید ہے اور سنگ یشب کا گلے مین لٹکانا اور سحیق اوسکا چاٹنا مقوی معدہ ہے۔

(۲۱) سواے روغن زیتون اور روغن پستہ اور روغن ناہی کی جملہ دہنیات معدہ کو مضر ہین۔

(۲۲) اگر فساد معدہ کے ساتہہ فساد کبد بہی ہو تو اصلاح کبد کو مقدم جانین۔

(۲۳) رائی سحوق کہانے مین ملا کر کہانا معدہ بارد و مرطوب کے فایدہ کرتا ہے بشرطیکہ عارضہ بواسیر خونی کا نہو۔ یہی حال ہینگ اور لہسن اور مرچ سیاہ اور مربائے ادرک کا ہی۔

(۲۴) معدہ پر تہوڑی دیر تک ہاتھ پہیرنا معین وظائف معدہ کا ہے اور لیمو کا اچار جو نمک مین ڈالا جاتا ہی از بس ہاضم اور مقوی معدہ ہی۔

(۲۵) ریاضت معتدل قبل کہانیکے اور غذاے لطیف اور سبک کہانا کہانا اور بوقت اشتہاے صادق کے کہانا کہانا سودمند ہے۔

(۲۶) جب نہایت بدبو ریاح پیدا ہوتے ہین تو اوس سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اور معدہ مین درد اکثر مادہ سے ہوتا ہے بلا مادہ شاذ و نادر ہوتا ہے۔

(۲۷) جب معدہ مین رطوبت یا ریاح ہونگے تو بعد کہانا کہانے کے فی الفور درد ہوگا اور بعد ہضم و انحدار کے وہ درد جاتا رہیگا۔

(۲۸) بعض آدمیون کی درد معدہ مین ہوتا ہے جب ترش پانی مثل سرکہ کے قے مین گر جاتا ہے

تب آرام ہوتا ہے اکثر یہ مادہ سوداوی یا صفرا مخلوط بہ سودا اور کبھی بلغمی ہوتا ہے اسکے واسطے
سوڈا واٹر یا سفوف سوڈا یا فروٹ سالٹ نہایت مفید ہے بعض آدمیون کو خلا معدہ
مین بسبب شدت ذکاء حس معدہ کے درد ہوتا ہے اور کہانا کہانے سے جاتا رہتا ہے ایسے شخص کو
چار وقت تہوڑی تہوڑی غذاے لطیف کہانا مناسب ہے۔

(۲۹) ضعف معدہ مین کبھی اشتہا بڑہ جاتی ہے بسبب اجتماع فضلات ترش کے۔

(۳۰) ضعف معدہ ام الامراض اور قبض کا عارضہ خوفناک ہے۔

راقم محمد عبد الصمد از ناگپور

بڑی چیچک کا مجرب علاج

ہمارے مہربان حکیم حیدر حسن صاحب طبیب ریاست راجگڈہ نے ذیل کا نسخہ بغرض رفاہ عام
رسالہ ہذا مین شائع کرنیکے لیے ارسال فرمایا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ یہ بیش قیمت نسخہ عالیجناب
معلے القاب راجہ بنے سنگہ صاحب بہادر والی ریاست مذکور کے بیش بہا مجربات مین سے
ہے اسکو ہم نہایت شکریہ کے ساتہہ ذیل مین درج کرتے ہین۔ ایڈیٹر

جس وقت چیچک نکلتی ہوئی بیٹھ جاے اور دانون مین سیاہی آجاوے اوسوقت پتے درخت
کرنج کے جسکو کنجی (کرنجوہ) کہتے ہین حسب سن طفل کے پانچ سیر چہہ سیر تازہ توڑکر اور مکڑی
جالہ سے صاف کرکے بچہ کے اوپر نیچے فرش لحاف کردیوین انشاء اللہ تعالی بعد ایک
گہنٹہ کے دانہ چیچک اوبہرنے لگین گے اور کرب اور بیقراری مین تخفیف شروع ہوجاویگی
بلکہ سوجاویگا چار پہر تک بچہ کو رہنے دین اور بغور چیچک کلان کو دیکہین کہ کل دانہ حسب
دستور نکل آے تو خیر ورنہ پہر جدید پتے اوسی طرح پر تجدید کردیوین انشاء اللہ تعالی پہر ضرورت
نہوگی۔ اور شروع چیچک مین اسکے پتے گرداگرد مریض کے رکہہ دیے جاوین تو بہت بہتر ہے
اور ان پتون کو خشک کرکے بخور صبح و شام بچہ کو دیا کرین اس سے بہت فائدہ ہوگا مجرب نسخہ ہے

شہادت ۱۱ماہ سال جنوری ۱۹ مین خاص میرے بچہ کو جنکی عمر ڈہائی سال ہے اور ایک مہمان کے بچہ کو جسکی عمر ڈیڑہ سال کی ہے دونون بچونکو چیچک نکلی اور بعد نکلنے کے چہٹے روز چیچک کے دانے بیٹھ گئے اور بیتابی بیقراری اس درجہ شروع ہو گئی کہ کہتے ہین کہ امید زیست نہی چونکہ اوس رنج مین خدمت سرکار مین آیا مجہکو متفکر ملاحظہ فرماکر کل کیفیت دریافت فرمائی اور رنج کیا اور نسخہ مذکور بتلایا مین اوسی وقت گہر آ کر قریب ہی درخت تہا پتے توڑ کر منگا کر دیکہا تو بہت سرد تہے اوسوقت مین نے اونہین سے پتے لیکر جو پتے فرش لحاف سے تہے اونکو چارپائی پر بچہاکر اور اوپر سے دوہر گزی کا چہپاکر اونہین بچہوادیا یہانتک کہ پتون اور چارپائی مین گرمی اگئی اور نمی بہی آگئی اوسوقت دونون بچہان مذکور کو اوسمین دبا دیا قدرت خدا کا ظہور ہوا اوسیوقت بیتابی و بیقراری بالکل جاتی رہی اور ۵ منٹ مین نیند آگئی چونکہ اوسوقت اوس نیند کو بچونکی والدائین پہہ اور سمجہکر رونے لگین کستر بچے آواز رونے کی سنکر گہر مین جاکر بچونکی نبض دیکہی تو بفضلہ تعالی اچہے تہے اور پکارا تو بچہ نے آنکہہ کہولی اور سب کو تسلی تشفی ہوئی اور اسی عرصہ مین نصف دانے اوبہر آئے خدا کا شکر کیا صبح تک بالکل اچہے ہو گئے اس ترکیب کرنیکے چہہ روز بعد غسل دیا بفضلہ دونون بچے اچہے ہین یہ تجربہ خاص حقیر کا ہے

اسی طرح پر ایک مصاحب خاص راجہ صاحب کے علی رضاخانصاحب ہین اونکے بچہ کی میرے بچونسے بہت ہی حالت خراب تہی اوس بچہ کو بہی خداتعالی نے اس نسخہ سے فضل کیا

اسی طرح پر لالہ اونکار بخش صاحب تحصیلدار سابق حال مہتمم کارخانہ جات کے صاحبزادے چہوٹے صاحبزادے کی بہی حالت خراب تہی اوسکو بہی یہی نسخہ بتایا گیا اوسکو بہی فضل ہوا۔

الغرض نہایت مجرب و آزمودہ نسخہ ہے برائے رفاہ عام مجلہ طبیہ مین شائع کرایا گیا۔

راقم حکیم حیدر حسن

استسقاء زقی کا علاج

ایک مریض جکو استسقاء زقی شروع تھا مادہ جوف بطن مین بتدریج جمع ہو رہا تھا جو پیٹ کو دائین بائین حرکت دینے سے ظاہر ہوتا تھا۔ دوسرے قارورہ کی کمی مقدار شاہد حال تھی۔ پاؤن ہاتھ پیر موہنہ وغیرہ سب متورم تھے پیاس کی شدت تھی غذا اگرچہ کم کردی گئی تھی مگر اوپر ہی سانس پیٹ مین نہین سماتا تھا۔ اول مین نے مندرجہ ذیل نسخہ منضج کا تقریباً بارہ چودہ روز پلایا

صبح کا نسخہ

گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقے ۹ دانہ۔ بادیان ۶ ماشہ۔ تخم کشوث دریارچہ بستہ ۵ ماشہ۔ انجیر زرد ۳ دانہ۔ بیخ کاسنی نیکوفتہ ۵ ماشہ۔ انیسون ۳ ماشہ۔ مکوہ خشک ۵ ماشہ۔ بیخ کبر نیکوفتہ تخم کرفس ۵ ماشہ شب درعرق بادیان عرق مکوہ تر داشتہ صباح مالیدہ صاف کردہ شربت دینار ۲ تولہ انداختہ بنوشند۔

شام کا نسخہ

دواء الکرکم ۷ ماشہ اول بخورند بالائش شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث ۵ ماشہ۔ شیرہ انیسون ۳ ماشہ درعرق بادیان ۴ تولہ عرق عنب الثعلب برآوردہ ۴ تولہ خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ انداختہ بنوشند

اس نسخہ کا دن رات مین دو تین دفعہ ہاتھ پیر منہ وغیرہ پر لیپ کرتا تھا۔

ضماد کا نسخہ

پشک بز خشک تولہ۔ سرگین گاو خشک تولہ۔ زیرہ سیاہ ۴ ماشہ۔ گل ارمنی ۴ ماشہ۔ سعد کوفی ۴ ماشہ۔ بابونہ ۴ ماشہ۔ مکوہ خشک ۴ ماشہ۔ اکلیل الملک ۴ ماشہ۔ بورہ ارمنی ۴ ماشہ صبر ۴ ماشہ ریوند چینی ۴ ماشہ درآب بادیک سائیدہ نیم گرم ضماد نمایند

بارہ چودہ روز کے بعد چار مسہل حب مسہل زرد کے جو ہمارے خاندان کا مجرب معمولی نسخہ ہے اور کسی آیندہ پرچہ مین انشاء اللہ العزیز شائع کرونگا) دیے مسہلون مین مادہ بہت اچھی

[illegible]

خارج ہوا اور پہر سفوف نورانی مجربہ ومجوزہ حکیم نور محمد صاحب کا استعمال شروع کیا جسکو انہوں نے بغرض رفاہ عام مجلہ طبیہ مین شائع کرایا تہا۔ اب قریب ایک ماہ سکے ہوگیا ہے کہ برابر استعمال جاری ہے ہاتہہ پیرون کا تمام ورم اتر گیا ہے۔ پیٹ کی کلانی بہی نصف باقی رہ گئی ہے سانس بہی ٹہیر گیا ہے چہرہ پر ایک قسم کی رونق بہی آگئی ہے خدا سے امید کرتا ہون کہ اگر اسی طرح مہینے سوا مہینے استعمال جاری رہا تو بالکل آرام ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب کو جزائے خیر دے کہ آپ نے اپنی بیش قیمت مجربات شائع کرکے پبلک کو ممنون کا موقع دیا اور دیگر اصحاب کو نیک توفیق عطا فرمائے کہ وہ بہی اپنے اپنے مجربات سے خصوصاً اطبا کو اور عموماً جملہ اصحاب کو مستفیض فرمانے مین دریغ نکرین

مجکو کامل یقین ہے کہ جو صاحب ایسے مریضونکا مذکورہ بالا اصول سے علاج کرینگے وہ ضرور کامیاب ہونگے وما علینا الا البلاغ

راقم حکیم علی رضا خان از دہلی

مرض ذیابیطس

حکیم محمد اصلح صاحب نے جو مضمون نسبت مرض ذیابیطس مجلہ طبیہ دہلی نمبر۷ جلد۳ صفحہ ۲۴ یکم جولائی ۱۹۰۹ء مین تحریر فرمایا ہے اوسمین ڈاکٹر صاحبان کی رائے درج نہین ہے اسلیے ذیل مین چند نامی حکماے یورپ کی رائین ہدیہ ناظرین ہین تاکہ جملہ ناظرین اون سے مطلع ہوکر اس مسئلہ پر اپنی اپنی رائے تحریر فرمائین اور مخصوص جناب ایڈیٹر صاحب اور جناب حکیم سید محمد عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین التجا ہے کہ اس مسئلہ پر ضروری توجہ مبذول فرمائین کہ جس طرح جناب نے دیگر دقیق طبی مسائل کو زیر بحث مضمون بدن کی ساخت مین حل فرماکر ڈاکٹر صاحبان کے اعتراضونکا جواب دیا ہے مرض ذیابیطس کی نسبت بہی ویسی ہی مدلل رائے تحریر فرماکر دیسی طبیبونکو مشکور فرمائینگے۔

مرض ذیابیطس کا مسئلہ پہلے بھی طبی اخبارون اور رسالون مین زیر بحث رہ چکا ہے مگر اوسوقت ویسی حکماون نے اسپر مطلقاً تو کچھ توجہ فرمائی نہ کسی صاحب نے مطابق طب یونانی کے کچھ تحریر فرمایا اب مجلہ طبیہ دہلی جو بسرپرستی **عالیجناب افسر الاطبا حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب** خاص دار الخلافت طبی سے شائع ہوتا ہے اور جسکے معاون اور نامہ نگار بڑے بڑے عالم و فاضل حکما ہین اسوقت اس مضمون کے تمام عقدے حل ہو جانے نہایت ضروری ہین تاکہ آیندہ مرض ذیابیطس کی بحث مین سند اوپیش کیے جاسکین

مرض ذیابیطس کی نسبت حکماء یورپ کی رائین

(۱) جناب ڈاکٹر جارج ہارلی صاحب ذیابیطس کو مندرجہ ذیل اقسام پر منقسم فرماتے ہین۔

(۱) ذیابیطس جگری جو بوجہ مرض ”گاوٹ (نقرس)“ ہوتا ہے۔

(۲) ذیابیطس دماغی جو بوجہ خرابی نظام عصبی واقع ہوتا ہے۔

(۳) ہین۔گرے۔ایٹک۔ڈایا۔بے۔ٹس یعنی لبلبہ کی خرابی کے باعث ذیابیطس ہو یہ سب سے بڑھ کر مہلک ہے

(۴) ذیابیطس موروثی یعنی جو دو بھائیون یا بہنون یا باپ اور بیٹے مین پائی جاوے۔

(۵) ذیابیطس طعامی۔ جو بوجہ بدپرہیزی پیدا ہو اسکو ذیابیطس طعامی کہتے ہین۔

از میڈیکل ریفارمر

از انتخاب الحکمت ڈایابیطس کا بیان

اون تمام امراض کو چھوڑکر جن مین کم و بیش پیشاب مین شکر پائی جاتی ہے یا اون تمام اشیاء خوردنی کے سواء کہ جنکے کھانیسے پیشاب مین شکر کے اجزاء پائے جاتے ہین ذیابیطس کا ایک علحدہ مرض ہو کہ جسمین شیرینی دار پیشاب کا ہونا ایک مستند علامت ہے جسمین شکر کی مقدار تناسب اصلی سے بڑھ جاتی ہے اور اوسکے ساتھ مقدار اخراج پیشاب کی بھی از حد درجہ زیادہ ہوجاتی ہے

پیشاب مین شکر کیونکر پیدا ہوتی ہے

اس مختصر مضمون مین یہ بات ناممکنات سے ہے کہ ہم اون تمام تصنیفات کو درج کرین کہ جنسے ثابت ہوتا ہے کہ شکر کہان پیدا ہوتی ہے اور کیونکر پیدا ہوتی ہے مگر ہان ہم اتنا کہہ دیتے ہین کہ بڑے وسیع تجربات وتحقیقات سے یہ بات فیصلہ ہوچکی ہے کہ اس شکر کے پیدا ہونے کی جگہہ جگر ہے اور چونکہ اعصابی خرابی کے باعث جگر کا یہ کام ازحد بڑہ جاتا ہے اور علاوہ اسکے جسم کے اندر وہ فعل کہ جس سے جگر کی پیدا شدہ شکر خرچ ہوتی رہتی ہے مسدود یا اس قدر کم ہوتا ہے کہ بقایا شکر کا خون مین جمع ہوتا رہتا ہے جو کہ فاضلہ شکر گردہ کے ذریعہ خارج ہوتی ہے تو پس جب زیادتی مقدار شکر کو گردے خارج کرنے لگتے ہین تو پہلے پہلے بیمار کو کئی دفعہ حاجت پیشاب کی ظاہر ہوتی ہے اور وہ معلوم کرتا ہے کہ ہر ایک دفعہ کے پیشاب کرنے مین پیشاب کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور یہ بہی اوسکو ظاہر ہوجاتا ہے کہ جب پیشاب مین شکر ہوتی ہے تو اگر اوس پیشاب کا کوئی قطرہ کسی کپڑے پر لگ جاوے تو خشک ہونے پر وہ زیادہ گاڑہا معلوم ہوتا ہے یا جس جگہہ پیشاب کیا جاتا ہے وہان پر کیڑیان جمع ہوجاتی ہین بعض اوقات اوس شکر کی خراش کے باعث پیشاب خارج ہونیکی جگہہ چہوٹی چہوٹی پہنسیان پیدا ہوجاتی ہین

باقی آئندہ

حکیم گیا نچند از لاہور

متفرقات

خریداران مجلہ توجہ فرمائین

حضرات - رسالہ مجلہ طبیہ نمبر ۱ جلد ۲ مین یہ خبر دیکھکر کہ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء سے دو ورق کا اضافہ ہوگا اور ان مین ہمارے پیارے نبی فداہ ابی و امی کی فصیح و جنتی زبان عربی کے مضامین ہونگے - بہت مسرت ہوئی تھی اگر افسوس کہ ناظرین مجلہ کی کم توجہی سے جناب ایڈیٹر صاحب اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہوسکے اور حسرت کے ساتھ یہ لکھکر کہ خریدارونکی موجودہ تعداد کے مطابق اضافہ دشوار ہے ہان بصورت زیادتی خریدار ممکن ہی ملخصاً خاموش ہو رہے سبب مجھے ان فقرات کو پڑھکر یہ خیال ہوا کہ بہی خواہان مجلہ ضرور خریدار ونکے بہم پہونچانے مین سعی بلیغ کرینگے اور سنہ رواں سے صفحات موعودہ کا اضافہ ہوگا لیکن فروری کے پرچہ سے معلوم ہوا کہ ابتک حامیان طب قدیم نے اپنی توجہ اس طرف مبذول نہین فرمائی ورنہ دو دو خریدار کا پیدا کرنا کچھ مشکل نہین - گرامی قدر ایڈیٹر اسوقت ایک دائمی خریدار (جناب حکیم دین محمد صاحب) مجلہ طبیہ کی خریداری پر مستعد ہین اونکے نام ویلیو روانہ فرمائیے انشاء اللہ عنقریب سے اور خریدارونکی فہرست لکھونگا میری دلی تمنا ہے کہ مجیب الدعوات مجلہ کی دن دونی رات چوگنی ترقی فرماے اور دیگر صاحبان کو بھی میری طرح اسکی ترقی اشاعت پر آمادہ کردین آمین فانہ مین ثم آمین

حررہ العبد المبتلی بعوارض العصیان ابو الفیض فتح محمد خان
ازال اللہ عنہ سن الطغیان مدرس مفتاح العلوم تحصیل ہریا ضلع بستی

مجلہ طبیہ کے متعلق احباب کی رائین

جناب ایڈیٹر صاحب - رسالہ مجلہ طبیہ دہلی جو آپ کے حسن اہتمام سے شائع ہوتا ہے اسکی تعریف مین اپنے زبان و قلم سے نہین کرسکتا ہون - واقعی ایسے رسالہ کی ملک کو بہت ضرورت

تھی اور اسکی اشاعت سے ملک کو انواع واقسام کے فوائد پہونچ رہے ہین جنکا اظہار ملک کی زبان حال واہل ملک کی زبان مقال سے بخوبی ہو رہاہے اوسکے آسان مجربات غربا کے لیے ایک خانگی طبیب کا کام دے رہے ہین۔ اطبا کو اپنے مریضان زیر علاج کے علاج کرنے مین اپنے معاصرین سے صلاح ومشورہ کا کیا اچھا موقع ہاتھ آیاہے گویا اس رسالہ کی وجہ سے ایک جمہوری طب قائم ہوگئی ہے۔ اسکی جسقدر تعریف کی جاے اسکی خوبیون سے کم ہے۔ مصرع ہرچند وصفت میکنم درحسن زان زیبا تری

مگر افسوس ہے کہ اکثر اطبا، نامی وگرامی جو علاوہ فن طب مین کامل وحاذق ہونیکے مضمون نگاری مین بھی ضرب المثل ہورہے ہین اونکے مضامین اس رسالہ مین دیکھنے مین نہین آتے۔

دوسری افسوس کے قابل بات یہ ہے کہ مستفسر صاحبان نتیجہ علاج سے اطلاع نہین دیتے حالانکہ اسکی بہت ہی ضرورت ہے۔ مجھے[لله] امید ہے کہ آیندہ سے مستفسر صاحبان نتیجہ علاج سے ضرور مطلع کیا کرینگے تاکہ اور لوگ اوس دوایا نسخہ کے فوائد سے واقف ہوکر اعتقاد کے ساتھ اوسکا استعمال کرین۔

اس رسالہ کی ایک دوا کی آزمایش مین نے کی وہ لکھتا ہون۔ رسالہ نمبر ۹ جلد ۲ مطبوعہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء مین جو مضمون بعنوان (کوڑی کی چیز سے بہت مرضونکا علاج) حکیم عبدالرسول صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اوسمین سوط اریٹھہ کی بہت تعریف لکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک شخص کے نصف سر مین کئی دنونسے درد بشدت تہا۔ وہ ایک روز بہت بیچین وپریشان ہوکر میرے پاس آیا مین نے اس رسالہ مین دیکھکر اریٹھہ کے چھلکے کو باریک پیس کے بھینس کے گھی مین ملاکے اونگلی سے اوس مریض کے دونون نتھنونمین چڑہا دیا چڑہاتے ہی درد مین تخفیف ہوگئی اور دس منٹ کے بعد وہ اوٹھکر اپنے گھر چلا گیا اوسدن سے پہر اوسکے سر مین درد نہین ہوا واقعی عجیب دوا ہے۔

راقم عبدالرشید عفی عنہ از ریاست راجگڈہ

[لله] ہم بھی ان دونون صاحبون سے اتفاق کرکے ... [illegible]

ورزش ضروری ہے

جناب ایڈیٹر صاحب۔ رسالہ مجلہ طبیہ دہلی مین جو مضمون سترتیب حکیم محمد الیاس خانصاحب کی طرف سے شائع ہوتا ہے اوسمین حکیم صاحب نے ریاضت جسمانی کو انسان کے لیے بہت ضروری بلکہ فرض بلکہ فرض سے بہی بڑہ کر قرار دیا ہے کیونکہ ترک فرض کی تلافی قضا و توبہ سے ہو سکتی ہے اور ترک فرض کا گناہ صرف تارک فرض پر ہوتا ہے مگر ترک ریاضت کی تلافی کسی چیز سے ممکن نہین اور اسکا دبال و عذاب آیندہ نسلون تک قائم رہ کر بنی نوع مین خرابی و کمزوری و طرح طرح کے نقصانات پیدا کر دیتا ہے حکیم صاحب کا یہ تحریر فرمانا بہت درست و آب زر سے لکھنے کے قابل ہے مگر یہ طریقہ اب ہندوستان سے اوٹھ گیا۔ ورزش کی طرف مردمان ہند کی بالکل توجہ نہین ہے اور جن لوگونکو اسکا شوق بہی ہے اور جو انکو مفید و ضروری بہی خیال کرتے ہین وہ عام رواج نہونے کی وجہ سے علانیہ اسکا عمل کرنیسے شرماتے ہین اور اسکے لیے مخفی جگہہ و پوشیدہ مکان تلاش کرتے ہین اور جب اونکو ایسی جگہہ میسر نہین آتی تو مجبوراً افسوس کے ساتھہ اسکے فوائد سے محروم رہنے پر راضی ہوتے ہین پس ایسی حالت مین تحریری ہدایت و نصیحت چندان سود مند نہین ہو سکتی۔ اسکے عام کرنیکے لیے میری رائے ناقص یہ ہے کہ طلباء مدرسہ طبیہ کو پابندی کے ساتھہ اسکا عادی بنایا جاے اور اعتدال کے ساتھہ دو وقتہ ہندوستانی طریقہ کی اونسے ورزش کرائی جاے پس جب وہ فارغ و کامیاب ہو ہوکر مدرسہ سے نکلینگے تو ضرور اپنی زبانی ہدایتونسے رفتہ رفتہ اسکو عام کر دینگے انکی کیب سے حفظ صحت کے طریقے و دستور العمل بہی عام ہو سکتے ہین اور چونکہ حکیم صاحب نے عورتونکے لیے مردونسے زیادہ ریاضت کی ضرورت تحریر فرمائی ہے مگر ہندوستانی شریف عورتین کسی طرح ورزش نہین کر سکتی ہین اور نہ خانگی ضرورتین اونکے لیے ریاضت کا بدل ہو سکتی ہین اسلیے کل ناظرین مجلہ طبیہ کو عموماً حکیم صاحب کو خصوصاً نسوانی ریاضت کا کوئی مفید

طریقہ تجویز کر کے بذریعہ مجلہ اعلان کرنا چاہیئے۔ میرے نزدیک مسلمان عورتین عام طور سے نماز پنجگانہ ضرور ادا کیا کرین اور نماز عشاء بعد کھانا کھانے کے پڑھا کرین کہ ہم خرما و ہم ثواب کی مثل صادق ہو۔ مین نے نمازی مرد و عورتون کی تندرستی بے نمازیون سے اچھی دیکھی ہے

راقم عبدالرشید از ریاست راجگڈھ

اطلاع

کمترین نے قولنج شدید کے بارے مین اپنا تجربہ خانہ انی کرم گن کا مجلہ طبیہ نمبر ۹ جلد ۲ مطبوعہ یکم اگست ۱۹۰۹ء مین درج کیا تہا جسکی بابت حکیم محمد زین العابدین صاحب نے مجلہ طبیہ نمبر ۲ جلد ۳ مطبوعہ یکم فروری ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۴۲ - استفسار نمبر ۱۲ مین دریافت فرمایا ہے کہ تین قسمون مین سے کونسی قسم مراد ہے سو قلمبند کرتا ہون کہ قسم اول مراد ہے یعنی سفید کول ۔ دراز ۔ چوڑی دار اور ایک نسخہ مجرب واسطے وجع المفاصل کے تحریر کرتا ہون امید ہی کہ آنجناب مجلہ طبیہ مین شائع کر کے احقر کو شکوری کا موقع دینگے۔ وہو ہذا

سیماب ۲ ماشہ۔ کنجد سیاہ تولہ۔ پوست بیخ فالسہ تولہ۔ پوست بیخ مدار تولہ۔ پوست بیخ کنا صحرائی تولہ۔ سنبل ارزق ۸ ماشہ۔ نیلہ تھوتھہ ۲ رتی۔ تین روز کوٹین اور سوا لاکھ چوٹ لگائین پھر مختار ہین خواہ سفوف رکھین خواہ حبوب بنائین اور دو ماشہ سے چار ماشہ تک بالائی یا مسکہ مین لپیٹ کر نگل جائین اور احتیاط رکھین کہ حلق سے مس نہ کرے غذا گوشت اور آب سرد سے پرہیز بدن پر عرق لگے اہر یہ دوائی آتشک کی بھی تامع ہی ایسا مجرب اور بیہدف نسخہ بڑے حوصلہ سے ناظرین مجلہ طبیہ کی نذر کرتا ہون اور حکیم اور طبیب کوئی صاحب حوصلہ ہوگا جو صدری نسخجات اس طرح ظاہر کرے بان روزمرہ کے کتابی نسخے عام لوگ شائع کر دیتے ہین کئی صاحبون نے مجلہ کے استفسارون کے جواب اشتہاری دوا فروشون کے طور دیے ہین اور کئی صاحب فائدہ دوائی کا بتا کر اور شائع کرنے کا وعدہ کر کے پھر خاموش

ہو جاتے ہین اگر اغراض نفسانی اور خودستائی نہین تو اور کیا ہے۔ کیا وجہ کہ میری یہ تمام عبارت مجلہ طبیہ مین شائع نہ کی جاوے جب کہ ہر خریدار اظہار خیالات کا حق رکھتا ہی

راقم فقیر محمد حسن خریدار مجلہ طبیہ

استفسارات

نمبر ۱

بدن انسان بین کتنی قسم کے گوشت ہین

نمبر ۲

لحم غددی کے کتنے فائدے ہین۔ راقم ایک طالب علم از بریلی

نمبر ۳

ایک عورت کی عمر قریب ۱۲ سال کے ہے اور دو اولادین ہوئی ہین۔ وضع حمل کے بعد تقریباً تین مہینہ تک اسکو خون جاری رہتا ہے۔ اُس سے کمزوری۔ درد اعضا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں مین سخت درد ہوتا ہی۔ اس مرض کے لیے کوئی صاحب سہل اور مجرب نسخہ تحریر فرمادین

مرزا محمد آغا خان

نمبر ۴

کمترین کی عمر ۲۴ برس کی ہے۔ بدن بہت دُبلا۔ مزاج صفراوی گرم اشیا ناموافق ہین۔ لکنت زبان زیادہ ہے۔ ضعف دماغ۔ پہلے خفقان صفراوی ہو گیا تھا اب آرام ہی۔ حافظہ بہ نسبت سابق کے کم ہے۔ ذہن اچھا نہین۔ سب سے زیادہ لکنت کا خیال ہے اسی نے تحصیل علوم سے محروم رکھا ہے۔ جواب صرف عالیجناب حکیم محمد اجمل خانصاحب کا درکار ہے کہ کوئی مجرب نسخہ عطا فرمائین۔ ہان اگر کوئی اور صاحب بھی اپنا ذاتی تجربہ اور تیر بہدف نسخہ رکھتے ہون تو عطا فرمائین سنی سنائی اور لکھی پڑھی باتوں کو چھوڑ دین

فقیر محمد محسن مچھم پوری

نمبر ۵

جملہ اطبار ہندوستان کی خدمت مین التماس ہے کہ عرصہ سات سال کا ہوا میرے ایک غریب بہائی کو مرض سوزاک ہوگیا تہا - اول ڈاکٹرون کا علاج ہوا انہون نے پہلے مسہل دیکر پہر مکسچر کو پیا اور پلرائل سینڈل دیا کچہ فائدہ ہوا - پہر بد پرہیزی سے مرض ہوگیا پہر ڈاکٹر کا علاج چند ماہ تک کیا کچہ فائدہ نہوا - اسکے بعد یونانی اطبانے علاج کیا کشتہ قلعی - جوب سیماب جوب رسکپور - سفوف کباب چینی - سفوف خارخسک وغیرہ ادویہ سرد کا استعمال کرایا کچہ فائدہ نہوا - اب پیشاب مین جلن کم معلوم ہوتی ہے - تہوڑی سی رطوبت سفید آتی ہے - یونانی اطبار جریان منی بتاتے ہین اور ڈاکٹر کہتے ہین کہ ریم ہے - ایک برس سے کبہی کبہی درد مفاصل بہی ہوتا ہے - اعضار تناسل پر اور خصیون کے نیچے خارش خشک اور سوزش ہوتی ہے - عضو تناسل مین کجی اور منی مین رقت زیادہ ہے - ان تمام عوارض کے دفعیہ کا کوئی مجرب نسخہ مرحمت ہو -

راقم ایک خریدار

استفسار

(۱) چونکہ آجکل گگرونده بوٹی بکثرت دستیاب ہوتی ہے لہذا نہایت ادب سے التماس ہے کہ حکیم حاذق عالیجناب حکیم نور محمد صاحب حسب وعدہ اس بوٹی کے متعلق اپنے تمام تجربات عموماً اور گندہک آملہ سار کے روغن نکالنے کی ترکیب خصوصاً شائع فرماکر مشکور فرمائین

(۲) پہلے تو عالیجناب حکیم مولوی عبداللہ صاحب کا راقم الحروف شکریہ ادا کرتا ہے کہ میرے عزیز کے مرض کیلیے برعایت خاص معجون برش سفوف منقی دماغ - سرمہ آسمانی ارسال فرمایا جسکے استعمال سے بفضلہ صحت عاجل وکامل ہوگئی - اس لیے یہ عرض ہے کہ جس طرح معجون اول الذکر کا نسخہ بسلسلہ آسان مجربات نمبر ۱۳ مین تحریر فرمایا ویسا ہی موخرالذکر دونون نسخے مکمل شائع فرماکر داخل حسنات ہون غالباً ان قابل قدر نسخونکے شائق میری طرح اور اصحاب بہی ہونگے آپ ضرور بالضرور شائع فرمائین

فتح محمد از ہیریا

(۳) ایک ایسی دوا مطلوب ہے جو کہ عظم طحال کے لیے بیحد مفید ثابت ہو چکی ہو اطباء توجہ فرمائین۔

(۴) ایک مریض کے ہر دو ہاتھون مین ہر وقت جھنجھنی رہتی ہے مجرب علاج درکار ہے

(۵) کوئی صاحب ایسا نسخہ تجویز فرمائین جسکے استعمال سے کہانے یا پینے کی تمباکو سے نجات ملے۔

(۶) مرض خفقان اور یرقان اور وجع العصب اور درد گردہ اور رعشہ اور بخر الانف اور بول الدم اور سکتہ وغیرہا کا مجرب المجرب علاج مطلوب ہے

(۷) کوئی صاحب تمام اقسام اسہال کی مفصل بحث لکھکر مجرب علاج تحریر فرمائین۔

(۸) کاغذ کا کیڑا جو سپید اور نرم نرم ہوتا ہے اوسکے دفعیہ کی مجرب تدبیر چاہیئے۔ مجھے ایک شخص نے ایک صندوق بزمانہ طالب علمی کانپور مین دکھلایا جسمین کتابین رکھہ کے ایک آدمی بمدامانت رکھہ گیا جسکو دس بارہ سال کا عرصہ ہوا نہ تو اوس مین کیڑے اور نہ دیمک صندوق کے اندر کوئی سفید چیز بلا بوٹی کی طرح لسی تھی کاش یہ نسخہ ملتا تو بہتر تہا

(۹) کلورڈاین اور بیچم صاحب کی گولیون کے مفصل فوائد مطلوب ہین۔

(۱۰) مجھے ایک قلیل القیمت کثیر المنفعت کتاب مفردات کی ضرورت ہے جس مین تمام ضروری ادویہ انگریزی کے افعال وخواص بزبان اُردو ہون مثل بستان المفردات وانیس المعالجین ومفردات ناصری ہو چاہیئے نام و پتہ وقیمت سے مطلع فرمایئے ونیز کتاب مستطاب اقتباس النور معروف بہ تاریخ الاولیا فارسی تصوف مشتمل حالات حضرات چشت اہل بہشت کا بہی شائق ہون قیمت وغیرہ سے کوئی صاحب اطلاع دین مشکور ہونگا

راقم آثم ابوالفیض فتح محمد وفقہ اللہ لتزود للعقبیٰ

طبی معلومات

(۱) موسم گرما مین پالک کا استعمال کرنا بہت مفید ہے اسمین ایک ایسا نمک ہوتا ہے جو

ہاضمہ کو مدد دیتا ہے جگر کو تقویت امعاء کو صفائی دیتا اور قبض کو رفع کرتا ہے اسمین فولادی جزو بہی ہوتا ہے جو جسم کو مضبوط اور قوی بناتا ہے - از پنجاب سماچار حکیم گیانچند از لاہور

سرخ ناک کا علاج

(۱۰) نیویارک کا اخبار انیکٹریکل ورلڈ لکھتا ہے کہ برلن مین پروفیسر لاسریٹ جلد یہ امراض کا خاص محقق اور معالج ہے اوسنے ایک تازہ تجربہ حاصل کیا ہے جس سے سرخ ناک معمولی رنگ پر آجاتی ہے - پروفیسر مذکور نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جو دانت صاف کرنیکے برش سے بالکل مشابہ ہے مگر اسمین بالونکے بجاے چالیس تار پلیٹنیم کے لگے ہوے ہین اس الہ کو ایلکٹرک مشین کے ساتھہ جلا دیا جاتا ہے جسکی امداد سے سرخ ناک کا علاج اس طرح کیا جاتا ہے کہ خون جہلک آئے اسکے دو چار روز بعد اسقدر دبا یا جاتا ہے کہ خون جہلک آے اس طریق سے دو چار روز عمل کیا جاتا ہے اس طریق علاج سے ایک دو ماہ مین سرخی دور ہو کر ناک اصلی رنگ پر آجاتی ہے

بارش کا پانی

(۱۱) امریکہ کی ریاست ٹیکساس مین ایک ڈاکٹر نے زکام وغیرہ کی بہت سی بیمارون کا علاج مینہہ کے پانی مین غسل کرنا ظاہر کر کے اُسے مرغوب خاطر عوام بنا دیا ہے - اب ہر ایک آدمی مینہہ کے پانی مین نہاتا نظر آتا ہے -

ناظرین ہندوستان مین قدیم سے مینہ کے پانی سے غسل کرنے کے اور پینے کے فوائد معلوم ہین چنانچہ پہنی کے لیے برستے مینہ مین غسل کرنا اکسیر سمجہا جاتا ہے اور بہت سے دوسرے فوائد دیسی حکماء لوگو معلوم ہین -

حکیم گیانچند از لاہور

مقاصد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) میں اشاعت کرنی

۲ ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہونچانا +

۳ مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ طبیبوں کے حالات درج کرنے +

۴ مدرسہ طبیہ کی خدمت کرنی +

۵ جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے +

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

۱ یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے +

۲ اس کی سالانہ قیمت عام شایقین سے دو روپیہ (عگ ر) ہے +

۳ نمونہ کا پرچہ چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا +

۴ دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے تو اُن کو تین آنے پر دیا جائے گا +

۵ جملہ خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے - دہلی - گلی قاسم جان - دفتر مدرسہ طبیہ دہلی +

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتمان مجلہ طبیہ

اڈیٹر

مطبوعہ افضل المطابع حویلی اعظم خان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۱۷

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ۵ یکم مئی سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبدالغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلّہ طبّیہ دہلی

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

مدرسہ طبّیہ دہلی کی خبریں

عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب سکرٹری مدرسہ طبّیہ دہلی کی توجہ جو مدرسہ دائیہاں
و زنانہ شفاخانہ و کانفرنس طبیہ کی جانب ہے رسالہ ہذا کے پچھلے دو نمبروں میں ہم نے اسکا اظہار
کیا تھا ۔ چنانچہ حکیمصاحب موصوف نے مارچ کے اخیر میں ایک خاص جلسہ کیمپ نوچندی میرٹھ کے
موقع پر منعقد کرکے حاضرین جلسہ پر اپنی پاکیزہ رائے کا اظہار فرمایا اسکے علاوہ ایک عظیم الشان
جلسہ ۱۰ ۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو مدرسہ طبّیہ دہلی کے مکان میں انہی اغراض کے لئے منعقد ہوا جس میں
شہر کے اکثر روسا اہل ہنود و اہل اسلام کے اولوالعزم اہل الرائے اصحاب شریک تھے ۔ تمام حاضرین
نے اس جلسہ کے اغراض کو پسند کرکے اُن سے کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کیا اور حکیمصاحب کی اس مستحسن
و مفید رائے کو پسند کیا اور اس کام میں سعی بلیغ فرمانیکا شکریہ ادا کیا ۔ ان جلسوں کے علاوہ مختلف
تاریخوں میں سب کمیٹیوں کے چند اجلاس ہوئے جن سے عام اہل شہر کو اس کار خیر کے اجرا میں ساعی
ہونیکا خیال پیدا ہو گیا ہے ہم ذیل میں اُن دونوں جلسوں کی مختصر کارروائیاں درج کرتے
ہیں اور جو مضامین ان جلسوں میں بیان کئے گئے یا لکچر دئے گئے اور نظمیں پڑھی گئیں وہ انشاءاللہ
عنقریب جداگانہ طبع ہوکر ہدیہ شائقین ہونے والی ہیں غرض کہ حسب طرح جنابِ حکیمصاحب ممدوح

مفید عام امور اور منافع خلق اللہ میں خوشی سے اپنے اوقات کو صرف فرماتے ہیں اسی طرح امید ہے کہ ملک کے دیگر لایق اطبا بھی ہر قسم کی امداد سے حصہ لیتے میں حتی الامکان دریغ نہ فرمائیں گے

خلاصہ رُوئداد ڈیپوٹیشن مدرسہ دائیان و شفاخانہ زنانہ دہلی

جو بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب مقام میرٹھ گیا

۲۴- مارچ ۱۹۰۶ء کو کیمپ میلہ نوچندی میں جناب شیخ وحید الدین صاحب رئیس میرٹھ کے خیمہ پر ممبران ڈیپوٹیشن نے ایک اہم جلسہ منعقد کیا جس کے صدر انجمن بجناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب کی تحریک اور نواب وقار الملک بہادر کی تائید سے) جناب شیخ وحید الدین صاحب رئیس میرٹھ قرار پائے۔ اول جناب حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے دائیوں کے مدرسہ اور زنانہ شفاخانہ کے اجرا کی ضرورت ظاہر فرمائی اُس کی تائید میں جناب نواب وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین صاحب امروہوی اور خان بہادر غلام محمد حسن خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی و نواب سعید الدین احمد خاں صاحب بہادر جاگیردار لوہارو و جناب لالہ رام کشن دیال صاحب و جناب لالہ بابو لال صاحب نے علیحدہ علیحدہ اپنی تقریروں میں جلسہ کے اغراض و مقاصد کا اظہار باحسن وجوہ فرمایا اور مدرسہ مذکور کی ضرورت کو بالدلائل ثابت کیا جسکو تمام حضار جلسہ نے بہت دلچسپی کے ساتھ سنکر بالاتفاق تسلیم کر لیا اور ایسا مدرسہ قایم کرنیکے لئے چندہ کی فہرست کھولی گئی اُسی موقع پر جناب چیرمین صاحب نے مبلغ پانسو روپیہ کے عطیہ سے اس کار خیر میں شرکت فرمائی اور دیگر صاحبان نے بھی مختلف رقوم سے اعانت کی کل چندہ کی تعداد اُس جلسہ میں پندرہ سو روپیہ سے کچھ زیادہ ہو گئے اسی جلسہ میں ایک سب کمیٹی کا انتخاب ہوا جو خاص میرٹھ میں اس ضروری کام کے لئے آئندہ مسلسل کوشش کرتی رہے گی اور نتیجہ کی اطلاع وقتاً فوقتاً جنرل کمیٹی دہلی میں بھیجتی رہے گی۔ صاحبان موصوف کی تقریروں کے بعد جناب نواب سراج الدین احمد

خاں صاحب بہادر (سائل) نے ایک اپنی تصنیف کردہ نظم پڑھی اور جلسہ برخاست ہوا

خلاصہ روئداد جلسہ جو مکان مدرسہ طبیہ دہلی میں منعقد ہوا

۱۸- اپریل ۱۹۰۶ء کو بروز چہارشنبہ سہ پہر کے پانچ بجے مکان مدرسہ طبیہ میں ایک جنرل میٹنگ (عام جلسہ) بغرض اظہار مقاصد مدرسہ دائیان وشفاخانہ زنانہ دہلی منعقد ہوئی جس میں معزز امرا اور روسا اہل ہنود و مسلمانان دہلی قریب دو ہزار کے شریک تھے۔

جناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب کی تحریک خان بہادر غلام محمد حسن خاں صاحب کی تائید سے خاں صاحب محمد حسین خاں صاحب - ایم اے جج عدالت خفیفہ شہر دہلی اس جلسہ کے صدر انجمن قرار پائے۔

جناب لالہ شیو نرائن صاحب وکیل سکرٹری مدرسہ وشفاخانہ مذکور نے اسوقت تک کی کارروائی اور میرٹھ میں ڈپوٹیشن کی روئداد اور کامیابی وحصول ترقی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد جناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب - مس سنگھ ایک لیڈی ڈاکٹر اور شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب - ایل ایل ڈی نے اپنی اپنی پر اثر تقریروں اور لیکچروں میں مدرسہ وشفاخانہ مذکور کی ضرورت باحسن وجوہ ظاہر کی اور جو جو دقتیں اور تکلیفیں ہر چھوٹے بڑے ہند و مسلمان کو موجودہ زمانہ میں بسبب ناواقف دائیوں کے اٹھانا پڑتی ہیں اُن کو مفصلاً بیان کیا جسکا جمیع شرکاء جلسہ پر بہت اثر ہوا اس کے بعد ہی نواب میرزا سراج الدین احمد خاں صاحب جاگیردار لوہارو (سائل) نے ایک پر درد نظم اسی ضمن میں پڑھی جس سے سامعین اور بھی زیادہ متاثر ہوئے اور بہت سے ہمدردوں نے بیک زبان ہو کر مالی امداد دینے کے اور آمادگی اور مستعدی ظاہر کی اور اس ملکی ہمدردی اور بہبودی بنی نوع انسان کے سچے خیال پر عام اہل جلسہ نے جناب حکیم صاحب موصوف کا دلی شکریہ ادا کیا اس کے لعد جلسہ برخاست ہوا

فی بوتل دو روپیہ کارخانہ میں تیار کئے گئے ہیں جن کے فوائد و منافع تجربہ پر موقوف و منحصر ہیں
نیز مشک اور عنبر وغیرہ اعلیٰ درجہ کی مفرد دوائیں کارخانہ میں موجود ہیں کمپنی میں ہندو اور
مسلمان کارکن ملازم ہیں جملہ ریلوے پارسل دس روپیہ فیصدی پیشگی آنے پر روانہ ہوں گے
ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ۔ پتہ صاف لفظوں میں اور ریلوے اسٹیشن کا نام جو سب سے
قریب تر ہو تحریر فرمائیں خط و کتابت بنام سکرٹری صاحب یا مینجر کارخانہ ہونی چاہئے

المشتہر مینجر

مجربات ویدک

اس کتاب لاجواب اور تحفہ نایاب کی بابت پہلے بھی شائقین فن ویدک و ماہرین طبابت
کو خوشخبری دی گئی تھی اور اب بھی علم دوست اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ بالخصوص
اطبائے گرامی قدر کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ضرور بالضرور اس قابل قدر نسخہ
کی ایک ایک جلد منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیں اور فن ویدک کے پرانے مستند نسخہ جات عجیبہ
اور ان کے فوائد غریبہ سے منتفع ہوں تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ شاید اشتیاق باقی
رہ جائے اور طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے اس کی تقطیع ۲۰×۲۶ و تعداد صفحات ۱۴۶ اس
ضخامت اور اس خوبی پر قیمت فی جلد صرف ۸ر مقرر کی گئی ہے جو اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت
نہیں رکھتی

بڑی مسرت کی بات ہے کہ حکیم **حبیب السلام** صاحب ساکن دہلی جنھوں نے مدرسہ طبیہ دہلی
میں اس سال ہی سند کامیابی حاصل کی تھی ریاست جوناگڈھ میں بمشاہرہ پچاس روپیہ ماہوار
ملازم ہوگئے ہیں ہمیں امید ہے کہ حکیم صاحب موصوف اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں فراتی
لیاقت سے کام لیں گے اور خلق اللہ کو نفع پہنچا کر اپنا گرویدہ بنا لیں گے ۔ (اڈیٹر)

مضامین عامّہ

بدن کی ساخت

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

نمبر ۳

(۲) **گلابی**۔ جس کی سرخی اصحت سے تیز ہوتی ہے۔ ضعف جگر کی بعض صورتوں میں جبکہ اس کی قوت ہاضمہ یا ماسکہ ضعیف ہو) اکثر پیشاب کا رنگ گلابی مثل گوشت کے دھوون کے ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں جگر خون کو پیشاب کی مائیت سے اچھی طرح تمیز نہیں کرسکتا

(۳) **احمر قانی** یعنی خالص سرخ جو گلابی سے زیادہ گہرا سرخ ہوتا ہے

(۴) **احمر اقتم** اس کی سرخی کے ساتھ قدرے سیاہی اور خاکی پن پایا جاتا ہے۔ پیشاب میں دونوں رنگ اس وقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ اس میں دموی اجزا کا اختلاط بہت زیادہ ہو اور یہ اکثر ایسی حالت میں ہوتا ہے جبکہ اعضاء بول یا اُن کے مجاری یا تقرب وجوار میں تیز قسم کا ورم یا درد شدید ہو یا کسی تیز مادہ یا شدت امتلا کے باعث کسی رگ کا منہ کھل جائے یا کوئی رگ پھٹ کر اسمیں سے بکثرت خون بہ کر پیشاب میں مخلوط ہو جائے اس کے علاوہ کبھی مرض فالج میں بھی پیشاب نہایت سرخ ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں جبکہ نصف بدن بے حس و بے کار ہوکر تغذیہ سے عاجز ہو جاتا ہے اس وقت خون کا بہت کچھ حصہ فاضل ہوکر پیشاب کے ساتھ بدن سے خارج ہونے لگتا ہے۔ غرض کہ یونانی اطبا نے پیشاب کی سرخی کے اسباب بیان کرنے میں صرف اسی بات پر زیادہ زور دیا ہے کہ اس کے تمام مراتب دموی اجزا کے اختلاط سے پیدا ہوتے ہیں جسقدر ہلکی سرخی ہوگی اسیقدر پیشاب میں دموی اجزا کا اختلاط کم ہوگا اور جس قدر سرخی زیادہ گہری ہوگی

اسیقدر پیشاب میں دموی اجزا کا اختلاط زیادہ متصور ہوگا۔ لیکن میرے خیال
مین علاوہ مذکورہ بالا اسبابکے پیشاب کی سرخی کے اور بھی چند اسباب ہوسکتے ہیں
جن کو ہم خونی اجزا کا اختلاط نہیں کہ سکتے چنانچہ ڈاکٹری تجارب سے یہ بات بخوبی
ثابت ہوچکی ہے کہ پیشاب کے مختلف اجزا حسوقت غیر معمولی طور پر اپنی خاص خاص
مقداروں میں پیشاب کے ساتھ مخلوط ہوجائیں تو اسوقت بھی اہمیں سرخی پیدا ہوسکتی ہے
جیسا کہ کھار اور چکنائی کے ملنے سے قارورہ میں سرخی پیدا ہوجاتی ہے۔ یا یورک ایسڈ
کی کثرت سے بھی قارورہ کا رنگ ایسا ہی سرخ ہوجاتا ہے جیسا کہ خونی اجزا کے غیر معمولی اختلاط
سے اسیطرح جبکہ پیشاب میں صفراوی اجزا کے ساتھ کسی قسم کی ترش نیز آبی اجزا بھی مخلوط
ہوں تو قارورہ کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے۔

(۳) **قارورہ کی سفیدی** پیشاب کے رنگوں میں سے تیسرا نمبر سفیدی کا ہے۔ پیشاب
کے لئے سفیدی کا لفظ دو طرح بولا جاتا ہے۔ ایک تو جبکہ پیشاب بشکل دودھ یا چھاچھ
کے سفید ہو جیسا کہ اسوقت جبکہ بلغم غلیظ و سفید یا منی وغیرہ یا ہبوکس و البیومن۔ یا کیلو
یا کسی قسم کے دوسرے فضلات بدنیہ مثل چونہ وغیرہ کے مرکبات کے پیشاب میں مخلوط ہوکر بدن
سے خارج ہونے لگیں دوسرے جبکہ پیشاب میں رنگ پیدا کرنیوالے صفراوی اجزا نہایت
کم یا بالکل نہوں اور صرف مائیت رقیقہ کی اہمیں کثرت ہوجائے جیسا کہ ہضم غذا سے
پہلے یا سوءہضمی کی حالت میں یا مرض استسقا۔ یا ذیابیطس۔ یا دیگر امراض ملغبیہ
باردہ میں ہوتا ہے اس کے علاوہ کبھی تمام بدن کی باریک رگوں (عروق شعریہ) میں عموماً
سدّے پڑ جانے سے بھی پیشاب نہایت رقیق سفید آنے لگتا ہے کیونکہ پیشاب میں
رنگت دادنی غلظت پیدا کرنے والے فضلات جو عام بدن سے دفع ہوکر پیشاب
میں شامل ہوجاتے تھے سدہ مجاری کے باعث پیشاب کے ساتھ دفع نہیں ہوسکتے
اور صرف مائیت رقیقہ عروق مسدودہ کی تجاویف میں چھن کر آیا کرتی ہے۔ اسی

طرح بعض امراض حادہ (تیز۔ شدید الخطر) میں جبکہ خلط صفراوی کا میلان دماغ یا
کسی دوسرے عضو رئیس کی جانب ہو۔ یا وہ اعضاء بدن کی ساخت میں منجذب و منشرب
ہو جائے اور بول کے ساتھ بدن سے خارج نہو سکے تو ایسی حالت میں بھی پیشاب سفید
ہوتا ہے۔ نیز کثیر المائیت و مرطوب غذاؤں کا کھانا دودھ کی لسی یا چھاچھ وغیرہ
زیادہ پینا۔ یا پانی زیادہ پینا۔ یہ بھی ایسے اسباب ہیں جن سے پیشاب کی زردی
ہلکی یا اُس کی رنگت بالکل سفید شفاف ہو جاتی ہے کیونکہ ایسی حالت میں صفرا کی معمولی
مقدار اسقدر زیادہ مائیت میں معمولی رنگ پیدا نہیں کر سکتی بعض ٹھنڈی دواؤں
یا اُن ادویہ کے استعمال سے جو گردوں کے فعل میں تیزی پیدا کرتی ہیں اور اُن کو
غیر معمولی تحریک دیکر پیشاب کی پیدائش بہت زیادتی کراتی ہیں۔ جب پیشاب زیادہ
پیدا ہوتا ہے اسوقت بھی اسکا رنگ طبعی نہیں ہوتا بلکہ بہت ہلکا زرد یا سفید ہوتا ہے
پس جب تم کسی شخص کا پیشاب سفید دیکھو اور اُس کے اسباب کی تلاش میں اچھی طرح
غور کرو گے تو اسباب مذکورۂ بالا یا اُن کی مثل دیگر اسباب میں سے کوئی نہ کوئی
سبب تمہیں ضرور دریافت ہو جائے گا

(۴) **پیشاب کی سیاہی** :- قارورہ میں اصلی رنگت (زردی) پیدا کرنے والے صفراوی
اجزا کی چمک و شفافیت اور لطافت اگر کسی سبب سے زائل ہو جائے اور اوس کے غلیظ ثفلی
اجزا میں کثافت اور تیرگی پیدا ہو جائے تو تمام قارورہ کا رنگ بجائے زرد چمکدار
(نارنجی) ہونے کے سیاہ ہو جاتا ہے اور یہ کثافت قارورہ میں دو طرح پیدا ہوتی ہے ایک تو
جبکہ بدن کے اندرونی اعضا (خصوصاً اعضاء بول) میں غیر معمولی اور شدید سردی
کا غلبہ ہو جائے۔ کیونکہ سردی کا خاصہ ہے کہ وہ اجسام متلونہ کے اجزاء صغیرہ کو اسقدر
باہم مجتمع اور ٹھوس کر دیتی ہے کہ اُن کے اندر نورانی شعاعیں ہرگز نفوذ نہیں کر سکتیں
اسی وجہ سے وہ اجسام سیاہ معلوم ہوا کرتے ہیں باقی آیندہ سید محمد عبد الرزاق عفی عنہ

افلاطون کا حال

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اے ارسطو اور اے طالبان حکمت امور آخرت میں دعا اکثر مانگا کرو. کیونکہ دعا کی نسبت وصول مطالب کے واسطے مثل نسبت فکر کی ہے وصول نتیجہ کے لیئے جس طرح بعد فکر کے نتیجہ کا وصول ممکن ہے. اسی طرح بعد دعا کے وصول مطلب ممکن ہی کہ دعا منادی کو حرکت میں لاتی ہے. **نقل** ہے کہ افلاطون کو ایام جوانی میں جب تحصیل علم حکمت کا شوق پیدا ہوا **سقراط** کو ایک نامہ لکہا کہ اگر آپ میری تین باتون کا جواب دیکر مجھکو اطمینان دلا دینگے تو بیشک میں آپ کی شاگردی اختیار کرونگا. اول یہ کہ آدمیوں میں واجب الرحم کون کون شخص ہیں. دوسری بات یہ ہی کہ آدمیون کے کام میں خرابی کس وقت آتی ہے. تیسری بات یہ ہے کہ آدمی کس چیز سے نعمت حق کی تلافی کر سکتا ہے **سقراط** نے اسی وقت جواب لکھ بھیجا کہ اے بہائی **افلاطون** تین شخص پر رحم کرنا واجب ہی. ایک اوس شریف آدمی پر کہ جس سے حاکم وقت بدگمان ہو اور وہ ہمیشہ اُس کی باتین سنکر اور حرکات دیکھ کر رنج کہے دوسرے اُس عقلمند پر کہ جاہل کے پنجہ میں پہنس جاوے اور رنج اوٹھائے. تیسرے کریم محتاج. اے **افلاطون** کاموں میں بھی خرابی تین چیزون سے آتی ہے. ایک یہ کہ کام ایسے کے سپرد کیا جاوے کہ جس کی رائے صائب نہ ہو. لڑائی کا ہتیار مخنث کو دیا جائے کہ جو اُن سے کام لینا نہ جانے. روپیہ پیسہ اُس کے پاس ہو جس سے فائدہ نہ پہنچے. اے **افلاطون** نعمت حق کی تلافی بھی تین چیزون سے ہوسکتی ہی شکر بہت کرے. عبادت کو لازم جانے گناہ سے باز آئے. افلاطون نے یہ جواب سنکر فورًا شاگردی سقراط کی اختیار کرلی. جب تک سقراط دنیا سے نگیا افلاطون خدمت میں حاضر رہا.

افلاطون کے وصایا

افلاطون نے ارسطو کو کچھ وصیتیں کی تہیں وہ ذیل میں درج ہیں۔
اے ارسطو خدا کو پہچان اُسکے حق کی حفاظت کر جس علم سے حاصل کرنے میں نفع ہو اُس کی طرف متوجہ رہ خدا تعالیٰ سے ایسی چیز کا طالب مت ہو کہ جس کا نفع ناپائیدار ہو بلکہ ایسی چیز کا خواستگار رہو تاکہ جس کا نفع ہمیشہ بلکہ مرنے کے بعد بہی تجھکو پہونچتا رہے اے ارسطو جب تک نفس کا حساب شب کو نہ کرلے مت سونا۔ لغو اور بن پوچھے بات کہنے سے سفلگی و کم عقلی ظاہر ہوتی ہے۔ بہت سوچ سمجھکر بات منہ سے نکالا کر۔
اے ارسطو لونڈون۔ اور عورتوں۔ اور محسن کش لوگوں سے بچ۔ یہ لوگ بالکل بے وفا ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی دوستی بالکل ناپائیدار ہوتی ہے۔ اے ارسطو ان سب سے رسم محبت ہرگز نہ پیدا کرنا اے ارسطو ان لوگون کی محبت میں رہنا پہلے چند روز اچھا معلوم ہوتا ہے۔ پھر اخیر انجام ذلت انتہائی پڑتی ہے۔ اے ارسطو یہ بہی یاد رکھنا کہ ان لوگوں کی نوکری سے ہمیشہ بہاگنا ایسے لوگوں کے یہاں کی نوکری بالکل ذلیل اور بے بنیاد ہوا کرتی ہے۔ باقی آئندہ
راقم حکیم احمد اللہ از مقام للہٹ

ورزش

قبل اس کے کہ میں ورزش کے طریقہ استعمال کا ذکر کرون۔ مناسب سمجھتا ہوں کہ اسکے فوائد اور اس کی ضرورت (جو ضرورت ہوا و غذا سے کچھ کم نہیں ہے) ثابت کرون۔
ہر انسان جانتا ہے کہ بغیر غذا کے کوئی متنفس زندہ نہیں رہ سکتا اور یہ بہی مسلم ہے کہ تمام غذا جو کچھ اس کو مشابہت تامہ مغتذی سے نہیں ہے جزو عضو نہیں بنتی۔ بلکہ ضرور اس میں سے کچھ نہ کچھ فضول علاوہ بول و براز پسینہ وغیرہ کے تمام اعضاء بدن کے خلل و فرج میں باقی رہ جاتے ہیں۔ ان کے نکالنے کے لئے طبیعت اپنی حیثیت کے موافق محنت اور کوشش کرتی ہے۔ باوجود جد و جہد طبیعت کے پھر بہی وہ فضلہ پورے طور پر بدن سے خارج نہیں ہوسکتا۔ یا تو

اس لیے کہ وہ فضلہ نہایت قلیل ہوتا ہے یا اس کا ضرر قلیل ہوتا ہے۔ اس لیئے طبیعت اس کی دفعیہ کی طرف کچھ توجہ نہیں کرتی۔ یا اگر وہ کچھ توجہ کرتی بھی ہے تو بوجہ غلظت یا رقت قوام کے اس کو دفع کرنے سے عاجز رہتی ہے یا طبیعت دوسرے امور میں (جو تمدن کے لیئے فضلہ کے دفع کرنے سے زیادہ ضروری ہیں) مشغول رہتی ہے اور دفع فضلہ سے (اس وقت تک کہ اُس میں نضج دیکر اس کو قابل اخراج بنا دے) اعراض کرتی ہے۔ یا چونکہ مادہ فضلیہ کا اجتماع آہستہ آہستہ ہی طبیعت مالوف ہوجایا کرتی ہے اس صورت میں فضلات مجتمعہ کی اذیت کا احساس ہی نہیں ہوتا تو دفع کیا کریگی۔ یا قطع نظر وجوہات مذکورہ بالا کے طبیعت لالچ کرتی ہے کہ شاید مادہ فضلیہ درست ہوجائے اور پھر مصالح بدن میں کام آئے۔ پس مذکورہ بالا ایسے اسباب ہیں جن کی وجہ سے لامحالہ کچھ مدت گزرنے کے بعد بدن میں زائد فضول جمع ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ جب یہ معلوم ہوگیا کہ ہر غذا سے کچھ نہ کچھ فضول ایسے بدن میں باقی رہ جاتے ہیں جنکو طبیعت دفع نہیں کرتی تو بالضرور (قطرہ قطرہ میشود دریا) اُن کی مقدار کثیر بدن میں جمع ہوجائے گی جو امراض ترکیبی مثل سدہ و استرخاء و تشنج امتلائی وغیرہ اور امراض تفرقی مثل پھوڑا پھنسی وغیرہ پیدا کردے گی یا اُن فضول سے حرارت زیادہ پیدا ہوگی بشرطیکہ وہ فضول بذات خود گرم (صفراوی یا دموی) ہوں یا بوجہ عفونت کے ان میں گرمی پیدا ہوگئی ہو۔ یا اُن سے بدن میں برودت پیدا ہوگی اگر وہ فضول باردہ ہیں تو ظاہر ہے اور اگر باردہ نہوں تو بھی بوجہ اطفاء حرارت غریزی کے برودت پیدا ہوسکتی ہے۔ یا ان سے بخارات دخانیہ روح میں غلظت و برودت یا حرارت پیدا کرینگے غرضکہ وہ فضول اپنی کیفیت اور کمیت دونو سے نقصان دہ ہیں پس اُن کو بدن سے نکالنا ضروری ہے۔ اب اگر مسہل دیتے ہیں تو اول تو مسہل کی ادویہ اکثر سمی ہوتی ہیں دوسرے اُس میں روح اور اخلاط صالحہ (جن کی بدن کو اشد ضرورت تھی) نکلیں گے۔ چنانچہ بقراط لکھتا ہے ان الدواء یتقی ونکی مسہل تو اس لیئے ورزش کا ہمپلہ نہیں ہوسکتا

باقی آیندہ

شفیع احمد خان میرٹھی متعلم جماعت اعلیٰ مدرسہ طبیہ

ہوا اور اس کے اجزاء

ہوا ایک جسم رقیق و بسیط و لطیف ہے اور کرہ زمین کو ہر چہار طرف سے محیط ہے لیکن جو اجزا ہوا کے زمین سے متصل اور قریب ہیں وہ زیادہ بھاری اور وزنی ہیں اور جس قدر ہوا بلند ہوتی جاتی ہے صاف و رقیق ہلکی ہوتی جاتی ہے اور ہوا میں ثقل و وزن بوجہ اجزاء ارضی و مائی وغیرہ کی شرکت کے پیدا ہوگیا ہے چنانچہ اسی بنا پر ڈاکٹروں نے ہوا کی ترکیب کئی اجزا سے بیان کی ہے

ہوا کے اجزاء

ڈاکٹروں کے نزدیک ہوا کے اندر چھ قسم کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ ہوا کے جزو اعظم آکسیجن اور نیٹروجن ہیں اور کسی قدر ہوا میں کاربانک ایسڈ اور پانی کے بخارات اور نائٹرک ایسڈ اور امونیا بھی پائے جاتے ہیں۔ ہوا کے سو حصہ میں آکسیجن کی معمولی مقدار ۲۰٫۹۶ ہوتی ہے مگر پہاڑ کے اوپر کی ہوا میں وہ مقدار اور بڑھکر ۲۰٫۹۰ ہو جاتی ہے شہر کے اندر کی ۲۰٫۹۰ تک بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتی ہے نیٹروجن کی مقدار معمولی ۱۰۰ حصہ میں ہوا ۷۹ ہوتی ہے۔ کاربانک ایسڈ کی معمولی مقدار میں اختلاف ہے چنانچہ ہوا کے ایک ہزار حصہ میں ۰۱ء سے لیکر ۵ تک ہو جاتی ہے نائیٹرک ایسڈ بھی ہوا میں کسی قدر ضرور ہوتا ہے امونیا کی صاف ہوا میں بھی کچھ اثر پایا جاتا ہے پانی کے بخارات جوان آدمی کے شش و جلد سے ۲۴ گھنٹہ میں ۴۴ اونس تک پانی بشکل بخار خارج ہوتا ہے بہرحال ہوا ایک شی ہے بقائے حیوانات کے واسطے ضروری ہے۔

ہوا کی ضرورت

ہوا کی ضرورت بذریعہ تنفس کے اس وجہ سے ہے کہ قلب کے اندر جو روح ہے اوس کی تعدیل ہوتی رہے اور جو بخارات و دخانیت قلب کے اندر بوجہ شدت حرارت روحی کے

پیدا ہون اس کو صاف کردے باقی کو بدن سے باہر نکالدے تاکہ روح کے اندر کہ جو نہایت لطیف ہے احتراق نہ پیدا ہو جاوے۔ لہذا ضرورت ہے کہ روح کا اعتدال کسی سرد چیز سے کیا جاوے کہ جو باوجود برودت کے لطیف ہی ہو تاکہ بوجہ کثافت اور غلظت کے روح میں تکدر پیدا نہو جاوے۔ پس یہ ضرورت ہوا کے سوا کسی دوسری چیز سے پوری نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ اگر فرض کیا جاوے کہ اربعہ عناصر میں سے سوائے ہوا کے کوئی اور عنصر اس ضرورت کو پورا کرسکتا ہے مثلاً آگ یا پانی یا مٹی۔ پس اگر آگ سے روح کی تعدیل مانی جاوے تب تو باوجود اپنی لطافت کے روح کو بالکل محترق اور فاسد کردے گی اور پانی بھی روح کی تعدیل کو کافی نہیں ہوسکتا کیونکہ بوجہ اپنی کثرت برودت کے روح کو غلیظ کردے گا بلکہ روح کی حرارت کو بالکل باطل کردے گا۔ اور نیز مٹی بھی روح کے لیے کسی طرح مناسب نہیں۔ کیونکہ روح لطیف ہی اور مٹی کثیف اور غلیظ ہی تو ظاہر ہے کہ یہ روح کی ہرگز تعدیل نہیں کرسکتی پس متعین ہوگیا کہ ہوا روح کی تعدیل کے واسطے نہایت مناسب ہی کیونکہ باوجود لطافت کے روح سے حرارت میں کم ہے لہذا تندرستی کے واسطے بھی صاف وعمدہ ہوا سے بہتر کوئی ہوا نہیں ہوسکتی ہے۔

کیفیت تنفس

تنفس کا فعل دو حرکتون سے پورا ہوتا ہے ایک حرکت انبساطی دوسری حرکت انقباضی بذریعہ حرکت انبساطی کے ہوا خارج بدن سے پھیپھڑے میں پہونچتی ہے پس پھیپھڑہ اُس ہوا کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اوس ہوا کو صاف کرکے عروق خشنہ کی طرف مندفع کردیتا ہے وہاں سے ہوا بذریعہ شریان وریدی کے قلب تک پہونچتی ہے پہونچکر روح کو تقویت دیتی ہے اور جو بخارات وفضلات وادخنہ قلب کے اندر روح میں بذریعہ حرکت انقباضی کے باہر خارج ہوتے ہیں پس بحالت تنفس طبعی مرد جوان معتدل المزاج کو ایک

منٹ میں پندرہ مرتبہ انبساط صدر ہوتا ہے مگر بچوں کو اس سے زیادہ انبساط صدر ہوتا ہے
جبکہ ہوا زندگی کے کل ضروریات سے ضروری ہے لہذا تندرستی کے واسطے ہی صاف
اور عمدہ ہوا سے بہتر کوئی دوسری ہوا نہیں ہوسکتی ہے۔

فضیل احمد بدایونی طالب علم مدرسہ طبیہ

حالت ورم کی نبضوں کا بیان مع اقسام ورم مغیر نبض

بخدمت ناظران علم طب نہایت ادب سے بعد تمنائے تصحیح غلطی عرض کرتا ہوں کہ کیفیت
نبض حالت ورم میں بھی متغیر ہوجایا کرتی ہے پس جو ورم کہ نبض کو متغیر کرتا ہے دو طرح
پر ہے۔ ایک تو وہ ورم جو سارے بدن کے شرائین کو متغیر کر ڈالے یہ ورم تین حالت
سے خالی نہیں ہوتا ہے ایک یہ کہ ورم حار و عظیم و کثیر ہو۔ دوسرے یہ کہ ورم کسی عضو شریف
میں واقع ہو تیسرے یہ کہ نہ تو ورم عظیم ہو نہ عضو شریف میں ہو مگر شدید الوجع حاد ہو۔
ان ہر سہ حالتوں میں نبض تمام بدن کی متغیر ہوجاتی ہے۔ دوسرے وہ ورم کہ جو عضو خاص میں
ہو یہ ورم سوائے عضو متورم کے اعضا دیگر غیر متورم کے نبض کو متغیر نہیں کرتا
ہے یہ ورم سخت و عظیم اور تپ آور بھی نہیں ہوتا اور اعضائے شریفہ سے دور اور بارد و شدید
کے ہوتا ہے اور ایسا ورم عضو متورم میں ہی البتہ اس وقت نبض کو متغیر کرتا ہے کہ متصل
شریان کے ہو اور تکلیف و نکایت اس کی شریان تک موثر ہو۔ پس سمجھنا چاہیے کہ نبض میں
تغیر بسبب ورم کے پانچ طور پر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ نوعیت و کیفیت ورم سے نبض میں تغیر پیدا
ہوتا ہے بایں طور کہ اگر ورم حار ہو تو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع و متواتر ہوجاتی ہے۔
اور اگر ورم بارد ہو تو نبض متفاوت اور بطی ہوجاوے گی۔ اور اگر ورم یابس و صلب ہو
تو نبض میں منشاریت غالب ہوگی۔ اور اگر ورم لین و نرم ہو تو نبض موجی ہوگی اور جس وقت
ورم پک جاتا ہے تو نبض سے منشاریت جاتی رہتی ہے اور موجیت آجاتی ہے اور اختلاف

اُس میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور جس قدر حرارت میں قلت وضعف وسکون ہوتا جاتا ہے اُسی قدر نبض میں بھی سرعت وتواتر کم ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مدت ورم میں بحسب اختلاف ازمنہ اربعہ نبض میں تغیر ہو جاتا ہے اس طور پر کہ زمانہ ابتداء ورم حار میں اگر ظاہر ہو تمیز ہو نبض عظیم وقوی وسریع ومتواتر ہوتی ہے جیسے کہ ابتداء درد میں ہوا کرتی ہے زمانہ تزاید ورم میں جس قدر ورم میں زیادتی اور شدت وجع ہوتی جاتی ہے اوسی قدر نبض بھی عظم وسرعت وتواتر وقوت وصلابت اور ارتعاد میں ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور جب ورم زمانہ انتہا کو پہونچا تب صلابت وارتعاد میں ترقی ہوتی جاوے گی اور تواتر میں کمی ہو جاتی ہے حتیٰ کہ جس قدر ورم کو عرصہ دراز گذرتا جاوے گا اوسی قدر نبض میں سختی ہوتی جاوے گی اور نبض صلب ودقیق وسریع ومتواتر ہوتی جاوے گی پس اگر طوالت مدت کی نہایت کو بڑھ جاوے اور سرعت زایل ہو تو نبض نملی ہو جاوے گی اور جب زمانہ انحطاط ورم آجاوے یعنی پک کر ریم بہنے لگے تو نبض بھی علی حسب مراتب انحطاط قوی ہوتی جاوے گی تیسری یہ کہ باعتبار کمیت و مقدار ورم نبض مین تغیر ہو اس طرح پر کہ اگر ورم عظیم ہو تو سب اعراض میں زیادتی ہوگی اور اگر عظیم نہو تو اعراض بھی کمتر ہوں گے علی ہذا القیاس۔ چوتھے یہ کہ موافق ہر عضو متورم کے تغیر نبض میں علامات مختلف پیدا ہوں مثلاً اگر ورم عضو عصبانی جیسے کہ معدہ اور امعاء اور خصوص قولون اور مثانہ اور اغشیہ (جھلیان) میں ہو تو نبض اس وقت میں صلب اور منشاری ہوگی اور ورم اوس عضو میں ہو جس میں شرائین کثیرہ پائی جاتی ہیں جیسے کہ ریہ (پھیپڑا) تو نبض عظیم ومختلف ہوگی اور اگر ایسے عضو میں ورم ہو جس میں ورید کثرت سے ہوں جیسے کہ کبد (جگر) یا طحال تو نبض میں عظم واختلاف بمقابلہ ماسبق یعنی صورت ورم عضو ذی شرائین کثیرہ کے برابر ہوگا بلکہ فی الجملہ اوس سے کم ہوگا۔ پانچوین یہ کہ تغیر نبض بسبب طبیعت اور حس اعضاء متورمہ کے ہو مثلاً اگر ورم حجاب حاجز[1] یا معدہ

---

[1] اوس پردہ کا نام ہے کہ جو آلات تنفس کو آلات غذا سے جدا کرتا ہے ۱۲ منہ

میں ہو تو نبض اس مریض کی مانند نبض صاحب غشی و صاحب تشنج کے ہوگی اس وجہ سے کہ
طبیعت حجاب کی باعتبار عصبانیت مثل معدہ کے ہے اور دونوں حساس بھی ہیں اسی
وجہ سے ورم کی تکلیف و نکایت سے زیادہ آگاہی پاتے ہیں۔ اگر ورم پھیپھڑے میں ہو تو
نبض مثل نبض صاحب خناق کے ہوگی کیونکہ جس طرح خناق موجب دشواری ترویح قلب
کا ہوتا ہے علی ہذا ذات الریہ میں بھی ترویح بدقت و دشواری ہوتی ہے۔ اگر ورم جگر
میں پیدا ہو جاوے تو نبض صلابت وغیرہ میں مثل نبض اصحاب دق و ذبول کے ہوگی وجہ
اوس کی یہ ہے چونکہ جگر متورم ہو جاتا ہے لہذا غذا کو کماینبغی کیموس نہیں کرسکتا اور ظاہر
ہے کہ جب غذا جزو بدن نہ ہوگی تو بدن میں ذبول و لاغری اور نبض لامحالہ مثل اصحاب
مدقوق کے ہو جاوے گی فقط زیادہ والسلام بلحاظ طوالت مضمون ہر ایک کو مدلل بیان
نہیں کیا البتہ محل اعتراض یا دقیق مسئلہ میں مختصر ادلہ بیان کیے ہیں جو صاحب نظر کو
واسطے بصیرت کے کافی ہیں۔ باقی آیندہ

سید ظفریاب علی نگینوی متعلم جماعت اول مدرسہ طبیہ

الادویہ

تکلیس فلزات اور عجیب الخواص کشتہ جات

نمبر (۱) (فلزات مستطرقہ)

حسب تحریک جناب منشی غلام حسین صاحب سکنڈ ماسٹر ہای سکول وزیرآباد آج مین نے علی الجزم کرلیا ہے کہ مجلہ طبیہ مین وہ عجیب وغریب اور نادر الوجود سریع الاثر دہاتون کے کشتہ جات وقتاً فوقتاً درج کرتا رہون جو مین نے مختلف تجربہ کار اُستادون اور نہ یاب بیاضون اور کتابون سے حاصل کیے ہین۔ چونکہ سونا فلزات مستطرقہ مشہورہ مین سب سے افضل ہے اور تقویت اعضاء رئیسہ وباہ و فربہی بدن مین اکسیر التاثیر ہے اس لیے اول اسی سے شروع کرتا ہون واللہ المستعین وبہ نستعین

سونا

جسکو ہندی مین کنچن بہی کہتے ہین عربی مین اسکے کئی نام ہین جن مین سے مشہور نام یہ ہیں ذہب۔ تجسد۔ عقیان۔ فارسی مین اسکو طلا اور زر کہتے ہین اور انگریزی مین گولڈ کہتے ہین۔ باقی آیندہ انشاءاللہ تعالی

حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

طبی پہیلیون کا حل

مجلہ طبیہ ماہ اپریل سنہ حال مین مین نے طبی پہیلیون کو نہایت دلچسپی و مسرت سے دیکہا ہے جو عالیجناب حاذق الحکماء حکیم فرید احمد صاحب عباسی طبیب بہیکم پور اسٹیٹ کی جدت وجودت طبع کا نتیجہ ہین۔ بیشک ناظرین کی تمرین کے لیے یہ طریق قابل تحسین ہے۔ مین بہی انشاءاللہ تعالی چند پہیلیان شائع کرونگا۔ بالفعل انکی پہیلیون کا حل نمبروار تحریر کرکے اندراج مجلہ طبیہ کے لیے ارسال کرتا ہون ۱۔ ہ۔ م۔ الم ہم

(۲) کے حل مین ذرا اشکال معلوم ہوتا ہے کیونکہ کئی ایک ادویہ ایسی ہین جنکے اول آخر خ - ع ہے جن مین دفع شقیقہ کی خاصیت معلوم ہوتی ہین وہ یہ ہین - **خروع** (بیدانجیر) و **خداع** (اجواین خراسانی) و **خریع** (عصفر یا حرشف) و **خدوع** (نام) و **خرقع** (ثمر دار) ان مین سے ہر ایک پہیلی کا جواب ہوسکتا ہے واللہ تعالی اعلم و صاحب المعما مراده تعلیم (۳) کا بھی یہی حال ہو مفصلہ ذیل الفاظ مین سے ہر ایک اس کا جواب ہوسکتا ہو **قیدس** (تونیز) و **قندس** (ابہل) و **قرقس** (سرخس) **قبیس** (نجل) **قسطس** (قسط) (۴) **کافور** (۵) **زقوم** یعنی بھی بسل ہو جو ہوتا ہو وہ مین ترک کے اس کا تجربہ کیا ہوا ہو (۶) **مسک** (مشک) مراد ہے (۷) **ملح** مراد ہے (۸) **خردل** ہو (۹) **جدوار** ہو (۱۰) **عظم** ہو (۱۱) پہلی دوا **نیلج** اور دوسری **اسارون** ہو (۱۲) **مونڈھی** مراد ہے ہذا ما اعلم واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم

حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

ایضاً

(۱) ہلم (۲) خروع (۳) قندس یا قسطس (۴) کافور (۵) زقوم (۶) مشک (۷) ملح (نمک) (۸) خردل (۹) جدوار (۱۰) عظم (ہڈی) (۱۱) نیلج - اسارون (۱۲) مصطگی واللہ اعلم بالصواب

راقم حکیم ابو داؤد عبداللہ

ایضاً

حکیم نادر حسین صاحب ساکن دہلی بحیثیت متعلم جماعت اعلی مدرسہ طبیہ دہلی نے بھی ان پہیلیوں کا حل دفتر ہذا مین بہیجا ہے جو بعینہ حکیم ابو داؤد عبداللہ صاحب کے حل سے مطابق ہو اس لیے اسکو مکرر درج نہین کیا گیا -

ان کے علاوہ اصحاب ذیل نے بھی ان پہیلیون کا حل بہیجا ہے جو بعینہ مطابق حل مذکورہ بالا کے ہے - لیکن اُن اصحاب مین سے حکیم محمد ریاض الدین صاحب ساکن جسی پور ضلع

علی گڈہ نے پہیلی نمبر ۳ کے حل مین دوا رمسئولہ کو **قاحرس** (جاوشیر) لکھا ہے اور نمبر ۱۰ مین موٹڈی بجلی بصلگی لکھا ہے اور حکیم عبد الحفیظ خان صاحب طبیب ریاست بہوپال نے نمبر ۲ کو **(قندیس)** کچھکنی لکھا ہے حکیم مخدوم محمد اعظم صاحب نے نمبر ۱ کو **افیم** (الف ہ سے بدل ہوا) اور نمبر ۱۳ کو **قیر** (موم) لکھا ہے اور نمبر ۱۱ مین نیلج کو نیل کنٹھی لکھا ہے حکیم علی رضا خانصاحب دہلوی نے نمبر ۳ و ۶ کا حل نہین لکھا اور نمبر ۱۲ مین ملہٹی لکھا ہے - باقی سب کے حل مطابق ہین- (اڈیٹر)

ایضاً ازجانب مجوز

حکیم مولوی فرید احمد صاحب نے بہی اپنی مجوزہ پہیلیون کا حل بغرض اشاعت دفتر ہذا مین بہیجا ہے جو بعینہ حکیم ابوداؤد محمد عبد اللہ صاحب کے حل سے مطابق ہے- لیکن اونہون نے افسوس کے ساتہہ یہ لکہا ہے کہ پہیلی نمبر ۳ مین بجاے پنج حرفی کے غلطی سے چار حرفی لکہا گیا ہے اور اس سے **قرطاس** مراد ہے اس کا روغن (جو بطور جوہر کشید کیا جاے) دردشقیقہ کو بہت جلد رفع کردیتا ہے-

ایڈیٹر

طبی پہیلیان حل طلب

(۱) ایک دوا کو جلا کر اور خوب باریک پیسکر ناک مین نفوخ کرنے (پہونکنے) سے فوراً رعاف بند ہو جاتی ہے خواہ کیسی ہی شدید ہو- اُس دوا مین آٹہہ حرف ہین اول (ک) دوسرا (ض) (۲) ایک دوا ہے جسکے پانچ حرف ہین اول (ت) آخر (ر) بواسیر الانف اور پینس (ناک کے اندر عظم مصفات کے خانون مین کیڑے پڑجانا) کے لیے اس دوا کو باریک پیسکر ناک مین پہونکنا بیحد نافع ہے (۳) ایک سُرمہ ہے جس مین تین دوائین ہین آنکہہ سے پانی آنے سفیدی اور ضعف بصر کے لیے بیحد نافع ہے پہلی دوا مین پانچ حرف ہین اول (ک) آخر (ر) دوسری دوا مین چہہ حرف ہین اول (ن) آخر (ر) تیسری دوا مین چار حرف ہین اول (الف) آخر (د) ان سب دواون کو ہموزن لیکر خوب باریک پیسکر شیشی مین رکہہ چہوڑین اور بوقت ضرورت سلائی سے آنکہہ مین لگائین - راقم فرید احمد

ادویہ کے نام و ماہیت پر دلچسپ بحث

(سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۴ جلد ۴)

نام چونکہ اس نبات کے کانٹے بہت ہوتے ہین اس لیے ہندی مین کٹائی اور کنٹائی
سے معروف ہے اور کپڑون سے چمٹ جانے کے باعث عربی مین مرقاعی کہلاتی ہے
نیز عربی مین بادنجان بری اور حدق اور شوکۃ العقرب سے بھی موسوم ہے۔ یونانی نام اس کا
کفنشبون (بفتح کاف و سکون ضاد معجمہ و فتح نون و سکون مثلثہ و نون ہے) اور زبان بھاشا
مین (سندوک پرلی) بولتے ہین۔ ہندی مین علاوہ ان اسماء کے جو مجلہ طبیہ مین اشاعت
پا چکے ہین اور بھی بہت سے نام رکھتی ہے چنانچہ بیاد نے کٹائی خورد کے نام دہمنی۔
دس پرس۔ کنٹلی۔ کٹاریکا۔ کنودرا۔ بیاگہی۔ دس پرولنی۔ شت مودہرا۔ چندرہاس۔ لکھہ شی
کاشکمنی۔ چہیدونتی کاٹہمی اور پنجاب مین کنیاری اور کنڈیاری سے معروف ہے اور
بعض جگہ مہوری بھی بولتے ہین۔ بڑی کٹائی کے نام استعمال بہٹائی (بمعنی بڑا بیگن) رنگنی
آرک کرانتا۔ ہنگمدا۔ بارتاکی۔ سنگہا۔ نلہی۔ راشٹ ہاکولی **ماہیت و فرق** کانٹون سے
دونون کنٹائیان پر ہوتی ہین لیکن چھوٹی بمنزلہ ایک بیل کے زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے
اور اس کا پھل بقدر چھالیہ کے خامی مین سبز اور پکنے پر زرد ہو جاتا ہے اور بڑی کٹائی کی
بیل نہین بلکہ بیگن کی طرح چھوٹا پودا ہوتا ہے جو اکثر ہاتھ ڈیڑہ ہاتھ تک لمبا دیکھا گیا ہے
اس کا پھل چھوٹے بیگن کی برابر خامی مین سبز اور پختگی پر زرد ہو جاتا ہے۔ پھول دونون
قسمون کے بیگن کے پھول کی طرح اودے اور بڑے بڑے ہوتے ہین لیکن ایک کٹائی
راقم نے سواری پر جاتے ہوے ایک پودا چھوٹی کٹائی کا سفید پھول والا بھی
ایک دفعہ مشاہدہ کیا ہے پھر ہر چند جستجو کی گئی مگر وہ پودا کبھی نظر نہ آیا سنتے ہین کہ مہوس
لوگ اس کے بہت خواہشمند رہا کرتے ہین۔ چھوٹی کٹائی بڑی کارآمد چیز ہے اس کے

بعض خواص مجربہ انشاء اللہ کبھی آیندہ شائع کیے جائین گے - بڑی کٹائی ہمارے ادہر
کبھی دیکھی سُنی نہین گئی ہے۔ عاجز نے ایام طالب العلمی مین قطب صاحب کی لاٹھ کی
سیر کو گئے ہوے وہان کے کہنڈرات مین بکثرت مشاہدہ کی ہے - اس کے عوض پنجاب
مین ایک اور کٹائی بکثرت ہوتی ہے جو یہان پوہلی (بواو مجہول) کے نام سے مشہور ہے
یہ کنٹائی بہی نہایت کانٹے دار اور اکثر گیہون کے کہیت مین پیدا ہوتی اور گیہون کے
ساتھ یا کچھ پیچھے پکتی ہے اور جس کہیت مین ہو اس کا کاٹنا دشوار ہوجاتا ہے اس کا پودا
عموماً بالشت دو بالشت لمبا اور پہول زرد اور گول چہوٹے ہوتے ہین اگر تازہ پہول کو
کاغذ پر مل دین تو کاغذ زرد رنگین ہوجاتا ہے - اس کے پہل مین پکنے پر بہورے سیاہ
دانے ہاے کے دانون کے برابر مگر اُن سے موٹے نکلتے ہین ان دانون مین غذائیت
باندازکافی ہوتی ہے اور روغنی و لذیذ ہوتے ہین لوگ انہین بہون کر چبایا کرتے ہین
اور قحطون مین بسا اوقات اسی کے اناج پر اکتفا کیا کرتے ہین - اگر ہندوستانی احباب
اس کے اُردو وغیرہ نام کا پتہ لگائین تو امید ہے کہ اس کے فوائد کثیرہ پر ہمین اطلاع
حاصل ہو - علاوہ کٹائی خورد و کلان کے حدق کی ایک اور تیسری قسم بہی لکھی ہے جو بیگن
کے مشابہ پودا مگر اس سے کچھ بڑا اور دھاتورہ کی طرح پہل لاتا ہے جو بالکل بے خار و بے
تخم ہوتا ہے اور وہ کپڑون کا میل زائل کرنے مین صابون کا قایم مقام ہے صاحب مخزن نے
ہندوستان مین اس کا بہی وجود لکھا ہے مگر عاجز کے مشاہدے مین غالباً نہین آیا ہے

(۱۰) **اشترغار** اس کے متعلق دو امر تنقیح طلب ہین اول اس کے نام کی تحقیق دوم
اس کی ماہیت کی شناخت لفظی تحقیق میری رائے ناقص مین جو جمہور اطبا کبار سے اس کا معرب
اشترخار ہونا منقول ہے بالکل صحیح ہے اور کسی قاعدۂ تعریب کے خلاف نہین ہے - اس کے
پودے کو سب خاردار مانتے ہین اور مضمون مندرجہ مجلہ طبیہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء سے بالکل
ہویدا ہے کہ اونٹ اسے کہاتے بہی ہین پس اسے اشترخار یا اونٹ کٹارہ سے موسوم

کرنا بجنسہ کہ مخزن الادویہ مین مرقوم ہے کسی وجہ سے غلط قرار دینا زیبا نہین ہی خصوصاً
بسبکہ بہت معتبرات مین اس کا دوسرا عربی نام شوک الجمال بھی اس کا ہم معنی موجود ہی
دیکھو تحفہ منہاج ـ تذکرہ وغیرہ ـ جو اساکی فارسی خار اشتر آئی ہے جس کا ترجمہ عربی مین
شوکۃ الجمل ہی لیکن اونٹ کٹارہ اسے کسی نے نہین لکھا ہے ـ اشترغار کو عربی مین مَرِیرہ مُرا
حلاج ـ شارب عنتہ[1] اور بعض بلاد مین دُر دُریہ بھی بولتے ہین اور اس کا دانہ عُصَیفِیرہ کے
نام سے موسوم ہی تالیف شریفی مین فاضل اجل **حکیم محمد شریف خانصاحب** دہلوی نے جس قدر
اونٹ کٹارہ کی توصیف فرمائی ہے اشترغار کی تعریف سے جو کتب متداولہ مین قلمی ہے
بالکل ملتی جلتی ہے جو کہ اشترغار کے ہندوستان مین پیدا ہونے کا ثبوت اور اشترغار شترغاز
اونٹ کٹارہ کے ایک ہونے کا قوی شاہد ہے ـ بعض احباب نے مجلہ طبیہ مین اشترغار
کی بہندی ستیاناسی ہی لکھی تہی مگر وہ بالکل عقل ونقل کے خلاف ہی اور حقیقت مین اس
دوا کو اونٹ کٹارہ اور ستیاناسی کے ایک ہونے کا دہوکا لگا ہوا ہے اور یہ سراسر غلط ہی
کیونکہ اونٹ کٹارہ کا پہل گول بقدر اخروٹ ہوتا ہے اور ستیاناسی کا طولانی وسطہ پہلو اور
کنارے کے کانٹے بہت دراز اور ستیاناسی کے خورد کٹارے مین قبض اور اس مین
اسہال وقے کی قوی خاصیت موجود ہے غرض دونون مین زمین وآسمان کا فرق ہے
اشترغار کی ماہیت اس کا پودا ہاتھ بھر لمبا اور پتے چقندر کی طرح سبزی وسیاہی
مائل اور پہول زرد یا سفید ہوتے ہین پکنے پر پہل سے حب قرطم کی طرح کے دانے نکلتے
ہین اور اس کا ہر ایک جز تلخ ہوتا ہے اور تمام حیوان اسے کہا جاتے ہین لیکن اونٹ کے
فربہ کرنے مین یہ لاثانی ہے ـ مصر کے اطبا سکاعی کے عوض اسے ہی استعمال کرتے تہے
بلکہ بعض اسے شکاعی ہی سمجہتے ہین اور بعض اسے بادآورد خیال کرتے ہین اور بعض اسے
انجدان خراسانی کی جڑ تصور کرتے ہین چنانچہ بعض احباب نے اسی پر اعتماد کرکے مجلہ طبیہ مین

[1] عنتر عربی مین بہت بڑی مکہی کو کہتے ہین شاید اشترغار کی بو سے وہ مرجاتی ہو اس لیے یہ شارب عنتر کہلاتا ہی

اسے شائع کیا ہے لیکن یہ سب غلط خیالات ہین اور صحیح وہی ہے جو ائمہ اطبا کے اقوال سے
ثابت ہے یہ اپنی ذات وصفات مین انجدان سے بالکل مغائر ہے البتہ انجدان کی جڑسے
اس کی شباہت بہت پائی جاتی ہے اور وہی شباہت درحقیقت مغالطہ انداز ہے
باقی آیندہ راقم حکیم ابوداود عبدالمد وفقہ اللہ

چوب چینی

آتشک خبیث مین ترک نمک قطعاً شرطا اور خوبی ہے کہ جس کی وجہ سے سقوط انف اور لہاۃ
اور حدوث قروح خبیثہ عسرالاندمال ظہور پذیر ہوئے ہون اور وجع مفاصل اور ورم مفاصل
مین کہ شدت کے ساتھہ ہو اور گوشت مین حالت عفونت پیدا ہوئی ہو یا کوئی عارضہ جلدی
حادث ہوا ہو کہ جس کے مادہ مین بورقیت اور لذع شدید ہو مثل جرب وحکہ وبنات اللیل
مزمن اور دوسرے قروح خبیثہ اور عفنہ اور بعضے اورام باطن مزمن کہ مادہ اون کا صلب
ہوگیا ہو۔ ورنہ متاخرین نے نمک بقدر ذائقہ جائز رکھا ہے۔

تنبیہ۔ اگر خفقان حار ہو برادہ صندل سفید یا صندل سرخ چوب چینی کے ساتھہ بھگا کر
جوش دین اور پلادین تاکہ تسکین حرارت قلب کی ہو اور جب حرارت کی تسکین ہوچکے اُس
وقت موقوف کرکر چوب چینی کو بحال رکھین اور بعضے موقعون مین شیرہ تخم خرفہ چوب چینی
کے پانی مین نکال کر قدرے گلاب اور عرق بیدمشک شربت انار شیرین یا انارین یا بنفشہ
یا نیلوفر کے ساتھہ حسب موقع ومحل واسطے تسکین حرارت قلب کے دیوین اور اگر خدانخواستہ
بخار شریک ہو تو شوش نہون اور چوب چینی کو موقوف نہ کرین بلکہ چوب چینی کے پانی مین
شیرہ ملسے ملطفات مثل تخم خرفہ تخم کدو وغیرہ نکال کر شربت بنفشہ ملاکر خاکشی چھڑک کر دین
بفضلہ تعالی دو روز یا تین روز مین بخار کو تسکین ہوجاوے گی اور جب تک بخار موجود ہو
روٹی اور روغن بالکل موقوف کرین اور اگر کسی سبب سے سدہ پڑگیا ہو اور سنی الجملہ مادہ
جمع ہوکر باعث بخار ہوا ہو تو خیار شنبر اور شیرخشت اور گلقند چند ادویہ مزلقہ کے ساتھہ شامل

اگر روغن بادام ملا کر پلا دین کہ بفضلہ تعالی بعد افتتاح سدہ کے بخار جاتا رہیگا اور اگر
اثنائے استعمال چوب چینی مین زحیر یا تشنج نمودار ہو تو چار تخم وغیرہ دین اور اسہال دموی
کی حالت مین قرص طباشیر یا قرص کہربا یا قرص طباشیر قابض دین اور اوپر سے دو مثقال
یا تین تک۔ نیم مثقال دانہ ہیل کوٹ کر چوب چینی کے پانی مین خفیف جوش دیکر پلا دین
اور جب تک ضعف اور تشنج موجود رہے گوشت اور شیرینی سے احتراز کرین اور ماش اور
برنج اور مغز بادام ہر دو اوہ پر قناعت کرین اور ضعیف اور مبرود المزاج شخص کے لیے
تخم بالنگا اور تودری سفید ملکون اور تخم ریحان اور شربت گاؤزبان اور محرور المزاج کے لیے
شربت صندل اور بعض مفرحات جواہر مثل معجون طلا اور خمیرہ ابریشم لولوے کافوری
وغیرہ کافوری حسب مزاج تجویز کرین اور کلیہ یہ ہے کہ اثنائے استعمال چوب چینی مین
جو علت حادث ہو چوب چینی کو بحال رکھ کر اسکی تدبیر کرین اور بعد زائل ہونے اُس
علت کے جو تدبیرین اس علت کے دفع کے لیے عمل مین لائی جاتی ہون اونہین
موقوف اگر چوب چینی کو بحال رکھین۔ خدانخواستہ اگر علت طول پکڑے یا چوب چینی
اُس علت کا سبب ہو تو واجب ہے کہ چوب چینی کو موقوف کرکر تدابیر مناسب اور موافق
حال عمل مین لاوین۔ باقی آئندہ

محمد عبد الصمد از ناگپور

الامراض
ہیموپیتھک
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

چنانچہ ہیموپیتھک ادویہ پر نمبر ضرور ہوتے ہین اور خدا کی عجیب قدرت ہے کہ جتنا مرض پرانا ہوگا دستنے ہی زیادہ نمبرون والی دوا نفع زیادہ کرے گی - یہان تک کہ ایک حصہ دوا مین ننانوی حصہ مصری یا پانی ملاکر دوا تیار کی جاتی ہے جب ہی وہ اپنا اثر پورا پورا کرتی ہے حال کا تجربہ جن جن دواون کا مین نے کیا ہے وہ ہدیہ ناظرین کرتا ہون الحمد للہ کہ اس میری تحریک پر اطبا مین ایک جوش پیدا ہوا ہے بہت سے حضرات کے خطوط میرے پاس آئے اون کو معقول جواب بہیجدیے گئے حکیم سید احمد شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجکو عرصہ سے اس علاج کا خیال تہا مگر جرات نہ ہوتی تہی تیری تحریک پر مجکو جرات ہوئی اور کتابین اور ادویات منگاتا ہون - بیشک ہم لوگون کو ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ خذ ما صفا ودع ماکدر -

ہمارے اساتذہ نے ویدک سے عمدہ عمدہ چیزین لے کر طب مین شامل کین لیکن اصل مین یہ سب دوائین وہ ہی ہین جن کو اطبا ریونانی استعمال کرتے تہے - طریقہ استعمال مین البتہ فرق ہے چنانچہ ڈاکٹری دواؤن کے دیکھنے سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے یہان کی سب دوائین ہین پہر ہم کو ان سے نفرت کی کوئی وجہ نہین ہے - اکونائٹ کو مین نے زکام نزلہ مین نہایت ہی مفید پایا مجکو خود نزلہ ہوا اور گلا گھر آیا دو دو گھنٹہ کے بعد ایک ایک گولی کھائی اُسی دن آرام ہوگیا - خان بہادر عالی جناب محمد مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکم پور کو زکام ہوا اور ایسے وقت ہوا کہ لکھنؤ تشریف لے جانے کا وقت تہا اسی اکونائٹ کا استعمال کرایا گیا دوسرے ہی دن طبیعت صاف ہوگئی اور جناب سامی لکھنؤ تشریف لے گئے -

ایک مریض کو نفث الدم رعاف اور تپ شدید اور تمام بدن پر باریک باریک بثورات نمودار

ہو ئین ایسی حالت مین ایسی کون سی مفرد دوا ہے جو حدت خون کو کم کرے اور نفث الدم و رعاف کو بند کرے اور بثورات کو تحلیل کر دے یعنی مسامات کہل جائین اور سب مادہ باہر کی طرف رجوع ہو کر تحلیل ہو جاے یہ اکونائٹ کا ہی کام تہا۔ پانچ گولیان ایک روز اور پانچ دوسرے روز دی گئین سب شکایتین خدا کے فضل سے رفع ہو گئین تیسرے روز بالکل اچھا ہو گیا کچہ بقیہ حرارت کا تہا عرق شاہترہ شربت عناب وغیرہ دینے سے یہ شکایت بہی رفع ہو گئی۔

بچون کو ڈبہ ہوتا ہے اوس مین تیر بہدف کا کام دیا کتنے بچے خدا کے فضل سے اچہے ہو گئے

باقی آیندہ

حکیم نذیر احمد عباسی طبیب ریاست بھیکم پور

اجوبہ استفسارات مجلہ طبیہ نمبر ۴ جلد ۴

جواب استفسار نمبر ۱

بدن مین کل تین قسم کے گوشت ہین (۱) عضلی مخلوط بعصب دوسرا اور یہی اکثر ہے (۲) خالص جیسے ران پیٹہ اور مسوڑہون کا گوشت (۳) غددی رخو متخلخل۔

جواب استفسار نمبر ۲

عام منافع لحمیہ کے علاوہ لحم غددی کی بعض قسمین کسی نافع رطوبت کی تولید کے لیے ہین مثلاً انثیین مولد منی۔ پستان مولد شیر زبان کی جڑ مین دو غدے مولد لعاب دہن ہین۔ اور بعض اقسام کسی ضروری اور محتاج الیہ چیز کا مخزن مین چنانچہ پہیپڑہ ذخیرہ ہوا کا خازن ہے اور بعض گوشت کسی خالی مقام کو بہرتے ہین اور عروق و اعصاب کو تکیہ و سہارا دیتے ہین اور ان کی وضع کو مضبوطی بخشتے ہین جیسے غدد مراق بعض جو جدا ولی حوالی امعا مین مفروش ہین اور غدہ توثیہ جو بالاے صدر مین مفروش ہے اور غدہ صنوبریہ جو دماغ کے بطن وسط و موخر کے مابین ہے اور بعض اس کے علاوہ کسی عضو رئیس کے فضول کا مدفع ہی

بنتے ہین جیسے بغل۔ بن ران۔ اور گردن پس گوش کے لحوم غدویہ۔ قلب و کبد و دماغ کے فضلات کا مدفع ہین۔

جواب استفسار نمبر ۳

اس حالت مین معجون برش روزانہ ایک دو سرخ گرم اور شیرین دودہ کے ساتہہ استعمال کرنے سے انشاءاللہ تعالی بہت فائدہ ہوگا میرا آزمودہ ہے۔

حکیم ابو داؤد عبداللہ

ایضاً

اس مریضہ کے لیے معجون سپاری پاک نہایت مفید ہے مین نے بعض مریضون کو دیا ہے اور اُس نے کافی فائدہ کیا ہے۔ آپ خود تیار کر کے استعمال کرائین یا یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے طلب کرین۔ انشاءاللہ ضرور نفع ہوگا۔ ڈہائی تولہ اس معجون سے روز کہا کر اوس کے اوپر آدہ پاؤ گاے کا دودہ پی لیا کرین۔

حکیم وحید الحق طبیب ریاست بختیارپور

ایضاً

جس وقت خون جاری ہو اس وقت یہ نسخہ دین۔ نسخہ اکسٹراکٹ ہیمی ملس لیکوئڈ ۳ ڈرام گلیسرین ۳ ڈرام۔ اسپرٹ کاروفارم ۲ ڈرام۔ پانی چہہ اونس۔ ان سب کو ملا کر شیشی مین رکہہ لو یہ چہہ خوراکین ہین دن مین ۳ دفعہ پینا چاہیئے اور جب خون بند ہو جاوے تو نسخہ مندرجہ ذیل کا استعمال رکہنا چاہیئے۔ نسخہ ٹنکچر اسٹیل ۲ ڈرام۔ پٹاسی کلوراس ایک ڈرام۔ گلیسرین ۲ ڈرام۔ پانی چہہ اونس۔ یہ چہہ خوراکین ہین دن مین ۳ دفعہ پینا چاہیئے جب خون موقوف ہو جاوے انشاءاللہ صحت کلی اس کے استعمال سے ہو جاوے گی اس نسخہ کا استعمال عرصہ تک رکہین۔

ڈاکٹر سید احمد صدر بازار پشاور

ایضاً

یہ نسخہ لکھتا ہون یہ میرے تجربہ کا ہے اس کو تیار کرکے استعمال کرائیے۔ گیرو۔ سنگجراحت صدف سوختہ۔ پھلی ببول حب۔ میدہ لکڑی۔ گل ملتانی۔ کوکنار۔ اسپغول مسلم۔ سوائے اسپغول کے سب دواؤن کو باریک پیسکر سفوف بناؤ اور اس مین چھ ماشہ ہمراہ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ عرق بارتنگ ۵ تولہ مین نکال کر شربت انار شیرین ۲ تولہ ملا کر اوپر سے پلاؤ۔

جواب استفسار نمبر ۴

بالفعل آپ مصطگی اس کے ہموزن مصری ملا کر سفوف بنائین اور ایک ماشہ بلاناغہ صبح کے وقت استعمال کرین اس سے آپ کا حافظہ درست ہو جائے گا اور لکنت بھی رفع ہو جائے گی

جواب استفسار نمبر ۵

روغن بہروزہ اس ترکیب سے نکالیے بہروزہ خام آدہ سیر۔ چھالیہ آدہ پاؤ۔ الائچی کلان آدہ پاؤ مازو ۲ تولہ۔ کتھہ سفید ۲ تولہ۔ سب دواؤن کو آمیز کرکے ایک بوتل مین بھر کر بوتل کے مونہہ مین سینکین لگا کر روغن نکال لیجیے ارنے اُپلون کی آنچ دیجیئے اس روغن کے پانچ قطرے دودہ مین ڈال کر پی لیا کیجیئے یا منقی کے اندر رکھہ کر حلق سے اتار لیا کیجیئے اوپر سے دودہ پی لیا کرتا اس سے انشاءاللہ کتنا ہی پورانا سوزاک ہوگا جاتا رہے گا اور باقی شکایتین بھی رفع ہو جائین گی۔

حکیم فرید احمد عباسی طبیب ریاست بھیکم پور

ایضاً

پہلے مریض کو سوزاک تھا اب سفید سفید سی رطوبت نکلتی رہتی ہے طبیب اس کو جریان منی کہتے ہین۔ ڈاکٹر ریم کا آنا بیان کرتے ہین قطعی فیصلہ بغیر مشاہدہ ممکن نہین ہے اگر جریان منی ہے تو اس کے لیے یہ سفوف معمولہ مطب مجرب اور آزمودہ ہے۔ بیج بند سیاہ تخم ہلیل ساڑہے تین تین تولہ۔ گوکہرو۔ تالمکھانہ۔ اندرجو شیرین سات سات تولہ۔ لسوڑہ

۴ ۴ تولہ چار ماشہ کوٹ چھان کر برابر اس کے کھانڈ ملا کر سفوف طیار کرین ہر روز یک تولہ سرد پانی کے ساتھ کھایا کرین اور یہ ہی سفوف سوزاک مین بہی مفید ہوگا۔

درد مفاصل عضو تناسل خصیون کے نیچے کھجلاہٹ سوزش۔ سوج۔ درد خارش یہ سب عوارض سوزاک ہی کی بدولت ہین ابہی چندروز ہوے ہین کہ ہر دل عزیز عالی قدر عالی جناب چودہری اجیرالحق صاحب رئیس ریاست بختیار پور کو بہی یہ ہی شکایتین سخت تکلیف دہ تہین بعض وقت تو وہ چلنے پہرنے سے بہی مجبور ہو جاتے تھے ڈاکٹر منی موہن بابو اسسٹنٹ سرجن مونگیر کا مدتون سے علاج ہیش ہا خدا جانے کتنی ہی دوائین کھلا ڈالین اور بیسیون قیمتی نسخے بدل ڈالے اور بہتیری کوششین کین کچہ فائدہ نہین ہوا ایک سفر مین مین بہی اُن کے ساتھ تھا تکلیفون اور سخت مجبوریون کو دیکہہ دیکہہ کر افسوس کے ساتھ مجھے علاج کا خیال پیدا ہوا اور چودہری صاحب نے خود بہی مجہہ سے فرمایا کہ اب آپ ہی کوئی ایسا بندوبست کر دیجئے کہ اس تکلیف سے نجات ہو۔

کہانے کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا دوا، المسک معتمل ۳ ماشہ کو ساتھ۔ سونف۔ کشوث تین تین ماشہ آدہ پاو سونف کے عرق مین پیس کر شیرہ نکال کر خمیرہ بنفشہ دو تولہ سے میٹھا کر کے پی لیا کرین۔ لگانے کے لیے تمباکو کے سبز پتون کا رس نصف اُس کا یا بوٹہ کہ سبز پہول پتون کا رس دوگنے روغن کنجد یا چمیلی مین ملا کر آگ پر پکالین جب پانی جل جاے تیل رہ جاے چھان کر رکھ چھوڑین دن مین دو مرتبہ اس کی مالش کرین۔ پھٹکری پانی مین جوش دیکر فلالین سے سینکنا بہی فوری سکون دیتا تھا حاصل یہ کہ دو ہفتہ کے استعمال مین بفضلہ بالکل شکایتین جاتی رہین اور اب وہ بالکل اچھے ہین میرے نزدیک آپ بہی اسی کو استعمال کرین انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ دیسی جڑی بوٹیان جو اس ملک مین مفت ملتی ہین عجیب وغریب فوائد اُس مین موجود ہین جو کہ سیکڑون ہزارون روپیہ کی پیٹنٹ دوائین یورپ سے آکر آے دن ہندوستان مین بکتی رہتی ہین اپنی اکسیری تاثیر مین اس سے

کہین زیادہ ہین افسوس کہ اہل ملک اور والیان ملک اس کی طرف مطلق توجہ نہین فرماتے۔

راقم حکیم وحید الحق طبیب ملازم ریاست
بختیار پور ضلع مونگیر

ایضاً

نسخہ نمبر ا مندرجہ ذیل پینے کے واسطے اور نسخہ نمبر ۲ پچکاری کے واسطے ہے دو ہفتہ کے استعمال سے انشاء اللہ کوئی شکایت باقی نہ رہیگی۔ نسخہ نمبر ا پینے کے واسطے ٹنکچر فرانی پر کلورائڈ ۶ ڈرام۔ پٹاس برومائڈ ۲ ڈرام۔ مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام۔ پانی چھہ اونس۔ یہ چھہ خوراکین ہین دن مین ۳ دفعہ پینا چاہیئے۔

نسخہ نمبر ۲۔ برائے پچکاری۔ کلیمنا پیریٹا ایک ڈرام۔ ٹنکچر کیٹیکیو ایک ڈرام۔ ٹنکچر اوپیم ایک ڈرام ایسڈ ٹینک ۱۰ گرین۔ پانی ۱۲ اونس۔ ان سب کو ملا کر ایک شیشی مین رکھہ لو یہ پچکاری کی دوا ہے شیشی کو ہلا کر پھر پچکاری دن مین ۳ دفعہ روزانہ کی جاوے انشاء اللہ بہت جلد صحت کلی ہو جاوے گی۔

ڈاکٹر سید احمد صدر بازار پشاور

جواب استفسار نمبر ۶

(۱) ہم بھی حکیم نور محمد صاحب سے سفارش کرتے ہین کہ آپ اپنے وعدہ کا ایفا فرما کر پبلک کو شکوری کا موقع دین۔

(۲) امید ہے کہ ہمارے مہربان حکیم ابو داؤد عبد اللہ صاحب بھی مستفسر صاحب کی درخواست کو پورا کر کے داخل حسنات ہون گے۔

(۳) گندھک آنولہ سار ۲ تولہ لے کر اس کا جوہر دو ہانڈی گلی مین بطریق معروف نرم آنچ سے اڑا لیا جاوے۔ اس جوہر مین سے بقدر نصف رتی کے پڑیہ لے کر ہر روز صبح کے

وقت مریض (مطحول) کو اس طرح کو ملایا جاوے کہ اول تھوڑے سے بھنے ہوے چنے چباوے جب وہ مونہہ مین چپ جائین اُن کو تھوک کر ذ راگا وہ پوڑیہ مونہہ مین ڈال کر اوپر سے ایک گھونٹ تازہ پانی پی لیا کرے سات روز مین بہت نفع معلوم ہونے لگے گا پرہیز معمولی ہے۔ اکیس دن تک یہ عمل کیا جاوے۔ (ایڈیٹر)

(ایضاً نمبر۳) عظم طحال کے لیے مفید نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔ نسخہ۔ فرای سلفاس ۱۲ گرین کونین سلفاس ۱۰ گرین۔ ایسڈ سلفورک ڈائلوٹ ایک ڈرام۔ مگنیشیا سلفاس ۳ ڈرام۔ پانی چھہ اونس ان سب کو ملالو یہ چھہ خوراکین ہین دن مین ۳ خوراکین پینا چاہئین مفید ہے

(نمبر۴) نسخہ براے جھنجھنی۔ پٹاسی برومائڈ ۱۵ گرین۔ لیکر اسٹرکنیا ۴ قطرہ۔ اسپرٹ کلوروفارم ۲۰ قطرہ۔ پانی ایک اونس ان کو ملالو یہ ایک خوراک ہے ایسی دن مین ۳ دفعہ کھانے کے بعد انشاءاللہ جلد آرام ہو جاوے گا۔

ڈاکٹر سید احمد صدر بازار پشاور

(ایضاً نمبر۴) شاہترہ۔ چرایتہ۔ سر پھوکہ۔ مونڈی۔ ہلیلہ سیاہ۔ صندل سرخ سات سات ماشہ عناب ۵ عدد رات کو پانی مین تر کر کے صبح کو صاف کرین اور شربت عناب ۴ تولہ سے میٹھا کر کے پی لیا کرین دو ہفتہ تک استعمال کرنے سے انشاءاللہ تعالی نفع ہو جاے گا پرہیز گرم اشیاء اور ترشی سے ہے۔ (ایڈیٹر)

(نمبر۵) نسخہ تمباکو چھڑانے کا۔ ٹنکچر کیپسکم ۲۰ قطرہ۔ ٹنکچر نکس وامیکا ۵ قطرہ۔ اسپرٹ کلوروفارم ۲۰ قطرہ۔ پیپر منٹ واٹر ایک اونس۔ ان سب کو ملا کر یہ ایک خوراک ہے ایسی دن مین ۲ دفعہ۔ اس سے تمباکو پینا و کھانا دونون انشاءاللہ آسانی سے چھٹ جاوین گے

ڈاکٹر سید احمد ڈاکٹر صدر بازار پشاور

نمبر ۶ و ۷) اس نمبر مین جن امراض کا علاج آپ نے دریافت کیا ہے ان کی مستقل بحث کسی موقع پر انشاءاللہ درج رسالہ کی جاے گی۔

(نمبر ۸) نیم کے پتے اور سانپ کی کینچلی کتابون کے صندوق مین رکھنے سے کرم نہین لگتا۔ (اڈیٹر)

(نمبر ۹)۔ کلوروڈین ایک قابض چیز ہے اس مین افیم کا جز ہے پیچش و اسہال کے بند کرنے کے واسطے مفید ہے اور جب نیند نہ آتی ہو تو زیادہ مقدار مین نیند لانے کے لیے مفید ہے اس مین جو چیزین شامل ہین وہ مندرجۂ ذیل ہین۔ نسخہ کلوروڈین کا کلوروفارم ۲۔ اونس۔ ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ۲۔ اونس۔ ٹریکل ۴۔ اونس۔ لیکوئڈ اکسٹرکٹ آف لیکرس ۱½۔ اونس۔ مارفیا ہیڈروکلوراس ۸ گرین سلفیٹ آف اٹروپیا ایک گرین۔ ایل آف پیپرمنٹ ۹ قطرہ۔ ڈائیلوٹیڈ ہیڈروکلورک ایسڈ ۱۶۰ قطرہ۔ ترا کا کنتھ ان پوڈر ۲۰ گرین۔ ڈسٹل واٹر ۱۰۔ اونس۔ پہلے مارفیا۔ اٹروپیا اور لیکوئڈ اسٹرکٹ آف لیکرس اور ترگا کنتھ کو خوب چینی کے کہرل مین ملا کر اور پھر شیشی مین ڈال دو پھر اسپرٹ اور کلوروفارم اور ایل پیپرمنٹ آپس مین ملا کر شیشی مین تہوڑا تہوڑا ڈالتے جاؤ اور ہلاتے جاؤ پھر پانی تہوڑا تہوڑا ڈالتے جاؤ ہلاتے جاؤ بس کلوروڈین بن گیا ہمہ صاحب کی گولیان صرف قبض کشا ہیں۔ سید احمد ڈاکٹر صدر بازار پشاور

نمبر ۱۰۔ لالہ جنگلی مل کتب فروش دہلی دریبہ کلان سے ایسی کتاب آپ کو دستیاب ہوسکتی ہے۔ (اڈیٹر)

وجع المفاصل کا علاج

یہ مرض بوجہ مشکل سے زائل ہونے اور عرصہ تک مریض کو لاحق رہنے کے **مرض العمر** کے نام سے بھی موسوم ہے۔ بعض اطبا نے وجہ تسمیہ مرض العمر کی یہ بیان کی ہے کہ اس مرض مین جو شخص مبتلا ہو وہ طویل العمر ہوتا ہے کیونکہ اعضائے شریفہ سے مواد ردیہ مندفع ہوتے رہتے ہین۔ چونکہ اہل تنعم و ثروت اور آرام سے رہنے والے اصحاب اکثر اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین اس لیے اس کا نام **مرض الملوک** بھی رکھا گیا ہے

ڈاکٹری مین اسکو وماٹیزم اور ہندی مین گنٹھیا کہتے ہین - اس مرض کے اسباب کے لحاظ سے اس کا شرح بیان محتاج بطویل ہے اور یہ رسالہ اس کا غیر متحمل اس لیے صرف تحریر علاج پر اکتفا کرتا ہون - اول مسہل مناسب سے تنقیہ کرکے بعدہ ہر روز بوقت صبح ۹ ماشہ معجون یحیی بن خالد کھائین اور بوقت عصر ایک حب حبوب دافع وجع المفاصل عرق سونف کے ہمراہ نگل فرمائین -

صفت معجون یحیی بن خالد - سورنجان ۱۰ تولہ - سنا ۵ تولہ - زیرہ کرمانی ۲ تولہ زنجبیل ۲ تولہ - دارفلفل ۲ تولہ - اسارون ۲ تولہ - شہد سہ چند حسب دستور معجون بنائین -

صفت حبوب دافع وجع المفاصل - مرچ سیاہ ۱ تولہ - بیخ حنظل ۱ تولہ کچلہ مدبر ۱ تولہ - سب کو باریک کرکے شہد مین ملاکر حبوب بنائین - یہ معجون اور حبوب اس مرض کے دفعیہ مین مجرب ہین ہان روغن دافع وجع المفاصل مخترعہ ومجربہ راقم (جو مجلہ طبیہ کے کسی سابقہ نمبر مین شائع کرچکا ہون) تسکین درد وجع المفاصل مین طلسمی اثر رکھتا ہے اور بالکل مجرب ہے -

حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

ایضاً

وجع مفاصل کے دور کرنے مین یہ گولیان عجیب النفع ہین بشرطیکہ اشیاء ترش اور دال مونگ سے پرہیز کیا جاوے نسخہ سم الفار ۵ ماشہ - نیلہ تھوتھہ ۱۰ ماشہ - کتھہ سفید ۲۰ ماشہ مغز تخم نیب ۴۰ ماشہ - سرپھوکہ اسّی ماشہ - چھوٹی کٹائی کے پاؤ سیر عرق مین کھرل کرکے چنے کی برابر گولیان تیار کرین اور صبح کے وقت ایک گولی دودھ کی بالائی مین لپیٹ کر نگل جاوین

حافظ محمد اسمعیل دہلوی سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

دمہ کا مجرب علاج

درخت گولر کے پتے اور پھل وشاخ بوزن دو دو سیر کچل کر ایک بڑے مٹکے مین داخل کرین

اور پانی سے بھرین شب و روز کے بعد نیچے آگ دیدین جب پانی چہارم حصہ باقی رہ
جاے تو مل کر صاف کرین اور اُس پانی مین قند تاڑ ایک سیر ڈال کر قوام معجون پر لائین
بعد سرد ہونے کے چینی کے پیالہ مین رکہین مقدار خوراک ایک تولہ صبح و شام کہائین
پرہیز معروف ہے۔

برص کا نہایت مجرب علاج

تخم باہچی یک نیم جزو بول مادہ گاو (سرخ رنگ کہ ابہی گابہن نہ ہوئی ہو) مین بہگوئین دوا کے
اوپر بول جیا اُنگل رہے۔ سایہ مین خشک کرین بس نصف وزن اس کا زیرہ سفید ملا کر
کوٹین اور بقدر ریٹہ ہر روز بوقت صبح نہار منہ کہائین برص کے لیے اکسیر ہے۔
پرہیز کدو شیرین و شیرہ ماہی و اچار رای و روغن کنجد و گلسنی۔ ترشی کا استعمال کثرت سے
کرائین۔ نقوع کے وقت احتیاط رکہین کہ باہچی کے ریشہ نہ نکل آئین

خاکسار سید محمد ارشاد اللہ از سندہ

مرض ذیابیطس

سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۴ جلد ۴

دوم علاوہ مندرجہ بالا علامت کے بیمار کو پیاس کی ازحد شدت ہوتی ہے اور جون جون
پیشاب زیادہ خارج ہوتا ہے تیون تیون پیاس بڑہتی جاتی ہے اور یہان تک بڑہ جاتی ہے
کہ بیمار پانی کے برتن کو منہ سے چہوڑنا نہین چاہتا اور یہی کہتا ہے کہ پیاس نہین بجہتی چاہے وہ
جہان کا سب پانی پی جاوے اور رات کو جب وہ پیشاب کے واسطے یا پانی پینے کے لیے
بار بار بستر سے اُٹہتا ہے تو اس کی نیند ٹوٹ جاتی ہے جس کے باعث وہ بےچین اور متواتر
دنون تک نہ سونے کے باعث کمزور اور نحیف ہوجاتا ہے اور علاوہ پیاس کے اُس کا منہ
ہر وقت خشک رہتا ہے اور بعض دفعہ موںہہ کی سطح مین جلن بہی معلوم کرتا ہے یا اس کا ذائقہ
ہمیشہ شیرین معلوم کرتا ہے اور علاوہ اس کے تنفس بہی شکری ہوتا ہے اور اُس مین ریٹہ کے

طور پر بو آتی ہے ماسوائے پیاس کے بڑھنے کے بعض بیماروں مین بھوک بہی ازحد ہو جاتی ہے اور اس کو کہانے کا ہوکا لگ جاتا ہے اور جتنا اس کو دیتے جاؤ کھاتا جاتا ہے۔ کیونکہ چند عرصہ تک اُس کی طاقت ہاضمہ خراب نہین ہوتی مگر اُس زیادہ کھانے پر بھی جسم کے عضلات کمزور ہوتے جاتے ہین اور بیمار حد درجہ کمزور اور نحیف ہو جاتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ کثرت اخراج بول مین اس مرض کے ساتھ خالی شکر ہی خارج نہین ہوتی بلکہ اس کے ساتھ زیادہ مقدار مین یوریا بھی خارج ہوتا رہتا ہے جس کے باعث ٹیشوز (بدن کے طبعی مواد) ضائع ہوتے جاتے ہین اور ماسوائے اسکے جو حصہ شکر کا جگر مین زیادہ بنتا ہے وہ اکثر چربی دار مادہ سے تربیت پاتا ہے اس واسطے جب آدمی کی چربی نکل جاتی ہے تو اسکا ٹیشو (اڈی پوس ٹیشو) بہ نسبت عضلاتی مادہ کے زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور چونکہ اسکے علاج مین حکما لوگ ایسی خوراک دینے کا طریقہ اختیار کرتے ہین کہ جسمین نشاستہ اور شکر نہین ہوتی جس سے یہ مادہ اور بہی کمزور ہو جاتا ہے بلکہ نائی۔ ٹروجی۔ نس بہی اسکے ساتھ خراب ہو جاتا ہے جسکے باعث شکر پیدا ہوتی ہے جب چربی کے نکل جانے گوشت کمزور ہو جاتا ہے تو موہنہ پر شکن پڑ جاتے ہین اور تمام جسم بیمار کا خشک اور کھردرا ہو جاتا ہے بعض دفعہ چڑ بہی جاتا ہے اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے پیشاب کے لگنے سے اکثر کا کی بیماری ہو جاتی ہے خاصکر عورتون مین۔ تو پھر اوس سے چمڑہ اوڑنا شروع ہو جاتا ہے جس سے اوس مکان پر گھاو اور گنگرین کی بیماری ہو جاتی ہے اور جب مرض بڑہ جاتا ہے تو مرد نامرد اور عورت بانجھ ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ قوت ہاضمہ بہی خراب ہونے لگتی ہے جو کہ پہلے تیز تہی۔

باقی آیندہ

حکیم گیانچند از لاہور

متفرقات

التماس بخدمت جملہ اطبا

اس سے پہلے مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کے پرچہ مین ایک التماس شائع کر چکا ہون جسمین بوٹیونکی تحقیقات اور نئی تجربات حاصل کرنیکی طرف اطبا کو توجہ دلائی گئی تھی اور یہ بھی خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ سال بھر مین اطبا مدرسہ طبیہ دہلی مین جمع ہوا کرین جہان فخر ہند استاذی حاذق زمان جناب حکیم محمد اجمل خانصاحب مدظلہم موجود ہین جنکی سرپرستی سے یونانی طب مین روزافزون ترقی ہے اور ایک اہم کام یعنی مدرسہ طبیہ کا انتظام اونکے ذمہ ہے والحمدللہ والمنۃ خود حکیم صاحب نے اسکی تحریک فرمائی اور ایک انجمن قایم فرمائی جسکی وجہ سے امید ہے کہ جو جو نقائص یونانی طب مین ہین وہ سب رفع ہو جائینگے لہذا عام طور پر یونانی اطبا کی خدمت مین التماس ہے کہ اس انجمن کی شرکت کی طرف متوجہ ہون اور پرانے اور نئے تجربہ ہر شخص ایک دوسرے پر ظاہر کرے۔ اگر آپ حضرات نے ایسا کیا تو یاد رکھئے کہ آپکی طب سحر کا کام دیگی اور ہزارون بندگان خدا کو آرام پہونچے گا اللہ تعالی حضرت حاذق الملک مرحوم مغفور کو جنت نصیب فرمائے کہ وہ یونانی طب مین واقعی جان ڈال گئے خواہ مخواہ اب اطبا اسکی ترقی کی طرف توجہ فرما رہے ہین۔

امید ہے کہ آپ حضرات اس انجمن کی شرکت کو اپنا فخر سمجھین گے کیونکہ ہم خرما وہم ثواب کا مضمون ہے ہر شخص کے تجربے ایک دوسرے کو معلوم ہونگے ادویات کی تحقیق بدرجہ اتم ہوگی ایک خیال مجکو بار بار آتا ہے وہ علاج بالاغذیہ ہے اسکا انتظام اول ہونا چاہئے اس قسم کی غذائین مرتب کی جائین کہ ہر مرض کی حالت مین دی جاسکین اور اون سے مریضونکو نفع پہونچے صرف مونگ کی دال چپاتی پر ہی اکتفا نہ کیا جاوے دوسرے علاج مفردات سے کیا جاوے خاص خاص حالتونمین تو مجبوری ہے مگر عام طور پر مفرد دوائین استعمال کیجائین اسمین بہت بڑا نفع غربا کو ہوگا جسکی وجہ سے آپ لوگونکے مطب کی ترقیان ہوتی ہین اب مین اس التماس کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ خداوند اس انجمن کو جسکے بانی استاذی حاذق زمان حکیم محمد اجمل خانصاحب ہین روزافزون ترقی عنایت فرماوے اور خدا اطبا کو توفیق دے کہ جو اسکی ترقی دینے مین کوشش کرین۔ خاکسار فرید احمد عباسی حکیم ...

ریویو

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں مجلّۂ طبیہ جلد ۴ نمبر ۳ صفحہ ۴ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء میں عالیجناب اعلی القاب ارسطو زمان بقراط وقت حکیم زمان حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس و سکرٹری مدرسہ طبیہ دھلی کی تجویز درباره کانفرنس طبیہ پڑھکر جو مسرت خاص حاصل ہوئی ہے اُسکا اظہار زبان قلم سے ناممکن ہے جناب حافظ صاحب ممدوح نے جس ضروری اور بیش قیمت خیال کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر اس صدی میں اس سے پہلے کوئی ایسی مثال موجود ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ طب یونانی کی بزرگی اور شان اس نئی روشنی میں اس طرح ماندہ ہو جاتی۔ خداوند کریم اس کوشش و عزم میں ترقی روز افزوں عطا کرے چونکہ ہر شخص جو اس فن مبارک میں نامزد کیا جاتا ہے اس بات کا مستحق ہے کہ حافظ صاحب موصوف کے اس خیال پاک کی تکمیل کی تدابیر پر غور کرے اس لئے یہ ہیچمدان بھی جو اسی خاندان عالی سے فیضیاب ہوا ہے اپنی ناچیز رائے پیش کرنے کی جرات کرسکتا ہے اگرچہ ہر ایک شہر و قصبہ و گاؤں و ریاست ہائے ہند میں ضرورت سے زیادہ ایسے اشخاص کی تعداد پائی جائے گی جو لفظ (حکیم) کے لقب سے ملقب ہیں مگر اس گروہ میں وہ بزرگوار جو اس فن شریف کی عظمت کو مان کر اختیار کئے ہوئے ہیں اور اوس کی تکمیل پر ہمیشہ اپنا دل دماغ صرف کرتے رہتے ہیں بہت کم ہیں۔ زیادہ تر وہ حضرات ہیں جو اس کو محض ذریعۂ پیشہ خیال فرماتے ہیں اصلی عظمت و وقعت سے بے بہرہ ہیں۔ اس جلسہ کی ممبری کا فخر پہلی قسم کے اصحاب اُٹھا سکتے ہیں اور وہ اپنے جان و مال سے بھی دریغ نفرمائیں گے۔

میری رائے ناقص میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا حافظ صاحب موصوف ایسے

معتمد اصحاب کو دہلی میں مدعو فرما کر اُن سے اس بارہ میں مشورہ طلب کرتے تو بیقین غالب ہے
کہ آنجناب اقدس کی تجویز کا نتیجہ حسب منشاء ظہور میں آئے اور آئے کیونکہ تاوقتیکہ کہ ایسی
اولو العزم تجویز باقاعدہ طور سے ذہن نشین نہ کیجائے کافی یقین نہیں ہوتا کہ سوائے اُن
چند صاحبان کے جو اس خاندان بزرگ سے فیضیاب ہو چکے ہیں یا اسکے نام کی شہرت
وعظمت سے بخوبی واقف ہیں دیگر صاحبان ہمراہ نہیں کہ کچھ کافی توجہ فرمائیں۔ اگرچہ
ان کی سردست بے توجہی ہماری موجودہ کوششوں کی صدراہ نہیں ہو سکتی مگر ہمیں یہ بات
گوارا نہیں کرتا کہ ایسے مفید [illegible] اور [illegible] خیال کے اثر سے میرے معاصر بھائی محروم رہیں۔ بلکہ میرا
تو یہاں تک خیال ہے کہ یہ خوشخبری صرف حکماء تک ہی محدود نہ رہنی چاہئیے۔ بلکہ ہر شہر اور ریاست
میں ایک [illegible] اور [illegible] ان طب یونانی موجود ہیں جو آنجناب والا کے اس خیال پاک
کی تائید میں [illegible] اور ہر طرح [illegible] کے لئے موجود ہوں گے اس سے ایسے
[illegible] کا بھی [illegible] ہر شہر [illegible] ہونا نہایت ضروری اور مناسب ہوگا۔ چونکہ سردست ایک ایسے
عظیم الشان جلسہ کا دہلی میں ہونا کسقدر دشوار نظر آتا ہے اسواسطے موزوں ہوگا۔ اگر از کمین
انجمن جدید اپنے [illegible] بڑے بڑے شہر [illegible] اور وہ وہاں جاکر اس خیال لاثانی
کی اشاعت فرمائیں اس طرح [illegible] فراہمی چندہ اور تعداد ممبران کی توسیع کی کامل امید
ہو سکتی ہے یا کم از کم [illegible] اخبارات کے ذریعہ سے یہ خوشخبری حامیان فن طب کے گوش گذار
کی جائے۔ کیونکہ مجلہ طبیہ کی اشاعت محدود ہے اور یہ بلند خیال جناب حافظ صاحب ممدوح کا
اس قابل نہیں ہے کہ اسکا اظہار چند ممبران تک محدود رہے یا مجلہ طبیہ جیسا پرچہ اسکے
پھیلانے کے واسطے کافی وسیلہ ہو سکے　　باقی آئندہ　　خاکسار حکیم سید محمد مصطفی حسن رضوی

از چھاونی ملتان صدر بازار

التماس ضروری

بخدمت عالیجناب حکیم مولوی فرید احمد صاحب عباسی و عالیجناب حکیم محمد علیخان صاحب ایمان

آپ ہردو صاحبان کیوں اپنے منشورہ و منظومہ مضامین عجیبہ مجلہ طبیہ میں درج نہیں فرماتے اور اپنے ملک کو نفع نہیں پہنچاتے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جیسی مجھے آپ کے مضامین نافعہ سے دلچسپی ہے ایسے ہی دیگر معزز ناظرین کو ہوگی پس از راہ کرم ضرور سلسلہ مضامین کو جاری رکھیں۔ ہاں جناب حکیم ایمان صاحب۔ ایمان سے کہتا ہوں کہ آپ کی دلکش نظم اور منظومہ مجربہ نسخہ بھی نہایت ہی محبوب ہیں اور آپ کے شائع کردہ نسخے نہایت عجیب و مرغوب ہیں کسی کی طنز سے رنج نہونا چاہئے اور مفید عام کام کرنا چاہئے۔ والسلام

الملتمس حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

استفسارات (۱)

احقر کی عمر اسوقت تخمیناً ۳۳۔ یا ۳۴ سال کی ہے۔ ایک عرصہ سے میرے شکم اور پشت پر داغہائی چھیپ ہیں۔ مگر عرصہ دو تین سال سے یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ کبھی کبھی بدن میں جل اُٹھنے لگتی ہے اور تمام بدن پر بڑے بڑے چکدے پڑ جاتے ہیں یہ کیفیت کبھی دو ماہ میں کبھی ایک ماہ میں کبھی پندرہ دن میں کبھی پانچ چار ماہ میں ہوتی ہے اور دو تین گھنٹے کے بعد فرو ہو جاتی ہے قریب ڈیڑھ ماہ کے ہوا کہ تمام حصہ بدن میں جل اُٹھکر بڑے بڑے چکدے پڑ گئے اور آنکھوں اور منہ پر ورم آگیا جل بہت اٹھتی تھی اور یہ کیفیت تین یوم تک رہی تیسرے دن جاکر فرو ہوئی ایسی کیفیت کبھی اس سے قبل نہیں ہوئی۔ سوائے بکرے کے گوشت اور دال ہائے ماش و ارہر کے اور کچھ نہیں کھاتا اس روز گوشت میں توریاں ڈالی گئیں تھیں کوئی اور چیز گرم نہیں کھائی گئی۔ سالہائے گذشتہ میں ایک حاذق طبیب کی رائے سے نسخہ مصفی خون معمولہ مطب جناب حاذق الملک مرحوم (یعنی شاہترہ۔ چرائتہ۔ منڈی صندل سرخ وغیرہ ایک ماہ پیکر ہفت روزہ مسہل کا استعمال کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہوا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس تنقیہ کے بعد کوئی اور دوا استعمال نہیں کی گئی۔ یہ امر بھی قابل گذارش ہے کہ اس عارضہ سے قبل نزلہ و زکام کی بیماری تھی کہ

جو ایک ڈاکٹر صاحب کی گولیوں سے فرو ہو گئی۔ غالبًا اسی کے بعد سے یہ حالت ہونے لگی ہے۔ اگرچہ
وو انھائے چیپ بہت عرصہ سے تھے ناظرین مجلہ طبیہ بالخصوص فخر ہندوستان عالیجناب حکیم حافظ
محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی وحکیم ابوداؤد عبد اللہ صاحب وحکیم نظام الدین صاحب کی خدمت
میں باادب گذارش ہے کہ محض حسبتہ للہ توجہ فرماکر اس مرض کا نام اور سبب اور مجرب علاج
تجویز فرمائیں جس سے مرض کا بالکل استیصال ہو جائے کمترین محمد بشیرالدین

استفسار نمبر(۲)

میرے ایک دوست کو عرصہ کئی سال سے مرض جریان لاحق ہے بعدہ اسکو جلق کی عادت ہوگئی
جلق کی وجہ سے رگوں میں پانی پھر آیا ہے۔ نعوذ بالکل نہیں ہوتا۔ اگر کبھی ہوتا ہے تو فوراً
انزال ہو جاتا ہے۔ کار معاشرت سے بیکار ہی سمجھا جاتا ہے غریب آدمی ہے کوئی ایسی دوا مطلوب
ہے جو جملہ مذکورہ بالا شکایات کو دفع کرے اور اجزا سہل الحصول اور کم قیمت بھی ہوں اور آبلہ
وغیرہ کی بھی دقت نہو جو صاحب اس معروضہ پر خیال فرماکر بذریعہ مجلہ طبیہ نسخہ مع ترکیب و پرہیز
واستعمال وغیرہ سے تحریر فرمائیں گے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

کیا کوئی نسخہ ایسا بھی ہے جسکا کھانے سے سات یوم میں اسقدر قوت باہ ہو کہ انسان حیران
رہ جائے اور نسخہ ویدک ہو یا یونانی بہت جلد بذریعہ مجلہ طبیہ تحریر فرمائیں
راقم نظر محمد عفی عنہ خریدار مجلہ طبیہ ساکن ضلع سہارنپور

استفسار نمبر(۳)

ایک مریضہ جس کی عمر تخمیناً ۲۰ سال کی ہے عرصہ ۵ سال سے ایام ماہواری بند ہیں اسوقت
تک مریضہ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی نوعمری کے زمانہ میں جبکہ مریضہ سن بلوغ کو پہنچی تو ایام آتے
تھے اور شادی ہو جانے کے بعد بھی آتے رہے مگر کمی کے ساتھ چنانچہ شادی کے ایکسال بعد

ایام بند ہوگئے تین ماہ تک نہیں آئے یہ خیال پیدا ہوا کہ حمل ہے مگر ۴ ماہ کے بعد پھر ایام آئے مگر کمی کے ساتھ پانچ سال سے یہ کیفیت ہے کہ ایام کھل کر نہیں آتے جیسا کہ آنا چاہئیں اب سات ماہ سے ایام بالکل بند ہیں اور کوئی آثار حمل نہیں پائے جاتے مریضہ کو قبض دوامی کی شکایت ہے سر میں درد بھی ہوا کرتا ہے کھڑے ہونے سے چکر آتا ہے آنکھوں میں اندھیرا سا رہتا ہے ایک مرتبہ اتفاقاً مریضہ کو آشوب چشم ہو گیا تھا جب سے آنکھیں ہر وقت چپچی رہتی ہیں بلکہ جب سو کر اٹھتی ہے تو آنکھوں میں گھنٹوں پانی کے چھینٹے دئے جاتے ہیں تو آنکھ کھلتی ہے اور دن میں ہر وقت آنکھ میں چپچاپن رہتا ہے۔ دائی کا معائنہ جو کرایا گیا اسکا بیان ہے کہ رحم کا منھ بالکل بند ہے اور سخت ہے شیاف وغیرہ بھی نہیں رکھا جاتا ہے بوجہ تنگی مونھ رحم کے جماع کے وقت مریضہ کو بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے پیشاب کسی وقت سوزش سے آتا ہے اور بمقام عانہ دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے داہنا ہاتھ پنجہ سے کلائی تک سن ہو جاتا ہے یہانتک کہ سوئی تک پکڑی نہیں جاتی ہے مریضہ کے دانت درد کرتے ہیں اور مسوڑھے ہلتے ہیں منجن ملنے سے کسیقدر تخفیف درد میں ہو جاتی ہے مریضہ کا بیان ہے کہ میرے پیٹھ میں ایک بٹ سی ہو گئی تھی جسکو عرصہ تین سال کا ہوا ایک حکیمصاحب کے معالجہ سے اوسکو آرام ہو گیا پیر کی پنڈلیوں سے خون بھی لیا گیا تھا دونو پنڈلیوں سے ایک ہوشیار دائی نے فرج کے اندر بمقام رحم کے جونک لگائی تھی اور قریب ۲ تار کے خون نکلا تھا اسکے بعد ایام معمول پر آنے لگے مگر چند ماہ سے پھر بالکل بند ہو گئے اب مریضہ میرے پاس بغرض علاج آئی ہے اور مریضہ کو تنقیہ کیا جاتا ہے۔ مریضہ کمزور ہے گرم ادویہ بہت نقصان کرتی ہیں اور سرد ادویہ مضر ہوتی ہیں۔ مزاج گرم ہے سرد اشیا یا سرد شربت وغیرہ کے استعمال سے مریضہ کو تسکین ہوتی ہے۔ کبھی کبھی اختلاج پیدا ہو جاتا ہے اور آگ کے سامنے یا دھوپ میں بیٹھنے سے تمام جسم میں چونٹیاں سی دوڑنے لگتی ہیں اور بھوک بھی کم ہے غذا خواہش سے نہیں کھائی جاتی ہے ڈاکٹری علاج سے نقصان ہوتا ہے مریضہ کا شوہر بھی نوجوان اور تندرست

ہے اسکو کسی قسم کی شکایت نہیں ہے۔ لہذا اجملہ ناظرین مجلہ طبیہ وخصوصاً مدرسہ طبیہ کے مستعد
طلبا رے عرض ہے کہ تحریر فرمائیں کہ کیا وجہ ہے اور اس مرض کا نام کیا ہے اور کوئی نسخہ مجرب
تحریر فرمائیں نیاز مند بھی تہ دل سے اپنے ہمعصروں کا شکریہ ادا کرے گا زیادہ۔ والسلام

راقم خریدار مجلہ طبیہ

استفسار نمبر ۲

میری عمر چالیس سال کی ہے عرصہ ۶ برس کا ہوا اُسوقت مجکو مرض آتشک ہوا جسکا علاج کیا گیا
ظاہرا ہر طرح صحت ہو گئی پھوڑا پھنسی وغیرہ کچھ نہ رہا لیکن معدہ کی حالت درست نہوئی بادی
چیزیں ہضم نہ ہوتی تھیں اور فوراً تئے ہو جاتی تھی یا پیچش ہو جاتی تھی یہ حالت ایک سال تک
رہی عرصہ تک اسکا علاج بھی کیا گیا لیکن عرصہ تک گرم چیزوں کے استعمال سے آرام ہوا۔ اب
درمیان میں سوزاک ہو گیا پانچ چھ ماہ تک رہا علاج کرنے سے وہ بھی جاتا رہا اب عرصہ دو سال
سے اکثر قبض رہتا ہے اعضائے رئیسہ کمزور ہیں کبھی کبھی بھوک بالکل کم ہو جاتی ہی کبھی ٹھیک
ہوتی ہے اور جب بھوک کم ہوتی ہے تو نیند بھی کم ہوتی ہے بلکہ رات بھر آتی ہی نہیں خشکی اور
گرمی بیحد ہوتی ہے خاصکر پیر کے تلوؤں میں زیادہ آگ نکلتی ہے رات کو کسی موسم میں پیر اندر
کپڑے کے ڈھک کر نہیں سو سکتا منہ میں اکثر چھالے رہتے ہیں خواہش جماع بہت کم عارضی طور
پر صبح کے وقت ہوتی ہے لیکن خاص وقت پر بدن میں رعشہ ہو جاتا ہے نتیجہ سوائے شرمندگی
کچھ نہیں بادی چیزیں اب بھی نقصان دیتی ہیں منہ میں چھالہ پیٹ میں قراقر اور قبض ہوتا ہی
گرم چیزوں سے خشکی گرمی ترقی کرجاتی ہے۔ بھوک کم۔ نیند موقوف اور کمزوری زیادہ
معلوم ہوتی ہے ۴-۵ بچہ ہیں بہت کمزور قریب قریب یہی حالت ان کی بھی ہے ہر ایک کے
منہ میں چھالہ اور ہمیشہ قبض رہتا ہے بی بی کی یہ ہی حالت ہے حد درجہ کمزور ہے اور حاملہ
بھی ہے۔ چلنا۔ پھرنا اُٹھنا بیٹھنا بالکل بند ہے۔ ظاہرا کوئی امید اس سال زندگی کی نہیں

معلوم ہوتی - اسوجہ سے حکماء وخریداران مجلہ طبیہ خصوصاً عالی جناب حکیم محمد اجمل خان صاحب کی خدمت مین نہایت عجز سے التجا کرتا ہون کہ برائے خدا میرے اور لواحقوں کے حال پر رحم فرماکر اسکا علاج مناسب تجویز فرماکر بذریعۂ مجلہ طبیہ مطلع فرماکر ممنون ومشکور فرمائیں خدا اسکا اجر عظیم عطا فرمائے گا نسخہ جو تجویز کیا جائے - مقوی معدہ - ہاضم طعام قبض کشا ہو مقوی باہ ہو - اسوقت یہ خیال ضرور رہے کہ میں ایک ادنیٰ حیثیت کا آدمی ہوں -

دعاگو - خریدار مجلہ طبیہ

استفسار نمبر (۵)

ایک مریضہ کی عمر تقریباً ۲۵ یا ۲۶ سال کی ہے اور پیدائشی عاقرہ ہے ادھر چار ماہ سے خفیف سی بخار کھانسی وتلی کے ساتھ برابر رہا کی ڈاکٹر کی تجویز ورم جگر وطحال کی ہوئی (اگرچہ لمس میں کسی جانب ورم محسوس نہوتا تھا) چنانچہ علاج مدت تک ورم کا ہوتا رہا مگر بجائے نفع کے یہ ہوا کہ تپ قوی ہوگئی آخر الامر ڈاکٹر نے کونین کھلایا جس سے بخار ایک تبخیری حالت پر رہ گیا مگر استفراغ تشنگی شدت سے ہوئی جس سے مریضہ بہت بیچین ہوئی دفعتاً بائیں پیر کے انگوٹھے میں جلن ودرد شدت کا محسوس ہوا معالج ڈاکٹر صاحب نے اسی صحت کی علامت بتایا اور تیسرے دن بالکل آرام ہونے کو فرمایا چنانچہ دو دن تو سخت تکلیف رہی اور تیسرے دن وہ سب باتیں جاتی رہیں مگر وہ انگوٹھہ بالکل سفید ہوگیا دوسرے دن مریضہ کو بائیں کروٹ دھوپ میں سوتے رہنے کا اتفاق ہوا اور جب وہ بیدار ہوئے تو حلق میں درد اور بائیں جانب گدگدی سی بتانی وہ بالکل اپنی حالت کہنے بھی نپائی تھی کہ دفعتاً جانب چپ فالج گر گیا اور چار پانچ گھنٹہ تک مریضہ بالکل بدحواس وبیحس رہی مگر بعد اسکو ہوش آیا اور دقت سے دو چار باتیں اُس نے کیں - اگرچہ ابتدائے گفتگو اُس کی بھونا نہ رنگ میں تھی مگر یہ حالت بہت تھوڑی دیر تک رہی بعض اوقات بائیں پیر میں

حرکت بھی معلوم ہوتی ہے بائیں جانب کی نبض بالکل قوی اور لمس میں حرارت تھی بخلاف جانب راست کے کہ سرد تھا اور کسی قدر نبض بھی ضعیف تھی مگر مریضہ اس ٹانگ سے بلاتکلف کام لے سکتی تھی دماغ پر ہاتھ رکھنے سے شدت کی گرمی معلوم ہوتی تھی اور متلی بھی سخت تھی یہاں کے مشہور اطبا اور بڑے بڑے ڈاکٹروں کا اجماع کیا گیا مگر تشخیص میں آخر دم تک اختلاف رہا اور کسیکو اپنی رائے پر بھروسہ نہ تھا کوئی فالج بتاتا تھا تو کوئی اختناق رحم کہتا تھا کوئی انگوٹھے کے زہریلہ مادہ کو سبب بتاتا اور خدا جانے اس قسم کی بہت سی باتیں تھیں۔ آخر الامر علاج ہسٹریا (اختناق الرحم) کا کیا گیا قائلین فالج کی یوں تشفی کردی گئی کہ فالج کا علاج اصولاً دو چار روز کے بعد کرنا چاہئے اور اس درمیان میں ہسٹریا کا علاج کیا جائے گا اور فالج کی بھی رعایت رکھی جائے گی۔ سر پر سرد دوائیں رکھی جاتی تھیں دو چار دن تک مریضہ کی حالت حسب دستور رہی بلکہ خفیف سا افاقہ معلوم ہوتا تھا۔ معالج ڈاکٹر صاحب نے بخیال اسکے کہ فالج تو ہے نہیں غذا دینے کی اجازت دی گئی حسب ایماء ڈاکٹر صاحب کے غذا اور پانی بھی دیا اس کے ایک گھنٹہ کے بعد ہی مریضہ کا جانب راست بھی گر گیا اور مریضہ بالکل بے حس و حرکت ہوگئی گلے کی گڑگڑاہٹ کے سوا کچھ نہ تھا مگر اسوقت بھی بائیں جانب کی نبض قوی اور لمس میں گرمی اور جانب راست بالکل برف نبض ساقط سر گرم آنکھیں کسیقدر سرخ اور بند۔ ناظرین اپنی رائے سے مطلع فرمائیں

استفسار نمبر (۶)

جناب من۔ السلام علیکم:۔ براہ مہربانی در فاہ عام اگر آپ مجلہ کے آیندہ کسی پرچہ میں حمل کے متعلق بحث چھیڑیں گے تو فقیر کو خاص طور پر اور ملک کو عام طور پر مشکور کریں گے بحث میں یہ مضمون ضرور لئے جائیں گے اسکے علاوہ جو صاحب زیادہ مفید باتیں لکھیں انکی فیاضی ہے (۱) بیج حمل کی علامات کیا کیا ہیں (۲) حاملہ کا صبح و شام کی خوراک مقررہ کیا ہو (۳) حاملہ کی ریاضت و دیگر حرکات کے امر و نہی کیا ہوں (۴) خوراک مقررہ کے علاوہ وہ کون کون ادویہ کا استعمال کرے کہ اسقاط سے و دیگر بلیات و آفات سے حمل بے محفوظ رہکر سرانجام ہو

فقیر ابو یونس حق نواز مدرس جنگل خیل کوہاٹ خریدار مجلہ طبیہ

مقاصد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) میں اشاعت کرنی

۲ ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہونچانا ۰

۳ مدرسہ طب کے سند یافتہ طبیبون کے حالات درج کرنے ۰

۴ مدرسہ طبیہ کی خدمت کرنی ۰

۵ جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین ان کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے ۰

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

۱ یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے

۲ اس کی سالانہ قیمت عام شایقین سے دو روپیہ (عہ) ہے ۰

۳ نمونہ کا پرچہ چار آنے (۴) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا ۰

۴ دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے تو ان کو تین آنے پر دیا جائے گا ۰

۵ جو خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے۔ دہلی۔ گلی قاسم جان۔ دفتر مدرسہ طبیہ دہلی ۰

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتمان مجلہ طبیہ

اڈیٹر

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حویلی اعظم خان

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ۶ یکم جون سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبریں

مدرسہ طبیہ مین امتحان ششماہی کی تیاری کے لیے ۱۰ ربیع الاول سے ۲۳ تک تعلیم بند ہو کر طلبہ کو مہلت دی گئی۔ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۵ کو تحریری امتحان ہوا۔ ۲۵ سے ۲۹ تک تقریری امتحان رہا۔

جماعۃ اعلی کے تحریری امتحان کے پرچے عالی جناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب نے تجویز فرمائے اور جماعۃ دوم و سیوم کے پرچے جناب حکیم محمد جمیل الدین صاحب نے غازی پور سے بھیجے تھے۔ تقریری امتحان اصحاب ذیل نے لیا۔

جماعۃ اعلی۔ سکرٹری صاحب حکیم محمد احمد خان صاحب حکیم غلام کبریا خان صاحب۔ مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب

جماعۃ دوم حکیم محمد قاسم علی خان صاحب حکیم مولوی محمد عبد الرشید خان صاحب۔

جماعۃ سوم کے ممتحن جناب حکیم محمد سعید خان صاحب و حکیم مولوی محمد عبد الرزاق صاحب تھے

چہارم جماعۃ کا امتحان مولوی حکیم عبد الرشید خان صاحب و مولوی عبد الرحمن صاحب نے لیا۔ ڈاکٹری جماعۃ کا امتحان ڈاکٹر امیر چند صاحب و مولوی حکیم عبد الرزاق صاحب نے لیا

بڑی مسرت کی بات ہے کہ حکیم خلیل اللہ خان صاحب سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی۔ ریاست

پاتودی مین بعہدہ طبیب ملازم مقرر ہوے ۔ بالفعل تنخواہ ۵۰ ملے گی - ہم جناب منشی صاحب داد خان صاحب ناظم ریاست کے مشکور ہین کہ اُنہون نے مدرسہ طبیہ کے سندیافتہ طبیب کو اس خدمت کے لیے منتخب فرمایا اور حکیم صاحب موصوف کے اخلاق اور اُن کی لیاقت سے ہمین امید ہے کہ وہ عامہ خلائق کی نفع رسانی کو اپنے آرام و آسایش پر مقدم رکھکر پبلک مین ہر دل عزیزی کی نعمت حاصل کرین گے ۔

مدرسہ طبیہ کے طلبہ ایک باہمی کمیٹی قایم کرکے باجازت عالی جناب سکرٹری صاحب ایک کلب قایم کرنا چاہتے ہین جس کے لیے روساء شہر مین سے اکثر باہمت اصحاب نے چندہ سے کافی اعانت فرمائی - طلبہ کی چند روز کی کوشش سے کلب کے فنڈ مین تقریباً ۱۸۰ روپے جمع ہو گئے ہین - اس رقم سے سامان کرکٹ وغیرہ فراہم کیا جاے گا اور کرکٹ کھیلنے کے لیے کوئی جگہ میونسپلٹی سے لی جاے گی ۔

اغذیۃ المرضیٰ

شائقین فن طبابت کے لیے بڑی مسرت کی بات ہے کہ مجلہ طبیہ کے اکثر نمبرون مین مدت سے جس **نایاب تحفہ** کی خوشخبری دی گئی تھی وہ بفضلہ تعالیٰ اب طبع ہوکر بالکل تیار ہو گیا ہے - اس نادر الوجود کتاب مین ہر مرض کے متعلق جداگانہ اغذیہ مناسبہ درج کی گئی ہین اس کے مطالعہ سے اطبا کی وہ مشکلات بالکل حل ہوسکتی ہین جو اُن کو تجویز نسخہ کے ساتھ پرہیزی غذا تجویز کرنے مین پیش آتی تہین اس کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے امید ہے کہ شائقین اس کو نہایت قدر کے ساتھ دیکھین گے اس کی تقطیع ۲۰-۲۶ ضخامت ۱۶۸ صفحہ کی ہے اور قیمت علاوہ محصول دس آنہ ہے - جلد درخواستین بنام منیجران مجلہ طبیہ آنی چاہئین ۔

(ایڈیٹر)

مضامین عامہ

مجلہ طبیہ کے نامہ نگار اور اُس کا ایڈیٹر

از خاکسار محمد اجمل دہلوی

مجھے ہر چند اس قدر فرصت نہین ملتی کہ مین کبھی کبھی چند سطور مجلہ طبیہ کے لیے لکھ لیا کرون تاہم میری دلی خواہش ہمیشہ یہی رہتی ہے کہ مین اپنی حقیر اور ناچیز معلومات کو مجلہ طبیہ کے پڑھنے والون کے سامنے پیش کرتا رہون - اسی خواہش نے مجھے ذیل کی چند سطور لکھنے پر آمادہ کیا ہے جنھین امید ہے کہ اس طبی رسالہ کے نامہ نگار اور اس کے ایڈیٹر صاحب غور سے پڑھین گے -

ایڈیٹر صاحب مجلہ طبیہ سے مجھے یہ کہنا ہے کہ مین اُن کی کوشش ایڈیٹوریل مضامین مین بہت سست پاتا ہون - کوئی رسالہ ایسی کوشش کے ساتھ بہتر حالت مین نہین آسکتا اگر وہ دوسرے طبی مشاغل کی وجہ سے اپنا وقت اس کام مین صرف نہین کرسکتے ہین تو منیجران مجلہ طبیہ کو کوئی اور معقول انتظام کرنا چاہیئے - ورنہ جو مقصد اس رسالہ کے اجرا سے ہے وہ پوری طرح حاصل ہونا دشوار ہوگا نامہ نگار صاحبون سے مجھے یہ بات کہنی ہے کہ مضمون نگاری ایک مشکل فن ہے اس لیے اُنہین ہمیشہ اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے مضمون کو کس طرح دلچسپ اور مفید بنا سکتے ہین - مین ہمیشہ مجلہ طبیہ کو سرسری طور پر اول سے آخر تک دیکھہ لیا کرتا ہون اور بے شک اس کے مضامین کو ایک حد تک مفید سمجھتا ہون لیکن جس چیز کے دیکھنے سے مجھے خوشی ہوسکتی ہے افسوس ہے کہ اس کا نشان مجھے بہت کم ملتا ہے -

چونکہ مین اس وقت مختصر طور پر اس بات کو بتانا چاہتا ہون کہ طب کے مضامین کیون کر

مفید اور دلچسپ ہو سکتے ہین اس لیے ابتدائی باتون کو چھوڑ کر اپنے خیال کے مطابق نامہ نگار صاحبون کو دوستانہ اور برادرانہ مشورہ حسب ذیل دیتا ہون اگر وہ مضمون لکھتے وقت ان باتون کا لحاظ رکھین گے تو امید ہے کہ اُن کے مضامین موجودہ حالت سے بہت بہتر صورت مین دکھائی دین گے۔

(۱) جو شخص طب کے کسی حصہ پر کوئی مضمون لکھے اُسے لازم ہے کہ اس حصہ طب کو مضمون لکھنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لے اور درسی کتابون کے علاوہ متفرق کتابون اور رسالون پر بھی جو اس مضمون سے متعلق ہون نظر ڈالے۔ پھر اپنے مطالعہ کے ذخیرہ سے اُن باتون کا انتخاب کرے جو عام طور پر شہرت پذیر نہین ہین یا جن سے خواص کے گوش بھی نا آشنا ہین۔

(۲) اگر ممکن ہو اور اس بات کا استحقاق بھی ہو تو اپنے ذاتی خیالات اور رایون سے بھی مضمون کو جلا دینے کی کوشش کرنی چاہیئے

(۳) نئی دواؤن کے نام۔ اُن کے افعال و خواص۔ اُن کے اقسام۔ اُن کی ماہیت اور اُن کے متعلق دوسری ضروری باتین بیان کرنی چاہیئین۔

(۴) جہان تک ممکن ہو سنجیدہ باتون پر قلم فرسائی کی جاے۔ کوئی سنجیدہ فن اس بات کا مستحق نہین ہے کہ معمے اور چیستان مین اُسے ادا کیا جاے جیسا کہ مین دو مہینے سے دواؤن کے نامون کو پہیلیون کے لباس مین دیکھ رہا ہون۔

(۵) نقل کے سوا ذاتی کوشش سے تحقیق کر کے لکھا جاے تو اُس سے لکھنے والون کو بھی بہت قیمتی فائدے پہنچ سکتے ہین مثلاً ایک طبی نام ہے جس کی وجہ تسمیہ کسی طبیب نے لکھی ہے۔ پس ہمین نقل کرنے سے پہلے علم لغت سے اُس کے لغوی یا عرفی معنی کا پتہ لگانا چاہیئے اور پھر اُس طبیب کی بیان کی ہوئی وجہ تسمیہ پر غور کرنا چاہیئے اگر وہ صحیح نہ ہو تو اپنی ذاتی راے کا اظہار کرنا چاہیئے۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ یہ صورت علمی ترقی کا ایک

بڑا ذریعہ ثابت ہوگی۔ اگر وقت گنجایش دیتا تو مین آپ کو بتاتا کہ مین نے اس طریقہ سے کتنی غلطیان معلوم کی ہین اور کس قدر فائدے حاصل کیے ہین۔ بیسیون ایسے نام ہین کہ اُن کے وجوہ تسمیہ کے یا ان کتابون مین لکھی نہین ہین اور یا غلط طور پر بیان کی گئی ہین اگر ان غلطیون کو ظاہر کیا جاے تو کوئی شخص ان کے تسلیم کرنے سے عذر نہین کرسکے گا

(۶) جو نامہ نگار صاحب معالج بھی ہین اُنہین چاہیئے کہ جب کبھی اُن کے پاس کوئی ایسا بیمار آئے کہ اس کی بیماری اُن کے خیال مین غیر معمولی ہو تو اُنہین چاہیئے کہ اُس کے تمام ضروری حالات دریافت کرنے کے بعد مضمون کی صورت مین پبلک کے سامنے پیش کرین تاکہ اُنہین خود اور دوسرے طبیبون کو اس سے فائدہ پہونچے اور اس طرح علم علاج مین بصیرت روز افزون ہوتی رہے۔

(۷) اقدمین کی کتابین اگر میسر آئین تو اُن کا غور سے مطالعہ کرین اور جو نئی بات اُن مین دیکھین اسے اپنے مضمون مین خوبصورتی کے ساتھ درج کرین۔

(۸) مضمون لکھنے سے پہلے ترتیب مضمون پر غور کیا کرین کیونکہ کوئی اچھے سے اچھا مضمون بھی اُس وقت تک دلچسپ نہین ہو سکتا جب تک کہ اس کی ترتیب درست نہ ہو۔

(۹) عبارت کی خوبی اور درستی بھی ایک ضروری چیز ہے اور یہ ایک اچھا لباس ہے جس سے مضمون کی خوبصورتی چمک جاتی ہے۔

(۱۰) اساتذہ فن کے حالات بھی لکھنے چاہیئین کیونکہ کئی لحاظ سے یہ کام بہت مفید ہے اور طب کی خدمت کا ایک جزو ہے۔

(۱۱) مجرب دواؤن کا اعلان کرتے رہنا چاہیئے جیسا کہ اب بھی بعض اصحاب کر رہے ہین

(۱۲) دواسازی کے علم پر جہان تک مجھے یاد ہے ابھی تک کسی صاحب نے کچھ نہین لکھا ہے یہ آج کل بہت ہی بڑا کام ہے اور ہماری طب اس کی طرف بہت محتاج ہے ہمارا فرض ہے کہ دواسازی کے علم پر برابر مضامین اور رسالے شائع کرین اور موجودہ قابل اعتراض

طریقہ دوا سازی مین اصلاح کرکے اپنی مرکب دواؤن کی بہتر حالت دکہائین۔ اس مضمون کے متعلق جیلانی کی شرح قانون سے جو فن ادویہ سے تعلق رکہتا ہے بہت سی باتین مل سکتی ہین۔

(۱۲) علم تشریح کے لیے بہی ہماری طب عالم و تقابل نامہ نگارون کی طرف بہت زیادہ احتیاج رکہتی ہے نامہ نگارون کو چاہیئے کہ متفرق تشریح کے مضامین کو جمع کرکے مکمل صورت مین بیان کرین۔ مین نے خود بہت سے موقعون پر یہ دیکہا ہے کہ مین نے ایک بیان کو ایک کتاب مین ناقص طور پر پڑہا اور پہر اتفاق سے دوسری کسی کتاب مین وہی مضمون نظر پڑ گیا تو یہ معلوم ہوا کہ دونون کتابون کو ملاکر یہ مسئلہ آدمی سمجہ سکتا ہے اور کسی ایک کتاب سے پورے طور پر ہرگز نہین سمجہ سکتا۔

اس وقت مین اس سے زیادہ لکہنے کے لیے تیار نہین ہون۔ مجہے امید ہے کہ مجلہ طبیہ کے معزز نامہ نگار میری حقیر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش ہمیشہ مدنظر رکہین گے حقیقت مین جو محبت ان لوگون کو مجلہ طبیہ کے ساتہہ ہے وہ بہت قدر کے قابل ہے اور ہمین اس بات سے خوش ہونا چاہیئے کہ وہ مجلہ طبیہ کی خدمت بہت جوش کے ساتہہ کر رہے ہین۔ خدا تعالے اُن کے جوش کو ترقی دے اور اُن کی سعی کو مشکور فرمائے۔ آمین

محمد جمیل

بدن کی ساخت

نمبر ۳۵

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

دوسرے جبکہ شدت حرارت کے باعث اخلاط بدن (خصوصا فضلات بولیہ) مین احتراق پیدا ہو جائے۔ کیونکہ حرارت ناریہ بہی رطوبات اجسام کو تحلیل اور فنا کرکے ان کے اجزاء صغیرہ کو باہم مجتمع و متکاثف کر دیتی ہے جس کے باعث نورانی شعاعین اجسام کے اندر نفوذ نہین کر سکتین غرض کہ پیشاب کی سیاہی کا باعث برودت مکثفہ اور حرارت محرقہ

دونوں ہوسکتی ہیں لیکن برودت ملتفہ کا اس قدر غلبہ کرنا کہ اس کی تکثیف کا اثر پیشاب میں سیاہی پیدا کردے نہایت نادر الوجود ہے۔ اکثر یہی سبب احتراق اخلاط ہی کا ہوا کرتا ہے اور چونکہ احتراق اخلاط کے باعث سودا احتراقیہ پیدا ہوتا ہے اس لیے عموماً یہی کہہ دیا جاتا ہے کہ پیشاب کی سیاہی کا سبب خلط سوداوی کا اختلاط ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر کتب طبیہ میں قارورہ کی سیاہی کو چار قسم کا بیان کیا گیا ہے (۱) وہ سیاہی جس میں سرخی کی حکایت پائی جاے وہ احتراق خون پر دلالت کرتی ہے (۲) وہ سیاہی جس میں زردی کی قدرے چمک متوہم ہوتی ہو وہ احتراق صفرا کی علامت ہے (۳) وہ سیاہی جو سفیدی سے حاصل ہوئی ہو۔ وہ احتراق بلغم کی دلیل ہے (۴) وہ سیاہی جس میں صرف تیرگی پائی جاے اور کسی رنگ کا شایبہ اس میں نہو وہ خالص سودا کی کثرت پر دلالت کرتی ہے۔ ڈاکٹر ذن کا قول ہے کہ جب پیشاب میں شکر یا البیومن موجود ہو اگر اس کو گرم کرکے اس میں گندہک کا تیزاب ڈالیں تو سیاہ رنگ کا کوئلہ نیچے بیٹھ جاے گا۔ اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ شکر یا البیومن کے غلیظ اجزا کو تیزاب مذکور کی قوت ناریہ محرقہ جلا کر اس قدر متکاثف و مجتمع کر دیتی ہے کہ اُن کے اندر نورانی شعاعیں نفوذ نہیں کر سکتیں اس لیے سیاہ کوئلہ کی طرح نمودار ہونے لگتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب البیومن ایک سفید چیز ہے تو بعد احتراق کے سیاہی میں تھوڑی بہت اس کی حکایت پائی جاے تو کیا عجب ہے۔

اسی طرح اُن کا یہ بھی قول ہے کہ یورک ایسڈ کی قلموں میں اگر امونیا کی ہوا چھوڑی جاے تو ان قلموں کا رنگ نہایت خوبصورت اودا ہو جاے گا اور یہ بھی اُن ہی کا مقولہ ہے کہ یورک ایسڈ کی قلموں کا رنگ سرخ ہے پس آپ خیال کر سکتے ہیں کہ امونیا کی حدت محرقہ نے یورک ایسڈ کی بعض قابل الاحتراق اجزا کو جلا کر سیاہ کر دیا اور ان سیاہ شدہ اجزا نے باقی ماندہ سرخ اجزا کے ساتھ مل کر اوداپن پیدا کر دیا اسی کو اگر سیاہی سرخی مائل کہا جاے تو کیا بیجا ہے۔

(۵) **پیشاب کی سبزی** - جب کسی جسم مین زردی اور سیاہی ایک خاص نسبت پر ممتزج و مخلوط ہو کر پائی جائین تو سبزی پیدا ہوتی ہے - اسی بنا پر قارورہ کی سبزی کو بہی ہم کہہ سکتے ہین کہ یہ پیشاب کے صفراوی اجزا کی زردی اور اس کے کثیف ارضی اور غلیظ القوام اجزا مین اجتماع یا احتراق سے پیدا ہونے والی سیاہی کے اختلاط سے حاصل ہوتی ہے خواہ یہ سیاہ شدہ اجزا بذات خود سودا غیر احتراقی ہون یا کسی دوسرے خلط کے احتراق سے پیدا ہوے ہون لیکن سودا غیر احتراقی یا سودا بلغمی کے اختلاط سے جو سبزی پیدا ہوتی ہے وہ پستہ کا سا رنگ ہوتا ہے اس کو اصطلاح اطبا مین **فستقی** کہتے ہین اور احتراق صفرا سے حاصل ہونے والا اسودا جس سبزی کو پیدا کرتا ہے اس کا اصطلاحی نام **کراثی** ہے اور اگر احتراق نہایت شدید ہو تو قارورہ کا رنگ **زنگاری** ہو جاتا ہے - اور اگر بجاے احتراق کے قارورہ پر سردی کا غلبہ ہو اور صفرا کا اختلاط بہت کم ہو تو قارورہ کا رنگ **نیلا** یا آسمانی ہوتا ہے اور یہ بدن پر سردی غالب ہونے کی علامت ہے

(۶) **پیشاب کا قوام** - پیشاب کے اوصاف ہفت گانہ مین سے دوسرا نمبر اس کے قوام کا ہے - پیشاب کا طبعی قوام معتدل ہوتا ہے نہ تو زیادہ رقیق مائی ہو نہ زیادہ غلیظ ہو اگرچہ قوام کی رقت یا غلظت اور اس کے اعتدال کو تجربہ کار اطبا ایک نظر مین بخوبی معلوم کر لیتے ہین لیکن اس کو اچھی طرح دریافت کرنے اور قطعی فیصلہ کرنے کے لیے میرے خیال مین آلہ مقیاس الوزن کا استعمال کرنا نہایت مناسب ہے اس لیے کہ اس کے ذریعہ سے ہر شخص بلا دقت پیشاب کی رقت یا غلظت کو بخوبی اور بلا اشتباہ مغالطہ کے اچھی طرح دریافت کر سکتا ہے کیونکہ جب ہمین یہ بات معلوم ہے کہ پیشاب کا وزن متناسبہ تندرستی کی حالت مین ۱.۰۰۵ سے ۱.۰۳۳ تک ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے رقیق اور کثیف اجزا کی باہمی نسبت جو ایسی حالت مین ہوتی ہے وہ نسبت جس قوام کی مقتضی ہوگی وہ قوام معتدل کہلاے گا اور جب یہ نسبت معینہ طبیعیہ قایم نہ رہے بلکہ پیشاب

مین رقیق مائی اجزا کا غلبہ ہو جاوے تو قوام اس کا رقیق ہو جاوے گا اور وزن متباسبہ گھٹ جاوے گا۔ اسی طرح جب اُس مین غلیظ کثیف اجزا کی کثرت ہوتی ہے تو اس وقت اس کا قوام غلیظ اور وزن متباسبہ زیادہ ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مرد کا پیشاب تندرستی کی حالت مین عورت کے پیشاب سے گاڑہا ہوتا ہے اور بچپن سے جوانی تک پیشاب کی غلظت بڑہتی جاتی ہے پہر جون جون بڑہاپا آتا جاتا ہے پیشاب رقیق ہوتا جاتا ہے۔ گرمی کے موسم مین اور ورزش کرنے والے اصحاب کا قارورہ خصوصاً جبکہ بدن سے پسینہ بکثرت خارج ہوا اور ان اصحاب کا قارورہ جو حیوانی یا خشک غذائین زیادہ کہاتے ہون اور شب کے آخری حصہ مین پیشاب گاڑہا ہوتا ہے۔ اور ان حالات کے خلاف صورت مین پیشاب کا قوام کسی قدر رقیق ہوتا ہے۔ اسی طرح زیادہ مرطوب کثیر المائیت غذائین اور بقولات اور ترش اشیا اور شراب اور پانی وغیرہ مرطوب اشیاء کے استعمال سے پیشاب رقیق ہو جاتا ہے چونکہ رات کو آرام سے سونے کی حالت مین عموماً شب کی غذا بہ نسبت دن کی غذا کے اکثر اچھی طرح ہضم ہوتی ہے اس لیے اکثر صبح کو نیند سے بیدار ہونے کے وقت جو پیشاب آتا ہے اُس کے تمام اوصاف تقریباً طبعی اور بالخصوص قوام معتدل ہوتا ہے اسی سبب سے تندرستی اور مرض دونون حالتون مین صبح کے پیشاب کو اطبا امتحان کے لیے بہتر سمجھتے ہین۔ کیونکہ اس وقت مین پیشاب کے ساتھ خارج ہونے والے رقیق اور غلیظ فضلات اکثر اسی نسبت پر خارج ہوا کرتے ہین جس نسبت پر اُن کا وجود جسم کے اندر پایا جاتا ہے۔

پیشاب کے قوام کی بابت جو کچھ اب تک بیان کیا گیا وہ تندرستی کی حالت کے مطابق ہے اب ہم قوام بول کے وہ تغیرات بتانا چاہتے ہین جو امراض کی حالت مین پائے جاتے ہین۔ پیشاب مین غیر معمولی غلظت اجزاء کثیفہ کے غیر معمولی اختلاط سے پیدا

ہوتی ہے اور یہ غیر معمولی اختلاط چند طور پر ہوتا ہے (۱) پیشاب کے معمولی کثیف اجزا۔ (یوریا۔ یورک ایسڈ۔ فاسفیٹس۔ نمک۔ چونہ وغیرہ) مائیت مین حل ہوکر بدن سے خارج ہون (۲) پانی کی مقدار پیشاب مین معمول سے کم ہو خواہ پانی کے استعمال مین کمی کی جاے یا پسینہ یا اسہال وغیرہ کی راہ مائیت کا بہت سا حصہ بدن سے خارج ہوگیا ہو (۳) جو چیزین عادۃً پیشاب کے ساتھ خارج نہین ہوتین وہ پیشاب مین حل ہوکر خارج ہونے لگین جیسے بلغم غلیظ۔ میوکس۔ مادہ منویہ۔ مذی۔ کیلوس۔ شکر۔ چربی۔ پیپ وغیرہ۔ جب یہ اشیا پیشاب کے ساتھ اس طرح مخلوط ہون کہ اس کی مائیت مین بالکل حل اور ایک ذات ہوجائین تو اپنی غلظت کے باعث اس کے قوام کو غلیظ کرسکتی ہین۔ اور جب پیشاب کی مائیت مین یہ اشیا حل نہ ہون بلکہ اس سے علحدہ اور متمیز رہین تو انکی ذاتی غلظت کا اثر پیشاب کے قوام پر نہین ہوسکتا۔ اسی طرح پیشاب کی غیر معمولی رقت تین طریقون سے ہوسکتی ہے (۱) پیشاب کے کثیف اجزا معمولی مقدار سے کم پیشاب مین پائے جائین جیسا کہ ہضم کی خرابی کے وقت یا باریک عروق (کے بی ے ریز) مین سُدّے پڑجانے کی حالت مین ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت مین پیشاب کے کثیف اجزا خارج نہین ہوسکتے اور صرف مائیت رقیقہ سُدّون مین سے چھن کر خارج ہوا کرتی ہے (۲) جبکہ پانی یا رقیق القوام و مرطوب غذاؤن کا استعمال بکثرت کیا جاے (۳) یا طبیعت بذات خود یا مدرات کے استعمال سے رطوبات رقیقہ کو براہ بول معمول سے زیادہ خارج کرے جیسا کہ امراض بلغمیہ (مثل فالج۔ رعشہ۔ استرخا۔ استسقا وغیرہ کے) مین عارض ہوتا ہے۔ باقی آیندہ

سید محمد عبدالرزاق عفاعنہ

ورزش

(سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر ۵ جلد ۲)

دوسرے یہ کہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جب تک تصرف ستہ ضروریہ سے (جن مین سے

ایک ریاضت ہی سے کام چل جاے دوا ہرگز نہین دینی چاہئے اور اگر حمام کے ذریعہ
نکالا جاے تو وہ باطن جسم مین برودت پیدا کرتا ہے۔ اور اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ شراب
اپنی حرارت لطیفہ کی وجہ سے خارج کر سکتی ہے وہ رطوبت زائدہ پیدا کرتی ہے جس
کی وجہ سے اور نقصانات ہون گے اور ریاضت ایک ایسی چیز ہے جو داخل اور
خارج بدن مین سخونت پہنچا کر فضلات کو جمع ہی نہین ہونے دیتی اور جو ہین بھی وہ
خود بخود بخارات یا پسینہ کی صورت مین خارج ہو جاتے ہین ورزش اعضا کو قابل غذا
بناتی ہے اس لیے کہ جب فضلات نہ ہون گے تو اُن کی قوت جاذبہ جذب غذا
مین بوجہ انفراغ طبیعت کے دفع فضول سے پورا پورا تصرف کرے گی یا یون کہئے کہ
فضول جب اعضاء کے گرد جمع ہی نہ ہون گے جو اچھی غذا حاصل کرنے سے مانع تھے
یا جب انسان ورزش کرے گا حرکت کی وجہ سے حرارت غریزیہ برانگیختہ ہو گی اور اعضاء
مین حرارت عذبہ یعنی ایک خوش گوار گرمی پیدا ہو گی تو تصرف طبیعت کا جذب غذا
مین خوب ہو گا چنانچہ شیخ بوعلی سینا قانون مین لکھتے ہین کثیرا ما یقع تارک الریاضۃ
فی الدق ورزش بوجہ دفع کرنے استرخاء رطوبی یا بوجہ عادت حرکت۔ بدن مین چستی
چالاکی۔ ہلکا پن۔ خوشی پیدا کرتی ہے قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ اعصاب۔ رباطات
اوتار۔ مفاصل کو قوی مضبوط اور سخت کرتی ہے۔ الغرض ورزش کرنے والا تمام امراض
مادی اور اکثر مزاجی سے بے خوف امن چین مین رہتا ہے کیا خوب لکھا ہے ؎

دوا کوئی ورزش سے بہتر نہین یہ نسخہ ہے کم خرچ بالا نشین

باقی آیندہ

شفیع اللہ خان میرٹھی

حالت درد مین نبض کی کیفیت

جاننا چاہئے کہ نبض مین تغیر بحالت درد ان چار حالات درد مین واقع ہوتا ہے یا تو
بسبب شروع درد کے یا بوجہ شدت درد کے یا بوجہ درازی مدت درد کے یا بوجہ حدوث

و درد اعضائے شریفہ مین - پس حالت شروع درد مین اگر درد کم ہو تو نبض قوی وسریع و
متواتر ہوتی ہے بشرطیکہ درد ظاہر مین ہو اگر درد باطن مین ہو تو بھی شروع مین صغیر و
ضعیف ہوجاتی ہے اگر درد سخت بشدت ہو تو نبض ضعیف وصغیر ومتواتر وسریع ہوجاتی
ہے اور جس قدر کہ درد کو عرصہ و توقف ہوتا جاتا ہے ویسے ہی نبض مین بھی تغیر زیادہ
اور قوی ہوتا جاتا ہے اور جب درد حد صعوبت وشدت کو پہونچ جاوے یہان تک کہ
قوت بھی ساقط ہوجاوے تو نبض اُس وقت مین دودی ونملی ہوجاوے گی

سید محمد ظفریاب علی نگینوی متعلم جماعت اعلیٰ مدرسہ طبیہ

اقوال الاطبا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پیشاب مین اگر جھاگ بکثرت ہون تو سمجھو کہ گردہ مین درد ہے یا مرض زیادہ دنون
تک قایم رہے گا   بقراط

پیشاب کی سفیدی اور پیاس کی کمی گردہ کی سردی پر دلالت کرتی ہے اور سرخی یا
زردی پیشاب کی حرارت گردہ پر دال ہے زیادتی حرارت مین منی جل جاتی ہے اور
چربی تحلیل ہونے لگتی ہے -   طبری

مثانہ پر جب سختی ہو اور درد ہو اور ساتھ مین بخار بھی ہو تو سمجھو کہ ورم مثانہ مین ہوگیا اور
یہ مشکل سے اچھا ہوتا ہے -   بقراط

صاحب لقوہ پر اگر چار روز خیر وعافیت سے گذر جائین تو یقیناً اچھا ہوجاے گا
جالینوس

چہرہ کی ہڈیون کی دکھن چہرہ کی جلد مین بار بار اختلاج ہونا لقوہ ہوجانے کی خبر دیتا ہے
ایسے وقت مین تلطیف تدبیر سے کام لین اور ہواسے احتیاط رکھین -   شمعون

لقوہ بائین طرف کا عسرالبرء ہے اور دو مہینہ تک اگر لقوہ کی حالت مین تغیر نہ ہوا تو سمجھو کہ مرض نے طول پکڑ لیا۔ رازی

سرسام کی حالت مین رفتہ رفتہ مونہہ کا کج ہوجانا موت کے قرب کی علامت ہے اکثر باعث اس کا یبس ہوتا ہے۔ رازی

رمد کی حالت مین اگر خود بخود اسہال ہوجائین تو صحت عاجل حاصل ہوگی۔ بقراط

کان مین ورم گرم ہوجانا اور ساتھہ مین بخار کی شدت اور حواس کا مختل ہوجانا جب تک سات روز نہ گذر جائین، باعث موت کا ہوتا ہے اور اگر اس مدت مین ورم منفجر ہوگیا تو امید زیست کی ہوسکتی ہے۔ بقراط

کان کے زخمون کا علاج تین طریقہ سے کرنا چاہیے یا تو ناک کی طرف مادہ کا میلان کیا جاوے مثلاً معطسات کا استعمال ہو یا غرغرہ[1] کا استعمال کیا جاوے یا دستون کے ذریعہ سے تنقیہ کیا جاوے۔ رازی

حکیم فرید احمد طبیب ریاست بھیکم پور

قوانین کلیہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مخفی نہ رہے کہ ترکیب ادویہ مسہلہ مین مراعات نو چیزون کی ضرور ہے۔

اول خلط کرنا ادویہ عطریہ مقویہ قلب کا مسہل مین ضرور ہے تاکہ فم معدہ ضرر سے باز رہے کیونکہ کل ادویہ مسہلہ مضر ہین فم معدہ کے تئین۔

دوم داخل کرنا زیادہ مدرات کا اجزائے مسہلہ مین منع ہے کیونکہ ادرار ناقص کرتا ہے

[1] کیونکہ کان کی اندرونی تجویف سے حلق کی چھت (تالو) تک ایک منفذ ہوتا ہے جسے انگریزی مین "یوسٹیکی ان ٹیوب" کہتے ہین۔ ۱۲ محمد عبد الرزاق عفا عنہ

اسہال کے تئین۔

سوم ترکیب دینا دوای سریع العمل کا ساتھ بطی العمل کے منع ہے تاکہ بوجہ بطی العمل کے قوت سریع العمل کی شکستہ اور تاثیر دوا کی ضعیف نہ ہو جاوے اور اگر اس طرح کی ترکیب دینے کا دوا مین اتفاق پڑے اختلاف قوت اور ضعف کا دونون مین اس قدر ملحوظ رکھین کہ ایک ہی مزاج اور قوت حاصل ہو اور مساوات وزن موجب تعارض کا ہے۔

چہارم اضافہ کرنا اجزاے مسہل مین اوس دوا کا ضرور ہے کہ جو قوت دیوے اس کو جیسا کہ زنجبیل اضافہ کی جاتی ہے ساتھ تربد کے یعنی تربد صرف مخرج مواد رقیقہ کا ہے اور ساتھ امتزاج زنجبیل کے مواد رقیقہ اور غلیظہ دونون کو خارج کرتا ہے۔

پنجم ترکیب دینا دوای قابض کا مانند ہلیلہ کے ساتھ دواے لزج مانند خطمی کے منع ہے کیونکہ عمل قوت عاصرہ کا منافی ہے عمل قوت ازلاقیہ کے تئین و برتقدیر ضرورت کے تنقیص مقدار قابض کی اور تکثیر مقدار لزج کی واجب ہے۔

ششم۔ واسطے اصلاح دوا کے ملانا دوسری دوا کا ضرور ہے تاکہ ضرر اس کا باز رکھے اور تقدیر مقدار مصلح کی وقت عدم تیقن ضرر کے چہارم حصہ ہے اور وقت تیقن ضرر کے ہمچند اُس کے۔

ہفتم جو دوا مطبوخ یا نقوع مین گھل جاوے اور ثقل اُس کا باقی نہ رہے مانند صموغ اور نمک وغیرہ کے مقدار شربت اس کا کامل لینا چاہیے اور وہ دوا کہ جس کا ثقل باقی رہے اور صرف قوت اس کی مطبوخ مین پائی جاوے وزن اس کا مضاعف لیوین تاکہ عوض ثقل کی قوت اُس کی مقدار شربت مین برابر آوے مثلاً جس شخص کو جرم ہلیلہ دو درم دیا جاتا ہے مطبوخ مین چار درم دیا جاوے۔

ہشتم۔ جو ادویہ متعددہ مرکب کی جاوین وزن ہر ایک وزن خاصہ اُس کے سے

کہ تنہا دوی باقی ہین کمتر چاہیئے تاکہ مجموع سے شربت معتدل حاصل ہووے مثلاً جس جگہہ
تربد دو درم تنہا کفایت کرتا ہے اور ہلیلہ چار درم اور غاریقون ایک مثقال اور صبر دو درم
اور جو ان چارون مرکب کرین تربد چار دانگ لینا چاہیئے اور ہلیلہ ایک درم اور غاریقون
نیم درم اور صبر چار دانگ۔
حکم دوا ے مسہل کا سخت شیرین کرنا منع ہے کیونکہ اکثر اوقات طبیعت بسبب حلاوت
کے بعوض غذا کی صرف کرتی ہے اور اس سے منفعل نہین ہوتی ہے۔
مخفی نہ رہے کہ بعضی ادویہ واسطے جذب کرنے بعضے اخلاط کے خصوصیت رکہتی ہین
جیساکہ تربد اور شحم حنظل اور غاریقون واسطے تنقیہ بلغم کے اور سقمونیا اور ہلیلہ زرد واسطے
اخراج صفرا کا اور حجر الارمنی اور افتیمون واسطے سودا کے مخصوص ہین اور غاریقون اور برگ
سنا اور خیار شنبر اور صبر اور شحم حنظل مخرج اخلاط ثلثہ کے ہین لیکن غاریقون بلغم کے
تیئن زیادہ سودا سے اور سودا کے تیئن زیادہ صفرا سے اور صبر اور شحم حنظل مخرج اخلاط
ثلثہ کے ہین بلغم اور سودا کے تیئن زیادہ صفرا سے اور برگ سنا اور خیار شنبر علی السویہ
خارج کرتے ہین اور مازریون مسہل مرۂ صفرا کا ہے اور بہی بعض ادویہ مختص ہین ساتہہ
بعضے اعضا کے باعتبار کثرت استفراغ کے اس عضو سے جیساکہ غاریقون ساتہہ صدر
اور ریہ کے باخراج بلغم اور شحم حنظل اور صبر ساتہہ دماغ اور اعصاب کے اور سورنجان
ساتہہ مفاصل کے اور سکبینج اور جاوشیر ساتہہ اوتار اور اغشیہ کے مخصوص ہین۔

باقی آیندہ

حکیم محمد عبد المجید میرٹھی

الادویہ

ادویہ کے نام وماہیت پر دلچسپ بحث

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۱۱) **حب الغار** مجلہ طبیہ مین سابقہ جوابات کے ہوتے ہوے اس کے متعلق اب لکھنے کی کچھ حاجت نہین ہے البتہ مجلہ طبیہ صفحہ ۳۹ یکم مئی ۱۹۱۰ء مین حب الغار کے نہ ملنے پر اس کے بدل کی نسبت ایک استفسار شائع ہوا تھا اس کا یہ جواب ہے کہ اس کی جگہہ اطباء نے اشیاء ذیل کی استعمال مجوز رکھی ہے۔ حب المحلب (لمیونی) پکھان بید۔ بادام تلخ۔ تیزپات۔ پودینہ تمام جو مناسب موقعہ ہو ڈال لین۔

ایک استفسار کا جواب۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ مجلہ طبیہ یکم مئی ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۳۹ مین خان بہادر رحمان علی خان صاحب کی طرف سے چند الفاظ کی اصلیت کے متعلق ایک استفسار شائع ہوا تھا جس کا اب تک کوئی جواب شائع نہین ہوا ہے۔ اسی استفسار کے ماقبل ایک اور استفسار بھی حب الغار کے پھول کے متعلق تھا جواب تک جواب سے خالی رہا چنانچہ بالائی سطرون مین اس کا جواب لکھہ کر مناسب معلوم ہوا کہ اس لاجواب استفسار کا بھی برائے نام جواب دیا جاے لیکن پہلے مجھے اس امر کا اعتراف کر لینا چاہیے کہ ملکی اہل فن مین اصل یونانی زبان کا جاننے والا نام کو نہین ملتا ہے اور واقعی بات تو یہ ہے کہ جب تک کئی عالی ہمم اصحاب اس فن کو اس کی مادری زبان سے حاصل کرنے کی کوشش نہ فرمائین گے تب تک ہماری متداولہ کتب مین بہت سے الفاظ موجودہ اجنبیت سے کبھی خارج نہ ہونگے۔ اب تو سینکڑون یونانی الفاظ کا سچ پوچھئے تو صحت کے ساتھ ادا کرنا بھی دشوار ہو رہا ہے چہ جائے کہ ان کی اصلیت کا پورا پورا پتہ چلائین یہی وجہ ہے کہ ایک

کہا گیا اور شیح یعنی درمنہ کا نام ہے۔ (۸) افسنتین۔ یہ یونانی لفظ اور شیح ارمنی کے ایک نوع کا نام ہے (۹) اقراماطیقان۔ یہ بھی یونانی لفظ اور ایک ذرور کا نام ہے (۱۰) اقرقوما۔ اس مین غالباً تصحیف واقع ہوئی ہے اور صحیح قرقومغما۔ قرو قومغما۔ او قرو قومغما ہے اور یہ سب یونانی مین روغن زعفران کے ثفل کے نام ہین کیونکہ اوقرو قو۔ اور۔ قرو قو اور قرقو یونانی مین زعفران کو کہتے ہین (عربی مین کرکم بھی اسی سے بنا ہوا معلوم ہوتا ہے) اور مغما یونان مین ثفل یعنی پھوک کا نام ہے۔ (۱۱) افیالوس۔ یہ لفظ بھی یونانی ہے جو ظاہر جسم کے بخار کا نام ہے۔ (۱۲) انقیاریوس۔ یہ بھی یونانی اور تپ بلغمیہ نائبہ کا نام ہے۔

اگرچہ یہان تک خاص الفاظ مستفسرہ کا جواب تو تمام ہوگیا مگر عنوان عبارت استفسار سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بلا تخصیص تمام ایسے الفاظ کی حقیقت سے سائل ہین جو عموماً یونانی کتب مین اجنبی سے دکھائی دیا کرتے ہین اور ایسے لفظ بکثرت ہین چنانچہ اکثر تو یونانی سے ماخوذ ہین اور بہت سے دیگر زبانون کے الفاظ بھی طرح طرح کے ہیر پھیر اُن مین واقع ہونے کے باعث اوپری شکلین پیدا کر لیا کرتے ہین چنانچہ چند ایک لفظون کی پوری ہیئت بطور تمثیل آپ کے پیش کی جاتی ہے جس سے آپ پتہ چلا سکتے ہین کہ ادویہ اور علل کے اسماء مین کس قدر تصرفات واقع ہو سکتے ہین اور کہان سے کہان تک انتقالات ان کی وضع مین پیش آتے ہین۔ (۱) قرنفل۔ اصل مین ہندی سے ماخوذ ہے۔ کرن ہندی مین کان کو کہتے ہین کرن سے قرن اور پھول سے فل معرب کیا گیا چونکہ مستورات اسے کانون مین بطور زینت وزیور لٹکایا کرتی ہین اس لیے اس سے موسوم ہوا بجائے قرنفل قرنفول باضافہ واو بھی آیا ہے جو ہندی کرن پھول کا بالکل موازن ہے اور صرف تعریب کا فرق ہے (۲) دیودار بمعنی چوب درخت اور دیو بمعنی جن و شیطان چیڑ کے درخت مین عوام جنات کی رہائش تصور کرتے ہین اس لیے دیودار (یعنی درخت دیو) اور عربی مین شجرۃ الجن سے معروف ہوا۔ (۳) سفستان سپستان سپستان سے معرب ہین جو سگ پستان کا مخفف ہے بمناسبت شکل یہ لسوڑی کا نام ہے

عربی مین اطباء الکلب بھی اسی کا ہم معنی ہے (۴) قنطوریون۔ اس بوٹی کی اول اول جنتورس حکیم نے شناخت کی تہی اس لیئے رومی بولی مین جنتوریہ سے منسوب ہوئی پہر اس سے قنطوریون معرب کیا گیا۔ (۵) جنطیانا (پکہان بید) اس کی اول اطلاع جنطین بادشاہ کو ہوئی اس لیے جنطیانا سے موسوم ہوا (۶) بادرنجبویہ۔ بادرنگ یعنی ترنج کی بو دینے کے باعث فارسی مین بادرنگبویہ کہلایا اسی سے بادرنجبویہ معرب ہوگیا اور ترنجان و اترجیہ بہی اسی لیے کہلاتا ہے (۷) دستنبویہ۔ کچری کو ہاتہہ مین لے کر اس کی بو لی جاتی ہے اس لیے یہ نام پڑگیا (۸) انباس سوقی (ماشرا) یونانی مین انباس انگور اور سوقی سفید کو کہتے ہین اسی کے ہم معنی عربی مین کرمۃ البیضاء بہی ماشرا کو کہا جاتا ہے۔ (۹) ناشرتین (نوسے از ناشرا) یہ سریانی لفظ ہے جس کے معنی ساٹہہ امراض کا دافع ہین۔ یونانی مین آسے انباس مالیا بولتے ہین انباس انگور اور مالیا بمعنی سیاہ جیسے مالیخولیا مین خولیا بمعنی خلط اور مالی سیاہ کے معنی مین مالیا کا مخفف ہے اور صرف مالی یونانی مین شہد کو بولتے ہین جو غالباً سیاہی رنگت کے باعث ہی شہد پر اطلاق پایا ہوگا اسی طرح اقومالی شہد کے پانی یعنی ماء العسل کا نام ہے۔ (۱۰) اورز باباری۔ یہ فلفل مار کا یونانی نام ہے اور زیونانی مین پانی کو کہتے ہین اور باباری مرچ کا نام ہو (۱۱) اُرز یہ عربی مین چاول کا نام ہے جو اوریزا یونانی سے معرب ہے (۱۲) کوکنار۔ کوک فارسی مین کہانسی کے معنی مین ہے اور اس لفظ کی ترکیب مقلوبی ہے اور انار سرفہ کا معنی دیتا ہے عربی مین اس کا نام رمان السعال بہی اسی کا ہم معنی ہے غرض اسی طرح غور کیا جاے تو اکثر الفاظ کی اصلیت کا پتہ چل سکتا ہے اور یہ دریافت ہو سکتا ہے کہ ان کا ماخذ کونسی زبان ہے اور ان مین کیا کچہہ تصرف واقع ہوا اور ان کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور اسی جانچ و پرتال سے ادویہ کی ماہیت کا پتہ بہی بخوبی دریافت ہو سکتا ہے اور لفظون کے عربی یا عجمی ہونے کے لحاظ سے عربی عبارات مین ان کے اعراب کا حال بہی روشن ہو جاتا ہے ورنہ بدون اس کے مین ہرگز نہین سمجہتا کہ کوئی شخص کسی عربی کتاب کا

جس مین ایسے الفاظ موجود ہون (اور اکثر کم و بیش ہوا ہی کرتے ہین) ایک آدہ صفحہ بہی صحیح پڑہ سکے بلکہ غیر عربی کتب مین بہی ایسے الفاظ کو صحت کے ساتہہ ادا کرنا ذرا دقت خیز نظر آتا ہے۔ باقی آیندہ حکیم ابو داود عبداللہ وفقہ اللہ

چوب چینی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

تنبیہ۔ اثنار استعمال چوب چینی بند اور نیم بند یعنی جس روز ہوا سے باد شمالی یا دوسری سرد ہوا ہو ہرگز ہرگز باہر نہ آوین اور اگر احیانًا کسی سبب سے باہر آوین اور ہوا سے سردی کی وجہ سے مسامات بند ہوکر ابخرات اندر جمع ہوجاوین اور بخار پیدا کرین تو لازم ہے کہ اوس مکان مین بیٹھین جو استعمال چوب چینی کے لیے تجویز کیا گیا ہے تا ہوا سے محفوظ رہین اور چار تولہ خاکشی کو ظرف گلی مین جوش دین اور اوس سے انکباب کرین تا عرق آے اور تفتیح مسام ہوکر بخار برطرف ہو اور اگر جوہر ہوا مین برودت ہو اور مزاج مین سردی نے اثر کیا ہو تو ڈیڑہ ماشہ دارچینی جوش دیکر بطریق قہوہ دو تین روز تک پیئن اور اگر جوہر ہوا مین حرارت معلوم ہو کہ بسبب احتقان ابخرہ کے مزاج مین گرمی نے اثر کیا ہے تو قرص طباشیر بارد یا معتدل یا کوئی مفرح معتدل چوب چینی کے پانی کے ساتہہ دین اور گلاب اور بید مشک چوب چینی کے پانی مین اضافہ کرین اور اگر اس قدر تدبیر کافی نہو تو بدرجہ مجبوری تخم خرفہ ۶ ماشہ مغز تخم کدو چار یا پانچ ماشہ چوب چینی کے پانی مین شیرہ نکال کر شربت بنفشہ حل کرکر خاکشی ۶ ماشہ چہڑک کر پلاوین اور اگر خدانخواستہ ان تدابیر خفیفہ سے کام نہ نکلے اور بخار سات روز سے تجاوز کرے تو چوب چینی کو موقوف کرکر منضج اور مسہل اور مسکنات قویہ کی طرف رجوع کرین

اون تدبیرون کے بیان مین جو بعد فراغت استعمال چوب چینی کے عمل مین لانا چاہیئے

لازم ہے کہ جب استعمال چوب چینی سے فارغ ہوئین تو دہی پرہیز جو اثناسے استعمال

چوب چینی دیا جاتا تھا بعد ترک استعمال چوب چینی کے لم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں
بعدہ بتدریج عادت معمولی کی طرف رجوع ہون اور اکثر مدت پرہیز ایک سال ہے اور متوسط
چہ ماہ لیکن اگر چوب چینی کا استعمال بطریق احتیاط کیا گیا ہے تو ۴۰ روز پرہیز کے لیے کافی
ہین   باقی آیندہ

محمد عبدالصمد از ناگپور

نسخہ حب السلاطین

جو ازالہ مرض آتشک وجملہ امراض مواد کے لیے نہایت مجرب ہے

رسکپور ۶ ماشہ پارہ ۳ تولہ سنکہ آدہ تولہ سہاگہ ۶ ماشہ ... اول رسکپور کو مثل کو پوٹلی مین باندہ کر
پانی مین جوش دین - پہر پوٹلی کو نیچی جلا کر رکھا دین جب تمام پانی خشک ہو جاے تو ان کو مقشر کرکے
ان کے اندر کا پردہ نکال دین پہر رسکپور کو مع سنکہ کے دوبارہ پوٹلی مین باندہ کر گدہے کی لید کے
ساتہ قدرے پانی ڈال کر پکاوین پہر اس کو صاف پانی مین دہوئین اور تیسری مرتبہ پوٹلی
مین باندہ کر گاے کے دودہ ۳ تار پختہ مین پکائین - پہر اُس پوٹلی کو دال ماش مقشر مین پکاوین
پہر قدرے کتہہ سفید پانی مین گہول کر اس مین پوٹلی مذکور ڈال کر پکاوین - پہر اس کے بعد سہاگہ
اور گندہک مذکور اس مین شامل کرکے سب کو اچہی طرح کہرل کرین اور چنے کے دانہ کے
برابر گولیان بنا رکہین - ترکیب استعمال یہ ہے کہ اول ایک ہفتہ تک مصفیات خون اور سرد
ادویہ کا استعمال کرین اس کے بعد ان گولیون مین سے ایک گولی ہر روز کہایا کرین - غذا
مونگ کی کہچڑی یا دودہ چاول مناسب ہے باقی پرہیز بدستور - ان کا استعمال زیادہ سے زیادہ
ایک ہفتہ تک کیا جاوے گا درمیان مین وقفہ دینا طبیب کی راے پر ہے جو مناسب موقع
کے ہو کرے

سید ظفریاب علی نگینوی

ترکیب جوہر نمک

جو کلانی طحال وجملہ امراض باردہ شکم کے لیے نہایت مجرب ہے

پانچون نمک ایک ایک تولہ۔ نوشادر ۳ ماشہ۔ کندر یک آملہ سارگی مین بہونا ہوا ایک ماشہ۔ پودینہ خشک نصف ماشہ۔ پیپل ڈیڑہ ماشہ۔ مرچ سیاہ ڈیڑہ ماشہ۔ تمام ادویہ کوٹکی کی ہانڈی مین بہر کر اس کے اوپر دوسری ہانڈی اُلٹی ڈہک کر گل حکمت کرین اور اس کے نیچے نرم آنچ دیکر بطریق معروف جوہر کشید کرین۔ مقدار خوراک ۲ چاول ہے پرہیز بدستور۔

سید ظفریاب علی نگینوی

روغن قرطاس کی ترکیب

ایک تختہ کاغذ کے دو حصے کیے جائین ایک حصہ کو اس طریقہ سے لپیٹا جاوے کہ مخروطی شکل ہوجاوے اس کو ایک تشتری مین سیدہا رکہہ کر قایم کرین پہر دیا سلائی سے زیرین حصہ مین آگ لگا دین اور کاغذ کو اسی طرح رکے رہنے دین جب وہ جل جاوے تو پہونک سے اوڑا دین جو روغن تشتری مین نکل آئے اُس کو فوراً درد شقیقہ پر مالش کرین انشاء اللہ منٹون مین درد رفع ہوجائے گا۔ یاد رکہو کہ یہ روغن جم جاتا ہے فوراً نکال کر فوراً مالش کرنا چاہیے شقیقہ کے لیے مین نے بہت دوائین استعمال کین مگر فوری نفع جو اس سے ہوا کسی سے بہی نہ ہوا اور درد شروع ہونے سے پہلے یعنی قبل از طلوع آفتاب گائے کا دودہ اور گاہے گاہے روغن ملا کر قدرے شیرین کرکے پلا دینے سے درد قطعی رک جاتا ہے میری اس ترکیب کی بہت سے احباب نے تائید کی ہے اور تجربہ کرکے مجکو اطلاع دی ہے۔

حکیم فرید احمد طبیب ریاست بہیکم پور

طبی پہیلیون کا حل

مجلہ طبیہ نمبر ۵ جلد ۴ کے صفحہ ۱۹ پر جو پہیلیان درج ہین ان کا حل درج کرکے آیندہ کے لیے پہیلیون اور اُن کے حل کا سلسلہ بند کیا جاتا ہے اور جن اصحاب نے پہیلیان تجویز کرکے ارسال فرمائی تہین اسی سبب سے اُن کی پہیلیان درج نہین کی گئین۔ (ایڈیٹر)

(۱) کلس ابیض (۲) تنکار (۳) کافور۔ نوشادر۔ اثمد۔
حکیم عبدالحفیظ خان حکیم غوث محمد خان و حکیم عبدالقیوم صاحبان

ایضاً

(۱) کلس ابیض (۲) تنکار (۳) کافور۔ نوشادر۔ اثمد
حکیم نور محمد حکیم عبدالمصطفےٰ محمد وصی علی صاحبان

ایضاً

(۱) پوست بیضہ مرغ کو تکلیس کر لیا جائے ۔ کلس البیض (۲) تنکار (۳) کافور۔ نوشادر۔
اثمد سرمہ خالص۔
حکیم فرید احمد

نسخہ طلا نہایت مجرب برائے مجلوق

ہرتال طبقی۔ سنکھیا سفید میٹھا تیلیہ گندھک آملہ سار۔ اودے پھول کے اونٹ کٹیلے کے پھولوں کا زیرہ خشک ان پانچوں دواؤں کو تین تین ماشہ لیکر خوب باریک پیسیں اور بیضیہ مرغ کی زردی میں حل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ضرورت کے وقت اس میں سے بقدر دو چاول کے روغن چنبیلی میں گھس کر حشفہ اور سیون کے علاوہ عضو تناسل پر شب کو طلا کریں اور پان بنگلہ قدرے گرم کرکے لپیٹ کر کچے سوت سے باندھیں صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ اس کا استعمال پانچ روز تک متواتر کرنا چاہئے پھر دو روز کا وقفہ دے کر دو روز بعد اسی طریق مذکور استعمال کریں اس مدت میں اگر چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہونے لگیں اور ان میں خارش آئے تو کھجانے سے باز رہیں ورنہ خوف زخم ہو جانے کا ہے اور اگر دانے زیادہ نمودار ہوں تو درمیان میں استعمال طلا کا موقوف کرکے صرف روغن چنبیلی طلا کریں اور بعد رفع ہو جانے دانوں کے طلا کو استعمال کریں طلا کے استعمال کی مجموعی مدت ایک ہفتہ ہے اور درمیانی وقفہ کی معمولی مدت دو دن ہے بحالت زیادہ برآمد ہونے دانوں کے وقفہ کی مدت اس سے بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ پرہیز دستور ہے

محمد عبدالصمد حسن پوری

الامراض

استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۴ جلد ۴ کا بقیہ

جواب ۱ استفسار نمبر ۱

پہلے مین یہ بیان کرون گا کہ گوشت کیونکر بنتا ہے یا پیدا ہوتا ہے اور کیا کیا اُس مین
فوائد ہین۔ اس کے بعد سائل کے سوال کا جواب دون گا یہ کہ گوشت کی کتنی قسمین ہین
گاڑھے خون کو حرارت اور یبوست ایک مدت تک منعقد اور لبستہ کردے وہی لحم یا گوشت
ہے۔ اب اس بات کو بھی یاد رکھو کہ گوشت جبکہ دم متین سے بنتا ہے تو جس قدر اس مین
کمی یا تحلل اور نقصان واقع ہوتا ہے اُس قدر تمام سنون مین اعادہ اور بدل بھی ہوا کرتا ہے
اس لیے کہ ابھی تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ گوشت خون سے بنتا ہے اور خون بدن مین ہمیشہ
موجود ہے اور بنتا بھی رہتا ہے بخلاف اعضاے منویہ کے جیسے عصب عظم غشا وغیرہ کے کہ
بعد نقصان اعادہ متعذر ہے کما ہو ظاہر اور فوائد اس کے یہ ہین کہ ۱ اُن گڑھون کو جو کہ اعضا
مین واقع ہین بھر دے تاکہ امکان حرکت سے وضع اعضا کا محفوظ رہے ۲ آور یہ کہ بدن کو ہمیشہ
اپنی ذات سے گرمی پہونچاتا رہے۔ ۳ آور یہ کہ روک رکھے حرارت کو باطن مین اور منع کرے
تحلیل اور تفریق سے ۴ آور یہ کہ بعض اعضا کو مصادمات خارجیہ کے ضرر سے بچاتا رہے
۵ آور یہ کہ بعض عضو سے اُس ضرر کو دفع کرتا ہے جو صلب کو لین سے ملنے جیسے داخل عظم
الصلب و عروق صاعدہ و نازلہ کے درمیان جو لحم واقع ہے اس سے ہوا کرتا ہے ۶ آور
یہ کہ بعض عضو کے لیے بستر اور فرش ہو جیسے کہ لحم فخذ کا بوجہ اُس کے وہ اچھی طرح پر بیٹھ سکتا
ہے ۷ آور یہ کہ خوب صورت کرتا ہے بدن کو اسی لیے آپ دیکھتے ہین مدقوق و ۸ متحلل ہوتا ہے
بوجہ تحلیل اور نقصان لحم کے اور یہ عربی مثل بھی مشہور ہے السمین قیہد والہزال؟ یاملہ

آور یہ کہ گرمی و سردی خارجی کو باطن بدن مین گھسنے سے روکتا ہے ۔

اب مجکو یہ بتانا چاہیے کہ گوشت کی کتنی قسمین ہین ۔ گوشت کی دو قسم ہین حساس اور غیر حساس جو حصہ گوشت کا اوپر جلد سے ملاق ہے وہ حساس ہے اور وہ تقریباً دو ثلث ہی باقی غیر ملاقی نیچے والا ایک ثلث غیر حساس ہے بس یہی دو قسمین گوشت کی ہوسکتی ہین ۔

چونکہ گوشت مین ریشہ عصبی موجود ہے اس وجہ سے وہ حساس ہے اور وہ حساس اس وجہ سے بنایا گیا ہے کہ جلد پر جب کوئی آفت آجائے تو یہ لحم حساس خلیفہ اور قایم مقام اُس کا ہوجائے ۔

حکیم محمد حمید الحق الطبیب ملازم ریاست بختیار پور ضلع مونگیر

جواب استفسار نمبر ۲

نرم و بلند ۔ بٹے گوشت کو غدد کہتے ہین ۔ غدد کی دو قسمین ہین ۔ ایک طبعی ۔ دوسرا غیر طبعی غیر طبعی کو اس وقت مین بیان کرنا نہین چاہتا کیونکہ اوس کو سوال سے کوئی علاقہ نہین ہے ۔ طبعی پانچ ہین ۔ غدہ بیخ زبان غدہ قریب اوعیہ منی اور ثدی ۔ گردن ۔ بغل ۔ بن ران ۔

جڑمین زبان کے جو غدہ لحمی ہے اُس کے نیچے میل کے برابر دو سوراخ ہین اُس سے ہر وقت لعاب نکلتا رہتا ہے اسی لیے اس غدہ کو مولد اللعاب کہتے ہین ۔ فائدہ اُس کا یہ ہے کہ زبان کو ہمیشہ تر رکھے کہ وہ حرکت کرنے پر قادر ہو اور یہ کہ ممضوغات مین مل کر اُس کی کیفیت سے تکیف ہوکر عصب حساس تک اُس کو پہونچا دے اور وہ اُسکو جیسا کہ وہ ہے ادراک کرلے غدہ قریب اوعیہ منی کا فائدہ یہ ہے کہ مادہ منی جب اُس مین آتا ہے تو ایک مدت تک اس مین رہ کر طبخ و نضج پاکر سفید رنگ کا اُس کو منی بنا دیتا ہے ۔ دل و دماغ و جگر ان اعضاے رئیسہ مین جب کوئی مادہ حاد آتا ہے تو طبیعت حمایتاً للاشرف طرف اُن غدد اخس پس گوش و بغل و بن ران کے دفع کردیا کرے جیسا کہ طاعون وغیرہ مین مشہود ہے حاصل یہ ہے کہ جملہ فوائد غدد سے یہ ہے کہ زبان کو ہمیشہ نداوت اور تری پہونچاتا رہے اور ادراک ذائقہ کے لیے واسطہ ہو جیسا کہ غدہ اصل زبان کا اور یہ ہے کہ مادہ منی اور لبن کو کامل النضج کرکے منی یا لبن بنا دے جیسا کہ غدہ قرب

اوعیہ منی اور ثدی کا اوّل یہ ہے کہ وہ ماہر ادر قدرتی ظرف ہو واسطے اس مواد کے کہ جس کو طبیعت نے آفت عام بچانے کی غرض سے اعضاء رئیسہ سے اُس ظرف کی طرف دفع کیا ہو جیسے غدہ پس گوش بغل بُن ران کا۔ غور کرنے سے اور بہی فوائد نکل سکتے ہین لیکن مین اس وقت اسی پر اکتفا کرتا ہون۔ حکیم وحید الحق طبیب و ملازم ریاست بختیارپور ضلع مونگیر

اجوبہ استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۵ جلد ۴

جواب استفسار نمبر ا

ایک شربت کا نسخہ لکھتا ہون اس کو چند روز استعمال کیجیے اگرچہ آپ نے دیگر اطبار گرامی کو مخاطب فرمایا ہے مگر میری ہمدردی اس کی متقاضی نہ ہوئی کہ جو ترکیب میری بارہا کی مجرب اور خون کے صاف کرنے مین بے عدیل ہے آپ کی خدمت مین پیش کرون امید ہے کہ آپ اس کو تیار کرین گے اور انشاء اللہ بہت جلد آپ کو نفع ہوگا۔ منڈی ۲ تولہ۔ شاہترہ ۲ تولہ۔ چرائتہ تلخ ۲ تولہ۔ صندل سرخ ۲ تولہ۔ عناب ۲ تولہ۔ آلو بخارا ۲ تولہ۔ گل نیلوفر ۲ تولہ۔ برگ حنا ۲ تولہ۔ برہنڈی ۲ تولہ۔ سرپھوکہ ۲ تولہ۔ مورپنکھی ۲ تولہ۔ برادہ شیشم شب کو پانی مین بھگوئین صبح کو جوش دے کر شکر سفید ایک سیر ملا کر شربت تیار کرین۔ ۲ تولہ علی الصباح منڈی کے عرق کے ساتھ ورنہ پانی مین ملا کر پی لیا کرین۔ حکیم فرید احمد

ایضاً

ہو العلیم الخبیر۔ میرے قیاس مین یہ پتی کا عارضہ ہے جو عربی مین شری سے موسوم ہے اور اس کی کسی قدر تفصیل مجلہ طبیہ کے کسی پرچہ مین عنقریب شائع کر چکا ہون چیپ کے وجود اور نزلہ کے تقدم پر نظر کرتے ہوے آپ کے اس عارضے کا سبب بلغم شور تھنتا ہے اسی لیے مصفیات خون اس مین مفید نہین ہوے این حسب فرمودہ شیخ طبری اس عارضے کے علاج مین جہان اطبا کا تہاون بالکل اس امر کا موجب ہو جایا کرتا ہے کہ جلد کے مسام فاسد و ضعیف ہو کر ان مین

سوداوی گرنے لگتے ہین اور آخر طرح طرح کے پھوڑے پھنسیون بلکہ زیادہ گوشت تک نوبت پہنچتی ہے آپ اس کے لیے باقاعدہ منضجات و مسہل بلغم دین اور اگر کوئی مانع نہو تو کچھ خون بھی پہلے نکلوا دین بعدہ ہلیلہ کابلی مربی گلقند عسلی سکنجبین عسلی - دواءالترب سفوف کچوایا اس کا خیساندہ و جوشاندہ (جس کی مین اشاعت کرچکا ہون) یا اور ایسی ہی اشیاء بر مداومت فرمائین جو دافع بلغم شور ہون - مین نے اندرائن کی جڑ کا خیساندہ شہد کے ہمراہ ہی ہفتہ عشرہ تک بعض مریضون کو پلوایا ہے جس سے روزانہ ایک دو اسہال ہوکر بدن صاف ہوجاتا ہے - اور جوشاندہ تخم خربزہ و سبوس گندم و نمک وغیرہ سے نہانا بھی چاہیئے تاکہ مسام کشادہ رہین - غذا مین دہی نیبے کا استعمال زیادہ رکھین اور گوشت و شیر و شیرینی اور جملہ تیز اشیاء ترک رکھین - پھر نتیجہ سے اطلاع دینا آپ کا فرض ہے -

حکیم ابو داود عبد الصمد

جواب استفسار نمبر ۲

بچھکنی پاؤ سیر تالمکھانہ آدھ پاؤ - سمندر سوکھہ آدھ پاؤ - مغز تخم کونچ آدھ پاؤ - سب کو پیسکر ہموزن مصری ملائین اور چھہ ماشہ روزانہ بلا ناغہ دودھ کے ساتھہ پھانک لیا کرین انشاء اللہ حسب خواہش آپ کے اس سے نفع ہوگا اور طلا کا نسخہ لکھتا ہون اس کو تیار کر لیجئے اس سے انشاء اللہ آبلہ نہین ہوگا اور آسانی سے تیار ہو جاوے گا - مغز جمالگوٹہ ایک چھٹانک پستہ ایک چھٹانک بیر بہوٹی تولہ - سب کو پیسکر دو پوٹلیان بناؤ اور ایک رکابی آنچ پر رکھہ دو اور یہ پوٹلیان اُس پر رکھہ دو گرم ہونے کے بعد آہستہ آہستہ دباکر روغن نکالو اور شیشی مین بحفاظت رکھو اس مین سے دو سرخ کے قریب لے کر مالش کرو اوپر سے پان باندھو سرد ہوا اور سرد پانی سے احتیاط رکھو بہت جلد سب نقصان رفع ہو جائین گے -

حکیم فرید احمد

ایضاً

(۱) خراطین صاف ۵ تولہ اور لونگ ۵ تولہ اکٹھی پیس کر رکھہ چھوڑین ہر رات قدر حاجت میٹھے

تیل مین ان کی پوٹلیون سے پہلے ٹکور کرین پہر اوپر باندہ لین پانی سے استنجا نہ کیا کرین رکہ شعار
ہی لازمی نہین ہے۔ (۲) شنگرف رومی ایک تولہ کو مرغی کے آٹھہ عدد انڈون کے ساتھہ کہرل
کرکے گہی مین ایسا بہونین کہ بالکل سیاہ نہ ہوجاے پہر پیسکر ایک دورتی کسی مناسب چیز مین
کہایا کرین۔ مقوی باہ آزمودہ ہے پرہیز ہر قسم کی ترشی اور صحبت کا ہے

جواب استفسار نمبر ۳

اصل عارضہ سیلان رحم دریافت ہوتا ہے باقی جملہ عوارض مندرجہ استفسار بتوسط احتباس
طمث وقبض ہی کے فروعات ہین آپ اس کی مفصل بحث کتابون مین ملاحظہ فرماکر دائی کے
مشورے سے تعیین وجہ کرسکتے ہین غالبا صلابت باعث ہوگی جس کے لیے داخلاً وخارجاً ملینات
رحم درکار ہین اور بالخصوص آبزن مرطب وملین بہت مفید ہوگا

حکیم ابو داود عبداللہ

ایضاً

جو عوارض آپ نے بیان کیے ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کو مدت سے احتباس
اور قلت حیض کا عارضہ ہے۔ فضلات طمثیہ بدن مین جمع ہوکر فساد خون کا باعث ہوے ہین
خون قابل تغذیہ نہین رہا رحم یا اُس کے حوالی مین ورم صلب مزمن ہوگیا ہے اس کی تبخیر
اور مشارکت دماغی سے دیگر شکایات بہی پیدا ہوئی ہین میرے نزدیک آپ اس مریضہ کو ایک مدت
تک یہ نسخہ پلائین گل بنفشہ عنب الثعلب خشک۔ پرسیاوشان۔ تخم خیارین۔ شاہترہ۔ مندی
سات سات ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ گاؤزبان ۵ ماشہ رات کو پانی مین تر کرین اور صبح کو مل چہان
کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ حل کرکے پلایا جاوے۔

شام کو یہ نسخہ دیا جاے خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ورق نقرہ مین لپیٹ کر ہمراہ شیرہ بادیان
۷ ماشہ۔ شیرہ عنب الثعلب خشک ۷ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی ۹ دانہ۔ عرق برنجاسف ۲ تولہ عرق
مرکب مصفی خون مین تیار کرکے خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ حل کرکے پلایا جاوے۔

جواب استفسار نمبر ۶

مہربانم السلام علیکم - مین آپ کی اس تحریر کی تائید کرتا ہون اور تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ آپ نے میرے اکثر ہمعصر احباب کو اس مضمون کے بیان کرنے کے لیے رغبت دلائی - عرصہ دراز سے خاکسار کی یہی خواہش تھی اور بہت دل چاہتا تھا کہ مین اس امر کا محرک بنون مگر بعض حسن اتفاق ایسا مطابق ہوکر مدعاے دل کی تکمیل کر دینے مین استعداد پیدا کر دیتا ہے جو بیان سے باہر ہے - لہذا باادب ہوکر بخدمت باعظمت جملہ طبیبان سند یافتگان مدرسہ طبیہ دہلی خصوص مولوی حکیم محمد الیاس خان صاحب کی خدمت مین بسیار تصدیع ہوکر اس مضمون کے تکمیل ہونے کی خواہش ظاہر کرتا ہون کہ براہ مہربانی و توجہ خاص اپنا تھوڑا سا قیمتی وقت بحث حمل پر خرچ فرما دیا کرین تو اکثر صاحبان کی ضرورتین پوری ہوتی رہین اور آپ مستحق ثواب عظیم کے ہون -

پیچھے اب یہ نیازمند اس بیان حمل کو اس جگہہ سے اولاً شروع کرنا چاہتا ہے کہ عورت کے شکم مین بحالت بارآوری کیا ہے -

علامات لڑکا ہونے کے گیارہ ہین جو مجملاً آپ صاحبان کی خدمت مین عرض کیے جاتے ہین (۱) چہرہ کا پررونق ہونا (۲) طبیعت کا ہر وقت تر و تازہ و بشاش رہنا (۳) اشتہا یعنی بھوک کا صادق اور صحیح رہنا (۴) بول رنگین کا آنا (۵) ثقل جانب راست محسوس ہونا (۶) پستان راست مین بزرگی کا پایا جانا (۷) سرہاے پستان مین سرخی کا محسوس ہونا (۸) دودھ مین سفیدی اور غلاظت کا پایا جانا (۹) حرکت جنین کا جانب راست معلوم ہونا (۱۰) دسوین علامت افضل ترین یہ ہے کہ اگر شیر کو قملہ یعنی جون پر ڈالین تو قملہ اس مین حرکت کرتی رہے گی بخلاف اس کے کہ حمل دختر مین حرکت نہین کرتی اور مر جاتی ہے (۱۱) یہ علامت ہے کہ حاملہ دست راست کے سہارے سے اُٹھتی ہے اور وقت ولادت درد کمر مین اُٹھ کر شکم مین پھیلتا ہے

باقی آیندہ

حکیم محمد محسن عفی عنہ ساکن سرہند شریف

ہیومیپتھک علاج

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آرسنک۔ اگر اکونائٹ اور آرسنک دونوں اپنے پاس ہون تو بہت سی بیماریون کا علاج ہوسکتا ہے آرسنک بخار کی ابتدا مین نہ دینا چاہیے ہان آخر حالت جب بخار کا زور گھٹ گیا ہو تو بہت جلد بخار کو اُتار دیتا ہے گندہ دہنی آرسنک کے کھلانے سے جاتی رہتی ہی زکام جب بار بار ہوتا ہو تو آرسنک دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مین نے بخار کی حالت مین جب تین چار روز گذر گئے دیا بے انتہا فائدہ کیا۔ برونیا۔ ذات الجنب مین عجیب لاثر ہی جن مریضون کو مین نے استعمال کرایا چار یا پانچ گولی کھلانے سے درد مین تخفیف ہوئی پھر دو تین گولیان دی گئین درد بالکل جاتا رہا۔ بلاڈونا دردسر کے لیے تیر بہدف ہے پانچ گولی نصف نصف گھنٹے کے بعد اگر شدت ہو ورنہ ایک ایک گھنٹے کے بعد کھلائے انشاء اللہ دردسر یا دوران سر یا نزلہ کے باعث دردسر ہو تو فوری جاتا رہیگا خصوصاً عورتون کے دردسر کے لیے یہ عجیب چیز ہے باقی آیندہ

حکیم فرید احمد طبیب ریاست بھیکم پور

خفقان

ہندی مین اس کو ہول دلی اور دل دھڑکنا کہتے ہین اس مرض مین مقام دل پر خفیف سا درد محسوس ہوتا ہے اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی نشتر چبھوتا ہے جس کے سبب سے بائین جانب کروٹ لینے مین بہت تکلیف معلوم ہوتی ہے اکثر سینہ مین جلن اور سر مین درد آنکھون کے سامنے اندھیرا معلوم ہوتا ہے بعض وقت کانون مین شور وغل کی صدا آتی ہے اس مرض مین شریانون کی تڑپ مین زیادتی اور دل کی حرکت مین تیزی ہوجاتی ہی خفقان مین نبض اکثر غیر منتظم ہوتی ہے جب دل کی حرکت تیز ہوتی ہے تو خود مریض اس کی

آواز محسوس کر لیتا ہے اور دوسرے لوگون کو بھی دور سے اس کی حرکت معلوم ہوتی ہے اکثر اوقات مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُس کا دل ڈوبا جاتا ہے۔ خفقان کی دو قسمین ہین اوّل قسم خفقان کی وہ ہے کہ جس کا سبب قلب (دل) مین ہو اور کسی دوسرے عضو کی شرکت نہو دوسری قسم وہ ہے کہ کسی دوسرے عضو کی شرکت سے ہو جیسے معدہ جگر دماغ امعا رحم وغیرہ اب مفصل طور پر ہر ایک قسم کا علاج اور اس کی علامات بیان ہوتے ہین **خفقان حار** کبھی گرمی کے سبب سے بھی دل دھڑکنے لگتا ہے یعنی خون یا صفرا عروق (رگون مین) بھر جاتا ہے اس کے سبب سے قلب مین حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ نبض مین سرعت اور تواتر پایا جاے گا پیاس کی زیادتی ہو گی بدن لاغر ہوگا بدن مین سستی وکاہلی ہو گی دموی مین قارورہ سرخ رنگ اور منہ کا مزہ شیرین ہوتا ہے صفراوی مین بیخوابی اور بےچینی بہت ہو گی قارورہ زرد رنگ اور منہ کا مزہ تلخ (کڑوا) ہوتا ہے۔ خفقان صفراوی کم ہوتا ہے لرقۃ قوامہ ولطافتہ اور دموی زیادہ ہوتا ہے اور یہ مرض اکثر موسم گرما اور خریف مین زیادہ ہوتا ہے اور کبھی موسم بہار مین بھی یہ مرض ہوتا ہے لان الربیع یثور الاخلاط خالطا ایاہا بالدم۔ طریقہ علاج یہ ہے۔

صبح کے پینے کا نسخہ۔ صندل سرخ ۷ ماشہ۔ آملہ مقشر ۷ ماشہ۔ کشنیز خشک ۷ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ گل گڑہل ۲ عدد۔ گل سیوتی ۳ عدد رات کو یک پاؤ پانی مین بھگو کر صبح کو مل کر صاف کر کے شربت نیلوفر ۲ تولہ داخل کر کے نوش کرین

سہ پہر کے پینے کا نسخہ۔ مربی آملہ شستہ ایک عدد۔ ورق نقرہ یک عدد پیچیدہ۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ تخم کاہو مقشر ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۷ تولہ۔ عرق بید مشک ۵ تولہ مین پیس کر شربت سیب شیرین ۲ تولہ داخل کر کے لائین اور جب رعایت صفرا منظور ہو تو صبح کے نسخہ مین آلو بخارا ۷ دانہ و تمر ہندی ۳ تولہ اضافہ کرین اور سہ پہر کے نسخے مین شیرہ زرشک منقی ۵ ماشہ اضافہ کرین اور بجاے شربت

سیب شیرین کے۔ شربت ترنج ۲ تولہ یا شربت انارین ۲ تولہ داخل کرین آور یہ ترکیب بہی بہت مفید ہے۔ گاجر عمدہ ایک عدد سے کر تنور کی گرم راکہہ مین بہون کر پوست اور استخوان (رڈی) اس کی دور کرکے چار ٹکڑے کرکے ایک چینی کی رکابی مین رکہہ کر رات کو شبنم مین رکہین اور صبح کو عرق بید مشک عرق کیوڑہ مصری چہڑک کر نوش کرین اول روز ایک گاجر دوسرے روز دو گاجر تیسرے روز تین گاجر اکیس روز تک تین گاجر روزانہ استعمال کرین۔

علاوہ اس کے خفقان حار مین خمیرہ صندل مربہ سیب شیرین عرق کیوڑہ۔ عرق انار شیرین عرق سیب شیرین شربت اناناس وغیرہ اشیاء مسکن حرارت وقاطع صفرا استعمال کرانی چاہئین۔ باقی آیندہ

حافظ محمد اسمعیل دہلوی سندیافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

بول الدم

اطبا کہتے ہین کہ بول مین خون کا آنا کئی وجوہ سے ہوتا ہے چنانچہ گردہ کی رگون مین ضربہ یا سقطہ کے باعث انفتاح یا انشقاق ہوگیا ہو جس کی وجہ سے بول مین خون بکثرت آتا ہو مگر یہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ زیادہ آنا خون کا بول مین مثانہ کے سبب سے نہین ہوسکتا اس لیے کہ عروق مثانہ بہت تنگ ہین اس قدر خون کا اخراج نہین کرسکتین علاوہ ازین یہ کہ عروق مثانہ کے جرم مین خوب گڑی ہوئی ہین انصداع وغیرہ کا احتمال بہت کم رکہتی ہین اور غذاء حاد حریف کا کہانا بہی سبب انفتاح اور انشقاق کا ہوسکتا ہے اور کبہی کبہی تمددو کزاز قوی سے بہی عروق مین انصداع ہوسکتا ہے کیونکہ تمدد اعضاء ظاہری و باطنی اور ان کا انضغاط سبب اس کا واقع ہوگا اور کبہی گردوان مین خون دورہ سے بہی آیا کرتا ہے ضعف گردہ ضعف کبد سے بہی بول مین خون آسکتا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ گردہ سے آیا ہوا بول سفید اور غلیظ ہوگا اس لیے کہ جس قدر خون گردون کے تغذیہ کے واسطے جگر مین آتا ہے وہ زیادہ مخلوط بالمائیہ اور قلیل ہوتا ہی مائیت کا حصہ خون کی نسبت بہت زائد ہوتا ہے اور چونکہ گردے عضو سخت اور ٹہوس ہین ان کی غذا بہی غلیظ اور متین ہونی چاہئے اور جو خون جگر سے آئے گا وہ سرخی مائل اور رقیق

ہوگا کیونکہ یہان اختلاط دم بول مین بہ نسبت سابق کے بہت ہوگا اور یہ باعث ضعف جگر کے مادہ سوداوی بھی خون سے اس کے ساتھ مل جائے گا اور بلکہ بوجہ ضعف کے اچھی طرح انضمام غذا نہین کرے گا اس سبب سے بول مین رقت آجاے گی۔

ڈاکٹرون کا قول ہے کہ جب گردہ مین یا مجاری بول یا کسی اور مقام کی میوکس ممبرین (انتشار) مین اجتماع خون کا ہو جاتا ہے اس سبب سے بول مین خون آنے لگتا ہے اور ماسواے اس کے گردہ یا مجری بول مثانہ یا ناشزہ مین پتھری ہو جاے یا کمر پر سخت ضرب پہونچے پراسٹیٹ گلینڈ کی بیماری یا مثانہ کے میوکس ممبرین مین زخم یا کرانک انفلامیشن ہو جاے بعض دفعہ انکروسی یا الفس اور اسکارلٹ فیور مین پیشاب کے ساتھ خون آتا ہے اعضاے بول مین ایک قسم کے ورم ہونے سے بھی یہ بیماری ہوتی ہے۔

اگر خون گردہ سے آتا ہے تو وہان پر درد محسوس ہوگا اور پیشاب کے ہمراہ خون کا میل اچھی طرح سے ہوتا ہے جب خون مثانہ سے آتا ہے تب پہلے حصہ پیشاب مین اکثر خون نہین ہوتا اور باقی مین ہوتا ہے مگر رنگ خون سیاہی مائل اور ساتھ اس کے مثانہ کا بلغم بھی ملا ہوا ہوتا ہے اور جب خون بغیر پیشاب سے قطرہ قطرہ دھار بندھ کر سرخ رنگ کا آتا ہے تو وہ ناشزہ کا ہوتا ہے

محمد عبد الصمد حسن پوری متعلم جماعت اعلیٰ

متفرقات

شکریہ

مین جناب حکیم نور محمد صاحب پروپرائٹر نوری شفاخانہ کا تہ دل سے مشکور ہون کہ میرے ناچیز مضامین کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہین یہ میرے خلوص کا اثر ہے اس مین شک نہین کہ جو میرے یا میرے خاص احباب کے نئے نئے تجربے ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرے ہم پیشہ بہائی بہی اُن سے فائدہ اوٹھائین اور خدا سے دعا کرتا ہون کہ کوئی ایسی ترکیب ہو کہ تمام اطبا کے دل مین جوش پیدا ہو ہمارے اوستاد حضرت حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب نے جو کمیٹی قایم کی ہے واقعی ایک عجیب نعمت غیر مترقبہ ہے کاش اطبا اس طرف توجہ کرین اگر ایسا کیا تو یقیناً اطبا کے نقائص کا پورا پورا علاج ہوجائے گا۔

خاکسار حکیم فرید احمد

تصدیق

جناب حکیم ابوداؤد عبداللہ صاحب کا شربت بزوری تجربہ کیا گیا نہایت مفید ثابت ہوا اور سفوف اوراحیض کا نسخہ بہی نہایت عمدہ ہے۔

جناب حکیم محمد علی خان صاحب ایمان کا نسخہ منظوم آتشک کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا یا وہ نسخہ ہے جس مین صرف ایک دوا ہے اور روغن مین ملا کر بنائی جاتی ہے عرصہ ایک سال کا ہوا کہ ایک مریض کو مین نے دی تہی اُس نے اب آکر اس کی تعریف بے انتہا کی اُس کے بدن کے سیاہ سیاہ داغ جاتے رہے۔ خاکسار حکیم فرید احمد

مقابلہ کا علاج

اوائل ماہ اپریل ۱۹۱۰ء کو مولوی بشیر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار پنشنر عمر اٹہتر سال

بعارضہ ذات الجنب حار مبتلا ہوے علاج ڈاکٹری رہا مگر مرض روز بروز ترقی پر رہا اور کوئی
صورت افاقہ کی نہین ہوتی بعد پانچ روز ڈاکٹری علاج ترک کرکے احقر کو طلب کیا بعد
معائنہ نبض وقارورہ یہ نسخہ تجویز کیا۔ عناب سپستان ہریک ۵ دانہ۔ برگ گاؤزبان گل بنفشہ
ہریک تین ماشہ تخم خطمی پانچ ماشہ آدہ پاؤ عرق مکوہ مین ترکرکر صاف کرکر دو تولہ شربت بنفشہ
ڈال کر نیمگرم پلایا اور گل بنفشہ تخم خطمی بابونہ مکوہ خشک ہریک تین ماشہ پیس کر موم زرد چہہ ماشہ
ڈیڑہ تولہ روغن گل مین پگہلا کر دوا مین ملاکر نیمگرم مقام درد پر لیپ کرایا اور رب السوس صمغ
عربی ہریک آدہ آدہ ماشہ پیکر یک تولہ شربت بنفشہ مین ملاکر چٹایا گیا دوسرے روز درد
موقوف ہوگیا مگر بخار باقی تہا شیرہ تخم خیارین تین ماشہ نسخہ مذکور مین زیادہ کیا گیا غذا اوسکی
صرف مونگ مسلم با پہلکہ یندم بعد غذا تازہ پانی دیا۔ باوقات خالی عرق مکوہ عرق گاؤزبان
ایک ہفتہ مین بخار موقوف ہوگیا مگر شکایت ضعف وسرفہ وقبض شکم باقی رہی خمیرہ گاؤزبان
۳ ماشہ ایک عدد ورق طلا مین لپیٹ کر اول کہلایا گیا اوپر سے شربت شفا ۲ تولہ۔ شیرخشت
۶ ماشہ عرق گاؤزبان آدہ پاؤ مین ملاکر نیمگرم صبح کو او لعوق تخم کتان بجاے شہد خالص قند سفید
مین طیار کراکر تین ماشہ ورق نقرہ ۲ عدد لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق مکوہ ۵ تولہ شربت
بنفشہ تین تولہ نیمگرم سہپہر کو استعمال کرایا بلغم جو تکلیف سے آتا تہا بخوبی خارج ہوا مگر شکایت
نزلہ وخفیف کہانسی باقی رہی نسخہ لعوق نزلہ تجویز کیا گیا۔ اصل السوس مقشر پانچ درم تخم خطمی
بہدانہ ہریک ہفت درم دوسو پچاس درم پانی مین رات کو بہگو کر صبح کو جوش دین جب نصف
باقی رہے صاف کرکر قند سفید مین قوام کرکر مغز بہدانہ صمغ عربی ہریک تین درم کتیرا سفید
چار درم تخم خشخاش سفید تخم خشخاش سیاہ ہریک پنج درم پیس کر ملادین چہہ ماشہ چٹائین
خمیرہ گاؤزبان جو حکیم علی حسن صاحب قبلہ کے مطب مین مروج ہی برگ گاؤزبان ۱۰ ماشہ
گل گاؤزبان ۳ ماشہ۔ ابریشم مقرض ۳ ماشہ بہمن سفید ۲ ماشہ۔ تخم فرنجمشک ۳ ماشہ۔ تخم بالنگو
۳ ماشہ کشنیز خشک ۲ ماشہ۔ اصل السوس مقشر ۶ ماشہ شب کو آدہ سیر پانی مین ترکرکر صبح کو

جوش دین جب کہ تیسرا حصہ باقی رہے صاف کرکے قند سفید سوا پاؤ ملا کر قوام کر کے ربع آ
ولایتی ۳ ماشہ صمغ عربی ۱۰ ماشہ۔ کتیرا سفید ۱۰ ماشہ۔ زعفران سودہ ۶ سرخ ورق نقرہ ۱۰ ماشہ
ورق طلا ۱۰ ماشہ ملا کر خمیرہ طیار کرین اس کے بعد کھانسی موقوف ہوگئی صرف ضعف
گونہ سقوط اشتہا و لینت طبع کی شکایت باقی تھی۔ دوا ء المسک بارد ۴ ماشہ۔ جوارش عود
شیرین ۳ ماشہ۔ باہم ملا کر بہ بدرقہ عرق الائچی خورد چٹا ملک و عرق بید مشک ۳ تولہ کے ساتھ
استعمال کرایا دو ہفتہ مین صحت کلی ہوگئی۔ بس اس کے سوا کسی دوسرے نسخہ کے بدلنے
کی بھی نوبت نہین آئی۔ صاحبو یہ خدا کے فضل و کرم سے ہوا جو کہ ہمیشہ میرے شامل
حال ہے حضرات یہ سب حکیم علی حسن صاحب ملازم قدیم ریاست ٹونک و عالی جناب
مولوی حکیم احمد سعید صاحب مرحوم افسر الاطبا ء شفاخانہ یونانی و منصب دار ریاست حیدرآباد
دکن کی کفش برداری اور فیض صحبت کے نتائج ہین ورنہ من آنم کہ من دانم

فیض روح القدس ار باز نظر فرماید | دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد

حکیم علی احمد از امروہہ ضلع مرادآباد

علاج مین کامیابی

یکم فروری ۱۹۱۰ء کو ایک مریض جس کی عمر تخمیناً ۲۵ سال کی ہوگی میرے پاس آیا اور
بیان کیا کہ میری شادی کو آج ایک ہفتہ ہوا ہے مین عورت کے قابل نہین ہون نہ تھا
شادی کے تھا آج میری برات رخصت ہو کر آئی ہے مین موقعہ پا کر گھر سے بھاگ نکلا ہون
اور دل مین یہ خیال کر لیا ہے کہ یا تو زہر کھاؤن گا یا پردیس نکل جاؤن گا گھر نہین جاؤن گا
مجکو عورت کے پاس جانے سے بہت شرم آتی ہے۔ قبل شادی کے مین نے بہت
سا علاج ڈاکٹری اور یونانی کیا مگر سب بے سود ہوا اور آج تک بوجہ شرم کے مین نے
والدین سے یا کسی احباب سے اس کا تذکرہ نہین کیا۔ یہان ملتان مین آپ کا نام سنا
اب آپ کے پاس آیا ہون خدا کے واسطے آپ میرا علاج کرین خداوند کریم آپ کو

زیاسے نہ عطا فرماے۔ مین بہت غریب ہون اور اپنی زندگی سے تنگ ہون۔ خاکسار نے کہا کہ تم بیان کیمہ وغیرہ خدا کو منظور ہے تو تم اچھے ہوجاوگے چنانچہ نام بردہ کا معالجہ شروع کیا

سب سے پہلے چند مرتبہ آبلے سے لگے اور بعد اچھے ہونے آبلہ و زخم کے لال طلا مجوزہ جناب حکیم محمود خان صاحب مرحوم مغفور استعمال کرایا اور معجون لبوب کبیر کے تمام جوہر حاذق جو خاص طریقہ سے نیازمند نے تیار کیا ہے اور حضرت اوستادنا حاذق الملک مرحوم مغفور کے نام سے موسوم کیا ہے صبح و شام ہم چاول استعمال کرانا شروع کیا ایک ماہ کے استعمال سے نام بردہ کو احتلام چند دفعہ شب کو ہوا تھوڑی مدت کے بعد نام بردہ کو بدستور بہت سی اور خواہش عورت کی معلوم ہوئی۔ چنانچہ جب اطمینان کامل ہوگیا تو نام بردہ سے کہا کہ تم اب اپنی عورت کے پاس جاؤ اور پہلے اس کے پاس جو مگر کثرت جماع نہ کرنا ہفتہ مین دو مرتبہ سے زیادہ مجامعت نہ کرنا اب بفضل تعالی نام بردہ صحیح و سالم اور تندرست ہے اور اپنی زوجہ پر قادر ہوتا ہے یہ کامیابی حاصل ہوئی خداوند کریم کا فضل تھا اوسی حکیم مطلق کی منشائی کا باعث ہے اور حضرت اوستاد حاذق الملک مرحوم مغفور کی کفش برداری و فیض عام کا نتیجہ ہے ورنہ مجھ ایسے ناچیز ہیچمدان کیا کرسکتا تھا۔

یہ تحریر محض اس غرض سے کی گئی ہے کہ میرے دیگر ہمعصر بھی نہایت روشن دماغی اور استقلال سے متوجہ معالجہ کی طرف ہون اور مریض کو کبھی مایوسی کے عالم مین کمزور نہ کرنا چاہیئے اگر حکیم کسی مریض سے یہ کہہ دے کہ تم لاعلاج ہو تو بہت ہراسان ہوجاتا ہے اصل مرض درکنار کسی دوسرے مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے۔

اگر میرے ہمعصر صاحبان ناظرین مجلہ و خریداران مجلہ طبیہ جوہر حاذق و طلاکے اجزا دریافت کرنا چاہیں تو نیازمند فوراً بذریعہ تحریر جواب مین ترکیب واجزا جو ہین اور جس ترکیب سے

علاج کیا ہے بتلا سکتا ہون۔

حکیم سید محمد مصطفےٰ حسن رضوی

استفسارات

نمبر ۱

ایک عورت کی عمر ۲۴ سال ہے ایام معمولی ہمیشہ وقت پر آتے ہین لیکن دونون ہاتھون پر اس قدر کثرت سے پسینہ آتا ہے کہ کپڑا سینے مین حرج واقع ہوتا ہے۔ کوئی ایسی دوا مطلوب ہے جس سے یہ شکایت رفع ہوجاے اور کوئی فساد جسم پر پیدا نہ ہو۔ جو صاحب خیال اور توجہ فرماکر مجرب نسخہ مع ترکیب استعمال و پرہیز بذریعہ مجلہ طبیہ کے شائع فرمائین عنداللہ مشکور ہونگے۔

عبدالقادر

نمبر ۲

ایک نوجوان جس کی عمر ۲۰ سال کی ہوگی اور انگریزی کی تعلیم پاتا تھا ایک آنکھ کی بصارت سے معذور ہورہا ہے معمولی بصارت سے بہت کم ہے اطبا و ڈاکٹرون کے علاج سے نہ نفع ہوا نہ تشخیص کامل ہوئی ناظرین و نامہ نگاران مجلہ طبیہ سے عرض ہے کہ تشخیص فرماکر علاج مجرب سے بذریعہ مجلہ طبیہ مطلع فرمائین۔

محمد تقی

نمبر ۳

نمبر ۱ عقد سیماب جو کسی بوٹی مین ہو بوٹی خواہ سبز ہو یا خشک دہات وغیرہ کی اُس مین آمیزش نہ ہو بلکہ دہات کے برتن تک اوس کو نہ چھویا جاوے اگر حل کیا جاوے تو برتن گلی یا گلی مین کیا جاوے۔

نمبر ۲ کشتہ تانبہ کسی بوٹی سے کیا جاوے مگر ایک آگ سے ہو۔

[illegible]

نمبر ۴ - شاہ بیوی یا سمدی کیا بوٹی ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو تحریر فرماویں اور فارسی یا عربی میں اس کا کیا نام ہے -

ایک خریدار مجلہ طبیہ

نمبر ۳

امراض ملعونی و سوداوی کا مجرب مسہل درکار ہے جو کسی قسم کا ضرر نہ کرے مگر گولی یا بطور سفوف کے ہو - چونکہ ہمارے ایک دوست کو بشدت مرض سوداوی تھا کسی حکیم نے ایک گرا دوائی کا بقدر ۲ ماشہ یا ۳ ماشہ اجوائن مین ملا کر پہکا دیا اول اس کے تمام بدن پر خارش ہوئی پھر بدن پر چیونٹی چلتی محسوس ہونے لگیں پھر اسہال شروع ہوے پہلے سیاہ اور زرد آتے رہے پھر خالص نیند دست آنے حکیم صاحب نے کہا کہ تجھے یہ مرض نہ ہوگا اور خارش بھی پھر نہ ہوئی تا حال عرصہ ۱۸ سال گذرا عوارضات مذکورہ مین سے کوئی نہیں ہوا - صاحبو ایسا کوئی مجرب مسہل عنایت فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائین - اور وہی مسہل اسی حکیم نے مستسقی کو دیا بالکل آرام ہوگیا

محمد زین العابدین

نمبر ۵

ایک مریضہ جس کی عمر ۴۴ سال ہے - رنگ زرد سبز مزاج صفراوی - جس کو پہلے کچھہ دن اثنائے حمل مین قے و متلی ہوا کرتی تہی اور اولاد عرصہ شیر نوشی مین نحیف و لاغر رہتی تہی اب قے سے آرام ہے اور موسم گرما مین اسہال شروع ہوے بعد دو سال آرام ہوا مگر منہ کا پکنا اور ہاتھہ پاؤن کا بے حس ہونا شروع ہوا اب چھینکین بالکل نہین آتین - ایام معمولی بے قاعدہ و مقدار کم آتا ہے - رنگ خون اوائل مین سرخ رقیق یا سیاہ سفیدی مائل آخر ہو نیلے رنگ کا خون آکر بند ہوتا ہے - ایام مین درد بدن - بخار خفیف اعضا شکنی رہتی ہے اور ورم عضلات شکم مع نفخ کے ہے قبض بول و براز - ضعف ہضم - عرق چلدی - جلنا ہاتھہ پاؤن کے تلوون کا کمی خواب - ضعف اعضاء رئیسہ - ضعف قلب اس قدر کہ ذرا سی بات سننے سے اضطراب قلب مخوف و متفکر و محزون رہنا تمام مرض و علاج سے مطلع

فرماکر ثواب دارین حاصل فرمائین - خادم الاطبا محمد زین العابدین

نمبر ۶

ایک مریضہ جس کی عمر ۲۶ سال ہے رنگ اصلی گندمی اب سیاہی مائل مزاج بلغمی صفراوی
چہرے پر کیل چھاجن - جسم پر بثور بقدر باجرہ قبض بول و براز - سدۃ الطحال - نفخ شکم - آب دہن
نمکینظ بودار - قدرے خارش - ایام معمولی بے قاعدہ - رنگ خون سرخ سیاہی مائل بہت کمی
سے درد ہر دو شانہ بے چینی - بدفکری - ضعف بدن خصوصاً اعضاء رئیسہ - بال سر کے گرتے
رہتے ہین اور سرون سے پھٹے ہوے خفیف بخار دائمی مگر نفخ تلی و نفخ شکم و گرنا بالون کا
وکیل وغیرہ نے تنگ کر رکہا ہے نام مرض و علاج سے مطلع فرماکر ثواب دارین حاصل
فرمائین - خادم الاطبا محمد زین العابدین

نمبر ۷

(۱) خاکسار کو عارضہ درد سر عرصہ پندرہ برس سے لاحق ہے اور دورہ یہ ہے - کم و بیش
ایک ماہ کے بعد ہوتا ہے - مفصل کیفیت درج ذیل ہے
عمر تخمیناً ۴۰ برس - بدن لاغر - مزاج حار یابس - پیشہ تعلیم و تعلم - عموماً اشیاء نفاخہ مثلاً
دال نخود - لحم - پیاز و حرارت سفر وغیرہ سے اکثر ہوتا ہے - اور رات گو بہ نسبت دن کے
زیادہ وقوع مین آتا ہے اور اکثر رات بھر مین ہی آرام ہو جاتا ہے - چونکہ مادہ اسفل سے
تبخیراً از راہ عروق سباتیہ دماغ مین جاتا ہے اس واسطے نیند سی آتی ہے اور درد بہ
ترقی پکڑتا ہے اور عروق گردن منتفخ اور لمس اس جگہہ یعنی گردن کا گرم اور درد بہی زیادہ
اور شانون بہی اجتماع بخار ہوتا ہے گلے مین کپڑا ڈال کر گہونٹنے اور عروق منتفخہ کو دبانے
سے فائدہ محسوس ہوتا ہے - اکثر اسی وقت حبوب مسہلہ کا استعمال کرنا - بعد استفراغ کافی
آرام ہوتا ہے میری ناقص راے مین اغذیہ مبخرہ سے خون سر کا غلیان مین آجاتا ہے
اس کا اثر جو بدن خصوصاً دماغ پر ہوا ہے یہ ہے - معدہ تو خیر دماغ بالکل کمزور خصوصاً

قوت حافظہ - بصارت علاوہ باقی قواے دماغیہ کے ازحد ناقص ہو گئی - قواے بدنی بہی ضعیف مگر زیادہ تر گردہ اور اس کے علاوہ عادت غیر معمولہ اکلاً و فعلاً کوئی نہین امراض مندرجہ بالا کے علاوہ مرض افلاس کل پر غالب ہے -

(۲) نیز آنکہہ یا پاک - کے اندرونی سطح پر گوشت زاید بثور وغیرہ ہونے سے پلک گران سرخی چشم ضعف بصر رہتا ہے اس واسطے مستدعی ہون کہ نسخہ سہلہ دردسر دوریہ اور کحل بصر رافع امراض مندرجہ بالا مجربہ ازراہ شفقت بذریعہ رسالہ مجلہ طبیہ مرحمت فرما بندہ کو مشکور اور بدرگاہ ایزدی ماجور ہون -

(۳) اس علاقہ مین سگ گزیدہ کو عموماً چاندی کا داغ دیتے ہین اور محفوظ رہتا - مگر کوئی ایسا نسخہ جو بروقت ظہور اثر دیوانگی یعنی ہلکا ہونے کے فائدہ اور صحت کلی دے درکار ہے کیونکہ اس نازک موقعہ پر عام اطبا حیران اور لاعلاج تصور فرما کر دست بردار ہو جاتے ہین - اس امر مین مفصل جواب باصواب ارشاد فرمائین -

نیازمند عطا محمد خریدار مجلہ طبیہ

تصحیح مجلہ طبیہ نمبر ۵ جلد ۴

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۱	عوام	عزم		۴۰	۷	نعوذ	نعو
۲۰	۱۲	یل	پہل		۴۱	۱۹	مضر	مفید
۲۱	۸	پہل	پہول					
״	۹	ہاے	ہایے					
״	۱۹	تعریف	تعریب					
۱۲	۱۱	دوا	دوست					
۲۹	۱	چارماشہ	×					

مقاصد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) مین اشاعت کرنی

(۲) ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہنچانا۔

(۳) مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ طبیبون کے حالات درج کرنے۔

(۴) مدرسہ طبیہ کی خدمت کرنی۔

(۵) جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے۔

(۲) اس کی سالانہ قیمت پیشگی عام شایقین سے دو روپیہ (عہ) ہے۔

(۳) نمونہ کا پرچہ صرف چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا۔

(۴) دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے۔ اُن کو تین آنے (۳ر) پر دیا جائے گا۔

(۵) جملہ خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے۔ دہلی - گلی قاسم جان۔ دفتر مدرسہ طبیہ دہلی۔

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتمان مجلہ طبیہ

(اڈیٹر)

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حاجی علی اعظم خان

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ۷ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسۂ طبیہ دہلی کی خبریں

عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ نے چند روز ایک دنبل کی سخت تکلیف اُٹھا کر بفضل خدا صحت کاملہ حاصل کی اور اب مطب وغیرہ کا کُل کام باسلوبی انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سرپرست مدرسہ کو دائما اپنی حفاظت میں رکھے۔

بعد امتحان ششماہی یکم جون سنہ ۱۹۰۶ء سے ۱۵ جون سنہ ۱۹۰۶ء تک مدرسہ طبیہ دہلی میں بوجہ شدت گرمی ۱۵ یوم کی تعطیل رہی۔ ۱۶ تاریخ سے مدرسہ کھلکر باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی

زمانۂ علالت حکیم صاحب میں جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب نے مطب کا کام بہت ہوشمندی اور خاندانی ذکاوت کیساتھ نہایت مستعدی سے انجام دیا +

بڑی خوشی کی بات ہے کہ حکیم سید رضا حسین (جن کو اس سال مدرسہ طبیہ دہلی سے سند لی) نے اپنے وطن مقام سنبھل ضلع مرادآباد میں مطب جاری کیا ہے! اہل شہران کے اخلاق و معالجہ سے بہت خوش ہیں۔ چونکہ ادویہ مرکبہ کا انتظام وہاں اچھا نہیں ہے، اسلئے وہ یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے منگاکر دواخانہ بھی عمدہ پیمانہ پر کھولنا چاہتے ہیں +

حکیم عبدالرزاق صاحب سند یافتہ سال حال نے مقام ہلدوانی ضلع نینی تال میں مطب
کیا ہے کہ جس کی وجہ سے مقامی رؤسا بہت خوش ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ ہر دو
صاحبان اپنے فرائض کو خوبی کیساتھ انجام دینگے ۔

اغذیۃ المرضیٰ

شائقین فن طبابت کے لیے بڑی مسرت کی بات ہے کہ مجلہ طبیہ کے اکثر نمبروں میں
سے جس نایاب تحفہ کی خوشخبری دی گئی تھی وہ بفضلہ تعالیٰ اب طبع ہو کر بالکل تیار
ہو گیا ہے اس نادر الوجود کتاب میں ہر مرض کے متعلق جداگانہ اغذیہ مناسبہ درج
کی گئی ہیں۔ اس کے مطالعہ سے اطبا کی وہ مشکلات بالکل حل ہو سکتی ہیں جو اُن کو تجویز نسخہ کے
ساتھ پرہیزی غذا تجویز کرنے میں پیش آتی تھیں۔ اس کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے
امید ہے کہ شائقین اس کو نہایت قدر کے ساتھ دیکھیں گے۔ اس کی تقطیع ۲۰×۲۶
ضخامت ۱۲۸ صفحہ کی ہے اور قیمت علاوہ محصول دس آنہ ہے۔

جملہ درخواستیں بنام مینجران مجلہ طبیہ آنی چاہئیں۔

(اڈیٹر)

یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی لمیٹڈ دہلی

یہ کمپنی دہلی کے چند معزز و معتقد ہمدردان قوم ہندو مسلمان صاحبان نے بسرپرستی حاذق
زماں ارسطوئے دوراں عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب محض بنظر رفاہ عام
اس غرض سے جاری کی ہے کہ یونانی طب کے صاف اور شستہ دامن سے مفرد ادویات کے
عمدہ نہ ہونے اور مرکبات کے مطابق نسخہ جات طیار نہ ہونے کا بدنما داغ دور ہو جائے
اس وقت اس کارخانہ میں ۵۰۰ مرکبات مطابق اصل نسخہ جات نہایت عمدگی اور صفائی

کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے ٹھیک مقدار اوزان کے مطابق تیار ہیں۔ جن کی مطول فہرست صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت ارسال خدمت ہوگی۔ آج کل پورے اہتمام اور کوشش کے ساتھ عرق ماء اللحم طیوری دو آتشہ بنسخہ جدید فی بوتل چار روپیہ اور عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں فی بوتل دو روپیہ آٹھ آنہ اور عرق ماء اللحم خاص فی بوتل دو روپیہ کارخانہ میں طیار کئے ہیں۔ جن کے فوائد و منافع تجربہ پر موقوف و منحصر ہیں۔ نیز مشک و عنبر وغیرہ اعلیٰ درجہ کی مفرد دوائیں کارخانہ میں موجود ہیں۔ کمپنی میں ہندو و مسلمان کارکن ملازم ہیں۔ جملہ ریلوے پارسل دس روپیہ فیصدی پیشگی آنے پر روانہ ہونگے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ پتہ صاف لفظوں میں اور ریلوے اسٹیشن کا نام جو سب سے قریب تر ہو تحریر فرمائیں خطوکتابت بنام سکرٹری صاحب یا منیجر کارخانہ ہونی چاہیئے۔

المشتہر منیجر

مجرّبات ویدک

اس کتاب لاجواب اور تحفہ نایاب کی بابت پہلے بھی شائقین فن ویدک و ماہرین طبابت کو خوشخبری دی گئی تھی اور اب بھی عام علم دوست اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ بالخصوص اطبای گرامی قدر کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ضرور بالضرور اس قابل قدر نسخہ کی ایک ایک جلد منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور فن ویدک کے پرانے مستند نسخہ جات عجیبہ اور اُن کی فوائد غریبہ سے منتفع ہوں۔ تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ شاید اشتیاق باقی رہجائے تقطیع ۲۰×۲۶ تعداد صفحات ۱۳۶ اس ضخامت اور خوبی پر قیمت صرف ۸ر مقرر کیگئی ہے جو اسکے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ اڈیٹر

مجلہ طبیہ دہلی کے نامہ نگاروں کو اطلاع

(۱) چونکہ مجلہ طبیہ کے مضامین مرتب کرکے ہر ماہ کی دس تاریخ کو خوشنویس صاحب کے حوالہ کر دیے جاتے ہیں اور حسب گنجایش نمبر وار مضامین کا لحاظ رکھا جاتا ہے جن کے مضامین دس تاریخ سے پہلے آجاتے ہیں وہ قابل لحاظ ہوتے ہیں اور دس تاریخ کے بعد دوسرے مہینے پر چھوڑ دیے جاتے ہیں جن صاحبوں کو کوئی ضروری اور جلدی مضامین شایع کرانے منظور رہوں وہ دس تاریخ سے پہلے بھیجدیا کریں ورنہ دوسرے مہینے پر چھوڑ دیے جائیں گے۔

(۲) جو صاحب اپنے مضامین کی ترکیب یا نسخہ کے شایع کرنے کا وعدہ فرمایا کریں اُن کو اپنے وعدے جلد پورے کرنے چاہئیں۔ لوگوں کو زیادہ منتظر رکھنا ٹھیک نہیں۔ نیز جو نسخہ یا ترکیب لکھیں وہ بالکل صاف اور نظر ثانی کرکے بھیجا کریں۔ بعض اوقات ترکیب میں غلطی ہو جاتی ہے یا کسی دوا کا وزن نہیں ہوتا تو ناظرین کو دریافت کرنے کی تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے

(۳) تمام قلمی معاون اپنے اپنے مضامین مہذب اور شایستگی کے ساتھ لکھا کریں اگر کسی شخص پر اشارۃً یا کنایۃً کوئی ایسے الفاظ ہوں گے جس سے کسی کی دل شکنی ہو وہ ہرگز شایع نہ ہوگا۔ اس سے پہلے کہ ہم مضمون کو شایع کرنے سے روکیں خود نامہ نگار ہی اس بات کا خیال رکھیں کہ ایسا مضمون نہ ہو جسکو ہم شایع نہ کریں۔ (اوڈیٹر)

خوش خبری

مامیران اصلی کا نادر الوجود ہونا اظہر من الشمس ہے لیکن ہم نے نہایت کوشش۔ اور بے انتہا سعی سے مامیران اصلی بہم پہنچایا ہے۔ ایک ماشہ سے کم کے خریدار کو فی رتی ۲؎ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک ۱۰؎ فی ماشہ ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ۸؎ فی ماشہ ۶ ماشہ سے زیادہ کے خریدار کو فی تولہ ما

مضامین عامہ

بدن کی ساخت

نمبر (۳۶)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۳) پیشاب کی مقدار۔ پیشاب کی مقدار سے ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ ایک مرتبہ میں آدمی کے پیشاب کی طبعی مقدار کتنی ہوتی ہے؟ یا اکثر ہر کسی شخص کو ایک مرتبہ میں کسقدر پیشاب آیا کرتا ہے؟ کیونکہ ایک مرتبہ کے پیشاب میں زیادتی یا کمی ہونا اکثر اُس کے اعداد مراتب پر موقوف ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بوجہ اپنے کثرت مشاغل کے یا کاہلی کے سبب سے پیشاب کی حاجت کو بہت دیر تک روکے رکھے اور پیشاب کو خارج نہ کرے تو اتنی دیر میں اس کے مثانہ میں ضرور پیشاب کی زیادہ مقدار جمع ہوجاے گی پھر جب وہ کچھ دیر بعد پیشاب کرے گا! تو لامحالہ پیشاب کی مقدار زیادہ ہوگی۔ اسیطرح اگر کوئی شخص کسی وجہ سے اختیاری یا اضطراری طور پر بار بار پیشاب خارج کریگا تو بیشک ہر مرتبہ میں اُس کو تھوڑا سا پیشاب آئیگا اس لیے ضرور ہوا کہ جب ہم پیشاب کی مقدار سے بحث کریں تو ہمیں اُس کی وہ مجموعی مقدار مراد لینی چاہیئے جو اکثر تندرست اشخاص کو بحساب وسط چوبیس گھنٹہ (ایک رات دن) کی مدت میں بروے عادت اور طبعی طور پر بحساب وزن یا پیمانۂ ظرف کے مقرر ہوا کرتی ہے۔ پس ان تمام امور کو مدنظر رکھکر ہم کہتے ہیں کہ ایک معتدل القامت اور تندرست شخص کو معتدل موسم میں (جبکہ اُس نے کھانے پینے۔ سونے۔ جاگنے۔ اور ریاضت وغیرہ میں حد اعتدال کی رعایت رکھی ہو)

بحساب اوسط ۲۴ گھنٹہ کی مدت میں پیشاب کی معمولی مقدار قریب ایک سیر (۲ پائنٹ) کے ہوا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ خاص خاص حالتوں میں پیشاب کی مقدار اس سے زیادہ یا کم بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن اس کمی یا زیادتی کے اسباب عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک معمولی اور دوسرے غیر معمولی اسباب۔ چنانچہ اب ہم ان دونوں قسموں کے اسباب کو تفصیل کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

کثرت بول کے معمولی اسباب وہ ایسے اسباب ہوتے ہیں جن کا اتفاق کبھی کبھی آدمی کو عادۃً ہوتا ہی رہتا ہے اور اس حالت میں اگرچہ آدمی کو بہت زیادہ پیشاب آئے لیکن اسکو مرضی حالت نہیں کہا جاسکتا۔ ایسے اسباب چند قسم کے ہوتے ہیں (۱) پانی کثرت سے پینا۔ (۲) گنا زیادہ کھانا۔یا۔ رس پینا۔ (۳) دودھ یا لسی یا چھاچھ بکثرت پینا۔ (۴) مرطوب میوہ جات (مثل خربزہ یا تربوز۔ وغیرہ) کا کثرت سے استعمال کرنا جب ایسی چیزوں کے استعمال کا اتفاق بدنی ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے اس وقت ان اشیاء کی مائی اجزاء جو ہضم معدی کے بعد خون میں شامل ہوجاتے ہیں ان کو بدنی قوت فضلہ کے طور پر پیشاب کے ساتھ بدن سے خارج کر دیتی ہے۔ اس لیے پیشاب کی مقدار معمول سے زیادہ ہو جاتی ہے یا یہ کہا جاے کہ ان اشیاء کے اثر سے گردوں کا فعل تیز ہو جاتا ہے اور وہ خون میں سے اس غیر معمولی مائیت (فضلی رطوبت) کو خون میں سے اچھی طرح چھانٹنے لگتے ہیں۔ جو مرطوب اشیاء کے استعمال سے خون میں مخلوط ہوگئی تھی۔

(۵) اسباب مذکورۂ بالا کے علاوہ ہوا کی موسمی سردی یا کسی دوسرے سبب سے پسینہ کا بالکل نہ آنا یا کم آنا بھی علی قدر مراتب کثرت بول کا باعث ہوسکتا ہے۔ کیونکہ موسم سرما میں ہوا کی دائمی سردی سے عموماً تمام بدن کے مسامات قریب قریب بند ہوجانے کے ہوتے ہیں اور وہ مائی فضلات جو بخارات بنکر یا پسینہ کی صورت میں مسامات بدن سے ہمیشہ خارج ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں تحلیل

نہیں ہونے پاتے۔ اور نیز وہ فضلات بھی سردی کے اثر سے قدرے غلیظ القوام ہو جانے کے باعث زیادہ بخارات نہیں بن سکتے۔ اگر ہمارا وہ بدنی مدبر (طبیعت انسانی) جس کو قدرت نے تمام مصالح بدنیہ کو باحسن وجود انجام دینے کے لیے بدن پر مسلط کیا ہے اُن فضلات کو پیشاب کے راہ دفع کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہی کہ موسم سرما میں بہ نسبت زمانۂ گرمی کے عموماً پیشاب کی مقدار زیادہ ہوتی ہی (۶) اسیطرح بڑھاپے اور بچپن کے سن میں اور اکثر غم و غصہ وغیرہ کی حالتوں میں بھی بکثرت پیشاب آیا کرتا ہے اور اگر باوجود ان اسباب کے کسی مانع کے باعث گُردوں کے فعل میں تحریک اور تیزی نہ پیدا ہو اور وہ پیشاب کو زیادہ نہ پیدا کر سکیں۔ اور وہ قابل الدفع مائیت خون میں ملی رہ جائے تو اُس سے اکثر امراض بلغمیہ خصوصاً سوء القنیہ (رقت خون) جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں مرض "اے۔نے می آ" کہتے ہیں پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد مرض استسقاء (ڈراپسی) تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

(۲) **کثرت بول کے غیر معمولی اسباب** یہ اسباب مذکورۂ بالا کی طرح کثیر الوقوع نہیں ہیں۔ اور اکثر اعضاء بول کی خرابی اور بدن میں فضلات بلغمیہ کی زیادتی پر موقوف ہیں اس قسم کے اسباب اکثر بذات خود امراض ہوتے ہیں۔ جن کے باعث کثرت بول کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔ پیشاب کی ایسی کثرت کو مستقل طور پر مرض نہیں کہا جاتا بلکہ وہ اُن امراض کی (جو اسکا سبب ہوتے ہیں) ایک علامت ہوتی ہی جس سے ہمیں اُن امراض کے پہچاننے میں کافی مدد مل سکتی ہے جیسے (۱) سردی مثانہ (۲) ضعف گردہ (۳) مرض ذیابیطس ان تمام حالتوں میں پیشاب کی پیدائش ہر وقت زیادہ ہوتی ہے۔ (۴) اور مرض اختناق الرحم میں اس کی نوبتوں کے درمیانی زمانہ میں یا بعد گذر جانے نوبت کے مریضہ کو بکثرت پیشاب آیا کرتا ہے (۵) اکثر امراض بلغمیہ میں (جیسے رعشہ۔ فالج وغیرہ)

کثرت مادہ کے باعث خود بخود یا طبیعت کے دفع کرنے سے خصوصاً جبکہ اشیاء مدرہ کا استعمال کرایا جائے۔ پیشاب کی پیدائش معمول سے بہت زیادہ ہو سکتی ہے یہاں تک کہ ایسے مواقع پر اکثر پیشاب کی مجموعی مقدار ۲۴ گھنٹہ کے اندر تقریباً پندرہ یا بیس سیر (۳۰ یا ۴۰ پائنٹ) تک بھی دیکھی گئی ہے۔ اس قسم کی کثرت بول کا علاج بھی یہی ہے کہ امراض موجبہ کے دفعیہ کی تدابیر عمل میں لائی جائیں۔

(۳) قلت بول کے معمولی اسباب یہ بھی ایسے اسباب ہوتے ہیں جن کا اتفاق آدمی کو اکثر عادۃً ہوتا ہی رہتا ہے۔ جیسے (۱) پسینہ یا تنفس کے ذریعہ سے فضلات مائیہ بدن سے زیادہ خارج ہوں (۲) بدنی حرکات یا ورزش بکثرت کی جای اور مرطوب اشیاء کا استعمال بمقابلہ بدنی ضرورت کے بہت کم کیا جای۔ (۳) خشک ہوا میں رہنے اور خشک غذاؤں کے کھانیکا اکثر اتفاق رہی تو ایسی مواقع پر خون کے مائی فضلات کا اکثر حصہ بخارات کی صورت میں یا پسینہ بنکر بدن سے خارج ہوتا رہتا ہی اور خون میں جدید فضلات رطوبیہ کا اضافہ بھی بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے گردوں میں پیشاب کی پیدائش معمولی مقدار سے بہت کم ہوجاتی ہی یہی وجہ ہے کہ گرمی کے زمانہ میں عموماً بہ نسبت جاڑوں کے بہت کم پیشاب آیا کرتا ہی۔

(۴) قلت بول کی غیر معمولی سبب اس قسم کے اسباب اکثر وہ امراض ہوتے ہیں جنمیں بدن کے اندر حرارت کا غلبہ ہونے کے باعث بدنی رطوبات معمول سے زیادہ تحلیل اور خشک ہوجاتی ہیں اور خون کی مائیت بہت گھٹکر اسکا قوام معمول سے زیادہ گاڑھا ہوجاتا ہی جیسے تپ شدید اور دیگر امراض حارہ (۲) وہ امراض جن کے باعث بدنی رطوبات زیادہ خارج ہو جائیں۔ جیسے اسہال مفرط یا ہیضہ وغیرہ (۳) وہ امراض جنمیں خون رطوبات کا میلان کسی دوسری جانب ہوجای اور خون میں سے مائیت چھنٹ چھنٹ کر کسی مقام میں جمع ہوتی رہے جیسے مرض استسقاء میں (۴) وہ امراض جنکے باعث گردوں کا فعل کم یا موقوف ہوجا جیسے گردوں کا ضعف ورم گردہ وغیرہ (۵) بعض زہروں کا اثر بھی گردوں کے فعل کو موقوف اور بدنی رطوبات کو خشک کرکے قلت بول کا باعث ہوجاتا ہی۔ (باقی آئندہ)

قوانین کلیہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مخفی نہ رہے کہ چند قوانین واجب الحفظ ہین۔

قانون جس جگہ درد ساتھہ مرض کے جمع ہووے واجب ہے کہ اول تسکین درد کی کرین اور بعد اس کے معالجہ مرض مین مصروف ہون جیسا کہ قولنج مین اول تسکین وجع کی کی جاتی ہے اور بعد اس کے علاج سدہ کا ہوتا ہے

قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہوئین اس طرح پر کہ حصول صحت دوسرے کا موقوف ہووے حصول صحت پہلے پر مانند ورم اور قرحہ کے پس چاہئے کہ اول علاج ورم کا کرین تاکہ زایل ہووے سوء مزاج کہ سبب ورم کا ہے اور بدون زائل ہونے سوء مزاج کے بہتر ہونا ورم کا اور بغیر دفع ہونے ورم کے درست ہونا قرحہ کا دشوار ہے اس واسطے کہ ورم بسبب سوء مزاج اور عدم اعتدال کے مانع ہے تصرف غذا اور جزو ہو جانے اُس کے سے پس عضو متقرح کیونکر بدون جزو ہو جانے غذا کے التیام پذیر ہو سکتا ہے۔

قانون۔ جس جگہ دو مرض مجتمع ہووین اس طرح پر کہ ایک مرض اصلی ہے اور دوسرا عرض اس کا پس علاج اصل مرض کا کرین اور رعایت عرض کی ملحوظ رکھین مثل حمی اور صداع کے کس واسطے کہ صداع عرض حمی کا ہے۔

قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہون اس طرح پر کہ ایک سبب دوسرے کا ہووے مانند سدہ کے کہ سبب حمی کا ہے پس چاہئے کہ علاج سدہ کا شروع کرین اور سخنات مفتحہ سے اندیشہ نہ کرین اسی طور سے علاج سل کا کہ سبب حمی دقیہ کا ہے اول کرنا چاہئے اور استعمال مجففات سے کہ علاج قروح کا ہے اندیشہ مضرت حمی کا نہ کرین کیونکہ

بدون رفع سبب کے ازالہ سبب کا نہین ہو سکتا ہے۔

قانون دو مرض مجتمع اس طرح پر کہ ایک مشکل ہو دوسرے کی نسبت مانند حاد اور مزمن مثل سونوخس اور فالج کے پس چاہیئے کہ اس قاعدہ کی رو سے۔ پہلے علاج سونوخس مین تطفیہ اور فصد سے مشغول ہون اور رعایت دوسرے کی بھی ملحوظ رکھین واضح ہو کہ معالج کو امراض حادہ اور اُن امراض کے معالجہ مین کہ جو ساتھہ تپ کے ہوتے ہین مثل سرسام اور ذات الجنب اور ورم معدہ اور ورم جگر کی کمال ہوشیاری اور احتیاط درکار ہے اور اسی طور سے اسہال اور حمیات مین بھی خوض اور ہوشیاری چاہیئے کیونکہ اقسام اسہال اور حمیات کی بہت ہین امتیاز ہر ایک قسم کے مشکل سے ہوتے ہین۔

مخفی نرہے کہ حمیات میں اور اُن امراض میں کہ جو ساتھ تپ کی ہوتے ہیں مسہل دینا قبل ہفتہ کے منع ہے مگر ادعاے ضرورت شدید یعنی ہیجان مرض اور رنج خطرناکت مریض کی مسہل دینا روز پنجم میں مضایقہ نہیں۔ ایام استعمال مسہل کی تخمیناً سولہ ہیں روز ہشتم و دہم و دوازدہم و شانزدہم و نوزدہم وبست دوم وبست سوم وبست پنجم وبست ششم وبست نہم وسی و دوم وسی و سوم وسی و پنجم وسی و ششم وسی و نہم ٭

واضح ہو کہ یہ ایام فقط حمیات لازمہ میں واسطے مسہل کے قرار دی گئی ہیں۔ کیونکہ حمیات نائبہ میں یوم النوبتہ روز بحران کا اور یوم الراحتہ روز مسہل کا ہے۔

فائدہ سوم عمل حقنہ کا بہتہ معالجہ ہے۔ نفض فضول میں امعاسے اور جذب کرنے میں اعلیٰ سے طرف اسفل کی اور اُس سے درد گردہ اور مثانہ کو تسکین ہوتی ہے اور قولنج میں مفید ہی۔ مگر حقنہ حادہ مضعف جگر اور مورث ھی

کا ہے حتی الوسع ساتھ اُس کے مبادرت نہ کیجاوے اور داخل کرنا ادویہ مخدرہ کا مثل افیون کی اور ادویہ عواصر کا مثل ہلیلہ جات کے حقنہ میں منع ہے اور تکثیر مزلقات اور جالیات کی بھی نامناسب ہے اور صاحب حمی کی حقنہ میں شریک کرنا ملح کا ناجائز ہے اور ہنگام اوسکی استعمال میں عطسہ اور سعال سے اجتناب کرنا ضرور ہے اور قبل احتقان کی استعمال کرنا مثل گلقند اور مصطگی وغیرہ اور شوربا وغیرہ کا کہ جس میں توابل شریک ہوں مناسب ہے کیونکہ عمل حقنہ کا خلوء معدہ میں مضر ہوتا ہے اور دوائی حقنہ کی کم نصف رطل سے اور زیادہ دو ثلث رطل سے نہ چاہیئے۔

مخفی نرہے کہ فوائد قی کی سات ہیں اوّل تقویت معدہ کیونکہ ضعف معدہ نہیں عارض ہوتا ہے مگر بسبب فضلات کے جو قی سے دفع کیے جاتے ہیں اسی وجہ سے قی کرنا ہر مہینہ میں دو مرتبہ نہایت مفید ہے۔

دوم ازالۂ ثقل راس کیونکہ گرانی سر کی تصاعد بخارات معدہ سے حادث ہوتی ہے پس قی کی رفع تصاعد بخارات کا کرتی ہے بالضرور باعث خفت سر کی ہوگی

سوم تیز کرنا اور جلا دینا بصر کا بوجہ نقاء روح باصرہ کی ابخرہ سے کیونکہ اندفاع مواد باعث انقطاع تصاعد بخارات کا کہ جو علت ظلمت بصر کی تھے۔

چہارم۔ پیدا کرنا اشتہای طعام کا بسبب ازالہ رطوبات وسمہ اور حلوہ کی معدہ سے کیونکہ اجتماع رطوبات سے معدہ میں سقوط شہوت صالحہ اور حدوث شہوت ردیہ کا ہوتا ہے ؛

پنجم۔ محکم کرنا بدن کا بوجہ اصلاح ہضم اور تنقیص رطوبات کی۔

ششم۔ فائدہ بخشنا یرقان میں اس وجہ سے کہ قے خارج کرتی ہے صفراء کے تئیں سبب بالا ہوئے اُس کے پس انتشار اُس کا طرف ظاہر بدن کی کہ وہ

عبارت ہے یرقان سے نہ ہوگا۔

ہفتم۔ نفع کرنا تخمہ اور امراض مزمنہ میں مثل جذام اور استسقا اور فالج اور عشہ کی کیونکہ ان فضلات سے امراض مذکورہ مدد پاتی ہیں۔

مخفی نہرہے کہ قے مفرط مضر اور مضعف ہے معدہ کی تئیں بسبب کثرت حرکات غیر طبیعیہ اور جذب مواد کثیرۃ کی اور صدر کے تئیں بسبب افراط تحریک الات اُسکی کے اور بصر اور سمع کے تئیں بوجہ ارتفاع الجزء ردیہ کی طرف اُن کی وَلیس المنافاۃ بین الکلامین کیونکہ تحدید بصر میں اعتدال قی اور تفرر بصر میں افراط قی مراد ہے۔ اور دنداں کے تئیں بسبب مرور اخلاط کی اُس پر اسی وجہ سے دانت زرد ہو جاتے ہیں افراط قے سے اور کبد اور ریہ کے تئیں بوجہ انجذاب مواد کی عروق سے طرف اُن کی اور بھی اوجاع ہیں اور ایام حمل میں مضر ہے خصوصاً مفرط اور اگر حاملہ کے تئیں قے خود بخود عارض ہووے پھر بھی بند کرنا نہ چاہئیے۔ مگر حسب ضرور۔ اور قے کرنا چندبار ہر روز بعد تناول غذا کے مبتلا کرتا ہے امراض ردیہ میں مثل ضعف معدہ اور لاغری اور سقوط قوت کی

واضح ہو کہ چند اشخاص صلاحیت قے کی نہیں رکھتے ہیں ضیق الصدر۔ ردی النفس۔ دقیق الرقبہ ضعیف المعدہ فربہ مفرط غیر معتاد بقی متعسر القی اور وہ شخص کہ مہیا و مستعد ہووے ساتھ نفث الدم کے اور ساتھ حدوث ورم حلق کے۔ اسواسطے کہ قے سے یہاں خوف آفات کا ہے اور وقت قے کا باعتبار فصول کے صیف اور ربیع اور باعتبار ساعات کی نصف النہار ہے اسوجہ سے کہ وقت گرم مدد دیتا ہے اخراج کے تئیں اور استعمال کرنا قے کا نہار خوب نہیں ہے۔ (باقی آیندہ)

حافظ حکیم محمد عبدالمجید میرٹھی
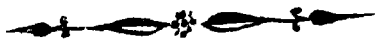
منافع تشریح

تشریح وہ علم ہے جسکی وجہ سے بدن کی ساخت اور حکمت الٰہی کے باریک نکات معلوم ہوتے ہیں چنانچہ امام رازی صاحب تحریر فرماتے ہیں من لم یعرف التشریح فھو عنّین فی معرفۃ اللہ اسی کی وجہ سے اعضاء کی وضع اُن کے مزاج اُن کی خلقت تالیف ہیئت منافع پہچانی جاتی ہیں۔ علم تشریح کی اسقدر منافع ہیں کہ تحریر میں نہیں آسکتے لیکن ہم یہاں چند منافع ظاہرہ کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے کہ اطباء یونانی کو جنھوں نے طب کی ایسی کارآمد اور عظیم الشان شاخ کو چھوڑ رکھا ہے جسکی اشد ضرورت ہے۔ اس کثیر المنافع اور ضروری فن کی طرف ضرور متوجہ ہونا چاہئے۔

تشریح سے جوہر اعضاء اور اُن کے اجزاء کہ آیا متشابہ ہیں یا مرکبہ لحمی ہیں یا عصبی معلوم ہوتے ہیں جس سے تشخیص مرض و تجویز ادویہ میں نہایت قیمتی مدد ملتی ہے مثلاً اگر بول میں سرخ رنگ کے رسوب آتے ہیں تو معلوم ہوجائیگا کہ رسوب کلیہ (گردہ) کے ہیں۔ کیونکہ وہ لحمی الجوہر ہے اور گوشت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا اگر وہ سفید ہیں تو مثانہ سے آتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہم کو تشریح بتاتی ہی کہ اسکا رنگ سفید ہے۔

تشریح سے ہیئت اور اشکال طبعیہ اعضاء کی معلوم ہوتی ہیں پس جبکہ اعضاء اپنی اشکال طبعیہ پر نہونگی تو بالضرور مرض ہوگا اُسوقت ضرورت ہوگی کہ اُن کو اُنکی اشکال طبیعیہ پر لایا جاوے فرض کرو اگر دہنی شراسیف کے نیچے ورم معلوم ہوتا ہے۔ اب طبیب حیران ہے آیا یہ ورم کبد میں ہے یا عضلات میں۔ اگر وہ تشریح جانتا ہے تو فوراً معلوم کریگا کہ اگر ورم ہلالی کمان کی طرح ہے تو جگر میں ہے کیونکہ یہاں جگر کی وضع ایسی ہی واقع ہے اور اگر ورم طویل یا عریض ہے تو معلوم ہوجائیگا کہ عضلات میں ہے۔ اسلئے کہ یہاں کی عضلات طویل۔ عریض۔ مورب ہیں۔ تشریح کی وجہ سے اعضاء کے عدد

اُن کی مقادیر معلوم ہوتی ہیں۔ پس اگر اُن کی مقدار زیادہ یا کم ہو گئی تو معلوم ہو جائیگا کہ ضرور کوئی آفت ہے۔ اس علم سے اعضاء کی مواضع اُن کے مفاصل معلوم ہوتے ہیں جسکی وجہ سے تشخیص مرض میں بہت مدد ملتی ہے مثلاً اگر مغص ہے اب اگر تشریح نہیں جانتا تو اُس کو ہرگز پتا نہیں چلیگا کہ امعاء اغلاظ میں آفت ہے یا دقاق میں۔ پس اگر مغص مرور ناف کے اوپر یا اُسکے قرب وجوار میں ہے تو اکثر امعاء دقاق اور قولوں کے کچھ حصہ میں ہوگا اور اگر ناف کے نیچے آفت ہے تو امعاء دقاق کے بعض حصہ اور امعاء غلاظ میں آفت ہے جبکہ تشریح سے یہ معلوم ہو گیا کہ صائم سیدھی ہے اُس میں فضلہ نہیں ٹھہرتا اور قولوں کی وضع ٹیڑھی میڑھی ہے اُس میں فضلہ مدت مدیدہ تک جمع رہتا ہے تو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ اکثر قولنج ثفلی معاء قولوں میں ہوگا۔ صائم میں قولنج ثفلی نہیں ہو سکتا۔ تشریح سے اعضاء کی اعضاء سے مشارکت اُن کی مجاورت معلوم ہوتی ہے جس کی وجہ سے ایسی ادویہ کے استعمال سے جو مایجاور کو مضر ہوں۔ پرہیز کریگا۔ اور اعمال یدچیر پھاڑ داغ وغیرہ میں عضو مشارک کا لحاظ رکھے گا کہ کہیں ایسا نہ ہو دوسرا عضو کٹ جائے۔ اعصاب اور عروق وغیرہ کی مبادی کا حال تشریح ہی بتاتی ہے کہ عصب اپنے مبدء سے کس قدر دور ہے مثلاً اگر کسی کو فالج ہوا اور طبیب کو یہ معلوم نہیں کہ اس عصب مفلوج کا مبدا کہاں ہے تو علاج کیا کریگا یا کسی آدمی کے زخم معدہ پر گولی لگی۔ اب اگر تشریح سے واقف ہے تو فوراً معلوم کر لیگا کہ اس کے محاذات میں فلاں فلاں مقام ایسے ہیں جنکا التیام ممکن ہے یا ناممکن۔ غرضکہ تشریح سے ناواقف طبیب ہرگز ہرگز طبیب نہیں ہو سکتا۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

شفیع اللہ خاں میرٹھی طالبعلم مدرسہ طبیہ دہلی جماعت اعلیٰ

تاریخ الاطباء

علامہ ابن ابی اصیبعہ

تاریخ عالم کے غیر معلوم انقلابات میں جہاں قوموں کی ترقی و تنزل کا مرقع دامن خیال کو اپنی طرف کھینچتا ہے وہاں اس تیرہ سو برس میں کئی دور ایسے نظر آتے ہیں۔ جن میں ہمارے اسلاف کی سعی مشکور کی آبیاری سے علم و حکمت۔ شایستگی و صلاحیت اور تہذیب و تمدن کے درخت نے قرنوں کا نشو و نما چند سال میں حاصل کیا ہے اور برسوں کی مسافت مہینوں میں طے کی ہے۔ اس زوال کے زمانہ میں اگرچہ ہمارا یہ خیال بھی اسطرف نہیں جاتا کہ کن کن بزرگواروں نے اپنے زمانۂ کمال میں مجموعی ذخیرۂ علم و ہنر کے راس المال میں کسقدر اضافہ کیا اور گذشتہ قوموں کی نسبت فضیلت انسانی کے مدارج میں کتنی بلند پروازیوں سے کام لیا لیکن پردۂ جہل اُٹھا دیا جائے تو اب بھی ہم اُن وحید العصر بزرگواروں کے کمالات کا نورانی منظر دیکھ سکتے ہیں جن کے سر پر بقاء دوام کا تاج ابد الاباد تک رہے گا۔ نہایت افسوس اور عبرت کا مقام ہے کہ جن علماء و حکماء کے چشمۂ علم و ہنر سے دنیا بھر کی شایستہ قومیں سالہا سال سیراب ہوتی رہیں۔ آج ہم اُن کے کارناموں سے تو کیا ناموں تک سے واقف نہیں ہیں اور ایک غیر واجبی تفاخر کی دلدل سے قدم باہر نہیں نکالتے۔

اسوقت ہم اپنی مختصر تحریر میں ناظرین کی ملاقات ایک فاضل طبیب سے کراتے ہیں جسکا فن طب اور اطباء سلف کی تاریخ پر بیحد احسان ہے۔ اس قابل فخر طبیب کا نام ابو العباس احمد بن سدید الدین قاسم بن خلیفہ ہے۔ اور ابن ابی اصیبعہ کی عرفی شہرت کا سہرا سر پر ہے۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہو کہ مسلمانوں میں ایسے بہت کم بزرگان علم گذرے ہیں جن کے ذاتی حالات

تفصیل ہم کو معلوم ہو سکتے ہوں۔ اور اس بے خبری نے ہماری قوم اور اُسکی تاریخ کو
جو کچھ نقصان پہنچایا ہے اُسکا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو آجکل کے تاریخ و سیر سے
واقف ہیں کہ ہر ذی کمال کے حالات میں اُسکی ساری مخصوص کیفیتیں۔ عادات و خصائل
اور عیشت و معاشرت کے طریقے نہایت تحقیق و تنقید سے لکھے جاتے ہیں اسلئے ابن ابی اصیبعہ
کے تفصیل حالات سے بھی ہم کو لاعلمی کا اعتراف کرنا پڑا مگر "ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ" کی بنا پر ہم
اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ساتویں صدی کے مشاہیر علماء کی فہرست میں اس بزرگ کا نام صف اولیٰ میں ہے
ابن ابی اصیبعہ کا باپ ملک العادل۔ ملک المعظم ملک الناصر کے درباروں میں طبیب شاہی کے عہدہ پر ممتاز
تھا۔ معالجات چشم میں خصوصاً اُسکی شہرت تھی۔ سنہ ۶۴۹ ہجری میں اُس نے اس دار فانی سے رحلت کی
اور ایک ہونہار بیٹا اپنا جانشین چھوڑا۔ ابن ابی اصیبعہ کا فن طب کیطرف متوجہ ہونا خاندانی ورثہ کے لحاظ سے
لازمی امر تھا اُس نے یعقوب بن سقلاب عیسائی کے درس میں جو اپنے زمانہ کا مشہور طبیب تھا زانوے تلمذ
تہ کرکے جالینوس کی تمام و کمال تصانیف پر عبور حاصل کیا اور پھر علامہ رضی الدین دمشقی کی خدمت
زکریا رازی کی طب عملی کا حصہ پڑھا فن طب میں اگرچہ اُس کی معلومات بہت وسیع ہو گئی تھی لیکن شوق علم
نے اُسے صرف اسی پر قانع نہ رہنے دیا بلکہ علوم حکمیہ کے اکتساب کے لئے قاضی القضاۃ شیخ رفیع الدین دمشقی
و سیف الدین آمدی اور شمس الدین خوی جیسے مشاہیر وقت کے چشمہائے فیض سے اُسنے شوق علم کی پیاس کو
بجھایا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے زمانہ کے نامور علماء میں شمار کیا جاتا تھا لیکن زیادہ شہرت کی وجہ
یہ ہوئی کہ سنہ ۶۴۳ھ میں اُس نے ایک بے نظیر کتاب لکھی جسکا نام عیون الانباء فی طبقات الاطباء رکھا۔ تمام
مؤرخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اطباء سلف کے حالات میں اس جامعیت کیساتھ کسی نے کوئی کتاب نہیں لکھی
علامہ موصوف نے اسکے علاوہ اور کتابیں بھی مثلاً کتاب معالم الامم و اخبار ذوی الحکم
و ہسٹری فلاسفہ یونان و حکایات اطباء اور کتاب التجارب و الفوائد بھی تصنیف کیں جن میں سے
ہر ایک بے مثل ہے سنہ ۶۶۸ھ میں اس یگانۂ روزگار طبیب نے مقام صرخد (شام) اس جہان فانی
سے رحلت کی اور صفحہ عالم پر ہمیشہ کے لیے اپنی یادگار چھوڑ گیا۔ (باقی آیندہ) حکیم محمد یوسف نیر

ادویہ کے نام اور ماہیت پر دلچسپ بحث

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

دواوں کے ناموں کی تقسیم جو لوگ اس اعلیٰ فن میں علمی باتوں کو دخل دینا اور اُن سے متمتع ہونا پسند نہیں کیا کرتے یا یوں کہیے کہ طبی اور اصطلاحی الفاظ میں سرسری نظر ڈالنے کے سوا نہیں جانتے اور قشر سے مغز برآری کیطرف اُن کی طبایع ہرگز مائل و راغب نہیں ہوتیں وہ میرے اس عنوان بیان کو ضرور از قبیل بدعت شمار کریں گے لیکن برعکس ان کے جنہیں خدای تعالیٰ نے ہر فن میں گہری نظر ڈالنے کا سلیقہ عطا فرمایا ہوا ہے اور اُن کی طبیعتیں حقیقت طلب و جدت پسند واقع ہوئی ہیں وہ کبھی اسپر قانع نہیں ہو سکتے کہ فن طب میں اُن علوم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے جس سے اس فن کے عقدوں کا حل ہونا نہایت وابستہ ہے۔ ایسی ہی عالی ہمت احباب کی قبولیت اور داد دہی کی امید پر میں مختصر طور پر یہ جتانا چاہتا ہوں کہ جسطرح اور اشیاء کے اعلام میں تقسیم پائی جاتی ہے۔ دوایوں کے نام بھی اسیطرح برابر منقسم ہوتے ہیں چنانچہ بعض دواوں کے نام **مرتجل** یعنی از سر نو رکھے ہوئے ہوتے ہیں جیسے بنفشہ۔ کاسنی۔ مویز وغیرہ اور بعض اسماء کسی مستعمل معنی سے **منقول** ہوتے ہیں جیسے دم الاخوین (کہ خون دو برادران کے معنے سے منقول ہے) اور آبق **فرار** (کہ بھاگنے کے معنی سے پارہ کیلئے نقل کیا گیا) وعلیٰ ہذا القیاس دواؤں کے ناموں میں کنیتیں اور لقب اور اسم نام کی تینوں قسمیں پائی جاتی ہیں (کنیت وہ نام جو اَبْ یا اُمّ یا ابن۔ بنت وغیرہ کے لفظ سے مصدّر ہو۔ لقب وہ جو معنی میں کسی اچھائی یا برائی کا مشعر ہو اور اسم علاوہ ان دونوں کے) چنانچہ ذیل میں تفہیم کی غرض سے ان کی چند ایک مثالیں بھی درج ہونگی۔ یہ بھی یاد رہے کہ نامزدگی میں وجہ تسمیہ بھی کشف ملحوظ رکھا کرتے ہیں چنانچہ شیخ رضی رح شرح کافیہ صفحہ ۳۴۳ میں فرماتے ہیں کہ اکثر ان اعلام کے تقرر میں کسی ایسے معنی کا لحاظ رکھا کرتے ہیں جو مسمی سے مناسبت رکھتا ہو جیسے کلاں شکم کے لحاظ سے کفتار کا نام حضاجر اور دایہ شتر (یعنی زخم پشت شتر) میں زیادہ لپٹا رہنے کے باعث کوے کا نام ابن دایہ وقس علیٰ ہذا انتہٰا میری رائے ناقص میں اسماء مرتجلہ کی وجہ تسمیہ اگرچہ بسا اوقات مخفی رہے لیکن اسماء منقولہ در دو معانی

ناموں کی وجوہ تسمیہ اکثر لائح ہوتی ہیں اور وجہ تسمیہ کے دریافت کرنیسے اکثر ادویہ کی ماہیتوں کا حال بھی روشن ہوجایا کرتا ہے نیز اور کئی قسم کی بصیرت اس سے بسقدر لوگوں کو حاصل ہوسکتی ہے۔

اب میں ادویہ کی کنیتوں اور لقبوں کی بطور نمونہ کچھ مثالیں پیش کرتا ہوں اور چونکہ دوایوں کے عام نام اسم ہی پائے جاتے ہیں اسلیے اسم کی مثالیں لکھنے کی حاجت نہیں ہے۔

ادویہ کی کنیتیں بوتیمار[۱] شروع کا ہمزہ تخفیف کے لئے گرا ہوا ہے۔ اصل میں ابو تیمار تھا یعنی پدر غمخوار گی بگلہ کو ہمیشہ پانی کے ختم ہوجانے کی فکر دامنگیر رہتی ہے اسلیے اس سے موسوم ہوا۔ ابن الماء[۲] (مرغابی) ابو الشفا[۳] (شکر) ابن حبہ[۴] (روٹی) ابن آوی (گیدڑ) اُوِی عربی میں پناہ گیری کو کہتے ہیں آوی اس سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے اور گیدڑ کی پناہ گیریاں معروف ہیں بنت الرعد[۵] (کھنبی) بنت النار[۶] (انگن) بدن پر لگنے سے آگ سی لگ جاتی ہے۔

ادویہ کے القاب۔ اکل النفسہ[۱] (کافور) حافظ الکافور[۲] (مرچ سیاہ) حب الضراط[۳] (ماذریون) بذریعہ تحلیل ریاح ضراط یعنی گوز بہت لاتا ہے۔ شجرۂ حائضہ (کیکر) اس درخت سے اکثر ایک کالی کالی رطوبت بہا کرتی ہے جسے عوام شیطان کا موت کہتے ہیں وُہی اس کا حیض ہے۔ شقائق النعمان[۴] (گل لالہ) اصل میں اس بوٹی کا نام شقیق ہے جو برق کے ٹکڑے کو کہتے ہیں پھر چمک اور سُرخی کے باعث اس بوٹی کو بھی کہنے لگے۔ شقائق شقیق ہی کی جمع ہے نعمان بن منذر بادشاہ کو اس سے داڑھی کا لال خضاب کرنے کی ایسی رغبت تھی کہ اُسنے اپنے محل کے نواح میں اسے لگوایا ہوا تھا اور عام لوگوں کو اسکی کاشت سے ممانعت کا حکم صادر کردیا تھا اسلئے اس کے پودوں کو نعمان کی شقیقیں کہتے ہیں۔ شجرۃ الذراریح[۱] (تربد) ذراریح یعنی بنڈکیاں نسوت کے درخت کے گرد لپٹی رہا کرتی ہیں اسی لئے استعمال کرتے وقت اسے مقشر کرلینے کا حکم ہے۔ خربوزہ[۲]۔ خر بمعنی کلاں اور بزہ میوہ اور پھل اسیطرح تربزہ یعنی تربوزہ دوفا[۳] دیسی مطبوعہ کتب میں زوفا الف سے لکھا ہوتا ہے مگر مصری چھاپے کی کتابوں میں (یا) سے لکھتے ہیں اور یہی صحیح ہے اور یہ اصل میں حشیشہ کی صفت ہے یعنی بوٹی زمین پر پھیلنے والی (باقی آیندہ) حکیم ابوداؤد عبد اللہ وفقہ اللہ

[۲] میرے خیال میں خر بالضم مخفف خورشید کا ہے اور بزہ اسم مفعول سماعی پختن کا ہے اس کے

علم العقاقیر

اس علم کی ترقی کے واسطے کچھ عرصہ سے اہل ملک کی توجہ اس طرف مبذول ہو رہی ہے۔ اور ہر پہلو سے اس کی نسبت بحث مباحثہ ہو رہا ہے مگر اب تک کاغذی اور ہوائی گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں اور علمی کام اب تک اس میں شروع نہیں ہوا۔ میرے خیال میں اکثر کتب طبیہ جن میں مفردات کا علم پایا جاتا ہے خداوند کریم اُن کے جامعین و مؤلفین پر رحم فرمائے اور اُنکی نیک نیتی پر جزائے احسن نازل ہو۔ اُنھوں نے زیادہ تر نقل اور روایت سے کام لیا ہے۔ بہت کم ایسی دوائیں ہوں گی جن میں اختلاف نہ پایا جاتا ہو ابتداء زمانہ میں جنہوں نے علم العقاقیر ایجاد کیا اور اس علم میں جدوجہد سے تحقیقات کی وہ بہت ہی دور زمانہ پایا جاتا ہے۔ چند صدیوں سے جو کتابیں طیار ہوئیں اُن میں ایسا پتہ لگ سکتا ہے کہ سب نقالی ہی ہے اور ذاتی تحقیقات سے کوئی سروکار اور تعلق نہیں مگر شاذ و نادر۔ صرف کتابی نقل اور کچھ بھی نہیں۔ میرے خیال میں یہ ہرگز نہیں آسکتا کہ آرام طلب گروہ اطباء شاہان وقت کو عیاش بنانے والے اور خود عیاشی پر فدا ہونے والے کبھی اپنی مسند اور آرامگاہ کو چھوڑ کر اس امر کی تحقیقات کے واسطے باہر تشریف لے گئے ہوں کہ یہ فلاں بوٹی ہے اور اس بوٹی کی کیا خاصیت ہے اور کیا تاثیر ہے۔ الا ماشاء اللہ

کیا کوئی اہل انصاف بلا تامل یہ جواب دے سکتا ہے کہ فلاں حکیم صاحب نے اس اس امر کی تحقیقات کے لیے چند ماہ یا چند سال یا چند ہفتہ یا چند روز یا چند گھنٹے صرف کیے ہوں تو میرے خیال میں اسکا جواب نفی میں ملیگا۔ کیا وہ زمانہ زمانۂ شباب تھا کہ اُسکا دوبارہ آنا اور عود کرنا ناممکن تھا۔

ناظرین! تحقیق کا دروازہ معلوم نہیں کہ کس زمانہ سے مسدود ہو چکا ہے۔ مگر میرے خیال میں جس طرح کہ اب کوشش شروع ہونے کو ہے اگر یہ کوشش شروع

ہو کر چند سال متواتر و مسلسل جاری بھی رہی تو یقین کامل ہو سکتا ہے کہ وہ ایام جن کے لیے خواہش اور آرزو کی جاتی ہے اور جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں وہ عنقریب ہمارے سامنے آموجود ہوں گے۔ مگر وہ کس طرح؟ اللہ تعالیٰ کے فضل اور ہماری کوشش اور ہماری ہمت سے۔ سرسید مرحوم کا یہ قول زریں کہ "اپنی عزت خود کرو" "اپنی امداد خود کرو" "اپنی حالت پر رحم خود کرو" آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ جو قوم اپنی عزت خود نہیں کرتی دنیا میں اُس کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ اور جو قوم اپنی مدد خود نہیں کرتی اُس کا کوئی یار و مددگار نہیں جو قوم اپنی حالت پر خود رحم نہیں کرتی دُنیا میں اُسپر کوئی رحم کرنے والا نہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خواہ کوئی کام ہو۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ادنیٰ ہو یا اعلےٰ۔ ہر ایک اپنے کیے سے ہوتا ہے اور جو کام ہمت اور استقلال اور اتفاق سے کیا جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ ضرور اُس میں برکت نازل فرماتا ہے کسی بزرگ نے کیسا اچھا کہا ہے ؎

ع خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

معزز ناظرین! اگر آپ کے سینوں میں واقعی بنی نوع کی سچی محبت اور صادق جوش موجود ہے اور کچھ کرنے کا ارادہ بھی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضل کا دروازہ ہر وقت اور ہر آن کھلا ہے۔ جس وقت چاہو اُس سے فیض حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُس کیطرف سے بالکل بخل نہیں لیکن طالب صادق چاہیے یہ کہاوت بالکل سچ ہے کہ روئے بغیر ماں بھی دودھ نہیں پلاتی۔

بے شک و بلا ریب اللہ تعالےٰ نے بہت سے انعام و اکرام بغیر طلب ہم کو عطا فرمائے ہیں مگر آخر کچھ تو شرم و غیرت بھی چاہیئے اور حتی الامکان ہمت کرنی بھی مناسب ہے ہر ایک کام میں خواہ کوئی کام ہو ایسا ہی کرنا چاہیے مگر چونکہ اسوقت ہم اپنے نفیس پیشۂ طبابت کو ترقی دینا چاہتے ہیں اور یہ ایک ایسا کام ہے جس میں دینی اور دنیاوی فوائد مقصود ہیں۔ ایک کام میں دو ثواب۔ اس لیے میرے خیال میں اسکو

معرض التنواء میں نہیں رکھنا چاہئے اور صرف لفظی تحقیقات پر نہیں مرمٹنا چاہئے
خدا جانے ہمارے مسلمانوں کے دماغ میں کیا سمایا ہوا ہے کہ لفظ کیطرف زیادہ دوڑتے
ہیں اور اس چیز کے مفہوم و معنی کیطرف کم توجہ فرماتے ہیں۔ (باقی آیندہ)

خاکسار حکیم محمد اعظم سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

النباتات الوطنیہ دیسی بوٹیاں وفیہا فوائد بہیہ

لا تحصر ولا تحصی خواصہا بالرقام الاقلام

کیا عجب تو نے ہر اک ذرے میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

(ککروندہ)
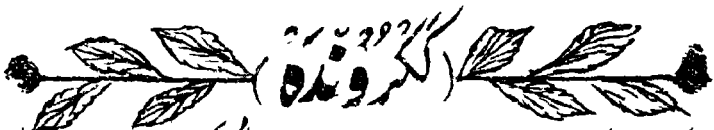
یہ ایک بوٹی کثیر الوجود ہے جسکا پنجاب میں مشہور نام "ککڑ چھندری" ہے۔ مفردات طبیہ میں مرقوم ہے کہ ککروندہ مخفف کوکر زندہ کا ہے۔ کوکر ہندی میں کتے کو کہتے ہیں جب اسکو کتا کھاتا ہے تو قے کر ڈالتا ہے اور ہمارے بعض معاصرین نے بھی شاید ان مصنفین پر حسن ظن کر کے مجلۂ طبیہ میں صرف تقلیداً لکھدیا ہے کہ "کتا جب اس بوٹی کو کھاتا ہے تو فوراً قے کر ڈالتا ہے" اس تحریر کو مجلۂ طبیہ جیسے مستند و معتبر رسالہ میں دیکھکر ہمیں تعجب ہوا اور خیال ہوا کہ جیسے کتا دوسری نباتات غیر معتادہ کو یوں کو نہیں کھاتا اسیطرح پر اسکو بھی ہرگز نہ کھائیگا۔ چنانچہ ہمنے اسکا تجربہ کیا اسکے پتے اور شاخیں گرسنہ کتے کو کھانے کے لیے ڈالے اس نے ان کو ہرگز نہ کھایا بلکہ سونگھ کر چلا گیا۔ پھر ہمنے روٹی کے ٹکڑے لیکر ان میں اسی کی شاخ دیتے دھول ملاکر دو کتوں کے سامنے ڈال دیے جسکو وہ کھا گئے اور معتد بہ عرصہ تک ان کو زیر نظر

رکھکر امتحان کیا کہ کیا قے کرتے ہیں یا نہیں؟ مگر کتوں نے ہرگز قے نہ کی - پھر دوسرے
دن بھی اسیطرح امتحان کیا تو وہی سابقہ نتیجہ نکلا - تیسرے دن عجین الحنطہ میں ککروندے
کے پتے ملاکر ایک کتے کو کھلانے کے لیے ڈالے تو وہ کتا سونگھ کر چلا گیا - پھر اور کتے
کے سامنے ڈالے تو وہ ہڑپ کر گیا اور قے ہرگز نہ کی - پس ہمارے تجربہ میں مشہور
وجہ تسمیہ غلط نکلا ہے - افسوس اون بعض احباب پر جو تقلید کی تردید کے لیے
کئی ایک رسائل جمع کر کے محقق ہونے کا دم بھرتے ہیں اور خود تقلید سے باہر
نہیں نکل سکتے - ککرونده کو ہندی میں کوکر جھندی اور کوکر بھنگرہ بھی کہتے ہیں -
لفظ بھنگرہ آنے سے اس اشتباہ میں مت پڑو کہ یہ بھی بھنگرہ (جس کو جعدہ وجعرہ و
جعمر و فواد وجہل گرہ بھی کہتے ہیں) کے اقسام سے ہے - کیونکہ بھنگرہ کے اقسام
اور اسکے اقسام میں بون بعید و تفارق مزید ہے - کما لا یخفی علی المھرۃ العارفین
بالنباتات جو شخص اس کو بھنگرہ کے اقسام میں داخل کرتا ہے - وہ گویا اپنی لاعلمی دربارۂ
شناخت نباتات کے ظاہر کرتا ہے چند روز کا ذکر ہے کہ میرے ہمراہ مشفقم جناب حکیم
محمد علی صاحب قرشی اور ایک دوسرے حکیم صاحب (جو اُن کے تلامذہ میں سے ہیں)
آرہے تھے راستہ میں حکیم محمد علیصاحب نے ایک بوٹی کھڑی دیکھکر مجھسے دریافت کیا
کہ کیا یہ بابونہ ہے؟ قبل اسکے کہ میں جواب دیتا اُن کے شاگرد رشید گویا ہوئے کہ نہیں
یہ تو بھنگرہ ہے - حالانکہ وہ بھنگرہ نہ تھا - پس جن اطباء کو بھنگرہ جیسی مشہور بوٹی کی
شناخت نہو وہ یا اُن کے مثیل اگر ایسی قال قیل کریں تو بعید نہیں - بہر حال
نباتات کی شناخت کے لیے بھی تلمذ اساتذہ ماہرین درکار ہے طبیبوں نے لکھا ہے
(ونشکرھم علی سعیھم رحمہم اللہ تعالٰے) کہ ککرونده ہی کما فیطوس ہے - اور بعض
کے نزدیک بلوط الارض اور بعض کے نزدیک کافؤر وغیرہ ہے - الغرض کتابوں میں
اس کی تعیین میں بہت سے اختلاف مرقوم ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ یہ سب اختلافات

لہ متواتر ۳ دن تک (۱۹ - ۲۰ - ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کو) یہ امتحان کرتا رہا ہوں ۱۲ حکیم نورمحمد

لہ [illegible] ۱۲ منہ

بسبب اختلاف اراضی یا السنہ کے ہیں یا بسبب عدم مشاہدہ کے ۔ ہم تو اس کو سالہا سال سے دیکھتے اور استعمال میں لاتے ہیں۔ اسلیے ہم کو مزید نقل روایات مختلفہ کی ضرورت نہیں جو صاحب اس کو دیکھنا چاہیں ہم اُن کو ارسال بھی کر سکتے ہیں چنانچہ اس کا نمونہ مضمون ہذا کے ہمراہ دفتر مجلۂ طبیہ دہلی میں بھی ارسال ہے اور میرا عزم مصمم ہے کہ آئندہ جس بوٹی کے خواص لکھونگا بشرط امکان اُسکا نمونہ بھی دفتر مجلۂ طبیہ میں ضرور بھیجدیا کرونگا۔ انشاءاللہ العزیز۔ امید کہ دیگر اصحاب بھی اسی اسوہ پر عامل ہو کر باعث مشکوری ہوں گے۔

سنسکرت میں اس کے یہ نام ہیں +

پناکھی وسیت چیونہان (جسکے معنی یہ ہیں کہ اسکے پتے کُتے کی زبان کیطرح تنگ و نازک و سفید پشت ہوتے ہیں) موہنی (جسکے معنی ہیں کہ اسکے دُھوئیں سے شیطان بھاگتے ہیں) ہو پرنیکا (جسکے معنی ہیں کہ اسکے پتے مہوے کیطرح ہیں) اسنیکا و ٹاپتریکا (جسکے معنی ہیں کہ پتے اسکے بڑ کی طرح ہیں ÷

شکل و شباہت = اس بوٹی کا قد بڑے سے بڑا قریب ایک گز کے ہوتا ہے۔ پتے کاسنی کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں مگر اُوں سے چھوٹے اور پتوں پر نہایت باریک باریک رونگٹے سفید پشم کی طرح ہوتے ہیں اور خاص قسم کی تیز بو اُن سے آتی ہے ÷ جس قدر اسکا پودا بڑھتا جاتا ہے نسبتاً اسکے پتے چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔ اس کا پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے اور سفید گل اور تیرہ اور سرخی مائل بھی ہوتا ہے۔ پھول کھلنے کے بعد اس میں سے سفید روئی کی طرح باریک ریشے نکل کر ہوا میں اُڑ جاتے ہیں۔ بیج اسکے سیاہ و باریک ایک غلاف میں ہوتے ہیں جو کوزہ شقایق یا کوزۂ کنگھی سے کسیقدر مُشابہ ہوتا ہے۔

اقسام - جہاں تک مجھے معلوم ہے ۔ اس کی تین قسمیں ہیں - زرد گل سپید گل

تیرہ گل - ہر دو قسم اول کو خاکسار نے بکثرت دیکھا اور پایا ہے - اور قسم ثالث بندرت مشاہدے میں آئی ہے ؛

موسم شروع بہار میں خرابوں اور باغات کی دیواروں نالیوں اور کھالوں اور کھیتوں کے گرد اور راستوں میں بکثرت پیدا ہو کر ماہ بیساکھ میں اپنے کمال پر پہونچ کر پختہ ہونے لگتا ہے ؛

مزاج و افعال و خواص اور فوائد عامہ و تجربات خاص الخاص اس کا مزاج دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے - مفتح سدد منقی - مدر بول - ملین - مجلی اعضاے باطنی - مسخن - مجفف - مانع و دافع اورام ظاہری و باطنی - خصوصاً اسکے پتوں کو گرم کرکے باندھنا ہر قسم کی صلابتوں کا محلل ہے - علی الخصوص صلابت پستان کو بہت جلد تحلیل کرتا ہے - آرد میں جو اسکے پتے سحق بلیغ کرکے ضماد کریں تو فوائد مذکورۃ الصدر عمدہ طور پر ظاہر ہوتے ہیں - شہد کے ہمراہ پتوں کو سحق کرکے ضماد کرنا دافع نملہ ساعیہ - و مدمل جراحات و قروح عفنہ ردیہ اور ملصق جراحات تازہ ہے - عرق النساء اور وجع الورک و نقرس کے لیے بھی اسکا استعمال نافع ہے - خصوصاً جب ماء العسل کے ہمراہ نوش کریں - علی الاخص اگر ماء العسل آب باراں کے ساتھ بنائیں - اور اس کے ساتھ چالیس یوم تک استعمال میں لائیں تو عرق النساء و تحلیل صلابت نقرس میں عجیب الفعل پائیں حکیم گیلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس کا ضماد و مطبوخ بھی عرق النساء و درد کمر کے لیے مفید ہے - اگر اسکو جلاب یا شہد میں ملا کر تین روز تک کھائیں تو سینہ اور اس کے حوالی کی تمام دردیں - اور کلفتیں جن کا موجب برودت ہو اور شش کی سب خرابیاں زائل ہوں - اگر اسکا شیرہ یا جوشاندہ سات یوم متواتر نوش کریں تو یرقان سوداوی و سدہ جگر و امراض الطحال و عسر الحیض و درد گردہ دور ہو - باقی آیندہ -

حکیم نور محمد مالک نوری شفاخانہ

الامراض

استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۶ جلد ۴ کے جوابات

جواب استفسار نمبر ۱

اس عارضے کو ہندی میں سیت کہتے ہیں اور یہ کثرت فضول پر دال ہے اسکے لیے بدن کا تنقیہ اور غذا کی تقلیل مناسب ہے اور تر پھلہ کا جوشاندہ پلانا اور پھٹکری کے محلول یا بہیگن و پوست خشخاش کے جوشاندے سے ہاتھوں کا دُھلوانا مفید ہوگا لیکن حتی الامکان اس پسینہ کا بند کرنا اچھا نہیں ہے۔ ابو داؤد عبد اللہ

جواب استفسار نمبر ۲

یہ انگریزی تعلیم کی سخت محنت ہی کا نتیجہ اور ضعف بصر دریافت ہوتا ہے۔ ہر صبح خمیرہ گاؤزبان ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں اور اُسپر شیرۂ بادیان ۵ ماشہ خمیرۂ بنفشہ ۲ تولہ یا مصری حل کر کے پلائیں۔ اور شب کو اطریفل کشنیزی ۱ تولہ قبض کی صورت میں اطریفل زمانی ۱ تولہ کھلایا کریں اور جماع و کتاب بینی اور دہوپ وغیرہ محللات سے بچائیں۔ نیز بھنوی کے پانی میں میٹھا جست کشتہ کر کے آنکھ میں لگوایا کریں۔

(دیکھو اسکی ترکیب مجلہ طبیہ نمبر ۷ جلد ۳ کے صفحہ ۲۰۴) ابو داؤد عبد اللہ

ایضاً

آپ کے استفسار کا مضمون تشخیص کامل کے لئے کافی نہیں آنکھ نہایت نازک اور شریف عضو ہے اسکے امراض بہت مشکل سے مشخص ہوتے ہیں۔ ایسے امراض میں تشخیص کے لیے صرف مریض کا مختصر بیان ہرگز کافی نہیں ہو سکتا۔ آپ کسی عالم اور تجربہ کار طبیب کے سامنے مریض کو پیش کریں اور آنکھ کو غور سے ملاحظہ کرائیں بصارت کی دور بینی اور نزدیک بینی کا بھی پورے طور پر امتحان کرائیں اسوقت کوئی علاج کارگر ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں تو کثرت کتب بینی و محنت دماغی کے باعث۔ ضعف دماغ۔ اور تحلل روح باصرہ ہوگیا ہے اسی سبب سے اسکا قوام

غلیظ ہوگیا۔ اگر واقعی یہی عارضہ ہے تو آپ یہ سرمہ استعمال کرائیں اور خمیرۂ گاؤزباں ورق نقرہ کے ساتھ صبح کو اور اطریفل کشنیزی تولہ بھر رات کو سوتے وقت کھلائیں۔

نسخۂ سرمہ تخم سرس سیاہ تخم کھرنی کف دریا۔ ساذج ہندی۔ رتن جوت۔ سرمہ سیاہ تین تین ماشہ سب کو باریک پیکر سلائی سے آنکھ میں لگائیں ؛ حکیم محمد آل حسن

ایضاً

اگرچہ بمقابلہ اطباء نامدار کچھ یہ ذرہ بے مقدار کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ مگر ایک نسخہ مجرب المجرب جو بارہا آزمودۂ احقر ہے درج ذیل کرتا ہوں کہ اُسکے استعمال سے ضعف بصر کو بخوبی فائدہ ہوگا۔ اور نظر رفتہ درست اور اصلی ہوجائیگی ؛

جست یکپا و خام عمدہ لیکر ہلیلہ جات کے ۲ سیر پانی میں جو ۲ و ۳ روز کے بھگونے سے لیا گیا ہو متواتر گرم کرکے سرد کرتے جائیں۔ حتیٰ کہ ۲ تولہ تک رہ جاوے۔ ازاں بعد جست مذکورہ کو چوب نیم تازہ میں نصب کرکے بظرف کانسی بہ عرق گلاب خالص نیم سیر و یکتولہ قلمی شورہ داخل کرکے سحق بلیغ کریں بعدہ مروارید ناسفتہ ہ ماشہ سرمہ سیاہ تولہ ملاکر کھرل کریں۔

مناسب ہے کہ جسطرف کی آنکھ میں ضعف ہے اُسطرف کی کنپٹی پر پلاسٹر لگایا جاوے اور شبانگاہ اطریفل کشنیزی ۱ تولہ ہمراہ شیر کھایا جاوے۔ اور سرمۂ مذکورہ دو دفعہ استعمال کیا جاوے۔ غالباً ضعف بصارت دور ہوگا۔ حکیم غوث محمد خاں رنیوی

جواب استفسار نمبر ۳

جنابمن۔ آپ کے استفسار کا جواب نمبروار تحریر کرتا ہوں۔ ترکیب ذیل عمل میں لائیے انشاء اللہ تعالےٰ کامیابی ہوگی ؛

(۱) سیماب صاف شدہ پاکیزہ ۲ ماشہ ورق طلا قسم ہ ماشہ دونوں کو کھرل کیجئے اور قدرے پانی ملاکر تھوڑی دیر میں سیماب عقد ہوجائیگا علیحدہ نگاہ میں رکھے حالت نرم میں سوراخ کرکے ریشم کا ڈورا ڈالدیجئے۔ ہفتہ عشرہ کے اندر سیماب مثل گولی بندوق کے سخت ہوجائیگا ؛

اس کو آپ استعمال میں لائیے۔ ساٹھ سال تک اس کی طاقت زائل نہ ہوگی اور جب علیحدہ کرنا منظور ہو قدرے تنکار اُس میں ڈال دیجیے اور آگ پر مثل زرگر کے چرخ دیجیے۔ طلا قایم رہیگا اور پارہ غایب ہو جائیگا نہایت مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ شیر مادۂ گاو میں حب کو ڈالکر اسطرح طیار کیجیے کہ شیر میں حب غرق ہو جائے اور دیگچہ کی تلی سے اونچی رہے جب شیر تیار ہو جا وے حب کو علیحدہ کر لیجیے چند روز کے استعمال سے طرح طرح کے فوائد معلوم ہوں گے یہ آپ کے لیے ہدیہ کرتا ہوں ؎

(۲) تانبہ صاف شدہ عرق بکھان بید میں تین یوم کھرل کیجیے اور گولہ طیار کیجیے ایک تولہ پیالہ خورد میں رکھیے اور اُسپر دوسرا پیالہ اوپر سے بند کر کے گل حکمت کر کے ایک گز کی آنچ دیجیے۔ ایک مرتبہ میں طیار ہو گا۔ وجع المفاصل کے واسطے مفید ہے استسقا کے واسطے ہمراہ برگ الماس کے مفید ہے۔

(۳) نقرہ صاف شدہ۔ زمین قند صحرائی۔ عرق دودھی + زمین قند کو اندر سے خلول کیجیے اُس کی گھڑیا بنائیے جسقدر نقرہ آجائے۔ نقرہ برادہ ہو خواہ ڈلی خواہ ورق اُسکے اندر رکھکر عرق مذکورہ اوپر سے ڈال دیجیے اسقدر عرق ہو کہ بالا نقرہ آجاوے اور نقرہ عرق میں ڈوب جائے اوپر سے اُسے زمین قند کا ڈاٹ لگا کر گل حکمت کر دیجیے اور پانچسو کنڈے جنگلی کی آنچ دے دیجیے یہ بھی ایک آنچ میں تیار ہو گا۔

(ایضاً) پوست درخت پیپل سایہ میں خشک کر دیجیے اُس کی راکھ کر کے ایک ہانڈی گلی میں بھر دیجیے اور درمیان میں نقرہ رکھ دیجیے اور سرپوش سے منہ بند کر دیجیے۔ گل حکمت کر کے ہانڈی کو چولھے پر رکھکر نیچے اُسکے افلاطونی آنچ دیجیے اور شناخت کشتہ ہونیکی یہہ ہے کہ ہانڈی کے مونھ پر جو سرپوش ہے اُس میں بالو کسی قدر رکھ دیجیے اور چند دانہ نخود یا ماش کے ڈال دیجیے جب وہ بریاں ہونے لگیں خیال فرمائیے کہ کشتہ طیار ہو گیا ؎

(۴) سہدیشی۔ لفظ صحیح ہے اور شاہدیوی غلط ہے۔ سہدیئی۔ بفتح سین مہملہ دسکون ہا

وکسرہ دال مہملہ و یاء تحتانی مجہول و یای ثانی معروف ۔
ایک درخت کسی قدر کم یا زائد نیم گز کے قریب ہوتا ہے برگ اس کے مثل برگ نازبو (تلسی) سے مشابہ ہوتے ہیں ۔ رنگ سبز ذایقہ تلخ ۔ مزاج اسکا سرد تر ہے خواص اسکے حسب ذیل ہیں (۱) دشواری سے پیشاب آئے ۔ اسکو مفید ہے (۲) ہمراہ مرچ سیاہ کے بخار کہنہ کو نافع ہے ۔
(۳) سیماب اس سے کشتہ ہوتا ہے (۴) ہاتھ اور پیر میں ملنے سے سرخ سفید ہوجاتی ہے ۔
(۵) اسکی بیخ کو گھسکر قضیب پر ضماد کرنے سے جانبین کو لذت ہوتی ہے ۔ اگر آپ کو زیادہ صداقت کی ضرورت ہو تو آپ جناب فاضل حکماء محمد شریف خاں صاحب مرحوم علیہ الرحمہ کی تالیف شریفی فارسی کی ملاحظہ فرمائیے ۔ کشتہ جات بالا کی اگر ترکیب آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو آپ بذریعۂ تحریر مجھسے دریافت فرمائیے ۔ والسلام

خاکسار حکیم سید محمد مصطفیٰ احسن رضوی چھاونی ملتان

ایضاً

سہدیٔ بقدر نیم گز کے یا کچھ کم و بیش ایک بوٹی ہے جسکے پتے تلسی سے ملتے جلتے ہیں ۔ پارے کے کشتہ کرنے میں مستعمل ہے ۔ اس کی کچھ عربی یا فارسی بالفعل میرے علم میں معروف نہیں ہے

ابو داؤد عبد الصمد

ایضاً

واضح رہے کہ بوٹی سہدیٔ عام مشہور ہے ۔ دو سے پانچ انچہ تک قد میں لمبی ہوتی ہے ۔ اور صرف ایک ایک شاخ استادہ ہوتی ہے برگ خورد ۔ گول ۔ بیضوی شکل ۔ پھول اس میں آج تک نہیں دیکھا گیا ۔ ذائقہ تلخ ۔ ضلع کرنال میں حقیر کی نظر سے نہیں گذری ۔ مگر خاکسار کی شہر قصبہ روپڑ ضلع انبالہ میں جانب شمال نصف میل کے فاصلہ پر دامن کوہ میں افراط سے ملتی ہے (۱) ہمراہ فلفل اسود کے اس کو گھوٹ کر پینا تپ بلغمی اور سوداوی بخاروں کو از حد مفید ہے ۔ کونین کا ہم پلہ ہے ۔ (۲) اگر مینوان حصہ اس میں گئو لوچن پیسکر عرق گلاب سے حبوب بمقدار موٹھ کے بنا کر ایک گولی ذرا افغان ... میں اکسیر کا کام کرتی ہے ۔ اور بھی

اسکے بہت سے فوائد ہونگے لیکن خاص میرے تجربے سے بارہا ہی گذرے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس کے سوائے کوئی اور فوائد معلوم ہوں اور تجربہ سے گذرے ہوں وہ ایماناً مطلع کریں

جواب استفسار نمبر ۴ — حکیم وزیر خاں

اولاً آپ کو جاننا چاہئے کہ یہ کسی خاص دوائی پر موقوف نہیں ہے جب کبھی طبیب کسی مرض کے مواد کا مکمل نضج پالینا دریافت کرلے اور پھر قوی استفراغ وقوع میں لائے اور اس مواد کے استیصال کا یقین ہو جائے تو اس مرض کے پھر عود نہ کرنے کا فتویٰ دینے پر وہ برابر جرأت کرسکتا ہے حالانکہ پھر اسباب مرض کے مہیا ہو جانے پر اس کا عود ممکن ہے۔ ثانیاً ایک ایسا ہی مسہل کا نسخہ مجلہ طبیہ یکم جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲۲ پر سید نگینوی صاحب کی طرف سے درج ہو چکا ہے۔ جسکی میں تصدیق کرسکتا ہوں۔ نیز سفوف اسود جو علاج الامراض وغیرہ کے باب آتشک میں قلمی ہے سوداوی اور بلغمی اور جملہ مختلف المواد امراض میں میرا نہایت معمول و مجرب ہے جسے حب اور ڈلی کر طور سے بھی استعمال کرسکتے ہیں مفصل انشاء اللہ آیندہ۔ ابو داؤد عبد اللہ

جواب استفسار نمبر ۵ و ۶

یہ سب احتباس طمث ہی کے کرشمے ہیں چنانچہ کئی ایسی بیمار عورتیں میرے مشاہدے میں آئی ہیں جنھیں ادرارہی سے فائدہ ہوا۔ میرا سابقاً اشاعت کردہ شربت مدر نمبر ۵ کے لیے عرق برنجاسف یا عرق بادیان وبکوہ میں اور نمبر ۶ کے لیے عرق شاہترے میں کچھ عرصہ پلائیں یہی انشاء اللہ تعالے کافی ہوگا بشرطیکہ پہلے تنقیہ مناسب مزاج کرلیا جائے۔ اور مخالف اشیاءسے پرہیز رہے۔ رفع قبض کے لئے سوتے وقت معجون نجاح کا کھلانا۔ یا شام کو سفوف ریوند مندرجہ آسان مجربات کا استعمال کرانا مفید ہوگا۔

ابو داؤد عبد اللہ

جواب استفسار نمبر ۷

(۱) اور (۲) آپ کو سفوف مندرجہ صفحہ ۳۱ مجلہ جون سنہ ۱۹۰۶ء بہت مفید ہوگا۔ اگر ممکن ہو تو اس میں ایک جز مغز بادام مقشر بھی اضافہ فرمالیں اور باقی دیکھئے جواب استفسار نمبر ۲ مندرجہ رسالہ ہذا (۳) سگ گزیدہ میں ظہور دیوانگی کے وقت میرے خیال میں علاج بالکل بے سود ہے۔ مفصل کیا لکھا جائے الراقم الراجی الی رحمۃ اللہ ابو داؤد عبداللہ

ایضاً

آپکا استفسار اول سے آخر تک میری نظر سے گذرا۔ اگرچہ معائنہ مریض کا ضروری ہے اسوجہ سے کہ جو بات طبیب کو نبض و قارورہ کے معائنہ سے و نیز بیان مریض سے حاصل ہو سکتی ہے وہ تحریر سے معلوم نہیں ہو سکتی ہے۔ بہت سے امور دریافت طلب زبانی مواجہ کی ہوتے ہیں۔ آپ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ آپ کو مرض درد سر مزمن ہے۔ جیسا کہ آپ نے استفسار میں اظہار کیا ہے چونکہ آپ تعلیم کا کام کرتے ہیں۔ آپ کو ضعف دماغ ہوگیا۔ میری رائے میں آپ چند روز کے واسطے دہلی تشریف لے جائیے اور حضرت استادی حکیم زماں حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس و سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی کے زیر علاج ہو جئے۔ انشاء اللہ تعالی آپ کو مجوزہ نسخہ جات حافظ صاحب موصوف سے چند روز میں افاقہ ہو جائیگا۔
اگر کسی وجہ سے آپ دہلی تشریف نہیں لیجا سکتے تو آپ بسم اللہ کر کے نسخۂ ذیل استعمال فرمائیے۔ آپ کو اس سے فائدہ ہوگا۔ **نسخہ**۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری ورق طلا میں لپیٹکر ہمراہ عرق بیدمشک صبح کے وقت کھائیں۔ اور اطریفل زمانی ہمراہ عرق گاؤزباں شام کو کھائیں۔ اور ثقیل اشیاء سے پرہیز فرمائیں۔ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ میں آپ کو نفع ہوگا۔
(۲) آپ کی آنکھوں میں تہیج و انتفاخ اجفان ضعف بصر وغیرہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ضعف دماغ کے سبب سے ہے کحل حاذق جو میں نے امراض چشم کے لیے خاص طور سے طیار کیا ہے اور اس سے صدہا مریض صحت یاب ہوئے ہیں اس کو آپ بھی روزانہ دو وقت صبح و شام دو دو سلائی استعمال فرمائیے۔ اور بادی اور ترش چیزوں سے پرہیز کریں۔

یہ آپ کو ہفتہ عشرہ میں فائدہ عظیم دیگا۔ تجربہ سے آپ کو ظاہر ہو گا۔ آپ اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے تاکہ بذریعہ ڈاک آپ کے پاس روانہ کروں۔

(۳) آپ تریاق سرطان سگ گزیدہ کو استعمال کرائیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کے استعمال سے بہت نفع ہو گا اور زہریلا اثر ایسا زائل ہو جائیگا کہ پھر عود نہیں کریگا۔ میرے تجربہ میں بارہا آچکا ہے۔ **نوٹ** ادویۂ مذکورۂ بالا میں سے جو دوائیں وہاں دستیاب نہ ہوسکیں یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے آپ منگالیں تاکہ مرکب ادویات کے بنانے میں آپ کو دردسری نہ کرنی پڑے اور اگر مرکبات مذکورہ کے نسخے آپ کو مطلوب ہوں تو بذریعہ تحریر مطلع فرمائیے نسخہ تحریر کر دونگا۔ والسلام

خادم الاطباء حکیم سید محمد مصطفیٰ حسن رضوی۔ ملتان صدر بازار

ذیابیطس

سلسلہ کے لیے دیکھو مجلۂ طبیہ نمبر ۵ جلد ۴ صفحہ ۳۵

اور ماسوائے اسکے جو حصہ شکر کا جگر میں زیادہ نبتا ہی وہ اکثر چربی دار مادہ سے تربیت پاتا ہے اسواسطے جب آدمی کی چربی نکل جاتی ہی تو اسکا ٹیشو (ایڈی پوس ٹیشو) بہ نسبت عضلاتی مادہ کے زیادہ کمزور ہوجاتا ہے اورچونکہ اسکے علاج میں حکماء لوگ ایسی خوراک دینے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ جس میں نشاستہ اور شکر نہیں ہوتی جس سے یہہ مادہ اور بھی کمزور ہوجاتا ہی بلکہ نائی۔ٹرو۔جی۔نس۔ بھی اس کے ساتھ خراب ہوجاتا ہے جسکے باعث شکر پیدا ہوتی ہے۔ جب چربی کے نکل جانے سے گوشت کمزور ہوجاتا ہی تو موںہہ پر شکن پڑجاتے ہیں اور تمام جسم بیمار کا خشک اور کھُردا بعض دفعہ چرچرا جاتا ہی اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے پیشاب کے لگنے سے اگزیما کی بیماری ہوجاتی ہی۔ خاصکر عورتوں میں۔ تو پھر اس سے چمڑہ اُڑنا شروع ہوجاتا ہے جس سے اس مکان پر گھاو اور گنگرین کی بیماری ہوجاتی ہی تو مرد نامرد اور عورت بانجھ ہوجاتی ہی اور رفتہ رفتہ قوت

ہاضمہ بھی خراب ہونے لگتی ہے جو کہ پہلے تیز تھی۔ پیٹ کا سوج جانا اور ڈکاروں کا آنا
ایک خاص علامت کمزوری ہاضمہ کی ہی جو کہ بباعث ٹھیرے رہنے غذا خوراک کی
نالی میں واقع ہوتی ہے اور معدہ پر بھی درد ہوتا ہے اور اس حالت میں پاخانہ
قبض ہوجاتا ہے ورنہ سوای ان امور کے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے چونکہ اس بیماری
میں وہ تمام اشیاء جسم سے کم ہوجاتی ہیں کہ جن سے جسم کے اندر گرمی پیدا ہوتی ہی
اور طاقت ماتحلل بھی قاعدہ مقررہ سے منحرف ہوجاتی ہے اور چونکہ بیمار زیادہ
مقدار عرقیات کا استعمال کرتا ہے بقدر حرارت غریزی بھی کم ہوجاتی ہے اور جب
تک بیماری کسی اعضای رئیسہ کو نہیں پکڑ لیتی تب تک کمی درجہ دار رہتی ہی چنانچہ
نہایت ہی خفیف بیماری میں اکثر حرارت ۹۷ سے ۹۸ درجہ تک رہتی ہی اور بہت
سخت قسم میں بہت ہی کم ہوجاتی ہے یعنی کمی تو ۹۳ درجہ یا اس سے بھی کم حالانکہ
جب اس درجہ تک بیمار پہنچ جاتا ہے تو بیمار کے اندر نمونیا یا کسی اور اعضاء کی
سوزش ہوجاتی ہے۔ جس میں حرارت بباعث بخار کے بہت بڑھی ہوئی چاہیے
مگر جب یہ نتیجہ اس بیماری کے باعث ہوتا ہے تو حرارت بڑی مشکل سے اصلی حرارت
پر پہنچتی ہی اور علاوہ حالات مندرجۂ بالا کے اسکے ساتھ یہ امراض بھی ضرور لاحق
ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ پہلے اُن میں سے مرض حبس کا ہے جو کہ قدرتی طور پر کثرت
امزاج کے باعث ضرور ہوجاتا ہے مگر پہلے پہلے تشخیص میں نہیں آتا وجہ اسکی یہ ہی کہ
عموماً اس بیماری میں غیر معمولی طور پر ہونٹھوں میں سُرخی رہتی ہی اور ٹپی سو کنجشن یا
ماساریقا چہرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جس سے حکیم کے دل میں کبھی وسوسہ حبس کا پیدا
نہیں ہوتا چونکہ اس بیماری میں خون پتلا ہوجاتا ہے اسواسطے اس میں استسقاء
بباعث زیادہ ہوجانے رطوبت سیرم کے جو کہ قاعدہ سے پانچ چھ گنا زیادہ پیدا
ہوتا ہے ہوجاتی ہے۔ جسکے باعث ہاتھ پاؤں میں ورم جو کہ نرم اور پلپلا درد

ہوتا ہے ظاہر ہوتا ہے۔ اور ٹانگوں پر ہی محدود رہتا ہے۔ اور یہ ورم کبھی ظاہر ہوتا ہی کبھی خود بخود اچھا ہو جاتا ہے۔

دوم۔ دُنبل اور شب چراغی پھوڑا۔ (کاربنکل اور بائل) اس قسم کے پھوڑے ذیابیطس کی بیماری میں اکثر ہو جاتے ہیں اور خاصکر مُسن آدمیوں میں۔ چنانچہ جب اس قسم کے پھوڑے پیدا ہو جاویں اور اُسکا کوئی ظاہری سبب معلوم نہ ہو تو ضرور ہی پیشاب کا امتحان کریں جس سے شکر کا پیدا ہونا ثابت ہو گا اگرچہ اور علامات ذیابیطس کی خواہ ہوں یا نہوں۔

سوم گنگرین۔ اس بیماری میں گنگرین دُنبل کی قسم کی ہوتی ہے۔ جو کہ جلد ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور کچھ عرصہ تک کوئی خراب نتیجہ ظاہر نہیں کرتی اور خاصکر ہاتھ کی انگلیاں اور انگوٹھی پر پیدا ہوتی ہے۔ یا جس جگہہ کافی مقدار خون کی پرورش کے واسطے نہیں پہنچ سکتی۔

چہارم تبدلات در چشم۔ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ ڈاکٹر میچل صاحب نے اپنا تجربہ اس طرح ظاہر کیا تھا کہ مینڈک کی زیر جلد چینی اور پانی کو بذریعہ پچکاری داخل کیا تھا جس سے ۲۴۔ گھنٹے کے اندر کرسٹالائن لینس میں آثار روپاسٹی کے نمودار ہو گئے تھے اور جب پھر جانور مذکور حالت اصلی پر لایا گیا تو تمام علامات آناً فاناً رفع ہو گئیں پس اس تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ذیابیطس میں موتیا بند ہونا لازمی ہی تو بس سب امراض سے زیادہ تبدیلی چشم میں ضرور ہوتی ہی اور عموماً ذیابیطس والے ان امراض میں اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر رچرڈسن صاحب فرماتے ہیں کہ مصنوعی کیٹرک سیلائن عرقیات کو زیر جلد داخل کرنیسے بھی پیدا ہو سکتا ہی جیسے کہ ڈاکٹر میچل صاحب کے تجربہ میں چینی کے داخل کرنیسے ہوا ہے۔

اس میں اصل بات یہ ہے کہ عرق داخل شدہ (چاہے کوئی ہو) وزن میں جسم کے خون سے بھاری ہو جس کے باعث لینس (رطوبت جلیدیہ) کو ہارج ہو۔ اور سلوشن کا تلچھٹ اس میں داخل ہو جاوے اور پھر رفتہ رفتہ وہی رطوبت میں سخت ہو جاوے۔ جو

بشکل چونہ کے پکٹرسیں میں جمع ہو کر موتیا بند ظاہر کرے تب وہ (رو پاسٹی) مستقل ہو جاتی ہے اور موتیا بند کی شکل ظاہر کرتی ہے۔ لیکن یہ واضح رہے۔ کہ ذیابیطس کی بیماری میں جو کیٹرکٹ ہوتا ہے وہ اکثر اخیر درجہ میں واقع ہوتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جسم کے اندر یہہ بیماری خوب اثر کر گئی ہے۔ جو کہ آنکھ پر یا تو فوراً یا متواتر اثر کرتی ہے اور جب آنکھ تک پونہچ جاتی ہے تو اُس کی ترقی بہت جلد ہوتی جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر ڈکسن صاحب فرماتے ہیں کہ جب مرض اس حالت کو پہونچ جاتی ہے تو ایک ہفتہ ہی میں دونوں آنکھیں بند ہو جاتی ہیں! اور یہہ موتیا بند سافٹ قسم کا ہوتا ہے۔ مگر بوڑہے آدمیوں میں باٹل کیٹریکٹ کی طرح سخت بھی ہو سکتا ہے۔
اس قسم کی بیماری جراحی دستکاری کے لایق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اُن کا زخم اچھا ہونے میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ کیٹریکٹ اُس حالت میں ہوتا ہے کہ جب صحت کے سب آثار برباد ہو جاتے ہیں اور علاوہ اس بیماری کے آنکھ کے پردوں میں خرابی آجاتی ہے جو کہ بالکل مانند برائیٹس ڈیزیز "ضعیفی کا موتیا بند" کے ہوتی ہے۔
اور بعض بیماروں کی آنکھ کے اندرونی پردے کے اندر جریان خون بھی واقع ہو سکتا ہے جسکے باعث پردہ اینٹھنے کی سوزش ہو جاتی ہے جب یہ سب علامات آنکھ میں نمودار ہوں تو ضروری ہے کہ پیشاب کا امتحان ذیابیطس شکری کے واسطے کریں۔
اور ڈاکٹر گاون کا خیال ہے کہ ان علامات کو خوراک کے کافی انتظام سے فائدہ ہو سکتا ہے جو پھر واقع نہیں ہوتیں۔

پنجم۔ البیومنوریا۔ یہہ بیماری اخیر میں اس مرض کے بہت سے بیماروں کو ہو جاتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب خون میں شکر زیادہ ہوتی ہے تو گُردے اُسکو خارج کرتے ہیں جسکے باعث گردن میں خراش پیدا ہو کر یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ باقی آئندہ

حکیم گیا چند از لاہور

خفقان

واضح ہو کہ اس بیماری میں دل اس شدت سے دھڑکتا ہے کہ بیمار کو اُس کی حرکت محسوس ہوتی ہے
اور ساتھ اسکے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دل اسکا نیچے کو گرا جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ
ضرور کوئی نہ کوئی تکلیف وہ خارجی دل کی اصلی حرکت انبساطی و انقباضی کو مانع ہے۔ جسکی وجہ
سے قلب اذیت پاکر اُس کے دفعیہ کے واسطے حرکۃ اختلاجی اور انقباضی کرتا ہے دل اکثر اُس وقت
زیادہ دھڑکتا ہے کہ جب مریض بستر خواب سے اُٹھتا ہے یاد رہے کہ اسباب اس بیماری
کے بہت سے ہیں چنانچہ خون کا زیادہ ہونا جس کے سبب سے قلب کے اوعیہ خون سے پُر ہیں
یہ بہت ہی بڑا سبب اس بیماری کا ہے ایسی حالت میں رگیں پھولی اور موٹی ہونگی اور اُن میں
تمدد بھی ہوگا۔ نبض بھی خون سے پُر اور قارورہ سرخ غرض جتنے علامات کثرت خون کے ہیں
جیسے ثقل بدن سستی۔ نبض کا سریع اور عظیم ہونا سب ہی موافق زیادتی خون کے پائے
جائیں گے پس اس صورت میں بائیں طرف کے باسلیق سے خون لینا چاہیئے۔ بعدازاں
قرص کافور قرص صندل کا استعمال کریں اور دن بھر میں پانچ چھ دفعہ دمٹے سے جو
زرد پانی علحدہ ہوتا ہے) تھوڑی تھوڑی مقدار میں پلادیں گوشت کا استعمال بالکل ہی
ترک کردیں۔ اگر ضرورت ہو تو دل کے مقام پر جوکیں لگادیں اور کبھی دل کی رگوں میں
مادہ سوداویہ کے جمع ہونے سے بھی یہ بیماری ہوجاتی ہے چونکہ روح قلبی کا تعلق دماغ
سے بہت ہے اسلیے دماغی علامات بھی ظاہر ہوں گے جیسے فساد۔ فکر۔ گھبراہٹ
وحشت۔ غم۔ وہم۔ رنج وغیرہ۔ کبھی کبھی مالیخولیا کے آثار بھی نمودار ہوجایا کرتے ہیں سودا
کے نکالنے کے واسطے یہ گولیاں بہت اچھی ہیں۔ افتیون۔ بسفائج۔ حجر لاجورد مغسول
غاریقون۔ ہلیلہ سیاہ۔ سقمونیا بھنی ہوئی ایلوہ قیقر سب کو پانی میں پیسکر بیر کی برابر گولیاں
بنالیویں اور دو تین روز تک درمیان میں ایک ایک دن کا وقفہ دیکر ہر رات کو ایک ایک

گولی کھالیا کریں اگر اس سے بھی نفع ظاہر نہ ہو تو مطبوخ افتیمون کا مسہل دیں یا ایارج
جالینوس یا لوغاذیا کا استعمال کریں مگر تاہم اس بات کا نہایت خیال رہے کہ یہ مادہ بہت
غلیظ اور عسر التحلیل ہے آٹھ دس روز تک اول منضجات جیسے ماء الاصول وغیرہ کا
استعمال کریں بعد کو مادہ کے نکالنے کی تدبیر کریں ماء الاصول کی ترکیب یہ ہے۔ مولفہ
اور کاسنی کی جڑ ملیٹھی بسفائج۔ گاوزبان۔ بادرنجبویہ ہلیلہ کابلی سب وزن میں برابر
ایک اچھوا طے ... چھٹانک ... سب کو جیسا انکو قند ... افتیمون ... اور ... چھوہارے ... رصد ...
کے وقت نرکبین ڈالکر استعمال کریں جب اچھی طرح مادہ پکجاوے تو وقت اشیاء
مذکورہ بالا کا مسہل دیں اور کبھی خون کا زیادہ کم کھانا یا کم کھانا یا بقولات وغیرہ کا استعمال کرنا بھی
سبب اس بیماری کا ہوتا ہے ایسی چیزوں سے کمی خون کی ہو کر بدن کے خون میں خرابی
آجاتی ہے اور قلب ضعیف ہوجاتا ہے یہاں تک کہ ادنیٰ شے سے ضرر پاکر اُس کے
دور کرنے کیواسطے حرکت اختلاجی اور انقباضی کرنے لگتا ہے اس صورت میں عمدہ عمدہ
غذائیں جیسے بیضۂ نیم برشت اور چوزۂ مرغ کا گوشت انگور سیب وغیرہ غرض جن چیزوں سے
کہ تقویت اور تفریح حاصل ہو اُنکا استعمال روزمرہ کرتے رہیں جبکہ خون زیادہ ہو
اور اُسکی کمی کے سبب جو خرابیاں ہیں وہ رفع ہوں اور کبھی معدہ میں صفراء حادہ زہریلہ کرائی زنگاری
یا بلغم زجاجی سرخ یا خراب و ردی غذا کے جمع ہونے اور بالمشارکۃ قلب میں ان چیزوں کی اثر جانے سے
بھی خفقان ہوسکتا ہے لہذا انہیں معدہ کا تنقیہ قے یا اسہال وغیرہ سے کرلیں بعدہ مقویات معدہ
اور مقویات قلب کا استعمال کریں جب شکم میں ریح بھر جاتی ہے اور اس سبب سے فم معدہ پر دل
کی دھڑکن معلوم ہوتی ہے تب یہ نسخہ مفید ہے **نسخہ** کمپاونڈ ٹنکچر آف کارڈیمم۔ کاربونیٹ آف میگنیشیا
انفیوزن آف روبرب ایک خوراک کرکے پلاویں یا صرف گرمی گو ریزیا ودڑ کا استعمال کریں کثرت ورزش
کمزوری۔ مسہلات کا بار بار لینا کثرت شراب خواری۔ تمباکو کا زیادہ استعمال کرنا بیخوابی۔ کثرت سے
مطالعہ یا مجامعت کرنا جلق وغیرہ بھی اسکے سبب واقع ہوتے ہیں زیادہ چاء کا استعمال کرنے سے بھی دل

متفرقات

التماس قابل توجہ ناظرین مجلہ طبیہ و اڈیٹر صاحب

معزز ناظرین! مجلہ طبیہ سال ۱۹۰۳ء سے بسرپرستی حضرت اُستادی ارسطوی زماں بقراط دوراں جناب حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب دام ظلہم جاری ہی اور جملہ رسالجات و اخبارات طبیہ سے رسالہ مجلہ طبیہ نہایت دلچسپ اور فصیح ہے۔ مضمون رسالہ ایک سے دوسرا بڑھکر ہوتا ہے۔ نامہ نگار رسالہ کے لایق عالم و فاضل حکماء ہیں۔ اور بہت بڑی خوش قسمتی رسالہ ہذا کی یہ ہے کہ اسکی ترمیم تنقیح ہمیشہ حضرت اُستادی حافظ صاحب موصوف خود فرماتے ہیں اور اپنے خادمان کو مشورہ نیک اور برابر امداد دیتے رہتے ہیں۔ رسالہ ہذا کے اڈیٹر ایک لایق اور مستند طبیب ہیں۔ اس سے زیادہ اب ہم کو کیا ضرورت ہے؟

(۲) مجلہ طبیہ جو خدمت ملک کی کرتا ہے وہ آپ پر بخوبی ظاہر ہے بقول شخصیکہ "عیاں راچہ بیاں" کا پورا مصداق ہے۔

(۳) ناظرین! ہم اس بات کو بغیر کہے کبھی نہیں رہینگے کہ مجلہ طبیہ نمبر ۱ ماہ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں جو مضمون حضرت اُستادی حافظ صاحب موصوف کی جانب سے (نامہ نگاروں کو شوق دلانے کے واسطے اور مضمون دلچسپ بنانے کے واسطے) درج ہوا ہے اگر نامہ نگار صاحبان فاضل حکماء جناب حافظ صاحب ممدوح کے خیال پاک کے طرف توجہ فرمائیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رسالہ ازحد مفید اور پُر اثر پبلک کی نگاہوں میں عزیز ہو جائے اور حالت موجودہ سے اسکی زیادہ قدر ہو

(۴) فقرۂ نمبر ۱۲ میں جناب اُستادی حافظ صاحب نے دواسازی کی نسبت جو رقم فرمایا ہے درحقیقت طب یونانی کو اسکی بہت بڑی ضرورت ہی۔ اور ہم اسکے بغیر بے دست و پا

بیٹھے ہیں۔ حکماء فرنگ نے دواسازی کی بابت کیسے کیسے رسالے تصنیف کیے ہیں
مجھے تعجب ہے کہ کیوں ہمارے فاضل حکماء اسوقت تک خاموش رہے۔ امید ہی کہ حضرت
حافظ صاحب موصوف کے خیال پاک کی طرف آپ ضرور توجہ فرمائیں گے
اگر نمبر ۲ اکی تکمیل کے واسطے جناب مولوی سید عبدالرزاق صاحب و مولوی عبدالرشید
صاحب لائق حکما و نیز مولوی حکیم سید ممتاز حسین صاحب دہلوی و مولوی حکیم
فرید احمد صاحب بھیکم پور و مولوی وحیدالحق صاحب ملازم بختیار پور و مولوی حکیم
جمیل الدین صاحب غازی پوری و مولوی حکیم ابوداؤد عبدالله صاحب وغیرہ
وغیرہ دیگر صاحبان دواسازی کے متعلق اگر قلم فرسائی فرمائیں تو بہت جلد چند رسالے
نہایت عمدہ تیار ہوکر شایع ہو سکتے ہیں۔ اور ہر ایک طبیب ان رسالوں سے ایک
کثیر المقدار فائدہ اٹھا سکتا ہے ۞

(۵) سب سے زیادہ ضرورت رسالۂ ہٰذا کی یہ ہی اور اس کی تکمیل لازم ہے کہ
رسالہ مجلۂ طبیہ جو اب ماہواری جاری ہوتا ہی کاش اگر مہینہ میں دو مرتبہ
شایع ہوا کرے تو نہایت مناسب ہوگا۔ رسالۂ ہٰذا کا سالانہ چندہ مع محصولڈاک
صرف دو روپیہ ہی جو بہت ہی قلیل رقم ہی کاش اگر بجاے دو روپیہ کے تین روپیہ
اسکا سالانہ چندہ ہو جائے اور مجملہ خریداران مجلۂ طبیہ دو دو خریدار جدید پیدا کریں
تو سکے ضروریات بخوبی رفع ہو سکتی ہیں۔ اور یہ کوئی امر دشوار اور گراں نہیں معلوم ہوتا
بجائے دو روپیہ کے تین روپیہ دینا کوئی بڑی بات نہیں اب ۲۰ ماہوار ہوتا ہی جب
۳۰ ماہوار ہو جائیگا۔ غالباً کوئی صاحب اس سے نا اتفاقی نہیں فرمائینگے!

(۶) میرے پاس اکثر احباب کے خطوط آئے کہ رسالہ مجلۂ طبیہ میں مضامین سلسلہ سے
شایع نہیں ہوتے۔ ناظرین! سلسلہ کے واسطے مشتاق باقی رہجاتے ہیں۔ جہاں تک
خیال کیا اور دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ مضمون کثرت سے آتے ہیں نمبروار درج ہوتے

ہیں اور بوجہ وقت پر نہ آنے اور دیر ہو جانے مضمون کے رسالہ میں شایع ہونے سے باقی رہجاتے ہیں جو دوسرے پرچۂ ماہ آیندہ میں درج کر دیے جاتے ہیں۔ اور بہت سے استفسار ایسے ہوتے ہیں کہ انکا جواب جلد شایع ہونا چاہیے کیونکہ مریض سخت عارضہ میں مبتلا ہی۔ جبتک جواب استفسار کا آوے یہاں یا تو مریض جاں بحق تسلیم ہوا یا کسی دوسرے عارضہ جدید میں مبتلا ہوگیا۔ اور ماہواری ہونے کی حالت میں بہت سی ضروری امور بھی شایع ہونے سے باقی رہجاتے ہیں۔ اگر مہینہ میں دو مرتبہ شایع ہوا کرے تو جواب استفسارات بھی جلد شایع ہوں اور کوئی مضمون بھی باقی نہ رہجایا کرے جلد مضمون شایع ہوتے رہیں سلسلہ بھی جاری رہے۔ اور کسیکو شکایت کا موقع بھی نہ ملے۔ ایک ماہ میں جملہ امور دریافت ہو سکتے ہیں اور حکما کو بھی امداد مل سکتی ہے۔

(۷) غالباً میری اس رای کو حضرت اُستادی جناب حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس و سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی و سرپرست مجلۂ طبیہ پسند فرمائیں گے۔ اور معزز ناظرین اور پیارے نامہ نگار بھی اپنی اپنی بیش بہا رای تحریر فرماکر اڈیٹر صاحب مجلۂ طبیہ کو مطلع فرمادینگے۔

(۸) جناب اڈیٹر صاحب۔ دو خریدار مجلۂ طبیہ کے مستقل میں نے علاوہ سابق خریداروں کے تیار کیے ہیں آپ مہربانی فرماکر اُن کے نام درج رجسٹر فرمائیے اور مجلۂ طبیہ بذریعہ ویلیو اُن کے نام ارسال فرمائیے۔

جناب منشی شیخ تجمل حسین صاحب چودھری صدر بازار چھاونی ملتان

جناب ڈاکٹر محمد رمضان خاں صاحب دنداں ساز چھاونی ملتان صدر بازار متصل چودھرٹ۔

ان کے علاوہ اور بھی خریدار پیدا کرکے اطلاع دونگا۔

(۹) معزز ناظرین و اڈیٹر صاحب مجلۂ طبیہ سے باادب عرض ہی کہ میری اس رای ناقص کو ضرور قبول فرماکر مضمون بالا پر غور کرکے اسکی بہبودی پر خاص توجہ مبذول فرمائیے

اور مجلہ طبیہ کو پندرہ روزہ بنانے کی کوشش کرینگے۔ خداوند کریم ہمارے معاونین و نامہ نگاران مجلہ طبیہ و شایقین کو صحیح و سالم و تندرست رکھے اور ہماری سرپرست و استادی حافظ صاحب موصوف کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قایم و برقرار اور ہم کو اُن کے سایہ عاطفت میں رکھے

دو دل یکشود بشکند کوہ را پراگندگی آرد انبوہ را

خاکسار خادم الاطباء حکیم سید محمد مصطفٰے حسن رضوی۔ چھاونی ملتان

استفسارات

استفسار نمبر ا

(۱) مریضہ جسکی عمر ۱۱ سال ہو تقریبا ایک سال سے بخار میں مبتلا ہے۔ اس سال بھر کے اندر بہت علاج ہوے دافع تپ ادویہ یونانی شاید کوئی بچ گئی ہو۔ تمام مشہور مفرد و مرکب دواؤں کا استعمال ہوچکا۔ بعض بعض ڈاکٹری اور ویدک دوا بھی ہوئی مگر کچھ افاقہ نہیں مریضہ کی موجودہ حالت یہ ہے کہ اب بالکل صاحب فراش ہو رہی ہے پہلے پیر سرد ہوتے ہیں پھر شدت سے بخار آتا ہے یہ حالت روز ایکبار رات کو اور ایک بار دن میں ہوتی ہے۔ اور بشدت لرزہ آتا ہے اُسوقت العطش العطش پکارتی ہے اور تپ کا وہ زور کہ بیان سے باہر ہے۔ یہاں کے طبیب اُس کی تشخیص میں مختلف ہیں کوئی تپ محرقہ تبلاتا ہے کوئی حمی بلغمی نائبہ کہتا ہے کوئی تپ صفراوی کہتا ہے بعض نے تپ لازم قرار دیکر مسہل بھی دیے کوئی لثقہ کہتا ہے کوئی شطر الغب اور لطف یہ کہ ہر ایک نے اپنی تجویز کے مطابق ادویہ استعمال کیں۔ کوئی نسخہ یا تدبیر مندرجہ مجلہ طبیہ بھی باقی نہیں رہا جسکا استعمال نہ کیا گیا ہو

(۲) ایک مریض کثرت جلق و صحبت کرکے اُن تمام نتائج کو حاصل کرچکا جو لازم تھے اور بعد مباشرت پانی پی پی لیتا تھا بعد جلق سرد پانی سے عضو کو دھوڈالتا تھا اب سیلان منی و قبض شدید و نسیان و ضعف دماغ

وخواب ہائے پریشان وغیرہ میں مبتلا ہے ÷

(۳) سیلان رحم کی مجرب دوا چاہیئے ÷

استفسار نمبر ۲

میرے ایک دوست کثیرالاولاد ہیں اور غریب۔ ہر سال اُن کی اہلیہ کے ہر سال بچہ پیدا ہوتا ہے قیام حمل سے وضع حمل تک اکثر سخت سخت امراض مثل قَے۔ ورم۔ دردِ پسلی اور اسہال وغیرہ وغیرہ عارض رہتی ہیں۔ وضع حمل اور دیگر تکالیف سے از سر نو زندگی ہوتی ہے اسی ضعف میں بچہ کو دودھ پلانا مزید ضعف کا باعث ہوتا ہے پھر ثانیاً حمل قایم ہو جاتا ہے۔ غرض اسطرح سلسلہ تکالیف وضعف کا ہمیشہ قایم رہتا ہے۔ مریضہ کی زندگی معرض خطر میں ہے۔ زوج و زوجہ ہر دو پریشان ہیں۔ اُن کی حالت زار کا میں اظہار کر کے بخدمت اطبائے نامدار لوجہ اللہ سفارش کرتا ہوں کہ کوئی مجرب نسخہ داخلی یا خارجی عقیمہ کرنے کا جو بلا تکلف وتکلیف ہو اور ایام ماہواری حیض کو بھی بند نہ کرے درج مجلۂ طبیہ فرما کر مریضہ کی جان معرض خطر سے بچاویں عمر مریضہ ۲۸ سال ہے۔ لاغر اندام ضعیف الجسہ ہے۔ مریضہ کو اکثر اختلاج قلب اور بواسیر خونی کی شکایت بھی رہا کرتی ہے

خادم الاطباء عبدالحفیظ خاں طبیب

استفسار نمبر ۳

میرا ایک دوست جسکی قریباً ۲۶ یا ۲۷ سال کی ہوگی کہ اُسکو ایام طفولیت ۱۶ یا ۱۷ برس کی عمر میں کیا عادت پڑ گئی کہ اپنی دونوں رانوں کے درمیان میں عضو تناسل کو ہاتھ سے پکڑ کر رانوں ہی میں اپنا مطلب پورا کر لیا کرتا تھا۔ اسیطرح گاہے ماہے کرتا رہا جب ۲۱ یا ۲۲ سال کی عمر میں شادی ہوئی تو اب پورا پورا قابو نہیں پا سکتا۔ انتشار ہوتا ہے تو کامل نہیں۔ انتشار ہوا اور جھٹ پٹ شروع ہوتے ہی جماع کر لیا تو فبہا ورنہ انتشار جاتا رہتا ہے۔ قضیب کے اوپر کیطرف بائیں جانب ایک موٹی سی رگ ہویدا ہے۔ عضو انتشار میں بالکل سیدھا نہیں ہوتا بلکہ کسیقدر کجی بھی ہے۔ کبھی کبھی جریان

بھی ہو جاتا ہے۔ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے عارضہ سوزاک بھی ہو گیا ہے۔ مریض مضبوط اور تن و توش والا ہے۔ مریض کی حالت قابل رحم ہے۔ ابھی نوجوان ہے۔ لایق حکماء کی خدمت میں اپیل ہے کہ کوئی نسخہ مجرب تجویز فرما کر بذریعہ مجلہ طبیہ مطلع فرمائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔ ایک خیر خواہ

استفسار نمبر ۴

ایک آدمی کو عرصہ تین سال کا ہوا ہے عارضہ زکام و نزلہ کے باعث دمہ کا عارضہ ہو گیا تھا مگر علاج کرنے سے مرض جاتا رہا۔ اور اب بعض بعض عوارضات باقی رہ گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ مزاج بلغمی ہے بادانگیز اشیاء تمام مضر ہیں۔ جو اشیاء مقوی معدہ اور قبض کشا ہیں موافق طبیعت ہیں برعکس مخالف ہیں۔ اور ضعف دماغ مع نسیان و ضعف قوت متفکرہ ضعف باہ و سرعت انزال و قلت منی و کسل بدن لاحق ہیں۔ کوئی صاحب ناظرین با تمکین میں سے خصوصاً عالیجناب فیض مآب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی کی توجہ سے علاج کا خواہاں ہے۔ کوئی ایسا نسخہ مجرب مفرد یا مرکب مطلوب ہے جو تمام امراض مذکورہ کا استیصال کر دے۔ نہایت ادب سے التماس ہے کہ بذریعہ رسالہ ہذا جواب سے مشکور فرمایا جاوے۔ یکے از خریداران مجلہ طبیہ

استفسار نمبر ۵

ایک مریضہ عرصہ تقریباً پانچ سال سے بعارضہ کلانی شکم مبتلا ہے۔ ایک طبیب صاحب نے مرض "رجا" تجویز فرما کر علاج کیا۔ پھر دوسرے صاحب نے مرض بادگولہ خیال کر کے علاج کیا لیکن دونوں سے کچھ نفع نہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے جراحی دستکاری سے علاج کیا۔ سوائے تکلیف کے کوئی فائدہ متصور نہیں ہوا۔ ایک طبیب صاحب سرطان الرحم تجویز کر کے مدت سے اسکا علاج کر رہے ہیں۔ چونکہ مریضہ صفراوی المزاج ہے اس لیے گرم اشیاء سخت مضر ہیں اس مدت میں مریضہ کو عوارض مراق اور علت دخانی کی بھی لاحق ہو گئے ہیں اور اکثر خفقان

اور کبھی کبھی غشی تک بھی نوبت پہنچتی ہے - اسکے علاوہ بواسیر خونی بھی مدت سے ہے - سوای کلانی شکم کے اور کوئی علامت سرطان الرحم کی نہیں - جریان طمث بدستور ہی باوجود صفرادیت مزاج کے سرطان اب تک متقرح بھی نہیں ہوا - ماء الجبن کا استعمال کرایا گیا پہلے تو نفع محسوس ہوا - پھر قضیہ بالعکس ہوگیا - روغن بادام بقدر ڈھائی - یا تین تولہ کے رات دن میں مدت سے کھایا جاتا ہے - مریضہ اس کی عادی ہوگئی ہے - اگر کسی روز نہ کھایا جاوے تو مریضہ کو وہم نقصان کا ہوتا ہے عرق بید مشک و مفرحات باردہ ہر روز بلا ناغہ بکثرت استعمال کیے جاتے ہیں جن سے قدرے تسکین ہوتی ہے - بخدمت جملہ اطباء ناظرین رسالہ ہذا التماس ہی کہ حسبتہً للہ جواب باصواب و تدابیر ناجبہ سے بذریعہ مجلۂ طبیہ مطلع فرماکر مشکور فرمائیں - فقط

خاکسار حکیم شیخ احمد طبیب میونسپلٹی راولپنڈی

استفسار نمبر ۲

میرے مکرم سید شاہ عالم جو بڑے متقی و پرہیزگار شخص ہیں بعمر ۳۰ سال ریاحی بواسیر سے بہت سخت تکلیف کے متحمل ہوئے - اکثر حکماء کی رائے سے مسے کٹوائے گئے جس میں سخت تکلیف ہوئی اس درمیان میں کسی درویش نے خاک بمقدار سات چاول دیکر ہدایت کی کہ ایک چاول خاک ہمراہ خمیرۂ گاوزبان استعمال کی جائے چنانچہ دوران استعمال خاک میں ہی سر و منہ و پیٹھ و سینہ میں خارش پیدا ہوکر اور کھال پھولکر بقدر سرخ دانے پیدا ہوے کہ تل بھر جگہہ اعضای مذکورہ میں باقی نہیں رہی - چند روز کے بعد دانے پک کر پھوٹ گئے کئی سال تک یہی حالت رہی کہ دانے نکلے اور پھوٹے - لیکن اب کئی سال سے از ماہ بیساکھ تا ماہ کنوار یہ حالت رہتی ہی باقی ایام میں کچھ تخفیف رہتی ہی - علاج ڈاکٹری سارساپریلا و جس قدر مصفیات و دافع حدت خون دوائیں ہیں کل یکے بادیگرے استعمال کی گئیں - یونانی دواوں میں عرق مصفی خون پی لیا گیا - کوئی جز مصفیات کا طبیبوں نے بتبدیل نسخہ باقی نہیں رکھا - عشبہ - چوبچینی

ماء الجبن بہر طریقہ استعمال کرایا گیا۔ خاک سے نکالنے کی تدبیریں یعنی دوائیں تمام جسم پر لگائیں اور [illegible] ذروئی وغیرہ کھلائی گئیں۔ [illegible] چار پانچ بار فصد کھلوائی گئی لیکن کسی قسم کا [illegible] مرض [illegible] نہیں [illegible] دوا کا استعمال ہر روز رہتا ہے۔

اب حالت یہ ہے کہ چہرہ و سینہ کی کھال [illegible] ہوتی ہے ورم ہوتا ہے۔ بعد اس کے خشک دانے پیدا ہو کر ان میں [illegible] داڑھی و مونچھ کے بال جہاں کچھ بڑھے اور [illegible] لگے خارش پیدا ہوئی اور [illegible] اس سبب سے بیچارے داڑھی و مونچھ [illegible] نہیں رکھ سکتے سخت مصیبت اور تکلیف [illegible]۔ لہٰذا جن صاحب کے نسخہ سے [illegible] کو صحت بخشیں گے ان کو ثواب عظیم ہوگا اور [illegible] رسالہ مجلہ طبیہ کے سال [illegible] کو [illegible] ہیں جو اسکا شوق رکھتے ہیں اور خرید نہیں سکتے۔

یکے از خریداران مجلہ طبیہ از کانپور

استفسار نمبر

(۱) ہندوستان [illegible] کا مرتبہ [illegible] جو بالکل بے ریشہ اور بہت نفیس ہوتا ہے مہربانی فرما کر اسکی مفصل ترکیب سے مطلع فرمائیں۔

(۲) سرعت انزال اور رقت منی کا کوئی ایسا نسخہ جو سریع الاثر ہو مطلوب ہے۔

(۳) ہمارے ہاں ایک سادھو صاحب تشریف لائے تھے۔ جن کے پاس ایک دوائی ایسی تھی کہ تنکے کو لگا کے پیسہ کی کھانڈ میں اچھی طرح ملتے تھے۔ حتیٰ کہ کھانڈ کی رنگت سیاہ ہو جاتی تھی۔ پھر جس کو وہ کھلاتے۔ بچیس تیس باقراغت دست آجاتے تھے۔ کسی قسم کی تکلیف وغیرہ نہیں ہوتی۔ مہربانی فرما کر کوئی صاحب ایسا ہی جلاب کا نسخہ جسکی خوراک رتی ماشہ تک ہو اور جس کے استعمال سے بالکل تکلیف نہ ہو تحریر فرمائیں۔ فقط

راقم یکے از خریداران مجلہ طبیہ از فیروزپور

مقاصد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) میں اشاعت کرنی

۲ ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہونچانا +

۳ مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ طبیبوں کے حالات درج کرنے +

۴ مدرسۂ طبیہ کی خدمت کرنی +

۵ جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے +

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

۱ یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسۂ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے

۲ اِس کی سالانہ قیمت عام شایقین سے دو روپیہ (عگ) ہے +

۳ نمونہ کا پرچہ چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا +

۴ دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے تو اُن کو تین آنے پر دیا جائے گا ہ

۵ جملہ خط و کتابت اِس پتہ سے ہونی چاہیے - دہلی - گلی قاسم جان - دفتر مدرسۂ طبیہ دہلی +

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتمان مجلہ طبیہ

اڈیٹر

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حویلی اعظم خان

رجسٹر نمبر ایل ۳۱۴

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ۸ یکم اگست ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبرین

مدرسہ طبیہ دہلی کی امداد مین صاحبان ذیل نے ایک رقم معقول سے اعانت فرمائی جن کا شکریہ ہم خلوص کے ساتھہ درج مجلہ طبیہ کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ اسیطرح تمام ہیخواہان مدرسہ اور علی الخصوص اطباے سندیافتگان مدرسہ طبیہ اس کی بہبودی مین خاص توجہ کے ساتھہ ہمدردی کرین گے۔ مینیجر صاحب پرنس تہیٹر کمپنی ما عـــہ۔ جناب سید محمد یامین صاحب دیوان ریاست مالیر کوٹلہ عـــہ

عالی جناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی دو ہفتہ کے واسطے ریاست رتلام ۲۲ر جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو تشریف لے گئے اللہ تعالی مع الخیر واپس لاوے جناب حکیم احمد سعید خان صاحب جائنٹ سکرٹری انچارج سکرٹری تا واپسی عالی جناب حکیم صاحب موصوف مقرر ہوے۔

مطب کا چارج جناب حکیم محمد احمد خان صاحب خلف الصدق حاذق الملک مرحوم کے سپرد ہوا جو نہایت حذاقت اور متانت کے ساتھہ اپنے فرائض منصبی کو ادا کر رہے ہین

دوا خانہ فیض عام

جس دوا خانہ کی نسبت پہلی اشاعت مین تذکرہ کیا گیا تھا الحمد للہ کہ وہ یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی لیمٹیڈ دہلی کی شاخ بطور کمیشن ایجنسی قایم ہوکر دوا خانہ فیض عام کے نام سے سنبھل ضلع مراد آباد مین باہتمام شیخ فیض الحسن صاحب رئیس و زیر نگرانی حکیم سید رضا حسین صاحب سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی جولائی سنہ ۱۹۰۶ سے جاری ہوگیا۔ دوا خانہ مذکور مین کل ادویات مرکبہ مذکور میڈیسنز کمپنی دہلی کی طیار شدہ ہین جن کی بابت مہتمم دوا خانہ کے پاس منیجنگ ڈائرکٹر صاحب و منیجر صاحب کمپنی کا مصدقہ سارٹیفکٹ موجود ہے۔ میڈیسنز کمپنی کی جانب سے دوا خانہ کی جانچ و پرتال وقتاً فوقتاً ہوا کریگی اور ادویات حسب نرخ مندرجہ فہرست کمپنی مذکور کے فروخت ہوا کرین گی ٭

اطلاع

جن اصحاب کے پاس کوئی طبی رسالہ یا کتاب عام فہم اُردو زبان مین قابل اشاعت موجود ہو تو ہم اُس کو بشرط پسندیدگی اپنے مصارف سے طبع کرا کر شائع کر سکتے ہین اور مصنف یا یا مالک کتاب کو مناسب معاوضہ دے سکتے ہین جو بذریعہ تحریر طے ہو سکتا ہے۔

دار الشفا

یہ طبی رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۱۵ تاریخ کو الہ آباد سے نہایت عمدگی کے ساتھ چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ اس مین اکثر طبی مضامین۔ مختلف امراض کے لیے مفید نسخے۔ استفسارات متعلق امراض کے جوابات۔ صنعت و حرفت کے متعلق دلچسپ معلومات۔ مسمریزم کی بعض تراکیب نہایت متانت سے درج کی جاتی ہین۔ ضخامت ۲۴ صفحے تقطیع ۲۰×۲۶ اور قیمت (عہ) سالانہ ہے۔ پتہ یہ ہے۔ الہ آباد۔ منیجر صاحب اخبار دار الشفا

الکمال

یہ ماہواری رسالہ ہر انگریزی مہینے کے آخری ہفتہ مین ریاست جے پور سے (باہتمام منشی رضی الدکا صاحب جوش) بہ نگرانی حکیم سید واحد علی خان صاحب شائع ہوتا ہی اس کے اعلی مقاصد (علوم و فنون قدیمہ و جدیدہ مین محاکمہ - اصلاح تمدن - تہذیب اخلاق - ترقی علم طب وغیرہ) ضروری امور ہین - ضخامت ۴۴ صفحے - تقطیع ۱۸ - ۲۲ اور قیمت عام خریداران سے ۶ سالانہ ہے -

تعمیل کی شکایت معاف۔ پتہ صاف لفظون مین اور ریلوے اسٹیشن کا نام جو سب سے قریب تر ہو تحریر فرمائین خط و کتابت بنام سکرٹری صاحب یا منیجر کارخانہ ہونی چاہیئے

المشتہر منیجر

طبی چندہ کی تحریک

ہمارے مہربان حکیم فرید احمد صاحب عباسی طبیب ریاست بہیکم پور نے ترقی طب یونانی کے لیے ایک نہایت مفید تدبیر نکال کر یونانی اطبا کو اس طرف توجہ دلائی ہے جسے ہم شکریہ کے ساتھہ درج ذیل کرکے حامیان طب یونانی بالخصوص اطبار گرامی کی خدمت مین پیش کرتے ہین۔ اگر اطبائ عالی ہمت اور پبلک نے اپنے قدیمی محسن (طب قدیم) کی طرف کچھہ بہی التفات فرمایا تو کیا عجب ہے کہ طب یونانی کی قسمت کا ستارا پہر اوج اولی پر چمکنے لگے۔

ایڈیٹر

عالیجناب حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب کی کوشش طب یونانی کو ہر پہلو سے ترقی دینے مین حضرت حاذق الملک مرحوم مغفور سے کچھہ کم نہین ہے۔ اول مدرسہ طبیہ کے قیام اور اس کے ترقی دینے مین دوسرے طبی کانفرنس کے واسطے کوشش کرنا۔ تیسرے دائیون کی تعلیم کی بنیاد ڈالنی۔ یہ تینون کام نہایت مہتم بالشان اور ہر ایک کام ایک دوسرے سے زیادہ ضروری ہی مگر افسوس یہ ہے کہ سرمایہ نہین اس کے واسطے ضرورت ہی کہ تمام ملک سے چندہ ہو۔ میرے خیال مین اگر عام اطبا ادہر متوجہ ہون تو بہت آسانی سے بہت جلد اتنا سرمایہ جمع ہو سکتا ہے کہ کام شروع ہو جاوے اور فی الجملہ سامان درست ہو جاوے پس مین اول دیگر اطبار نامدار کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ اپنی فیس کے ساتھہ مریضون سے اس ضروری کام کے واسطے چار آنے چندہ کے لے

لیا کریں اور جو اطبا کہ مدرسہ طبیہ سے اور حضرت حاذق الملک مرحوم سے تعلق رکھتے اون کا تو فرض ہے کہ ایسا کریں اس صورت میں بہت آسانی سے فراہمی چندہ مین مدد ملے گی اگرچہ یونانی اطبا کا فیس لینا ایسا نہین ہی جیسا ڈاکٹرون کا ہے مگر بہ نسبت پہلے زمانہ کے اب یونانی اطبا بہی ڈاکٹرون کے طریقہ اختیار کرتے جاتے ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ میرے ہم پیشہ بہائی اس میری تحریک پر غور فرما کر کام شروع کر دین گے پس جو لوگ ایسا کرنا چاہین وہ عالیجناب حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب کے یہان سے رسید بہیان منگوا لین اور فراہمی چندہ مین بے انتہا کوشش کرین ورنہ یاد رکہین کہ یونانی طب ہرگز ترقی نہین کر سکتی اور نہ یونانی اطبا ڈاکٹرون کے مقابلہ مین اعلی پیمانہ پر پہونچ سکتے ہین۔

مدرسہ طبیہ تو بفضل ایزدی چل ہی رہا ہے مگر طبی کانفرنس کی حد درجہ ضرورت ہی اس کی غرض یہ ہی کہ سال بہر مین یونانی اطبا ایک جگہہ جمع ہوا کرین اور طب یونانی کی اصلاح کے متعلق تدابیر سوچین اور جو مفید طریقے خیال مین آئین وہ پیش کرین۔ ہر قسم کی ادویات پیش ہوا کرین تا کہ نئی نئی تحقیقاتون سے ہر طبیب ماہر ہو جاوے۔ ہندوستانی دائیون کی تعلیم کی بہی سخت ضرورت ہے ہزارون جانین ان کی ناواقفیت اور بے ترکیبیون سے جاتی ہین اور اگر بچ بہی جاتی ہین تو ساری عمر سسکتی ہی رہتی ہین۔ پس یہ تینون کام نہایت درجہ ضروری ہین مین امید کرتا ہون کہ آپ حضرات اس مین جان و دل سے کوشش کرین گے اور تمام ملک کو مشکور فرمائین گے

(خاکسار فرید احمد عفی عنہ از بہیکم پور)

افسوس ہی کہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء کو مسمی نذیر احمد ساکن غازیپور طالب علم مدرسہ طبیہ دہلی ایک ہفتہ تک بعارضہ تپ موتی جہرہ علیل رہکر اس جہان فانی سے انتقال کیا انتقال سے پہلے ایک دن پہلے اس کے وطن کو تار بہی دیئے گئے لیکن وہان سے کوئی جواب نہیں آیا مدرسہ طبیہ کے طلبا اور اسٹاف نے نہایت ہمدردی کے ساتھ اسکی تیمارداری اور تجہیز و تکفین میں شرکت کی اور بوجہ تعزیت مدرسہ طبیہ بند رہا (ایڈیٹر)

مضامین عام

بدن کی ساخت

(نمبر ۳) (گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۴) **پیشاب کی بو** پیشاب کے اوصاف ہفتگانہ مین سے چوتھا نمبر اس کی بو کا ہے۔ کیونکہ جب پیشاب کا قوام اور اس کی مقدار اعتدالی حالت پر ہون اور اس مین تمام بدنی فضلات (جن کا پیشاب مین مخلوط ہونا طبیعتاً ضروری ہی) معمولی طور پر مل کر برابر خارج ہوتے رہین تو اس مین ایک خاص قسم کی خفیف سی بو بھی ضرور آیا کرتی ہے۔ پیشاب مین تھوڑی بہت بو ہونا اس لیے لازمی ہے کہ وہ اکثر فضلات بدنیہ کا مجموعہ ہوتا ہے اور فضلات مین حرارت غریبہ کا تصرف ہونا ضروری ہے اور حرارت غریبہ کا تصرف تعفین وتحلیل اجزا کے ساتھ ہوتا ہے اور فضلات کی عفونت موجب پیدا ہونے بو کا بالبداہتہ ہے۔ یہی وجہ ہی کہ حالت تندرستی کے پیشاب مین بھی تھوڑی سی بو ضرور ہوتی ہے۔ اور یہ بو کا کم ہونا اس لیے ہوتا ہی کہ بحالت تندرستی پیشاب کے اندر بو پیدا کرنے والے فضلات کی مقدار بہ نسبت مائیت کے بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن بعض امراض کی حالت مین جب کہ پیشاب کے اجزا مین معمولی مقدار سے تفاوت ہو جاتا ہے تو اُس وقت پیشاب کی بو مین بھی (مثل رنگ اور قوام کے) ضرور تغیر واقع ہوتا ہے جیسا کہ (۱) پیشاب مین بالکل بو نہ ہونا (۲) معمول سے بہت کم ہونا (۳) معمول سے بہت زیادہ اور تیز ہونا۔ (۴) نہایت متعفن بدبو ہونا (۵) میٹھی بو ہونا (۶) ترش بو ہونا (۷) کسی دوسری

قسم کی بُو ہونا اَب ہم اِن تمام تغیرآت کو جداگانہ تفصیل کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں۔

(۱) بالکل بُو نہ ہونا۔ جسوقت پیشاب میں خالص مائیت کی اسقدر کثرت ہوجائے کہ حرارت غریبہ اس میں معمولی بُو پیدا کرنے سے قاصر ہے تو اس وقت پیشاب میں بالکل بُو نہیں ہوتی اور اسکا قوام نہایت رقیق۔ مقدار بہت زیادہ۔ وزن مخصوص بہت کم اور رنگ نہایت ہلکا یا بالکل سفید ہوتا ہے۔ جیساکہ مرطوب اشیا (مثل تربوز۔ خربوزہ۔ چھاچھ۔ دودھ کی لسی وغیرہ) کی کثرت استعمال سے۔ یا ضعف گردہ۔ سردی گردہ۔ ضعف مثانہ۔ ابتدا ذیابیطس وغیرہ امراض میں ہوتا ہے۔ اسی طرح جب کہ بدن کے فضلات متعفنہ جو معمولی طور پر پیشاب کے ساتھ بدن سے خارج ہوا کرتے ہیں کسی سبب سے وہ پیشاب میں مخلوط ہوکر خارج نہ ہوسکیں تو اسوقت بھی پیشاب میں بُو نہیں ہوتی لیکن ایسی حالت میں اِسکی مقدار کم ہوجاتی ہے۔ جیساکہ مجاری بول میں سُدے پڑجانے کی حالت میں یا ضعف قوتِ دافعہ کی صورت میں ہوتا ہے

(۲) بُو بہت کم ہونا اسکے بھی وہی اسباب سمجھنے چاہئیں جو اُوپر بیان کیے گئے۔ لیکن جسوقت اسباب مذکورہ بالا زیادہ قوی نہ ہوں تو پیشاب بالکل عدیم الرائحہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اِس میں معمولی حالت سے کسی قدر کم بُو ہوتی ہے۔ کیونکہ اسباب ضعیفہ کا اثر ایسا قوی نہیں ہوتا جس سے پیشاب میں بالکل بُو پیدا نہ ہوسکے۔

(۳) معمول سے زیادہ اور تیز بُو ہونا۔ پیشاب میں فضلات متعفنہ کی کثرت ہونا یا اسکی مائیت کا معمولی مقدار سے کم ہونا۔ بدن میں حرارت غریبہ کا غالب ہونا کسی قسم کا وبائی فساد بدن کے اندر پھیل جانا۔ آلات بول میں متعفن زخم اور بول میں اُن کا متعفن مواد مخلوط ہونا جیساکہ اکثر خلطی بخاروں میں ہوتا ہے خصوصاً جبکہ متعفن رطوبات اور فاسد مواد اسمیں مخلوط ہوکر بدن سے خارج ہونے لگیں۔

(۴) نہایت متعفن بدبو ہونا۔ جبکہ بدنی حرارت غریزیہ (اصلی حرارت) نہایت ضعیف ہوجائے اور حرارت غریبہ متعفنہ کا بدن میں بہت غلبہ ہو۔ یا کسی قسم کا وبائی فساد عام بدن کے اندر

سرایت کر جائے۔ یا آلات بول میں متعفن زخم موجود ہوں اور بول میں اُن کا متعفن مواد مخلوط ہوکر خارج ہونے لگے۔ تو ایسی حالت میں پیشاب اسقدر شدید متعفن ہوتا ہے کہ خود بیمار اور اُسکے خبرگیران اشخاص کے دماغوں کو اس سے سخت اذیت پہنچتی ہے جسکا برداشت کرنا دشوار ہوتا ہے۔

(۵) میٹھی بو ہونا۔ مرض ذیابیطس میں خصوصًا اسکے آخری زمانے میں پیشاب کی بو میٹھی چیز کی سی ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اسمیں بہت زیادہ حصہ شیرینی کا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے پیشاب پر مکھیاں اور چیونٹیاں بکثرت آکر جمع ہوجاتی ہیں۔ اسکے علاوہ جب پیشاب میں کسی قدر کیلوسی اجزا یا تھوڑا سا بلغم شیریں ملکر آنے لگتا ہے تو اُسوقت بھی پیشاب میں خفیف میٹھی بو آنے لگتی ہے۔ جیساکہ ضعف ہضم کی بعض صورتوں میں دیکھا جاتا ہے۔

(۶) ترش بو ہونا۔ جبکہ پیشاب میں بلغم حامض (ترش) یا کسی دوسری قسم کے تیزابی ترش اجزا شامل ہوکر آنے لگتے ہیں تو اُسوقت پیشاب کی بُو اور اُسکا مزہ ترش ہوجاتا ہے۔ جیساکہ اکثر ضعف ہضم کبدی یا سردی مثانہ یا گردوں میں سردی پیدا ہوجانے کے وقت دیکھا جاتا ہے خصوصًا جبکہ پیشاب میں کوئی دوسرا فاسد یا ردی الکیفیت مادہ موجود ہو۔

(۷) کسی دوسری قسم کی غیر معمولی بُو ہونا۔ ڈاکٹروں کا قول ہے کہ بہت سے عصبی امراض میں پیشاب میں ایک خاص قسم کی خوش بُو آیا کرتی ہے۔ جسکا سبب ابھی تک ثابت نہیں ہوا۔ اسی طرح جب حرام مغز (نخاع) میں صدمہ پہنچتا ہے۔ تو پیشاب میں بُو امونیا (نوسادر اور چونہ کا مرکب ہے) کی سی آیا کرتی ہے اسکے علاوہ جب پیشاب میں کوئی غیر معمولی چیز مخلوط ہوکر خارج ہونے لگے تو اُس مخلوط ہونے والی چیز کے موافق پیشاب کی بُو میں بھی تغیر ہوجاتا ہے۔ جیساکہ اگر پیشاب میں چربی مخلوط ہوکر آنے لگے تو اُسکی بو علیحدہ ہوگی۔ اور اگر دودھ مخلوط ہو تو اور قسم کی بو ہوگی۔ اور خون کے اختلاط سے بُو اسی کی سی ہوتی ہے۔ اور البیومن کی آمیزش سے دوسری طرح کی بُو آتی ہے۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اگر ان اشیاء مختلطہ کی مقدار پیشاب میں زیادہ

ترجمہ عیون الانبار فی طبقات الاطبار

نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس بے نیاز پروردگار کے لیے زیبا ہے جو قوتون کا پھیلانے والا ۔ بوسیدہ ہڈیون کا زندہ کرنے والا ۔ روحون کا خالق اور بیماریون کا دُور کرنے والا ہے ۔ اپنے فضل و کرم سے وسیع اور کثیر نعمتون کا وعدہ کرتا ہے اور نافرمانون کو دردناک عذاب اور بُرے انجام سے ڈراتا ہے ۔ اپنی اعلی صناعی سے مخلوقات کو عدم سے عرصۂ وجود مین لاتا ہے ۔ اور کمال صنعت و حکمت سے مرضون اور اُن کی دواؤن کو پیدا کرتا ہے ۔ مین اپنے اصلی فرائض پورے کرنے کے لیے بہ خلوص دل شہادت دیتا ہون کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہین اور یہ وہ شہادت ہے جو مجھے لغزشون اور ندامتون کی آفات سے نجات دے گی ۔ اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہون کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور پیغمبر ہین جو کلمات جامع دے کے مبعوث ہوے اور تمام عرب و عجم (بلکہ تمام دنیا) کی ہدایت کے لیے رسول بنائے گئے جن کے نور نبوت کی شعاعون نے سخت سے سخت تاریکیون کو روشن کر دیا ۔ جن کے معجزہ کی تلوار نے سرکشون اور ظالمون کو مٹا دیا اور جن کی نبوت کے قطعی الدلالۃ ہونے نے شرک کے مرض کو فنا کر دیا ۔ جب تک بجلیان چمکتی ہین اور ابر برستا ہے اُن پر اور ان کی اولاد پر جو صاحب کرم ہین اور اصحاب پر جنھون نے اُن کی شریعت کو اپنا مقصد قرار دیا اور ان کی ازواج مطہرات پر جو امہات مومنین ہین اور ہر گناہ کی آلودگی سے پاک اور صاحب شرف و کرم ہین ہمیشہ خدا کی رحمت نازل ہوتی رہے ۔

حمد و صلوۃ کے بعد واضح ہو چونکہ فن طب تمام علوم و فنون سے اشرف اور بہ نسبت

تمام دیگر سرمایون کے زیادہ پُر نفع ہے اور اس کی فضیلت کے اثبات مین کتب سماوی و احکام شرعی بہی وارد ہوئے ہین۔ اور ان مین علم الابدان کو علم الادیان کا ہم رتبہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ نیز حکمار کا مقولہ ہے کہ ہستی کا اصل مدعا دو چیزین ہین۔ نیکی اور لذت اور یہ دونون چیزین اسی وقت میسر آسکتی ہین جب صحت موجود ہو اس لیے کہ وہ لذتین جو اس دنیا مین حاصل کی جا سکتی ہین اور وہ نیکیان جو دار الآخرۃ مین متوقع ہین اون کا اکتساب اُس وقت تک غیر ممکن ہے جب تک صحت دوام اور اعضا مین قوت تام نہ پائی جائے۔ اور یہ امور فن طب ہی کی بدولت حصول پذیر ہوتے ہین۔ اس لیے کہ وہ صحت موجود کا محافظ اور صحت مفقود کا واپس لانے والا ہے۔ پس جب اس کا درجہ اس قدر بلند ہے اور جبکہ عموماً ہر شخص ہر وقت اور ہر زمانہ مین اس کا محتاج ہے تو اس کی طرف جس قدر اعتنا کیا جائے وہ کم ہے اور اس کے قوانین کلیہ و جزیہ کی تحصیل مین جتنی توجہ کی جائے وہ کم ہے۔ یہ فن جب سے پیدا ہوا اس زمانہ سے آج تک ایک جماعت کثیر اس فن کی تحصیل مین مشغول اور اس کے حصول کی جستجو مین مصروف رہے اس گروہ مین بہت سے ایسے اکابر فن اور ارباب نظر بہی تہے جن کے تبحر اور فضل و کمال سے صفحات تاریخ مزین ہین اور جن کی تصنیفات و تالیفات اُن کے کمالات کی شاہد ہین مگر ان ارباب کمال اور شایقین فنون مین سے کسی ایک نے بھی کوئی ایسی جامع کتاب نہین لکہی جس سے اطبار سلف کے حالات ترتیب اور تفصیل سے معلوم ہو سکتے اس لیے میری یہ رائے قایم ہوئی کہ اس کتاب مین ماضی و حال کے مشاہیر اطبار کے حالات قلمبند کرون اور ازمنہ و اوقات کے لحاظ سے ان کے طبقات کے واقعات ضبط تحریر مین لاؤن نیز ان کے اقوال و حکایات ان کے لطائف و ظرافت ان کے ملفوظات اور ان کی تصنیفات و تالیفات کا بھی کسی قدر ذکر کرون تاکہ یہ امر معلوم ہو جائے کہ خدا تعالی نے ان لوگون کو ہم سے کس درجہ بہرہ ور کیا تھا

اور انہیں کس قدر ذہن ثاقب اور فہم و فراست عطا فرمائی تہی۔ کیونکہ اون مین سے اکثر لوگ اگرچہ زمانہ کے لحاظ سے ہم سے متقدم اور مختلف وقتون مین گذرے ہین لیکن انہون نے جو تصنیفات چہوڑین اور ان تصنیفات مین جو اس فن کے مسائل جمع کیے اس کے لحاظ سے ان کو ہم پر وہ شرف ہے جو استاد کو شاگرد پر اور محسن کو اس شخص پر ہوتا ہے جس پر اُس نے احسان کیا ہے۔ مین نے اس کتاب مین اطباء کے علاوہ اُن حکما اور فلسفیون کا بہی ذکر کیا ہے جو فن طب مین ماہر تہے اور اُن کے حالات کے ساتہہ اون کے لطائف و ظرائف اور اُن کی تصنیفات کا بہی بیان کیا ہے اور اُن مین سے ہر ایک کے حال کو طبقات و مراتب کے لحاظ سے مناسب مقامات مین لکہا ہے باقی اور حکماء اور ریاضی دان جو دیگر علوم فنون مین صاحب کمال تہے ان کے واقعات کو مین نے نہایت استقصا کے ساتہہ اپنی دوسری کتاب معالم الامم واخبار ذوی الحکم مین درج کیا ہے۔ یہ کتاب جس کی تالیف کا مین نے بالفعل عزم کیا ہے پندرہ بابون مین منقسم اور عیون الانباء فی طبقات الاطباء کے نام سے موسوم ہے۔ اس ناچیز تحفہ کو مین اس آقائے نعمت اور وزیر الوزرا کی خدمت مین پیش کرتا ہون جو عالم عادل رئیس کامل سرتاج وزرا شاہنشاہ حکما امام علما اور آفتاب شریعت ہے اور جس کا نام امین الدولہ کمال الدین والملۃ ابوالحسن بن غزال بن ابو سعید ہے۔ خدا تعالی ابد الاباد تک اُس کی سعادت عالم مین پہیلا دے اور دین و دنیا مین فایز المرام کرے

پہلا باب فن طب کی تاریخ کہ وہ کیون کر اور کب عالم وجود مین آیا۔

دوسرا باب وہ اطباء جنہون نے فن طب کے متعلق کچہہ بیان کیا اور جو اس فن کے ابتداءً شائع کرنے والے تہے۔

تیسرا باب اطبائے یونان جو نسل اسقلیوس مین گذرے۔

چوتہا باب اطبائے یونان جن مین بقراط نے فن طب کی اشاعت کی۔

پانچوان باب جالینوس اور وہ اطبار جو اس کے ہمعصر یا اس کے زمانہ کے قریب گذرے۔

چھٹا باب اسکندریہ کے اطبار اور ان کے معاصر عیسائی طبیب۔

ساتوان باب عرب کے وہ اطبار جو اسلام کے ابتدائی دور مین گذرے

آٹھوان باب اطبار شام جو دولت عباسیہ کی ابتدا مین گذرے۔

نوان باب وہ اطبار جنہون نے یونانی اور سریانی وغیرہ سے فن طب کی کتابون کے ترجمے عربی مین کئے۔

دسوان باب اطبار عراق وجزیرہ و دیار بکر

گیارہوان باب وہ اطبار جو بلاد عجم مین ظاہر ہوے

بارہوان باب اطبار ہند۔

تیرہوان باب وہ اطبار جو بلاد مغرب مین ظاہر ہوے اور وہین اقامت گزین رہے۔

چودہوان باب وہ اطبار جنہون نے مصر مین شہرت و ناموری پیدا کی۔

پندرہوان باب وہ اطبار جنہون نے ملک شام مین شہرت کا تمغہ حاصل کیا۔

باقی آیندہ

راقم حکیم محمد یوسف (نیر)

قوانین کلیہ

فصل سوم۔ اور وہ مشتمل ہے فوائد ثلثہ پر۔

فائدہ اول۔ فصد استفراغ کلی ہے بوجہ متخرج ہونے کل اخلاط کے رگ سے کیونکہ خون مرکب الاخلاط ہے یعنی جس طرح عروق مین خون ہوتا ہے صفرا اور بلغم اور سودا بھی خون کے ساتھ مختلط ہوتے ہین پس استفراغ اس کا استفراغ کل اخلاط کا ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ بہ نسبت خون کے اخلاط ثلثہ کمتر خارج ہوتے ہین بخلاف اور تنقیات کے کہ اس مین صرف ایک دو یا تین خلط مستفرغ ہوتے ہین۔

مخفی نرہے کہ سزاوار فصد کے تین شخص ہین اول وہ شخص کہ جس مین استعداد ہو حدوث امراض کی ہنگام کثرت یا فساد خون کے - دوم وہ شخص کہ جس کو خوف مرض اور آفت کا ہو بدون تغیر اور کثرت خون سکے جیساکہ حالت ضربہ اور سقطہ مین فصد لی جاتی ہے تاکہ ورم سے محفوظ رہے - سوم وہ شخص کہ جو مبتلا ہو امراض دموی مین

اوراحتراز فصد سے چند مقامات مین ضرور ہے **اول** قولنج غیر ورمی مین کیونکہ جذب کرنا مادہ کا طرف غیر امعا کے موجب زیادتی حبس کا ہے لیکن قولنج ورمی مین فصد مفید ہوتی ہے **دوم** ایام حمل مین کیونکہ اخراج دم کا باعث نقصان غذاے جنین کا اور موجب ضعف حاملہ کا ہوتا ہے پس اس صورت مین خوف اسقاط حمل کا ظاہر ہے **سوم** ایام طمث مین تاکہ خون حیض کا قبل اوقات معمول سے نہ ہوجاے بوجہ توجہ خون کے دوسری طرف - **چہارم** روز نوبت تپ مین کیونکہ اس روز طبیعت مقابلہ مرض مین مصروف ہوتی ہے پس اس کی تحریک سے ضعف اور اضطراب زیادہ ہوگا **پنجم** حمی شدید الالتہاب مین کیونکہ خروج خون کا اس تپ مین زیادہ کرتا ہے التہاب کو بوجہ تیزی صفرا کے بواسطہ تنقیص مقادم اس کے کہ عبارت خون سے ہے **ششم** ابتداے حمیات غیر حادہ مین کیونکہ مادہ ان حمیات مین غلیظ ہوتا ہے پس اخراج خون کا بسبب برودت کے موجب زیادتی غلظت ہوگا لیکن ہنگام نضج ہوجانے مادہ کے بنظر استیصال مرض کے فصد لینا مفید ہوتا ہے **ہفتم** مزاج شدید البرد مین بوجہ قلت خون کے **ہشتم** وجع شدید مین تاکہ تحلیل روح اور ضعف قوت زیادہ عارض نہ ہووے لیکن جس وقت خوف اس امر کا ناشی ہو کہ وجع محدث ورم کا ہے عضو شریف یا عضو رئیس یا اس عضو مین کہ جو مجاور اعضاے شریفہ کے ہووے یا وجع بسبب ورم اعضاے باطنہ کے ہے پس اس وقت مین فصد جائز ہے جیساکہ ذات الجنب وغیرہ مین **نہم** بعد استحمام محلل کے اور بعد جماع کے بوجہ

افراط نقصان روح کے **دہم** سن کمتر از چہاردہ سالگی مین کیونکہ افتقار نمو کا اس سن مین زیادہ ہے پس تنقیص خون کی منافی اس کے ہوگی **یازدہم** سن شیخوخت مین کیونکہ خون اس سن مین کمتر اور ضعف قوی تر ہوتا ہے **دوازدہم** افراط لاغری اور افراط فربہی مین کیونکہ شدت نقصان خون سے ضعف زیادہ تر عارض ہوگا۔

واضح ہو کہ فصد قبل مین رگ کے جانب مخالف وجع سے لی جاتی ہے اور بعد مین رگ کے جانب موافق وجع سے کشود کی جاتی ہے **اور وہ مقصود** کہ ہاتھ مین واقع مین چھ ہین **قیفال** یعنی سرار و شعبہ کتفی کا ہے بالاتفاق اور یہ رگ برابر ابہام[ا] کے واقع ہے اور فصد اس کی واسطے اخراج خون کے سر اور گردن سے مخصوص ہو **اکحل** یعنی ہفت اندام مرکب ہے قیفال اور باسلیق سے اور واقع ہے برابر سبابہ کے فصد اس کی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہے **باسلیق** اور وہ برابر وسطی کے واقع ہے مخفی تر ہے کہ ہر ہاتھ مین ایک ورید ابطی ہوتی ہے اور در یدکتفی عضد مین منشعب ہوتی ہے ایک شعبہ اس کا بغیر اختلاط شعبہ ابطی کے ہے اور وہ قیفال ہے اور باقی شعبہ اُس کے ساتھ شعبہ ہائے ابطی کے مختلط ہوئی ہین اور کل اور وہ ہاتھ کے سوائے قیفال کے بالاتفاق اور سوائے حبل الذراع کے بالاختلاف مخلوق ہین شعب مختلط ابطی اور کتفی سے حاصل یہ ہے کہ باسلیق قریب مرفق کے پہنچ کر دو شعبہ ہوگیا ہے شعبہ بزرگ علوی کو باسلیق اور شعبہ جزو سفلی کو باسلیق ابطی کہتے ہین اور فصد باسلیق کی تنقیہ خون کا بیشتر کبد اور طحال اور جنب اور ریہ اور صدر اور ورکین اور رکبہ اور ساق اور قدم یعنی کل اعضاے ماتحت عنق سے کرتی ہے۔ باقی آیندہ

راقم حافظ محمد عبد المجید میرٹھی

[ا] یہ رگین کہنی کے جوڑ پر سامنے کی جانب اس ترتیب سے واقع ہین کہ قیفال سب سے بیرونی جانب ہو اور باسلیق اندرونی جانب ہو اور ان دونون کے درمیان اکحل ہوتی ہو (ایڈیٹر)

افلاطون کا حال

سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ یکم مئی ۱۹۰۶ء

اے ارسطو باتیں بنا کر حکیم نہ بن کہ صرف باتوں سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ عمل کر کے حکیم بن کہ عمل سے کام چلتا ہے۔

اے ارسطو اگر بھلائی کے حاصل کرنے میں رنج اُٹھائیگا۔ رنج نہیں رہنے کا بھلائی رہجائے گی۔ اگر بُرے کام میں آرام پائیگا۔ آرام نہیں رہیگا بُرائی رہ جائیگی *

اے ارسطو تو وہاں جانے والا ہے جہاں دوست ہوگا نہ دشمن۔ خواجہ اور بندہ دونوں یکساں ہوں گے۔

اے ارسطو سامان سفر طیار رکھ۔ کوچ کا وقت بھائی کسیکو معلوم نہیں ہے۔

انعام الٰہی میں حکمت سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔

اے ارسطو جس نے تجھسے نیکی کی اُس کے ساتھ نیکی کر اور جس نے بدی کی اُس سے درگذر کر

اے ارسطو وقت سے پہلے کام شروع نہ کرنا۔ حکمت کو دوست رکھنا۔ حکماء کا کہنا ماننا۔ سلطان وقت اور حاکم و طبیب عصر کا مطیع رہنا۔ بے سمجھے کام نہ کرنا۔

اے ارسطو بے فائدہ بات نہ کہہ۔ خلق سے تواضع کے ساتھ سلوک کر۔ جس امر میں خود معذور ہے دوسرے کو اُس میں ملامت کرنی کیا ضرور ہے۔

بیفائدہ عمر برباد ہونے سے خوش نہ رہ۔ بخت و دولت پر بھروسہ نہ کر۔

نیکی کر کے پشیمان نہ ہو اور گذری ہوئی بات کا رنج نہ کر۔

اے ارسطو عدل کا خوگر ہو۔ عقلمند کو چاہیئے کہ خطائے نفس اگرچہ کم ہو اُس کو بڑا سمجھے اور صواب نفس کتنا ہی زیادہ ہو اُسکو کمتر ہی سمجھے۔

غصہ کلام میں ایسا چاہیئے جتنا نمک طعام میں اگر نمک اندازہ کا ہی مصلح طعام ہے

[illegible] مفسد طعام ہے۔
[illegible] ارسطو اہل علم کا امتحان نہ کرنا بلکہ اُس کے شر و فساد کا ہمیشہ خیال رکھنا
[illegible] ارسطو دوستوں سے رنج کرنا اور اُن کا راز افشا کرنا ضعف نفس کے آثار ہیں
[illegible] پوچھا کہ آدمی کو بڑھاپے میں زیادہ حرص کیوں ہو جاتی ہے کہا بوڑھا
[illegible] ہوتا ہے کہ مرنا اور چھوڑ جانا۔ اس سے بہتر ہے کہ جیتے جی دوستوں کا محتاج رہے۔
[illegible] حالت نزع میں لوگوں نے کہا کہ دنیا میں آپ پر کیا گذری؟ کہا عالم اضطرار
میں یہاں آنے کا اتفاق ہوا۔ عالم حیرت میں عمر بسر ہوئی۔ اب یہاں سے
جانے کو دل نہیں چاہتا اور اب جانا کہ کچھ نہ جانا۔
حضرت مسیح علیہ السلام کے پیدا ہونے سے تین سو پینتالیس ۳۴۵ سال
پہلے انتقال فرمایا۔ (باقی آیندہ)

حکیم احمد اللہ عفی اللہ عنہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

مامیران اصلی

ناظرین۔ آپ صاحبوں پر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ اس نادر الوجود اور کمیاب دوا کا
دستیاب ہونا ایک مدت سے کس قدر دشوار ہو رہا ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہم نے مدت
تک مسلسل کوشش اور بے انتہا سعی کر کے اصلی مامیران بہم پہنچا لیا ہے جن اصحاب کو
ضرورت ہو وہ نرخ مندرجہ ذیل پر ہم سے طلب فرمالیں۔
ایک ماشہ سے کم کے لیے بحساب فی رتی ۲؍۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک فی ماشہ عہ
۳ ماشہ سے ۶ ماشہ فی ماشہ عہ۔ ۶ ماشہ سے زیادہ خریدار کو فی تولہ ۱۲؍

(ایڈیٹر)

الادویہ

نسخہ بواسیر مجرب

مقل ازرق ۔ مغز تخم بکاین ۔ مغز تخم نیب ۔ تخم گندنا ۔ فلفل گرد ۔ پوست ہلیلہ سیاہ پوست ہلیلہ کابلی ۔ پوست بلیلہ ۔ زنجبیل ۔ فلفل دراز ۔ مصطگی رومی ۔ آملہ مصفی ۔ الائچی کلان ۔ پوست بیرون پستہ ۔ بادبرنگ ۔ نرکچور ۔ ست شاہترہ ۔ ست چرایتہ ۔ یہ سب دوائین ایک ایک تولہ رسوت ڈیڑہ تولہ اور اس ترکیب سے گولیان بنائین کہ مقل اور رسوت کو اول عرق گلاب آدہ پاؤ مین پکا کر صاف کرین اور ۵ تولہ برگ گلگوندہ سبز کے پانی مین ملائین ۔ اس کے بعد باقی ادویہ کوٹ چہان کر اس مین ملائین اور چنے کی برابر گولیان بنائین ۔ ان مین سے دو گولیان ہمراہ عرق مندرجہ ذیل کے کہالیا کرین چرایتہ ۔ شاہترہ ۔ گل سرخ ۔ بادیان ۔ برگ حنا ۔ بادرنجبویہ ۔ اسطوخودوس ۔ پوست ہلیلہ زرد ۔ پوست اندرون نیب ۔ اصل السوس ۔ پوست بکاین ۔ گل بکاین ۔ پوست ببول ۔ سرپہوکہ ۔ یہ سب دوائین آدہ آدہ سیر مین اور گل نیب تازہ ۔ منڈی ۔ آب برگ گلگوندہ سبز ایک ایک سیر ۔ کرب کو ایک دن رات پانی ۱۰ اثار مین تر کہین اور ۵ سیر عرق کشید کرین خوراک ۴ تولہ ہے ۔

راقم سید محمد مصطفی حسن فرزند حکیم سید محمد حامد حسین امروہوی

مجرب النسخے

مرہم آتشک ۔ توتیا سبز بریان ۴ ماشہ ۔ کیلہ ۸ ماشہ ۔ شنگرف ۲ ماشہ ۔ کاث سفید نیم ماشہ ۔ رال ۶ ماشہ ۔ رسکپور ۲ ماشہ ۔ موم ۶ ماشہ ۔ روغن زرد ۲ تولہ ۔ روغن کو گرم کر کر موم اور رال ڈالین اور باقی ادویہ کوٹ چہان کر باہم ملا کر حل کرین ۔

مرہم حیات مجرب ۔ کیلہ ۲ ماشہ ۔ بہنگ ۴ ماشہ روغن کنجد مین بریان کرین

ثمر درخت نیم ۲ ماشہ۔ سیماب ۲ ماشہ۔ سیندور ۲ ماشہ۔ سفیدہ ۵ ماشہ۔ مردارسنگ ۴ ماشہ۔ آملہ خشک ۴ عدد روغن کنجد مین بریان کیجلہ ۲ عدد روغن کنجد مین بریان موم ۱ تولہ۔ نیلہ تہوتہہ بریان ۱ ماشہ۔ بدستور مرہم بناوین اور زخم پر پانی نہ لگاوین۔

مرہم مجرب۔ زخم کے صاف کرنے اور بہرنے کے لیے روغن کنجد ایک چہٹانک برگ نیم پیس کر ۳ تولہ روغن مین جلاکر صاف کرین بعدہ ۳ تولہ بہروزہ ڈالین جب گل جاوے اوتار کر صاف کرین اور پہر آگ پر رکہین اور موم خالص ۲ تولہ ڈال کر نیم کی لکڑی سے ہلاتے رہین جب موم پگہل جاوے زنگار ۶ سرخ ڈال کر باہم حل کرکے اوتارین۔

مرہم اعجاز مجرب۔ شب یمانی۔ توتیاے ہندی ہریک یک تولہ ۳ ماشہ کاٹ سرخ۔ رال۔ روغن کنجد۔ آب چاہ شیرین ہریک ۵ تولہ اول پانی اور روغن کو ملاکر کانسی کے برتن مین خوب کف مال کرین کہ مثل دوغ کے ہوجاے بعدہ سفوف ادویہ ملاکر یک دو پاس کف مال کرین اور استعمال کرین

مرہم خارش خشک اور بثورات کے لیے کمیلہ ۹ ماشہ۔ سفیدہ ۹ ماشہ۔ مغز بادام تلخ ۲ تولہ۔ خشخاش ۱ تولہ۔ سنگ جراحت ۹ ماشہ۔ مردارسنگ ۶ ماشہ۔ رسکپور ۱ ماشہ کتہہ سفیدہ ۱ ماشہ۔ فوفل سوختہ ۱ عدد۔ برگ تنبول ۱۱ عدد۔ مغز بادام شیرین ۱ تولہ۔ روغن کنجد ۱۰ تولہ یا روغن زرد گیارہ بار پانی سے دہویا ہوا ۵ تولہ بدستور مرہم بناوین اور استعمال کرین اور برگ حنا پانی مین جوش دیکر اوس سے دہوڈالین۔

مرہم خارش خشک۔ ناگیسر ۱ تولہ۔ مغز بادام ۴ تولہ۔ برگ حنا خشک ۲ تولہ۔ کمیلہ ۲ تولہ۔ شاہترہ ۲ تولہ۔ سفیدہ ۲ تولہ۔ روغن کنجد ۱۰ تولہ۔ گلاب ۱۰ تولہ۔ حل کرکر وقت شب مالش کرین اور صبح آب جوشاندہ برگ حنا سے غسل کرین۔ باقی آیندہ

محمد عبد الصمد از ناگپور

دیسی بوٹیان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

شہد کے ہمراہ اس (ککروندہ) کا حمول کرنا مخرج جنین ومنقی رحم ہے اگر دو چند انجیر کے ہمراہ ملاکر اس کا حمول کرائین یا شہد کے ہمراہ اس کا آب مروق یا خیسانده یا جوشانده نوش کرائین تو ادرار حیض مین سریع الاثر پائین۔ اگر اس کا شیاف ہمراہ انجیر یا شہد کے بناکر استعمال مین لائین تو کافی بلغم باہر نکلتا ہے۔ اس کی جڑ کا پانی شرباً وسعوطاً مرض اہوہ کے لیے مفید ہے۔ اس کے پتون کا پانی چھوٹے بچون کی مقعد مین ٹپکائین تو چھوٹے کرم (جن کو چنُونے کہتے ہین اور پنجاب مین بنام سیونکان مشہور ہین) جو مقعد مین خارش کرتے ہین مرجائین۔ اگر اس کے پتون کے نیمگرم پانی کے تین قطرے تپ لرزہ کے بیمار کے ہر دو کان مین ٹپکائین تو اس کو آرام ہو۔ اس کے تمام اجزا کرم شکم کو مخرج اور گزیدہ سگ دیوانہ کے لیے نافع ہین۔ ۹ ماشہ اس کے بیج (تخم) شہد کے ہمراہ اور ۱۳۰ ماشہ اس کی جڑ دودھ کے ہمراہ کھلانا قے کے ساتھ دافع سگ دیوانہ ہے اور ممکن ہے کہ اسی سبب سے اس کا نام ککرونده رکھا گیا ہو۔ لانہ یدفع سم الکلب بالقی۔ اس کا مروق پانی ایک پیالہ زیرہ سپید کے ہمراہ ملاکر پلانا حابس خون بواسیر ہے۔

اس کے آدہ پاو مروق پانی مین اگر سفوف خولنجان ۸ سرخ وزنجبیل ۴ سرخ ملاکر نوش کرائین تو بلغمی وسرد کھانسی کو آرام ہو اور اگر حلتیت دو سرخ ملاکر پلائین تو ریاح غلیظہ تحلیل ہوکر فائدہ تام ہو اگر ایک ماشہ مصطگی ملاکر پلائین تو ضعف معدہ کو مفید ہے اگر دو رتی کشتہ فولاد ملاکر پلائیں تو ضعف جگر کو نافع مزید ہے اگر نوشادر ۲ رتی و صبر ۴ رتی ملاکر پلائین تو عظم الطحال وکرشکم کو دافع واکسیر التاثیر ہے۔ اگر ۲ رتی عصارہ ریوند

اور چار رتی سفوف نورانی ملاکر پلائین تو سوء القنیہ و استسقا کے لیے اکسیر ہے۔ اگر ۴ رتی خون سیاوشان ملاکر پلائین تو بول الدم کے لیے اکسیر ہے۔ اگر ۴ رتی عصارہ افسنتین یا ۲ گرین سلفیٹ آف کونین ملاکر پلائین تو تپ ربع و خمس وغیرہ کے لیے فائدہ مند ہے اگر چار رتی ابہل (ہوبیرہ) و ۲ رتی قلمی شورہ کے ساتھ دین اور حیض کے لیے دل پسند ہے اگر ۳ ماشہ سداب مین ملاکر پلائین تو صرع و سدر و دوار و اختناق الرحم کے لیے نافع ہے۔ اس کے مروق پانی کا سعوط بقدر مناسب لینا نافع درد سر و مزمن ہے۔ اس کے مروق پانی کا قطور بقدر مناسب کرنا دافع درد گوش جدید و کہن ہے

چونکہ کگروندہ مسہل بلغم غلیظ ہے اس لیے عظم الطحال و یرقان و بواسیر و استسقاء و تحلیل ریاح و درد کمر و کرم شکم کے لیے اکبر ادویہ سے ہے۔ خصوصاً اگر رائینج و توبال مس کے ہمراہ استعمال کرین اور رحم کو فضول سے پاک کنندہ ہے اس کے مسہل بنانے کی کئی ایک تراکیب ہین یا تو اس سے ۹ ماشہ ہمراہ جوشاندہ انجیر کے کہلائین یا اس کے پتے انجیر کے ہمراہ سحق کرکے گولیان بنا کر استعمال مین لائین۔ اس کا مطبوخ بہی دافع ضرر سموم ہے

رمد و ورد و جع اس کا مروق پانی مرمود آنکھون مین پر کرکے ایک ایک ساعت بعد گرائین اور چند بار تکرار کرین تو رمد و ورد و جع سے آرام ہو۔

اسہال کہنہ اسہال و ہیضہ۔ اس کے پتے سیاہ مرچ کے ہمراہ سحق کرکے گولیان بنائین تو یہ گولیان حابس اسہال کہنہ اور ہیضہ کے اسہال کے لیے اواخر مین کمال مفید ہین۔ ان حبوب مین قرنفل گل عشر یا پوست بیخ مدار بہی ملائین تو فوائد بالا مین اکسیر التاثیر پائین۔

بواسیر کے لیے حب کگروندہ

ترکیب اول آب برگ کگروندہ ایک سیر لے کر نرم آنچ پر جوش دین تاکہ غلیظ ہو جائے بعدہ ایک دام مرچ سیاہ باریک پیس کر اس مین ملائین اور کنارہ

کی مانند گولیان بنائین صبح وشام ایک ایک گولی کھلائین

ترکیب دوم آب برگ لگرونده ایک سیر رسوت مصفی ہر دو کو نرم آنچ پر جوش دے کر گولیان حب دستور سابق بنائین اور صبح وشام ایک ایک حب کھلائین۔

ترکیب سوم مغز تخم نیم۔ مغز تخم بکائین مغز تخم چاکسو۔ ہلیلہ سیاہ۔ سرمہ سیاہ۔ رسوت مصفی برابر وزن لے کر ایک ہفتہ تک آب برگ لگرونده مین سحق کر کے حبوب مثل کنار خورد کے بنائین اور ایک ایک حب صبح وشام صاحب بواسیر خونی و بادی کو کھلائین تو حیرت انگیز فائدہ مشاہدہ مین لائین۔ باقی آئندہ

راقم حکیم نور محمد مالک نوری شفاخانہ موگل
ضلع لاہور

روشنائی

بعض اصحاب تعجب کرین گے کہ اس سیاہی کو جو کہ زمانہ قدیم اور عرصہ دراز سے مروج ہے اور جس سے لکھی ہوئی کتابین صدہا برس کی موجود ہین اور ان سے اب تک سیاہی کے حرف محو نہین ہوے روشنائی کیون کہتے ہین۔ کیا صرف یہی وجہ ہے کہ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

کیا اس مصرعہ کو پڑھ کر خاموش ہو جانا چاہئے۔ نہین نہین یہ چیز ایسی نہین کہ محض اس کو سرسری نگاہ سے دیکھا جاوے اور اس مصرعہ پر محمول کر کے اس کو نظر انداز کر دیا جاوے نہین ہرگز نہین بلکہ اس کے اندر ایک ایسا مخفی راز ہے جس کا انکشاف ضروری ہے اس مین شک نہین کہ بسا اوقات برعکس نام رکھا جاتا ہے۔ مگر یہ سیاہی جس کو روشنائی کہا جاتا ہے اگر اس کی ترکیب کے اندر غور و خوض کیا جاوے تو بہت جلد ثابت ہو جاویگا کہ فی الحقیقت یہ روشنائی ہی ہے اور اس کے اندر ایسے ایسے فواید مرکوز ہین جو کہ اس کے موجد مرحوم نے بطور معمے کے اس کے اندر مضمر کر دیے ہین۔ فہیم اور ذکی الطبع لوگون نے اس معمے کو

حل کرکے اس سے بے انتہا فوائد حاصل کیے ہین اور بہت ہی نوع کو فائدہ پہونچایا ہی۔ اللہ تعالی نے انسانی عقل کیسی عمدہ چیز تیار کی ہے جس سے مخفی راز ظاہر اور نہانی اسرار ہویدا اور مشکل سے مشکل عقدہ حل ہوجاتے ہین۔

اور اس روشنائی کی ترکیب ملاحظہ فرمایئے بعدہ اُس کے منافع کہ کس طرح ایک سربستہ راز منکشف ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب حسب ذیل ہی

دودہ چراغ[1] ایک جزو۔ صمغ عربی ۳ جز۔ حنا ۲ جز۔ حنا یعنی مہندی کو بوقت شب آب شیرین حسب ضرورت مین ترکرکے صباح کو چھان لیوین اور صمغ عربی نہایت باریک کرکے دودہ چراغ اُس مین شامل کرکے پانی مذکورہ بالا مین گوندہ لیوین اور چند گھنٹے ایساہی رکھا رہنے دین تاکہ اُس کا قوام گندھے ہوے آٹے کی مانند ہوجاوے پہر اُس کو لوہار کی سندان پر ہتوڑے سے خوب زور کے ساتھ کوٹین اور زیر و بالا کرتے جاوین اور کم و بیش پانصد ضرب لگادین اب یہ مرکب جس کا رنگ بالکل سیاہ ہی بالکل تیار ہوگیا اس وقت خواہ اس کی دیان بنالو یا ٹکڑے یا کسی قالب کے اوپر لگاکر یا اندر رکھ کر پُڑنے تیار کرلو اور پانی مین حل کرکے بوقت تحریر کام مین لاؤ یہ ایک اعلی درجہ کی سیاہی ہے۔

اس وقت ہم اس کے اجزا کی طرف خاص طبی حیثیت سے نگاہ کرتے ہین جو کہ ہمارا اصل منشا ہی اور ادہر ہم اس کے تام کو دیکھتے ہین تو بالکل مطابق پاتے ہین اس کے یہ اجزا دودہ جس مین تحلیل۔ جلا۔ تقطیع۔ تدمیع۔ اجتماع نظر کی خاصیت ہی۔ صمغ عربی جس مین درع اور تقویت بصر اور تسکین کی خاصیت ہے۔ حنا جس مین علاوہ دیگر فوائد کے مصفیہ خون کی اعلی درجہ کی خاصیت ہے اور آنکھون کو بالخاصہ مفید ہے حتی کہ اگر رمد شدیدہ ہو تو مقعد پر لگانے سے رمد کافور ہوجاتی ہے) جب باہم فعل و انفعال کرکے ایک

---

[1] یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہی کہ دودہ چراغ وہ چاہیئے جس مین مٹی کا تیل نہ جلتا ہو مٹی کے تیل کا دہوان آنکھون کے واسطے مضر ہے اُس کو روشنائی مین ڈالنا منع ہے فتذکر ۱۲

جدید کیفیت اور نیا مزاج حاصل کرتے ہین تو اُس وقت اسی مرکب مین جو اعلیٰ درجہ کی
خاصیت حاصل ہو جاتی ہے وہ روشنائی ہے جو کہ انسان کی چشم کو اپنی خداداد طاقت
سے روشنی بخشی ہے اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے ہمنے اس روشنائی کو حسب ذیل امراض
مین مفید پایا۔ شبکوری جو کہ بوجہ تابش آفتاب کے پیدا ہو اس کے دفع کرنے مین اکسیر
ثابت ہوئی ہے۔ یہی چیز ہے جس سے رات کے اندہے بینا ہو کر جاتے ہین ہمنے کئی ایک
بیمارون کو جو کہ مرض شبکوری مین مبتلا تے اپنی دوات سے چند قطرے اُن کی آنکھون
مین ٹپکا دیے اور آناً فاناً دیکھنے لگے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ بجالاے اور روشنائی نے
باذن اللہ اندہون کو بینا کر دیا فللہ الحمد۔ وہ بیمار جن کی آنکھین کمزور ہون اور دماغ سے
نزلہ گرتا ہو یا آنکھین گندی اور سرخ رہتی ہون یا آنکھون مین سبل ہو یا پپوٹے سرخ رہتے
ہون یا پلکون پر بال نہ پیدا ہوتے ہون یا آنکھون مین خارش رہتی ہو یا دہوپ مین
چندہیاتی ہون یا پپوٹون مین جلن ہوتی ہو یا بثورات پیدا ہوتے ہون یا ضربات لگ
گئی ہون معہ دیگر تدابیر داخلی کے یہ روشنائی عرق گلاب یا پانی مین حل کر کے قطور آ یا
سلائی سے لگانا نافع ہے۔ یہ روشنائی آنکھون کی صحت قایم رکھنے اور دفع مضار کے
لیے مفید ثابت ہوئی ہے خصوصاً شبکوری کے واسطے بلا مبالغہ مجرب ہے چونکہ یہ
کے نابینا کو بینا کر دینے مین مخصوص ہے اسی واسطے اس کے موجد نے اس کا نام عجوبہ
سے کے روشنائی رکھا ہے۔

اب ہم ایک خاص ہدایت درج کرتے ہین جس کا لحاظ ضروری ہے کہ جو لوگ دیگر خوشنما
رنگون سے لکھتے ہین وہ سخت غلطی کرتے ہین گرچہ بظاہر یہ رنگ آنکھون کو بھلے معلوم
ہوتے ہین مگر درحقیقت نظر کے واسطے بیحد مضر ہین اول تو ان رنگون سے بباعث
تیز چمک کے بصارت مین تشویش اور پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے اور نظر مین اجتماع نہیں
پیدا ہوتا جیسا کہ اس روشنائی سے پیدا ہو سکتا ہے اور چونکہ مردمک چشم ہی سیاہ ہے

اس وجہ سے بہی اس سے امداد پہونچتی ہے اور زیادہ تحریر سے تکان نہین ہوتی۔
ہمارے پاس اس قسم کے چند مریض پیش ہوئے ہین جنہون نے رنگ سے لکہتے لکہتے اتفاقاً رنگین انگلیون سے آنکہہ کو کہجایا اور آنکہہ مین رمد شدید اور درد سخت پیدا ہوگیا اور سخت تکلیف و زحمت برداشت کرنے کے بعد گرچہ آخرکار معالجہ سے بفضل خدا بالکل آرام تو ہوگیا مگر پہر بہی احتیاطاً اس سے احتراز واجب و اولی ہے اور اسی طرح رنگین انگلیان زبان پر غلطی سے لگ گیئن اور خفیف زہر کا اثر نمودار ہوگیا۔ اور خصوصاً شش کو بہت نقصان پہونچا اس واسطہ مناسب ہے کہ کوئی صاحب عقل و دانش اس قدیمی روشنائی کے علاوہ کوئی دوسرا رنگ بوقت تحریر استعمال نہ کرے اور خاص طور پر سکول کے افسران کو چاہیئے کہ سکولون مین ہدایت کرین کہ سکول کے لڑکے زہریلے رنگون سے حتی الامکان احتراز کرین۔ کیونکہ عموماً اپنا زہریلا اثر یہ رنگ کسی نہ کسی وقت دکہاہی دیتے ہین۔ اور یہی سیاہی ایک بے مثل اور بے نظیر چیز ہے جس سے تحریر کرنا کسی وجہ مضر نہین ہے اور مزید بران نہایت پائدار بہی ہے اور اس کے علاوہ دیگر تمام رنگ کاغذ سے جلد محو ہوجاتے ہین اور وہ یادگار قایم نہین رہ سکتی جو کہ تحریر کے وقت مقصود بالذات ہوتی ہے اور یہ ہدایت یاد رکہنے کے قابل ہے فتدبر و تذکر

حکیم مخدوم محمد اعظم

طب اکبر فارسی

فن طب کی مروجہ کتابوں میں ایسی کارآمد اور مفید کتاب ہے جو تمام اطبا ادنیٰ و اعلیٰ کیلیے تشخیص و معالجہ امراض میں اعلیٰ مشیر بلکہ مشفق استاد کا کام دیتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اسکو کثرت اغلاط نے بالکل بیکار اور مسخ کردیا ہے اسلئے ہمنے ارادہ کرلیا ہے کہ اُس کو نہایت صحیح باضافہ حواشی جدیدہ طبع کرائیں۔ اور اُسکے مصارف برداشت کرنیکا بہتر طریق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اطبائے

الامراض

بقیہ اجوبہ استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر (۶) جلد (۴)

جواب استفسار نمبر (۲۳)

(۱) ایک تولہ پارہ کو اول آب افتیمون تازہ میں جسکو اکاس بنور بھی کہتے ہیں ایک روز تک کھرل کر کے صاف کر لو اسکے بعد عرق درخت میٹھا تیلیہ یعنی بیش کے درخت کے عرق میں جو مع بیخ کے نکالا گیا ہو اسقدر کہ ایک روز دن بھر کھرل کیا جا سکے کھرل کرا واس اثنا میں پارہ سفید ہو جائیگا پھر سفید پارہ جو اصطلاح میں مسکہ کے نام سے مشہور ہے ایک سیاہ دھتورے کو اندر سے خالی کر کے اسمیں رکھ لو۔ اور آرد گندم سے خمیر کر کے دھتورے مذکور کو گل حکمت کر لو جب غلولہ مذکور خشک ہو جاوے تو اسقدر کوئلوں کی آنچ میں رکھو کہ تمہاری رکھی ہوئی گولی تم کو سرخ معلوم ہو اُس کے بعد نکال لو انشاء اللہ پارہ گولی کی شکل میں تم کو ملے گا۔

(۲) پہلے طوطیا کا تانبا دستیاب کرو اور بوتہ گلی یعنی کھریہ میں رکھ کر اسکو سرکنڈے کی جڑ اڑہائی سیر میں آنچ دو اگر اسقدر آنچ میں گل جاوے تو خیر ورنہ اور مقدار مطلوب بیخ مذکور سے کے آنچ دو جب دیکھ لو کہ تانبا گل گیا تو عرق بوٹی بوتہ گلی جو پہلے سے نکلا ہوا رکھا ہو تھوڑا تھوڑا ڈال کر سرد کر لو باقی عرق اُوپر سے ڈال کر بوٹی مذکور کی ٹکڑی بقدر دو تولہ بنا کے کٹریہ کے اوپر بطور سرپوش کے رکھدو پھر اس کھریہ کو اسقدر آنچ میں رکھو کہ بوٹی مذکور خاک ہو جاوے پس اس خاک کے نیچے سے تم کو تانبا سفید رنگ کشتہ شدہ ملیگا جو چٹکی سے پس جاویگا۔

(۳) ایک روپیہ مرشد آبادی منگا لو اور کنگھی بوٹی اور لجاودھر بوٹی ان دونوں کی چار چار تولہ ٹکی

کی ٹکڑی بناکے روپیہ مذکور بیچ میں رکھ کر گل حکمت کرکے اڑھائی سیر اپلوں میں پھونک دو انشاء اللہ روپیہ کشتہ ملیگا۔

(۴) سہدئی یا شاہدئی اور شاہدیوی ونیز سہ دئی ایک ہی بوٹی کا نام ہے یہ بوٹی حکمائے ہند کی تحقیقات کا ایک نتیجہ ہے اسکا وجود بنارس الہ آباد غازیپور مرزاپور جونپور وغیرہ میں بکثرت ہے یہ پرانی دیواروں کی پانی کھائی ہوئی اینٹوں کی جڑوں میں بکثرت پائی جاتی ہے اس کے پتے مثل پتے تلسی کے ہوتے ہیں۔ اسکا پھول ہر شاخ میں ایک اور مثل پھول گگرونده کے ہوتا ہے اسکا درخت ڈیڑھ دو بالشت سے اونچا نہیں دیکھا گیا۔ پھول کا رنگ دو قسم کا ہوتا ہے سفید اور کبودا اور اسی اعتبار سے دو قسم پر منقسم ہے فارسی اور عربی میں اسکا کوئی نام مخصوص نہیں ہے اکثر کتابوں میں شاہدئی کے نام سے ملتی ہے۔

جواب سوال نمبر ۴

امراض سوداوی اور بلغمی کا مجرب مسہل کا نسخہ یہ ہے۔ مغز حب السلاطین غیر مدبر ۵ ماشہ زعفران ۱ رتی دارچینی۔ سنبل الطیب۔ گلسرخ۔ بادیان۔ سنا مکی۔ زنجبیل۔ اسارون۔ گل گاؤزبان۔ حب بلسان۔ عود غرقی۔ برگ بنفشہ۔ مویز منقی۔ ریوند چینی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ مصطگی رومی۔ سبکو کوٹ چھان کر روغن بادام میں چرب کرکے شہد خالص میں بدستور معجون بنائیں۔ (مقدار خوراک ایک ماشہ سے لیکے ۲ ماشہ تک ہمراہ آب سرد استعمال کریں)

(حکیم محمد حسین از بنارس)

جواب استفسار نمبر ۵

کمر خون۔ کم طاقتی وضعف معدہ کل شکایتوں کا باعث ہے۔ نسخہ مندرجہ ذیل کا استعمال قریب دو مہینے کے کرانا چاہیئے۔ نسخہ۔ ٹنکچر فرائی پر کلورائڈم۔ ٹنکچر اسنرزفنتھس۔ ٹنکچر نکسوامیکا گلیسرین۔ پانی ایک اونس۔ ان سب کو ملالو یہ ایک خوراک ہوئی ایسی تین دفعہ پینا چاہیئے صبح دوپہر اور شام کو کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد۔

جواب استفسار نمبر ۶

(نسخہ) فرائی سلفاس - کونین - اسڈ سلفورک ڈائیلوٹ - مگنیشیا سلفاس - ایمونیا کلورائڈ پانی ایک اونس یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں ۳ دفعہ - صبح - دوپہر و شام قریب ایک ماہ اسکا استعمال کرایا جاوے بہت فائدہ انشاء اللہ معلوم ہوگا۔

جواب استفسار نمبر ۷

(نسخہ) پٹاسی بروماٹڈ - کونین سلفاس - اسڈ نائٹرو - ہیڈروکلورک ڈائیلوٹ - مگنیشیا سلفاس لیکر آرسنیک - ٹنکچر جنشن کمپونڈ - اسپرٹ کلوروفارم - پانی ایک اونس - یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں تین دفعہ کھانا کھانے کے بعد - جسوقت درد سخت ہو تو یہ پوڈریہ پانی کے ہمراہ کھالیں فوراً رفع ہوجاویگا - (نسخہ پوڈریہ) فناسیٹین - کافین سائٹراس - اسکی ایک پوڈریہ بناؤ جسوقت درد ہو اسی وقت اسکو پانی کے ہمراہ کھانا چاہیئے - اور اوپر لکھے ہوئے نسخہ کو برابر دن میں تین دفعہ پیتے رہیئے ناغہ نہ کیجئے - بہت مفید ہے۔

آنکھ میں گرانیولیشن ہو اسکا اپریشن کروانا چاہیئے ورنہ چند روز بعد نظر بالکل خراب ہوجاویگی -

خاکسار سید احمد ڈاکٹر نیو میڈیکل ہال صدر بازار پشاور

اجوبہ استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۷ جلد ۱۴

بجواب استفسار نمبر (۱)

(۱) خدا چاہے ایک ہفتہ میں بخار جاتا رہے گا - مجھے افسوس ہوا جب کہ میں نے پڑھا کہ آپ نے ویدک ادویہ بھی اس مریضہ کو دیں مگر آرام نہ ہوا - ویدک ادویات بخار کی ہوں تو آرام نہ ہو تعجب ہے - ویدوں نے بخاروں کی ماہیت کو جسقدر سمجھا ہے دنیا میں آجتک کوئی نہیں سمجھ سکا آپ مندرجہ ذیل نسخہ بناکر کھلائیں و دیکھئے سات دن میں کیا اثر دکھلاتا ہے -

رس سندھور - گندھک آملہ سار مصفے - سہاگہ - ترکٹا - ریپل - سونٹھ - مرچ - انیلہ تھوتہ مصفے

سلہ آپ کے خیال کے موافق ہے (ایڈیٹر)

سب کو بھانگرے کے رس میں ایک دن کھرل کرکے بقدر رتی کی گولیاں بنالیوے اورک کے رس سے صبح و شام کھلاوے۔ اگر کم معدہ ہو تو دودھ چاول وغیرہ دینا۔ اگر دوائی تیار نہ ہو سکے ہم سے منگوا لیجئے۔

(ٹھاکر دت شرما وید لاہور)

ایضاً

میری رائے ناقص میں یہ دو غبیں غیر خالص جمع ہوئی ہیں اتنے عرصے کا تپ محرقہ نہیں ہوسکتا نہ اسکا کوئی تعلق سے میل ہے اور نہ یہ شطر الغب ہے کیونکہ وہ ہر روز یکساں نہیں ہوتا۔ پس عوارض مندرجہ استفسار پر نظر کرکے تپ صفراوی کہنا بالکل بجا ہے۔ اور اُسکی دیرینگی آمیزش بلغم کی مثبت ہے۔ اسکا **علاج** بلغم کی رعایت ملحوظ رکھکر نضج و استفراغ پر منحصر ہے صرف ایک خلط کے منضجات یا بدون نضج کے مسہلات کافی نہیں ہیں۔ تنقیہ تامہ کے حصول پر حب الشفا یا حب کرنجوا یا کونین وغیرہ ادویہ مانعہ نوبت مناسب بدرقات کے ہمراہ انشاء اللہ سریع الاثر ہونگے واللہ الشافی۔

(ابو داؤد عبداللہ)

جواب استفسار نمبر (۲)

منع حمل کے لیے سب سے بہتر اور آسان تدبیر تو یہ ہے کہ حتی الامکان جماع سے اجتناب کیا جائے اس کے سوا جو تدابیر منع حمل استعمال کیجائیں۔ ان میں احتمال قوی ارتکاب گناہ کا ہوتا ہے اسلیے ایسی ادویات کو عام فہم اُردو کے رسالہ میں درج کرنا میرے خیال میں بہتر نہیں ہے لیکن چونکہ صورت مسئولہ میں وہ احتمال نہیں پایا جاتا اس لیے دو مجرب ترکیبیں درج کی جاتی ہیں (۱) گھونگچی سرخ۔ بیخ گکوڑہ۔ نبات سفید باریک کوٹ چھان کر تین پُڑیہ بنائیں ان میں سے ایک پڑیہ ہمراہ عرق گلاب نیم گرم کرکے ہر روز صبح کے وقت بعد فراغ حیض کے پھانک لیا کریں (۲) خچر کے کان کا میل بعد فراغ حیض کے تین دن تک حمول کے طور پر استعمال کریں مجرب ہے۔

(حکیم سید آل حسن چاندپوری)

جواب استفسار نمبر ۳ و ۴

آپ دونوں صاحب چند روز کے لیے دہلی تشریف لائیں اور عالیجناب حضرت اُستاذی حکیم حافظ اجمل خانصاحب کی خدمت میں کچھ عرصہ ٹھیر کر علاج کرائیں۔ خدا کی ذات سے اُمید ہے کہ آپ کی مراد حاصل ہوگی اور ہر طرح سے شفا حاصل ہوگی۔ (ایڈیٹر)

جواب استفسار نمبر (۵)

غالبًا اس عارضے کا تعلق رحم سے نہیں ہے بلکہ تلی یا مراق وغیرہ نواحی معدہ کا سوداوی ورم ہے سوداویت مزاج پر بواسیر کا عارضہ شاہد ہے نیز عوارض مراق بھی اسکے مؤید ہیں۔ سوداوی ابخرے دل کی رگوں کو پُر کر کے خفقان و غشی کا موجب ہوتے ہیں۔ روغن بادام ترطیب بدن اور استفراغ سودا کے باعث ہی مُفید پڑتا ہے۔ اس تشخیص پر زیادہ وثوق آپ کو مالیخولیائی مراقی کی بحث کا مطالعہ فرمانے سے حاصل ہوگا۔ نیز جائے ورم پر لیپ ملینات کے استعمال فرمانے کے علاوہ ہر طرح سے اِسکا علاج بھی بعینہٖ مالیخولیائے مراقی کے مطابق فرمایا جائے

(راقم حکیم ابو داؤد عبداللہ عفا اللہ عنہ)

جواب استفسار نمبر (۶)

خاکسار نے اَب تک ایک ہی ایسا مرض مشاہدہ کیا ہے جسے سالہا سال سے دانہ دار خارش کے سخت دَورے پڑتے تھے افسوس کہ اُس نے میرا علاج تکمیل کو نہ پہونچایا۔ مَیں نے جہانتک غور کیا اس عارضہ کا تعلق جگر سے سمجھا ہے اسلیے بالاجمال معروض ہے کہ جو صاحب ایسے مرض کا علاج کریں وہ حدت شکن دوائیں جو جگر سے خصوصیت رکھتی ہیں جیسے بہر۔ املہ کاسنی وغیرہ معمول رکھیں سرد قابضات کا جگر پر لیپ بھی فرمائیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ غذا بالکل پھیکی ہونی چاہیئے۔ شیرینی۔ تیز۔ نمکین اشیاء سخت ممنوع ہیں اور بجائے فصد جونک او سینگی سے کام لیں۔ (ابو داؤد عبداللہ)

جواب استفسار نمبر (۷)

(۲) سرعت انزال و رقت منی کے لیے یہ معجون میری بارہا کی آزمودہ ہے آپ اسکو تیار کرکے استعمال کریں اُمید ہے کہ بہت نافع ہوگی **صفت** سندروس، مرمکی۔ کندر حب الآس بسباسہ۔ پودینہ خشک ہر ایک تین تین تولہ۔ رامن خشک۔ مغز چرونجی ہر ایک دو تولہ۔ ہلیلہ کابلی بریاں ایک تولہ۔ لونگ۔ بہمن سفید ہر ایک چھ چھ ماشہ۔ کوٹ چھان کر سب کو آملہ مربے کے (۲۷) تولہ شیرہ میں ملاکر معجون بنالیں۔ خوراک ۷ ماشہ۔ پرہیز ترشی اور گرم چیزوں سے چاہیئے اسکے علاوہ معجون جلالی بھی اس مریض کے لیے نہایت مجرب ہے اور یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ ترکیب استعمال وغیرہ اسکے ساتھ معلوم ہوگا۔

(خادم الاطبا محمد حسن)

(۳) سم الفار سفید کو اوّل زقوم سنہ بارا میں ایک دن کھرل کیا جائے۔ پھر اُسکو خشک کرکے دو پیالوں میں نرم آنچ پر اسکا جوہر اُڑایا جائے۔ پھر اسکو روغن جمال گوٹہ میں تین دن کا مل کھرل کیا جائے۔ جب خشک ہوجاوے شیشی میں رکھ لیا جائے۔ بوقت ضرورت اسمیں سے بقدر دانہ خردل کے لیکر بالائی میں رکھ کر کھالیا جائے اس سے پانچ چھ اسہال بلا ملال آجائینگے

(الراقم ایک خریدار)

ذیابیطس

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۶) اکثر دیکھا گیا ہے کہ بہت بیمار ذیابیطس والے آخر تپ سل کی بیماری میں مُبتلا ہوجاتے ہیں اگرچہ یہ بیماری خالص سل کی طرح درجہ وار نہیں ہوتی۔ مگر اسمیں قوت جلد آجاتی ہے لوتھ اکثر اُن بیماروں کا خاتمہ کردیتی ہے کہ جنکو **دایابتی ٹینرک کوما** نہیں ہوتا۔ لہذا اسکے بعد عنقریب بیمار کا خاتمہ ہونے والا ہوتا ہے پھر لطف یہ ہے کہ شکر کی مقدار پیشاب میں کم ہوجاتی ہے اور بعض بیماروں میں اس حالت کو پہنچ جاتی ہے کہ نقصان کثرت شکر نمایاں نہیں ہوتا اسکی نسبت **ڈاکٹر ڈکس صاحب** فرماتے ہیں کہ باعث بخار کے شکر کا خرچ جسم کے اندر بہت

ہو جاتا ہے جسکے باعث معلوم نہیں ہوتی۔

(۷) **کوما- یا غشی** یہ حالت بیماری کی آخری ہے جسکو یہ ہو جاتا ہے تو اُسکے واسطے بجز موت کوئی اور سہارا نہیں ہوتا۔ اور یہ رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ پہلے کئی قسم کی عصبی بیماریاں نمودار ہو جاتی ہیں یعنی بیمار سر میں درد کی شکایت کرتا ہے۔ اور غنودگی سی طاری ہوتی ہے اور بیمار ایک خوابیدہ حالت میں رہتا ہے۔ اور عضلاتی درد کی شکایت تمام جسم میں کرتا ہے۔ اور قے ہوتی ہے اور تنگی نفس نمودار ہوتی ہے۔ اور دل کی حرکات اعتدال سے منحرف ہو جاتی ہیں۔ اور ان علامات کی موجودگی سے بیمار کے تنفس کی بو ایک خاص قسم کی ہو جاتی ہے جسکو طبی اصطلاح میں **اسی ٹون** کہتے ہیں۔ اگر پیشاب کا امتحان پرکلورائیڈ سے کریں تو گہرا سرخ پیشاب کا رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ تو پس ان خیالات سے **کوما کا ہونا باعث اسی ٹون** کے ہوتا ہے اور اس حالت کو بعض ڈاکٹر صاحبان **اسے ٹونیمیا** کے نام سے ظاہر کرتے ہیں۔ مگر بعض اوقات ممکن ہو سکتا ہے کہ کوما کی بیماری بلا ظاہر ہونے مادہ مذکورہ بالا کے ہو جاوے یا یہ وہ مادہ اعصاب اور سر میں جمع ہو جاوے غرضکہ جب اَور بیماریوں سے بیمار بچ جاتا ہے تو اخیر میں یہ کوما اسکو ہلاک کرتا ہے چنانچہ ایک صاحب تحریر کرتے ہیں کہ (۲۵۰) بیماروں میں (۱۵۴) بیمار اس حالت سے مرے ہیں اس واسطے یہ حالت سب سے خطرناک ہے۔

ڈاکٹر جیکوڈ صاحب اسکو تین حصہ میں تقسیم کرتے ہیں۔ **اوّل**۔ پہلا حصہ اسکا وہ ہے کہ جسمیں علامات تحکمی ظاہر ہوتے ہیں۔ جو کہ بعینہ شدید قسم کی بدہضمی سے مشابہ ہوتی ہیں اسمیں جی متلی۔ قے۔ قبض۔ اور پیٹ کا درد از حد ہوتا ہے جو کہ بالکل **پری ٹونائی ٹس** تصور ہوتا ہے مگر اسمیں فرق یہ ہے کہ حرارت غریزی (ٹمپریچر) اسمیں نہیں بڑھتی جو کہ اکثر منفاق کی سوزش میں بڑھ جاتی ہے اور یہ علامت میں دن تک رہتی ہے۔

دوسرا درجہ۔ تب دوسرے درجے کے علامات نمودار ہوتے ہیں یعنی دماغی علامات

پہلے بیمار کو غنودگی - سر درد کی علامات نمودار ہوتی ہے - پھر کوما ہو جاتا ہے جسکو خاص دوسرا درجہ اس علامت کا کہتے ہیں - یہ درجہ (۲۴) سے (۴۸) گھنٹہ تک رہتا ہے جسکے باعث بیمار مر جاتا ہے اور اسمیں ٹمپریچر ۳-۴- درجہ اصلی حرارت کم ہو جاتا ہے جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو ہم کہ سکتے ہیں کہ بیمار (۳۶) گھنٹہ سے زیادہ نہ جیئے گا - دوسرے درجہ میں بو اسی ٹون کی معلوم ہوتی ہے - اور پہلے درجہ کی علامات دُور ہو جاتی ہیں - اور تمام علامات سر میں آجاتی ہیں جس سے بیمار فوراً مر جاتا ہے -

تیسرا درجہ - جو کہ بہت ہی کم واقع ہوتا ہے یہ ہے کہ پہلے پہل بیمار بہت ہی کمزور ہو جاتا ہے جسکے ساتھ نبض گھٹتی جاتی ہے - اور چہرے کی شکل دبی ہوئی اور ہاتھ پانوں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور آخر ش کوما ہو کر بیمار راہی مُلک بقا ہو جاتا ہے - غرضکہ جب اس بیماری والے کو کوما کے علامات ہو جاتے ہیں تو بچنا پھر مشکل ہو جاتا ہے - (باقی آیندہ)

راقم - حکیم گیا نچند از لاہور

اختناق الرّحم

یاد رہے کہ بیماری رحم کی ہے جسمیں اکثر قوی محرکہ اور حساسہ بیکار اور حرکت تنفس میں خرابی واقع ہو جاتی ہے اور نوبت بہ نوبت تشنج اور کپکپاوٹ ہوتی ہے لیکن بیمار بالکل بیہوش نہیں ہوتا - نوبت کے شروع ہونے سے پہلے بوجہ مشارکت رحم کے فم معدہ پر بوجھ معلوم ہوتا ہے جی متلاتا ہے کلیجہ میں سوزش پیدا ہوتی ہے - اور کبھی کبھی شکم میں نفخ بھی ہوتا ہے بعد ازاں جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں - بیمار بالکل سُست اور آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے ہیں - کبھی سردی کبھی گرمی معلوم ہوتی ہے - سانس تکلیف سے لیا جاتا ہے اور دل دھڑکتا ہے - اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بائیں قوس قولون کے قریب شدت کا درد ہوتا ہے - اور اس مقام پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک گولا اِدھر اُدھر پھرتا ہے گویا معدہ میں داخل ہوتا ہے - وہاں سے رفتہ رفتہ جب وقت

حلق تک آجاتا ہے فوراً نوبت بیماری کی شروع ہوجاتی ہے۔ اور بیمار کا سانس بند ہونے لگتا ہے چہرہ سُرخ۔ ناک کے نتھنے پھیل جاتے ہیں۔ اور مریضہ کھِل کھلا کر ہنسنے لگتی یا چیخ مارتی ہے اور واہیات بکنے لگتی ہے۔ بعض دفعہ اس بیماری کی نوبت میں صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ طاقتِ گفتار اور حس وحرکت جاتی رہتی ہے۔ اور بیمار کو تنگی نفس کی ہوتی ہے گلا پھول جاتا ہے رخسارے سُرخ ہوجاتے ہیں۔ اور آنکھوں کے پپوٹے جلد جلد حرکت کرنے لگتے ہیں اور نوبت کے رفع ہونے کیوقت مریضہ رونے اور ٹھنڈے سانس بھرنے لگتی ہے اسباب اِس بیماری کے منی کا زیادہ اور اکٹھا ہونا جسکے وجہ سے حرارت غریزیہ رحم کی منغمر اور بجھنے لگتی ہے اور منی میں برودت آجاتی ہے اور اسمیں کیفیۃ سمیّت بھی ہوجاتی ہے جن کے سبب سے رحم ضرب پاکر کسی طرف کو کھنچنے لگتا ہے۔ چونکہ رحم اور قلب کے درمیان حجاب حاجز کے سبب سے مشارکت تامہ ہے اور دماغ سے شبکہ کے ذریعہ (کہ یہ ایک قسم جال ہے جو حصہ مقدم اور مؤخر دماغ میں شرائین کے اجتماع سے بناہے) اُسکو مشارکت حاصل ہے پس جب رحم کا میلان مخالف جانب کو ہوگا ساتھ اُسکے قلب اور دماغ میں بھی تشنج ضرور ضرور پہنچے گا دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ منی کے زیادہ ہونے سے بخارات ردّیہ سمیّتہ جو کہ انحماز حرارتِ غریزیہ رحم سے حاصل ہوئے ہیں دل ودماغ کیجانب جائیں گے جسکے سبب قلب اور دماغ ان سے ضرر پاکر قدرے حرکتِ تشنجی حاصل کریں گے۔ چونکہ بدن میں یہ اعضاء رئیسہ ہیں انکی وجہ سے اور تمام اعضاء باقیہ میں بھی تشنج واقع ہوگا۔ اور ان کے فعل سے حرکت تنفس ہضمِ غذا حس وحرکت میں فتور آجائیگا اور کبھی بسبب اس بیماری کا رُک جانا دم طمثی کا بھی ہوتا ہے۔ جو وجوہات کہ کثرت منی اور اُسکے خارج نہ ہونے میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں بھی وہ ہی پائے جائیں گے۔ واضح ہو کہ اِس بیماری اور مرگی کی نوبت میں چنداں فرق ہے کہ مرگی کی نوبت کیوقت بیمار بالکل بیہوش ہوجاتا ہے۔ اور اختناق الرحم کی نوبت کے وقت بیہوشی کامل نہیں ہوتی۔ مرگی کی نوبت کے وقت بیمار کا چہرہ اکثر اُودا پڑجاتا ہے اور مُونہہ سے سفید

یا سرخی مائل کف جاری ہوتا ہے۔ اور اس بیماری کی نوبت میں یہ باتیں نہیں ہوتیں مرگی
کی نوبت کیوقت بیمار کے جسم کی ایک جانب میں بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ اور زور سے
تشنج ہوتا ہے اور سانس خراٹے کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اختناق الرحم کی نوبت میں ہاتھ پاؤں
دفعتہً سکڑتے اور پھیلتے ہیں جسم طرح طرح پر بل کھاجاتا ہے۔ مریضہ گہرے سانس لیتی
ہے اور سرد آہیں بھرتی جاتی ہے اور کبھی روتی اور کبھی ہنستی ہے۔ مرگی کی نوبت کیوقت
بیمار کا چہرہ ہولناک ہوتا ہے۔ آنکھیں نصف کھلی اور نصف بند اور آنکھوں کا ڈھیلا اِدھر
اُدھر حرکت کرتا رہتا ہے۔ چہرہ ایک جانب کو کھنچ جاتا ہے۔ مریض دانت پیستا ہے لبوں
کے سکڑ جانے سے دانت دکھلائی دیتے ہیں کبھی کبھی زبان بھی باہر کو نکلی رہتی ہے اختناق الرحم
کی نوبت کے وقت مریضہ کے رخسارے سرخ رہتے ہیں۔ آنکھیں بند مگر پپوٹے کانپتے رہتے
ہیں۔ کھولیئے تو ڈھیلے قائم اور مجلّٰی نظر آئینگے۔ پس یاد رہے کہ بیہوشی ہو اور تشنج بھی اور چہرہ
اُودا ہو مونہہ سے کف جاری رہے اور بدن کی ایک جانب میں بہ نسبت دوسری جانب کی کھچاوٹ
زیادہ ہوتی ہو تو وہ مرض صرع ہے ایک اور بڑا فرق دونوں میں یہ بھی ہے کہ اختناق الرحم
کی نوبت کیوقت اگرچہ حنجرہ میں بھی تشنج ہوتا ہے پھر بھی راستہ اسکا بند نہیں ہوجاتا۔ مگر
مرگی کی نوبت کیوقت حنجرہ (یعنی ٹینٹوا) بند ہوجاتا ہے اور سانس خراٹے سی آتا ہے پس جسوقت
دورہ اختناق الرحم کا پڑے تو مریضہ کے چہرے پر زور زور سے آب سرد چھڑکیں اور باآواز بلند
دھمکائیں کوئی پوشاک تنگ ہو تو کھولدیں۔ اور یہ خیال کرکے کہ نوبت کیوقت مریضہ بالکل
بیہوش ہے کوئی کلام جو اسکی شان سے بعید ہو ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ درحقیقت مریضہ بیہوش
نہیں ہوتی (غائرہ) اگرچہ اس بیماری کی مشابہت غشی سے بہت ہے لیکن بات کا خیال
رکھیں کہ جس طرح غشی میں عطریات وغیرہ سنگھاتے یا عرق گلاب عرق کیوڑہ سے لخلخہ
کرتے ہیں اختناق الرحم کے وقت ہرگز کسی قسم کا فعل نکریں۔ کیونکہ خوشبودار چیزوں سے
بخارات منویہ وطمثیہ کو جو کہ رحم سے دل و دماغ کی طرف گئے ہیں بہت تقویت ہوگی جسکی

وجہ سے اُن کو برابر مدد پہنچتی رہیگی - بلکہ بجائے اُن کے بدبودار چیزوں جیسے جند بیدستر کندش
آخر نوبت تک سنگھاتے رہیں - البتہ رحم کے اندر روغن زیتون روغن چنبیلی جن میں قدرے
مشک یا عنبر بھی ملا ہوا ان چیزوں کا فرزجہ کریں - تو کچھ خرابی نہیں کیونکہ اس فعل سے بخارات
کا میلان دل و دماغ کی طرف بوجہ اُن کی خوشبو کے بہت ہی کم ہوگا اور سب کے سب اسفل
بدنی کی طرف واپس آجائیں گے - جسکے سبب نوبت موقوف ہوجائیگی علاوہ ازین یہ وغنیات
منی کو جو کہ رحم کے اندر اکھٹی ہوگئی اور جم گئی ہے پگھلا دیں گے - اور اُسکی سمیتہ کو دفع کریں گے
حب اصطمیقون اور ایارج لوغاذیہ کا بھی مسہل دیں ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اگر مریضہ بلا شوہر
ہو تو اُسکی شادی ضرور کردینی چاہیئے کیونکہ یہ تمام فساد اکثر جماع نہ ہونے اور منی کے نہ خارج ہونے
سے ہوتا ہے اور پودینہ خشک اور سونٹھ کالی مرچ ادہان مذکورہ بالا میں ملاکر فرزجہ کریں اگر
خون حیض کے رُک جانے سے یہ تمام خرابیاں لاحق ہوئی ہوں تو فرفیون اور فلفل سیاہ وغیرہ سے
اور ارطمث کریں اور جو دم طمثی کے اجرا کیواسطے استعمال کیجاتی ہیں انکا استعمال بھی کریں

(راقم محمد عبد الصمد حسنپوری)

جماع اور حمل اور عقر اور حاملہ کے متعلق مفید تدبیریں

ہر چند کہ دنیاوی مشاغل و کثرت کاروبار اور کسی قدر خدمت مرض سے مجھے اسقدر فرصت
نہیں ملتی کہ اطمینان کے ساتھ طب کی مبسوط کتابوں اور قدما کی تصنیفات کو دیکھوں اور کوئی
انوکھی اور مفید باتیں لکھ کر پبلک اور ملک کو فائدہ پہنچاؤں - لیکن پھر بھی رات دن یہ دُھن
لگی رہتی ہے کہ اپنے بے ہنر ہاتھوں سے مجلہ کے ذریعے سے کچھ نہ کچھ مخلوق خدا کی خدمت کرتا
رہوں - ابھی ابھی ایک استفسار کے جواب کے ذیل میں تدبیر حوامل کے متعلق ایک معمولی سا
مضمون لکھکر دفتر مجلہ میں مَیں نے بھیجدیا تھا - میرے شفیق فاضل اور لائق ایڈیٹر صاحب مجلہ
نے مجھے لکھا کہ یہ مضمون آپ کا بہت ہی مفید تھا - نہایت مشکوری کے ساتھ میں اسے شائع
کرتا - لیکن افسوس کہ کاتب کی بے احتیاطیوں سے کچھ حصہ اسکا ضائع ہوگیا اسلیئے بقیہ عدم

شائع شدہ آپ کے پاس واپس بھیجتا ہوں۔ کہ اصل چیٹھا سے پورا کر کے مسئلہ زیر بحث کو بسط کے ساتھ دلچسپ لکھکر بھیجئے میں اُسے ضروری اور مفید سمجھ کر بہت جلد شائع کرنے کا وعدہ کرتا ہوں میں پہلے ہی عرض کر آیا ہوں کہ میں بالکل عدیم الفرصت ہوں اسلیے فاضل ایڈیٹر کے ارادے موافق یہ مضمون اپنے تمامی اغراض ماینبغی کے پورا کرنے میں کامل نہیں ہوسکتا لیکن ہر حال میں مجکو تعمیل حکم ضرور ہے بھلا یا برا جیسا کچھ کہ مجھ سے بن پڑیگا۔ ملک کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اگر اہل ملک اسے پسند کریں گے تو انکی قدردانی میرے باعث مشکوری کا ہوگا "ورنہ من آنم کہ من دانم"

حمل اور حاملہ کے متعلق مفید تدبیروں کا بیان کرنا میرا اصلی مقصود ہے۔ حمل اور جماع میں جو علاقہ اور ربط ہے وہ ظاہر ہے یعنی بشرط حصول جمیع شرائط وارتفاع موانع جماع سبب اور علت ہے واسطے استقرار حمل کے اسلیے جماع کی حالتوں کو بیان کرنا بھی میں مناسب سمجھتا ہوں۔ اور چونکہ جماع کو حمل پر تقدم بالعلیت یا سببیت ہے اسلیے بیان میں بھی اسے مقدم کرتا ہوں۔ حمل کے بعد عقر اور کسی قدر اسباب عقر کو بھی اسلیے بیان کرونگا کہ عقر ضد ہے حمل کا اور علم احد الضدین سبب ہے واسطے انکشاف ضد آخر کے جیسا کہ یہ مثل مشہور ہے کہ تعرف الاشیاء باضدادھا اور جسقدر مباحث اور مسائل علاوہ اس کے ذیل میں بیان ہونگے وہ سب اسکے تبعاً و بالعرض ہونگے۔

جماع نام ہے حرکت بدنی کا لازم ہے اُسکو حرکت نفسانی بوجہ لذت کے اور لازم ہے اُسکو استفراغ منی اور روح اور ریح ناشرہ کا اسی لیے بعض نفع اور ضرر تابع ہے حرکت بدنی کے اور بعض واسطے حرکت نفسانی اور بعض واسطے استفراغ رطوبات کے اور بعض واسطے استفراغ روح کے اور بعض واسطے استفراغ ریح کے

جماع کی خواہش کئی سببوں سے ہوتی ہے۔ مقدار معمول سے منی کا زیادہ ہونا یا اُسمیں حدت یا تیزی کا پیدا ہونا۔ اس حالت میں طبیعت مشتاق ہوگی کہ اُسکو جماع کے طریقے سے دفع

کرے۔ اور رغبت دلاتا ہے نفس کو جماع کیطرف خیال کرنا کسی حسین خوبصورت کا۔ یا کثرت ریح نافخہ اور روح کا اعصاب عروق و شرائین آلہ کی میں بھر جانا بھی یاد دلاتا ہے نفس کو طرف جماع کے جیساکہ بشیتر مراقیوں کو ہوتا ہے۔ اور انہیں ریاحوں سے لغوظ اور انتشار بھی ہوتا ہے اسی لیے تم دیکھتے ہو کہ رات کو سوتے میں انتشار لغوظ اور احتلام زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت دن کے اسلیے کہ بیداری مشابہ ہے حرکت کے اور حرکت محلل ریاح ہے جوکہ سبب ہے لغوظ کا کما ثبت فی الاصول الکلیہ خاص کر آخر شب کو بوجہ کمال ہضم کے ریاح و فضلات دفع ہوتے رہتے ہیں جنکے لیے جو راستہ کہ قدرت نے مناسب مقرر کر رکھا ہے۔ رقیق مواد بذریعہ مسام جلد کے۔ پیشاب بذریعہ مثانہ و گردوں کے براز بذریعہ امعاء وغیرہ کے۔ اور منی بذریعہ انثیین وادعیہ منی اور آلہ قضیب کے۔ اور یہ بات اس جگہ پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جن غذاؤں میں رطوبت فضلیہ غریبہ موجود ہے۔ اسکے استعمال سے ریاح غلیظہ زیادہ پیدا ہوں گے اور اُس سے انتشار و لغوظ بہت زیادہ ہوگا جیسے آب نخود تل دودھ شہد انڈا وغیرہ جن لوگوں کو کہ ضعف باہ اسوجہ کر ہے کہ بوجہ عدم تولید ریاح لغوظ نہیں ہوتا تو اِن چیزوں کا کھانا قطعاً مفید ہوگا۔ افضل جماع کا وہ ہے جوکہ واقع ہو بعد ہضم اوّل کے جسوقت کہ معتدل ہو بدن گرمی اور سردی خشکی اور تری خلاء اور امتلاء میں۔ اگر بھولے سے جماع کرے امتلاء بدن گرمی اور تری میں تو تدارک اُسکے ضرر کا سہل تر ہے بہ نسبت سردی اور خشکی کے اور اُس وقت جماع کرنا چاہیئے جبکہ حاصل ہو انتشار تام بلا تکلف نہ خیال کرنے سے کسی خوبصورت کے نہ دیکھنے سے اُسکے اسلیے کہ تصورات وہمیہ کبھی سبب واقع ہوتے ہیں واسطے حدوث حوادث بدنیہ کے کما تقرر فی مقامہ اور خواہش جماع ہوئی ہو بوجہ کثرت منی و شدت شبق کے اور بعد جماع کے ہلکا ہو جائے بدن اور نیند اچھی طرح پر آئے بوجہ زوال ثقل منی اور استراحت طبیعت کے۔ اور جماع بدن اِن شرائط کے مضر ہے اسوجہ سے کہ استفراغ منی اور مادۂ منی کا جوکہ دم کامل النضج قریب الاستحالہ ہے طرف جوہر اعضاء کے بدن کو ضعیف کرتا ہے اور یہ بھی

یاد رکھنے کی بات ہے کہ جسقدر بمقدار قلیل منی کے استفراغ سے ضعف شدید لاحق ہوگا۔
اُسقدر بمقدار کثیر خُون اور دوسرے رطوبات اور خلطوں کے استفراغ سے نہیں ہوگا اس
لیئے کہ خون اور دیگر رطوبات مخزون ہیں اعضا میں جو کہ شیئاً فشیئاً تغذیہ میں صرف ہوا کرتے
ہیں اور مادہ منی دم کامل النضج ہے۔ جسپر ہضم ثالث ختم ہو کر عمل ہضم رابع شروع ہوا ہے وہ
صرف بہ مقدار بدل مایتحلل کے ہی موجود ہوگا۔ تو ظاہر ہے کہ اُسکے قلیل استفراغ سے بدرجہ
غایت ضعف ہوگا کیونکہ وہ مقدار بدل تحلل سے زائد نہیں ہے۔ بخلاف اوّل کے کہ وہ مقدار
بدل مایتحلل سے بہت زیادہ مخزون ہے۔ جماع معتدل اُبھارتا ہے۔ حرارت غریزی کو اور
آمادہ کرتا ہے بدن کو واسطے اغتذا کے اور خوش کرتا ہے دل کو اس لیے کہ روح بوجہ تحلیل
فضول کے صاف اور نُورانی ہو جاتی ہے۔ اور روکتا ہے غضب غصہ کو اور دُور کرتا ہے فکر
ردی اور وسواس سوداوی کو اور مفید ہے اکثر امراض سوداوی و کل امراض بلغمی کو۔ تارک الجماع
(جن لوگوں کو جماع کا اتفاق نہیں ہوتا) یہ لوگ بیشتر ان عوارض میں مُبتلا ہوتے ہیں۔ جیسے
دوار۔ ظلمت بصر۔ ثقل بدن۔ خصیوں اور رانوں کی جڑوں میں پھوڑے پھنسیوں کا زیادہ نکلنا
پھر اگر جماع کرنے لگیں تو بہت جلد یہ سب شکایتیں دفع ہو جاتی ہیں۔ مفرط الجماع جن لوگوں
کو کہ جماع کا چسکا زیادہ ہے اور ہمیشہ اُنکو اسی کی لت ہے اُن کو جماع اس طرح پر مضر ہے کہ
جماع اُن لوگوں کو بالکل کمزور اور نڈھال کر دیتا ہے اور پٹھوں کو بھی مضر ہے اور کمزور کرتا ہے اُسکو
اور اسکی کمزوری سے ممکن ہے کہ وہ مبتلا ہو جاوے رعشہ فالج تشنج اور ضعف بصر اور مثل اُس
کے دوسری بیماریوں میں۔ امرد اور خوبصورت لڑکوں کے ساتھ اغلام کرنے میں ہر چند کہ ضعف
کم ہوتا ہے لیکن اسلیئے کہ وہ امر غیر طبعی ہے اور مستلزم ہے حرکات متعبہ کو نہایت سخت مضر ہے
اور اسی لیے مذہب اور شریعت حقہ میں بھی یہ فعل خلاف فطرت حرام اور ممنوع ہے (باقی آیندہ)
راقم۔ حکیم وحید الحق طبیب ملازم ریاست بختیار پور ضلع مونگیر

ضعف باہ

حق تعالیٰ نے اتحاد تناسل ہیں جو اسقدر ذوق و سرور و تلذذ عطا فرمایا ہے تو مراد ربانی اِس سے یہ ہے کہ زوجین ایک دوسرے پر مائل ہوں اور اُنکے باہم اجتماع اور ارتباط سے نسل و جنس اُنکے باقی رہے ۔ سب ذوالحیات قانون ازدواج کے تابع ہیں ۔ نباتات سے لیکر انسان تک سب قانونِ عشق اور علاقہ زوجیت اور پیوند جنسیت کے پابند ہیں ۔ وظیفۂ زوجیت کو معتدل طور پر ایفا کرنا ضرور ہے کیونکہ اُسکی افراط سے بدن میں نہایت درجہ کی ناطاقتی اور ذہن کو ضعف عارض ہوتا ہے ۔ نامردی ۔ ضعف عضو تناسل ۔ ضعف باہ یہ سب بے اعتدالی کے نتیجے ہیں ۔ ضعف باہ کچھ ایک ایسا مرض ہے کہ ہزارہا آدمی اُس کے شاکی پائے جاتے ہیں ۔ یہ شکایت کبھی وقتی ہوتی ہے اور کبھی براہِ بوالہوسی کے ہوتی ہے *

اصلی سبب ضعف باہ کے چار ہیں ۔

(۱) جثہ ضعیف ہو اور غذا کم کھائی جاوے جس سے منی کم پیدا ہو ۔

(۲) آلات منی میں یبوست یا رطوبت یا حرارت یا برودت غالب ہو ۔ اِس سبب ثانی کی یہ چار قسمیں مفرد ہیں اور تین مرکب ہیں یعنی (۱) آلات منی میں حرارت اور یبوست دو کیفیتیں جمع ہوں یا (۲) برودت اور رطوبت غالب ہوں اور یہ سب کثیر الوقوع ہے یا (۳) حرارت اور یبوست غالب ہو اور حرارت اور رطوبت کے غلبہ سے قلت منی کی نہیں ہوتی ہے ۔ پس کل اسباب قلت منی باعتبار کیفیات سات ہوئے اور آٹھواں سبب یہ ہے کہ بسبب استعمال مخدرات مثل افیون ۔ بھنگ وغیرہ کے ہو ۔

دوسرا سبب ضعف باہ کا ۔ ضعف اعضاء رئیسہ یعنی دل ۔ دماغ ۔ جگر ۔ معدہ یا گردہ ہے اس سبب کی بھی اصلی پانچ قسمیں ہیں باعتبار ضعف یا سوء مزاج پانچوں اعضاء مذکورہ کے اور ہر عضو کی خرابی کی نو صورتیں ہیں یعنی مثلاً ضعف قلب ہو یا سوء مزاج گرم قلب ہو یا سوء مزاج سرد قلب یا سوء مزاج رطب یا سوء مزاج بارد رطب یا بارد یابس یا حار رطب یا حار یابس

اسی طرح نو نو شق ہر عضو کے ساتھ ہیں اور اعضا پانچ ہیں پس (۴۵) سبب قسم ثانی کے ہوئے
تیسرا سبب ضعف باہ کا استرخار آلہ ہے - استرخار کے بھی اسباب پانچ ہیں ایک لاغری
اور ضعف جثہ دوم ترک مقاربت مدت دراز تک تیسری اشغل بدن میں کمی ریح اور قلت تولید
ریح کے تین سبب ہیں - ایک سردی مفرط دوسری گرمی مفرط تیسرے یبوست مفرط
چوتھے یہ کہ اعصاب آلہ کے بسبب گرنے مادہ رطوبات کے سُست ہو جاویں جس طرح فالج
میں ہوتا ہے - پانچویں سبب جلق کے اعصاب سُست و مسترخی ہو جاویں -
چوتھا سبب ضعف باہ کا امور وہمیہ ہے - پس اسباب ضعف باہ (۵۹) ہیں یعنی آٹھ
قسمیں سبب اول کی اور (۴۵) سبب ثانی کی اور (۵) قسمیں سبب ثالث کی اور (۱) سبب
رابع کی جو کل (۵۹) ہوئیں - مگر معالجہ میں اسقدر آسانی ہے کہ ایک علاج کئی سببوں کے لیے
کافی ہوتا ہے -

ضعف باہ بوجہ قلت منی - اگر قلت منی بوجہ ضعف بدن - اور لاغری اور کمی غذا کے ہو
تو زمانہ دراز تک جماع ترک کریں - اور گوشت چوزہ مرغ - زردہ بیضہ مرغ نیمبرشت - مطنجن
اور یخنی پلاؤ - پایوں کی جیلی - حلوائے زردہ تخم مرغ و زردک کھاویں اور عیش و طرب اور لہو و
لعب میں مصروف ہوں اور زیادہ سونا اور آرام کرنا مناسب ہے - غذا میں میوہ جات اور دودھ
کا استعمال رکھیں تا جوہر ولادت بخوبی پیدا ہو - مغز بادام - پستہ - چلغوزہ - مصری کھانے سے
گردوں میں گرمی پیدا ہوتی ہے - اور قوۃ جماع بڑھتی ہے -

اگر قلت غذا بباعث ضعف یا فساد معدہ کے ہو تو اُسکی تدبیر کریں اور بعد رفع فساد معدہ تدابیر
مذکورہ بالا عمل میں لاویں -

اگر آلات منی میں برودت شدیدہ نے اثر کیا ہو جسکے سبب سے تولید منی میں قلت ہوگئی ہو - تو
معجونات مقوی باہ مثل تریاق کبیر لبوب کبیر استعمال کریں اور ماشہ بھر انگوزہ بریاں پیس کر
در زردہ تخم مرغ نیمبرشت پر چھڑک کر کھاویں نہایت مفید اور ادہان حارہ کے طلا کام میں لاویں

باقی آئندہ

عبدالصمد از ناگپور

متفرقات

مفید تحریک

رسالہ مجلۂ طبیہ دہلی نمبر(۱) بابت یکم جنوری ۱۹۰۵ء جلد(۳) میں جو مضمون بعنوان استمنا بالید حکیم فرید احمد صاحب عباسی کی طرف سے شائع ہوا ہے - وہ نہایت ہی عمدہ و اعلیٰ مضمون ہے - ایسی مضمون کی اس رسالہ میں بڑی ضرورت تھی - مگر افسوس ہے کہ حکیم صاحب نے حسب وعدہ خود اس مضمون کو اختتام و تکمیل تک نہیں پہنچایا - حالانکہ یہ مضمون اُدھورا چھوڑنے کے قابل نہیں تھا - بیشک جلق سے بدتر کوئی نہیں ہے - اور فی زمانہ نوجوانوں و طالب علموں میں اس ناقص و مذموم عادت کی بہت کثرت پائی جاتی ہے اور اُسکی عادت روز بروز ترقی پذیر و عام ہوتی جاتی ہے - کیونکہ جب مدرسے کے ایک طالب علم کو اسکی عادت ہوئی - تو اُسکی صحبت سے اُسکے دوسرے ہم مکتب بھی اسکے عادی ہو جاتے ہیں - اس نقص و خرابی کے رفع کرنے کے لیے میری رائے ناقص ہے کہ حکیم صاحب کو یاد دہانی کرکے اس مضمون کو پورا کرایا جاوے اور جب اُسکے اسباب و علامات شناخت و نقصانات و علاجات (جو باعانت کل اطبا ناظرین رسالہ ہذا حاصل کیے جائیں) بیان و تحریر ہو چکیں تو اس مضمون خاص کو پرچہ جات رسالہ میں سے علیحدہ منتخب کرکے ایک خاص رسالہ (الموسوم بہ رسالہ استمنا) مرتب کیا جائے - بعدہٗ بوساطت محکمہ جات سررشتہ تعلیم مدارس اُردو و انگریزی میں یہ رسالے بقیمت مناسب تقسیم کیے جائیں تاکہ اُسکے مطالعہ سے ہر ایک طالب علم اس عادتِ بد کے نقصانات سے واقف ہو کر اس سے محفوظ رہ سکے - مگر اس رسالہ کا مضمون و عبارت حتی المقدور نہایت سلیس و عام فہم ہو تاکہ مبتدی اُردو خواں طالب علم اُسکے سمجھنے سے قاصر و محروم نہ رہیں - اور علاج ایسے آسان و سہل الحصول و کم قیمت تجویز کیے جائیں کہ کوئی غریب سے غریب طالب علم بھی اُسکے استعمال سے مجبور و محروم نہو سکے -

راقم - ایک بہی خواہ قوم (ہمیں اس رائے سے بالکل اتفاق ہے) ایڈیٹر

کھلی چٹھی

بخدمت جناب مولوی حکیم فرید احمد صاحب۔

بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ بمضمون ہمیوپیتھک علاج کی خوبیاں مندرجہ مجلہ طبیہ یکم مارچ چند شبہات ہیں اگر بذریعہ رسالہ ہذا انکشف فرماکر مشکور فرماویں تو زیادہ عنایت ہوگی (۱) یہ کہ عام فہم زبان میں کون کون سی کتابیں اس فن کی اور کہاں کہاں سے دستیاب ہوسکتی ہیں (۲) کلکتہ۔ مدراس میں کس کس دکان سے دواؤں کے بکس ملسکتے ہیں (۳) اکونائٹ کی گولی کی ترکیب میں جناب نے میٹھا تیلیہ کا وزن تحریر نہیں کیا۔ قرینے سے ایک ماشہ وزن میٹھا تیلیہ کا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب (۴) آپنے تحریر فرمایا ہو کہ میٹھا تیلیہ باریک پیسکر نبات سفید ۹ ماشہ اسمیں ملائیں اور خوب حل کریں پھر اس سفوف تیار شدہ میں سے ایک ماشہ لیجئے اور نبات سفید ۹ ماشہ ملائیے اور خوب حل کیجئے الخ کیا سفوف تیار شدہ میں سے ایک ماشہ ہی کارآمد ہوتی ہے یا باقیماندہ بھی اسی حساب سے کارآمد ہوسکتی ہے علی ہذا ترکیب عرق فقط

والسلام خیر الختام راقم۔ حکیم عبدالجبار ساندہ کلاں

استفسارات

استفسار نمبر (۱)

جملہ اطبائے مستند مدرسہ طبیہ دہلی و نیز حکمائے حذاق کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض ہے کہ میرے ایک مکرم عرصہ سے عوارض مندرجہ ذیل میں مبتلا ہیں کیفیت انکی حسب ذیل ہے عرصہ چھ سال کا ہوا کہ مرض آتشک پیدا ہوگیا۔ علاج کرانے سے آرام ہوگیا اب عرصہ ایک سال سے آنکھوں کے سامنے بھنگے سے نظر آتے ہیں اور کبھی کبھی سر میں چکر سا معلوم ہوتا ہے اور آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آجاتا ہے قوت باہ بہت کم ہے رقت منی اور سرعت انزال کی شکایت بھی کچھ عرصہ سے ہے پیٹ میں قراقر معلوم ہوتی ہے لہذا ملتمس

ہوں کوئی نسخہ مجرب المجرب بذریعہ مجلہ طبیہ شائع فرمائیں بندہ ونیز مریض نہایت مشکور وممنون
ہوگا والسلام۔ (راقم خاکسار ڈاکٹر محمد رمضان خان دندان ساز ملتان چھاونی صدر بازار)

استفسار نمبر (۲)

ایک مریضہ عرصہ تین سال سے بیمار ہے اول اُسکو ایسا دورہ پڑا کہ تشنج اور بیہوشی ہوئی جب
وقت ہوش آگیا تو سر کی طرف کو کچھاوٹ شروع ہوئی اور سانس بھی کھینچنے لگا طبیبوں کو جو
دکھلایا تو مرض اختناق الرحم تشخیص کرکے علاج شروع کیا کچھ نہ ہوا۔ جب مجبور ہوگیا تو ڈاکٹر صاحب
کا علاج کیا ڈاکٹر صاحب نے اسکو ہسٹیریا مرض تشخیص کرکے علاج شروع کیا تو فائدہ ہوگیا۔
اور سانس بھی ٹھیک آنے لگا اور تشنج بھی بند ہوگیا۔ مگر جسقدر بدن کے جوڑ ہیں سب میں درد
ٹھیر گیا ہے گائے کے دودھ اور شہد کا استعمال کیا فائدہ ہوگیا تھا اور حمل رہگیا۔ لڑکا بفضلِ خدا
پیدا ہوا بعد پیدا ہونے لڑکے کے چالیس روز کے بعد پھر دہلی کو روانہ ہوگئی۔ ایک دفعہ دورہ پڑا
اور سانس کا کھنچنا تو بند ہوا مگر جوڑوں میں درد بہت ہے اور کمنیوں میں ازحد تکلیف ہے اور رات
کے وقت درد شدت سے رہتا ہے اور تیسرے روز رات کے وقت تمام بدن میں درد ہوجاتا
ہے۔ لڑکا تین ماہ کا ہے۔ اُمید ہے کہ اسے تحریر فرمایا جاوے جو بہت

راقم۔ محمد خان خریدار

استفسار نمبر (۳)

ایک مریض کی عمر تقریباً (۶۰) سال ہے وہ مرض دمہ میں مبتلا ہیں۔ قوت جماعی تاہنوز
جوانوں سے بھی برتر ہے۔ یہ مرض موسم سرما میں زور پکڑ جاتا ہے۔ اور موسم گرما میں کمی
رہتا ہے نزلے کی ریزش بھی ہروقت جاری رہتی ہے۔ اسکے بند ہونے کا اول علاج فرمایا جاوے
اسکے بعد مرض دمہ کی نافع تدبیر بتائی جاوے (راقم ایک خریدار)

استفسار نمبر (۴)

ایک لڑکا جسکی عمر تخمیناً (۱۶) سال ہے تا اینکدم اُسکے حواس کی یہ کیفیت ہے کہ اپنے کپڑے

کی طرف اور بدن کی طرف مطلق خیال نہیں ہے۔ جنون بھی نہیں معلوم ہوتا ہے نہ اور کوئی شکایت بظاہر معلوم ہوتی ہے۔ البتہ آغاز شعور سے اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کی طرف سے اسکو رغبت کمال ہے۔ بھینس۔ گائے۔ گھوڑا۔ جس مقام پر ہوں وہاں اٹھنا بیٹھنا کھیلنا پسند کرتا ہے ماسوا اسکے دینی یا دنیوی کام کی طرف مطلق خیال نہیں ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دماغ اسکا چھوٹا ہے اور یہ خلقی ہے اسکو لاعلاج سمجھنا چاہیئے۔ قریب بلوغ کے لڑکا ہے براہ مہربانی اس عارضہ کا نام معہ علاج کے درج رسالہ مجلہ طبیہ فرمائیے۔ جانوروں کے حالات میں کسی قدر فراز و نشیب اچھا واقف کو معلوم ہوتا ہے۔ ہاتھ پیر جسم معمولی لڑکوں سے اچھا ہے صورت شباہت وجیہ ہے۔

الملتمس۔ خادم الحکما شیخ دین محمد از مقام موضع کھنبا سرائے ضلع بارہ بنکی)

استفسار نمبر (۵)

مجکو پانچ چار سال سے دمہ کا مرض ہے اور کیفیت یہ ہے کہ جب پیٹ میں خرابی ہوتی ہے تب ہی تنفس ہونے لگتا ہے اور دم رکنے لگتا ہے۔ پھر دو قدم نہیں چل سکتا۔ ہر وقت ڈکاریں آتی رہتی ہیں اور پیٹ میں ریاحیں جمع رہتی ہیں اشتہا کم ہو جاتی ہے مگر جب بھوک معلوم ہوتی ہے تو یہ بے صبری ہوتی ہے کہ جو کچھ ملے کھالو اور اسی وجہ سے پرہیز کم ہو سکتا ہے۔ میری عمر ۲۳ یا ۲۴ سال ہے۔ کمزور بھی ہو گیا ہوں۔ لہذا کوئی ایسا نسخہ درکار ہے جو گولیاں ہوں یا سفوف وغیرہ ہو چونکہ چار چھ ماشہ کی خوراک رکھتا ہو۔ مہربانی فرما کر جن صاحب کے پاس ایسا مجرب نسخہ ہو وہ اگر شائع کرانا چاہیں تو پتہ ذیل پر مرحمت فرماویں

(الیاس محمد خان) فتح آباد۔ ضلع آگرہ۔

الطاعون اردو
اوراق
التحفۃ الحامدیۃ

مقاصد مجلّہ طبّیہ دہلی

(۱) علم طب کی مُلکی زبان (اردو) مین اشاعت کرنی

(۲) ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہنچانا۔

(۳) مدرسۂ طبیہ کے سند یافتہ طبیبون کے حالات درج کرنے۔

(۴) مدرسۂ طبیہ کی خدمت کرنی۔

(۵) جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے

قواعد مجلہ طبّیہ دہلی

(۱) یہ رسالہ انگریزی مہینہ کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے۔

(۲) اس کی سالانہ قیمت پیشگی عام شایقین سے دو روپیہ (عہ) ہے۔

(۳) نمونہ کا پرچہ صرف چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا۔

(۴) دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے۔ اُن کو تین آنے (۳ر) پر دیا جائے گا۔

(۵) جملہ وکتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے۔ **دہلی - گلی قاسم جان۔** دفتر مدرسہ طبیہ دہلی۔

مرزا محمد عبدالغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتممان مجلّہ طبیّہ

(اڈیٹر)

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حویلی اعظم خان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۱۴

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ۹ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خاں

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

(۱) مدرسہ طبیہ دہلی کی خبریں

(۲) مضامین عامہ

(۳) الادویہ

(۴) الامراض

(۵) متفرقات

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبریں

عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی ۳۔ اگست یوم جمعہ کو سفر سے واپس تشریف لائے۔ آجکل شہر میں فصلی امراض کا زور کسیقدر زیادہ ہے مطب میں مریضوں کا بہت ہجوم رہتا ہے۔

مدرسہ طبیہ دہلی میں حسب قاعدہ قدیم یکم رجب سنہ ۱۳۲۴ ہجری سے تعلیم بند ہو کر طلبہ کو امتحان سالانہ کی تیاری کے واسطے مہلت دیگئی۔ مدرسہ میں باقاعدہ حاضری ہوتی رہے گی اور بجائے سبق کے مدرس صاحبان پچھلے خواندگی کی آزمائش کریں گے اور بعض ضروری مضامین بطور لکچر بیان کرتے رہیں گے جن سے طلبہ کو سال بھر کی خواندگی یاد کرنے میں مدد ملے گی۔

عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب کا عرصہ سے خیال تھا کہ طبی پریس جاری کیا جائے جسمیں مجلہ طبیہ کے سوا اور طبی کتابیں بھی حسب موقع وقتاً فوقتاً طبع ہوتی ہیں۔ چنانچہ جناب ایما حکیم صاحب ممدوح مینیجران مجلہ طبیہ نے طبی پریس جاری کرنیکا

انتظام کرلیا ہے۔ اور اس کی باقاعدہ منظوری بھی حاصل کرلی ہے۔ معاونان مجلہ طبیہ سے امید کیجاتی ہے کہ اس پریس کے ساتھ ہمدردی فرماکر طبع کا کام اس پریس سے لیا کریں گے۔ اور اپنی مفید تصانیف جدیدہ طبی پریس کے ذریعہ سے شائع کیا کرینگے

یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی لمیٹڈ دہلی

یہ کمپنی دہلی کے چند معزز و مقتدر ہمدردان قوم ہندو مسلمان صاحبان نے بسر پرستی حاذق زمان ارسطوئے دوران عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب محض بنظر رفاہ عام اس غرض سے جاری کی ہے کہ یونانی طب کے صاف اور شستہ دامن سے مفرد ادویات کے عمدہ نہ ہونے اور مرکبات کے مطابق نسخہ جات طیار نہ ہونے کا بدنما داغ دور ہوجائے اس وقت اس کارخانہ میں ... مرکبات مطابق اصل نسخہ جات نہایت عمدگی اور صفائی کے ساتھ اعلے درجہ کے ٹھیک مقدار اوزان کے مطابق طیار ہیں جن کی مطول فہرست صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت ارسال خدمت ہوگی۔ آج کل پورے اہتمام اور کوشش کے ساتھ عرق ماء اللحم طیوری دوآتشہ بہ نسخہ جدید فی بوتل للعہ اور عرق ماء اللحم عنبری بہ نسخہ کلاں فی بوتل دو روپیہ آٹھ آنہ اور عرق ماء اللحم خاص فی بوتل دو روپیہ کارخانہ میں طیار کئے گئے ہیں جن کے فوائد و منافع تجربہ پر موقوف و منحصر ہیں۔ نیز مشک اور عنبر وغیرہ لاعلے درجہ کی مفرد دوائیں کارخانہ میں موجود ہیں کمپنی میں ہندو اور مسلمان کارکن ملازم ہیں جملہ ریلوے پارسل دس روپیہ فیصدی پیشگی آنے پر روانہ ہوں گے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ پتہ صاف لفظوں میں اور ریلوے اسٹیشن کا نام جو سب سے قریب تر ہو تحریر فرمائیں خط و کتابت بنام سکرٹری صاحب یا منیجر کارخانہ ہونی چاہیئے۔

المشتہر منیجر

طب اکبر فارسی

فن طب کی مروجہ کتابوں میں ایسی کارآمد اور مفید کتاب ہے جو تمام اطبا (ادنے و اعلے) کے لئے تشخیص و معالجہ امراض میں اعلے مشیر بلکہ مشفق استاد کا کام دیتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کو کثرت اغلاط نے بالکل بیکار اور مسخ کر دیا ہے اسلئے ہم نے ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو نہایت صحیح باضافہ حواشی جدیدہ طبع کرائیں۔ اور اُسکے مصارف برداشت کرنے کا بہتر طریق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اطبائے گرامی قدر میں سے کم ازکم پانچ سو (۵۰۰) اصحاب فی اسم دو دو روپے اس کار خیر میں صرف کریں تو کتاب مذکور طبع ہوکر ایک ایک جلد انکی خدمت میں پہونچ سکتی ہے۔ (ایڈیٹر)

نامہ نگاران مجلہ طبیہ دہلی

اس طرف ضرور توجہ فرمائیں کہ جو نسخجات یا تراکیب مجربہ بغرض اشاعت دفتر ہذا میں بھیجی جائیں اُن پر غور سے نظر ثانی فرمالیا کریں۔ بعض نسخوں میں کسی دوا کا وزن سہواً رہ جاتا ہے۔ یا نسخہ کی ترکیب غیر مکمل ہوتی ہے یا مقدار خوراک قلم انداز ہو جاتی ہے پھر اس کے متعلق اکثر اصحاب کو بذریعہ خط وکتابت کے ایڈیٹر سے یا صاحب مضمون سے دریافت کرنا پڑتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ قابل لحاظ یہ بات ہے کہ جو نسخہ رسالہ ہذا میں شائع کرایا جائے وہ شائع کنندہ اصحاب کا خود مجرب اور آزمودہ اور معتبر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگرچہ دفتر ہذا میں ہم نے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ جس قدر نسخے اور مضامین موصول ہوں ان میں سے بہتر مضمون اور معتبر و مستند نسخجات منتخب کرکے درج کئے جاتے ہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے اس کام میں احتیاط مدنظر رکھی جاتی ہے۔ لیکن تاہم بعض کشتجات کی بابت بعض ہمدرد اور صداقت پسند

اصحاب نے بعض نسخوں کی شکایت لکھی ہے کہ وہ موافق ترکیب مندرجہ نسخہ کے عمل کرنے سے غلط ثابت ہوئے ہمارے خیال میں ایسے بے سود نسخجات رسالہ ہذا میں شائع کرانے سے علاوہ تضیع اوقات کے، نامہ نگار صاحبان بھی پبلک میں غیر معتبر مشہور ہو جائیں گے۔ اسلئے اُن کو اس کام میں نہایت احتیاط لازم ہے۔

ایڈیٹر

اطلاع

جن اصحاب کے پاس کوئی طبی رسالہ یا کتاب عام فہم اُردو زبان میں قابل اشاعت موجود ہو تو ہم اُس کو بشرط پسندیدگی اپنے مصارف سے طبع کرا کر شائع کر سکتے ہیں اور مصنف یا مالک کتاب کو مناسب معاوضہ دے سکتے ہیں جو بذریعہ تحریر طے ہو سکتا ہے۔

ماميران اصلی

ناظرین آپ صاحبوں پر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ اس نادر الوجود اور کمیاب دوا کا دستیاب ہونا ایک مدت سے کس قدر دشوار ہو رہا ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہمنے مدت تک مسلسل کوشش اور بے انتہا سعی کر کے اصلی ماميران بہم پہونچا لیا ہے جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ نرخ مندرجہ ذیل پر ہم سے طلب فرماویں۔

ایک ماشہ سے کم کے لئے بحساب فی رتی ۲؁ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک فی ماشہ ۱؎ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک فی ماشہ ۱۰؎ ۶ ماشہ سے زیادہ خریدار کو فی تولہ ۱۲؎

(ایڈیٹر)

مضامین عامہ

بدن کی ساخت

گذشتہ اشاعت سے آگے

نمبر (۴۸)

(۵) **پیشاب کے جھاگ** - سب سے پہلے ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ نہایت مرطوب اور سیال مادوں (مثلاً پانی وغیرہ) میں عموماً جھاگ کسطرح پیدا ہوجایا کرتے ہیں اور جھاگ کی حقیقت کیا ہے اور ان کے جلد زائل ہوجانے یا دیر تک قائم رہنے کی علت کیا ہوتی - اس کے بعد آپ کو بخوبی معلوم ہوجائے گا کہ پیشاب میں جھاگ کیوں اور کس طرح پیدا ہوتے ہیں اور اُن کے جلد زائل ہوجانے یا دیر تک قائم رہنے کا کیا سبب ہوتا ہے -

عموماً جھاگ اسطرح پیدا ہوتے ہیں کہ کسی سبب سے پانی اور ہوا کے اجزا چھوٹے چھوٹے حصوں میں منقسم ہوکر باوجود اپنی صورت پر قائم رہنے کے ایک دوسرے کے ساتھ مختلف طور پر مخلوط ہوجائیں اور اسطرح باہم اُلجھ جائیں کہ پانی کے اجزا نہایت باریک باریک طبق مثل جھلی کے بنکر ہوا کے ہر حصہ کو جدا جدا اپنے اندر محصور کرلیں اس مجموعی ہیئت کو عرف عام میں جھاگ کہتے ہیں - باقی رہی یہ بات کہ جھاگ پیدا کرنے والے ہوائی اجزا کہاں سے آتے ہیں - سوا اس کے متعلق بروئے مشاہدہ دو صورتیں خیال میں آتی ہیں - **ایک تو خارجی ہوا** - جیساکہ اسوقت ہوتا ہے جب پانی میں کسی قوی محرک کے باعث نہایت شدت کے ساتھ ایسی قوی اور متواتر حرکات ہونے لگیں جن سے اسکے اجزا متفرق ہوجائیں تو ایسی حالت میں ہر مرتبہ خارجی ہوا کا کچھ حصہ پانی کے متفرق شدہ اجزا کے ساتھ مخلوط ہوتا رہتا ہے اور پانی کے اجزا اس کو اپنے اندر محصور کرکے جھاگ کی صورت

بنتے رہتے ہیں چنانچہ جس وقت ایک بوتل میں تھوڑا سا پانی ڈالکر اور اس کا مونھ بند کر کے زور سے ہلایا جائے۔ یا پانی کسی برتن میں ڈالکر اسے تہ و بالا کیا جائے یا زور سے بلویا جائے۔ یا بڑے دریاؤں اور تالابوں کے کناروں پر کثرت تلاطم کے باعث پانی کی پھاریں زور سے آکر متواتر لگتی رہیں تو بکثرت جھاگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب کسی زبردست قوت (مثلاً آلات جرثقیل کے ذریعہ ہوا کو پانی کے اندر جذب یا محلول کر کے اسکو کسی ظرف (مثل بوتل وغیرہ) میں بند کر لیا گیا ہو تو جس وقت وہ بندش کھول دی جائے فوراً وہ ہوا جو پانی میں بقوت جذب کرائی گئی تھی اس میں سے نفوذ کرتے نہایت زور کے ساتھ نکلنے لگتی ہے اور پانی سے باہر نکلتے وقت جھاگ پیدا کرتی ہے۔ جیسا کہ سوڈا واٹر کی بوتل میں سے ڈاٹ کھلتے ہی فوراً جھاگ اُبلنے لگتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ جھاگ پیدا کرنے والے ہوائی اجزا خود پانی ہی کے اندر (کسی کیمیاوی ترکیب سے) پیدا ہو جائیں۔ جیسا کہ ٹارٹری اور سوڈا کو پانی میں ڈالنے سے بکثرت جھاگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب کسی مرطوب اور سیال چیز کو تمازت آفتاب میں کچھ مدت تک رکھا جائے۔ یا صرف گرم ہوا کی گرمی کا اسپر اثر ہو کر اس میں خمیری کیفیت پیدا ہونے لگے یا کسی مرطوب اور سیال چیز کو آگ پر جوش دیا جائے تو اُن تمام صورتوں میں اس چیز کے بعض مائی اجزا بھاپ کی سی ہوائی صورت اختیار کر کے اور مائیت کے اندر سے نفوذ کر کے باہر نکلنے لگتے ہیں اور قدرے مائیت کے ساتھ مخلوط ہو کر جھاگ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

یہ بات تو بخوبی ظاہر ہے کہ جھاگوں میں مائی اور ہوائی اجزا کی یہ تفرقی حالت یعنی باہم اُنکی ایک دوسرے کے ساتھ یہ اُلجھن اُن کی طبعی حالت تو ہے ہی نہیں جسکا قائم رہنا ضروری ہو بلکہ اُنکی یہ حالت ایک عارضی حالت ہوتی ہے جو کسی زبردست

قاصر کے جبر سے انہیں پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے جھاگوں کا زوال اور اُنکا فنا ہوجانا ہی لازمی بات ہے۔ لیکن ان کا بہت جلد زائل ہوجانا یا کچھ دیر تک باقی رہنا اس بات پر موقوف ہے کہ پانی میں کسیقدر غلظت ولزوجت اور ہوائی اجزا میں کسیقدر غلاظت وکثافت موجود ہے یا نہیں۔

اگر جھاگ پیدا کرنے والے مائی اور ہوائی اجزا بالکل خالص اور لطیف ہوں اور ان میں کچھ غلظت ولزوجت وکثافت نہ پائی جائے تو جھاگ پیدا ہوتے ہی فوراً فنا ہوجاتے ہیں۔ جیساکہ خالص پانی کو جوش دینے کی حالت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ یا سوڈا کی بوتل کھولنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ خالص اور لطیف پانی کے اجزا میں قدرتی طور پر کشش اتصالی اسقدر قوی ہوتی ہے کہ جسکے باعث اُن متفرق شدہ اجزا کی حبابی حالت کچھ دیر بھی قائم نہیں رہتی اور ہوائی اجزا کو وہ اپنے اندر کچھ دیر بھی محصور نہیں رکھ سکتے۔ اور یہی حالت ہوائی اجزا کی ہوتی ہے۔ یہانتک کہ اِدھر تو پانی کے اجزا متفرقہ اپنے حبابی پردہ کو فوراً توڑکر اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ اور اُدھر ہوا کے محصورہ اجزا حبابی ہیئت زائل ہوتے ہی اپنے ہمجنسوں کے ساتھ شامل ہوجاتے ہیں اور ان دونوں فریق کی باہمی اُلجھن دور ہوتے ہی جھاگ بالکل فنا ہوجاتے ہیں۔

اور اگر پانی میں کسیقدر غلظ ولزوجت پائی جائے اور ہوا میں بھی قدرے غلظ وکثافت موجود ہو تو جھاگ کچھ دیر تک قائم رہتے ہیں۔ جیساکہ لعابدار پانی کو بلونے یا چپکاؤدار اشیا کو جوش دینے کی حالت میں جھاگ زیادہ دیر تک قائم رہتے ہیں۔ کیونکہ غلظت ولزوجت سے پانی کے اجزا میں کشش اتصالی اسقدر قوی نہیں رہتی ہے کہ وہ اپنی حبابی ہیئت کو جلد توڑ سکیں۔ اسی طرح ہوائی اجزا میں بھی کشش اتصالی ضعیف ہوجاتی ہے جسکے باعث وہ مائی اجزا کے حبابی پردہ کو جلد نہیں

توڑ سکتے - بلکہ ہوا کے محصورہ اجزا پانی کے حبابی پردوں میں اس وقت تک محصور رہتے ہیں کہ جبتک خارجی ہوا حبابی پردوں میں سے پانی کے بعض اجزا کو تحلیل اور فنا کرکے باقی اجزا کی مقدار کو اس قدر کم نہ کردے جو حبابی ہیئت کے قائم رہنے کے لئے ناکافی ہوں - اسی طرح ہوائی اجزا بھی بوجہ غلظت وعسر التحلل کے اس وقت تک حبابی پردوں میں محصور رہتے ہیں - جب تک کہ وہ خود کسی ایک جانب کو جمع ہوکر یا اپنے دیگر ہمجنس اجزا کے اضافہ سے قوت حاصل کرکے اس قید سے رہائی پانے کے لائق نہو جائیں یہی وجہ ہے کہ پانی اور ہوائی اجزا میں جسقدر غلظت ولزوجت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر جھاگوں کی مقدار بہت زیادہ اور انکے حبابی پردے بڑے بڑے (جن میں بہت سی ہوا محصور ہوسکے) اور زیادہ دیر پا ہوتے ہیں - اور یہ دونو کیفیتیں پانی اور ہوا میں جسقدر کم ہوتی ہیں اُسیقدر جھاگوں کی مقدار کم اور انکے حباب چھوٹے ہوتے اور وہ بہت جلد فنا ہوجاتے ہیں -

یہانتک جو کچھ بیان کیا گیا وہ عام طور پر جھاگوں سے متعلق تھا - پیشاب کے جھاگوں کو بھی اسی پر قیاس کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں بھی جھاگوں کا پیدا ہونا اور ایک خاص وقت تک انکا قائم رہنا ضرور ہی ہے - جسکا اندازہ پیشاب کی غلظت ورقت اور اعتدالی حالت پر موقوف ہے - یہ بات تو پہلے سے معلوم ہوچکی ہے کہ پیشاب محض مائی فضلات رقیقہ کا نام نہیں ہے - بلکہ اسمیں غلیظ - کثیف اور لزوجت دار فضلات بھی معمولی طور پر ضرور شامل ہوکر بدن سے ہمیشہ خارج ہوتے رہتے ہیں - البتہ یہ بات غور کے قابل ہے کہ پیشاب میں جھاگ پیدا کرنے والے ہوائی اجزا اسکی مائیت میں حرارت بدنی کے عمل کرنے سے بھاپ کے طور پر مثانہ کے اندر پیدا ہوکر وہیں جھاگ پیدا کردیتے ہیں یا جب پیشاب مثانہ سے باہر نکلتا ہے اُسوقت خارجی ہوا اُسمیں مخلوط ہوکر جھاگ پیدا کردیتی ہے - باقی آئندہ

راقم حکیم سید محمد عبدالرزاق عفی عنہ

ترجمہ عیون الانباء فی طبقات الاطباءٔ

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ مجلہ طبیہ نمبر ۸ جلد ۴

باب اول

فن طب کس زمانہ میں پیدا ہوا اور کیونکر وجود میں آیا اس امر کا پایہ تحقیق کو پہنچنا بوجوہ مشکل ہے۔ اولاً امتداد زمانہ کیونکہ جس چیز کو بہت دن گذر جاتے ہیں اور خصوصاً اس قسم (طب) کی چیز تو اُسکی تحقیقات کرنا سخت مشکل ہوتا ہے۔ ثانیاً۔ قدما اور ممتاز اور اہل الرائے اصحاب کا اس بارہ میں قول نہیں ملتا جسکی پیروی کیجائے ثالثاً جن لوگوں نے اسکے متعلق کچھ رائے ظاہر کی ہے وہ مختلف الطبقات ہیں اور اُنکے اقوال میں اسقدر اختلاف پایا جاتا ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے قول کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہی حق ہے۔ جالینوس نے اپنی تفسیر میں جو اُس نے بقراط کی کتاب الایمان پر لکھی ہے یہ بیان کیا ہے کہ قدما نے فن طب کے متعلق جو بحث کی ہے وہ کوئی آسان بحث نہیں بہر حال پہلے ہم جالینوس کا قول نقل کرتے ہیں پھر اوروں کے اقوال کو بطریق حصر بیان کرتے ہیں۔ فن طب کی ابتدائی تاریخ کے متعلق حکما کے دو گروہ ہیں۔ جو فریق حدوث اجسام کا قائل ہے وہ طب کو بھی حادث جانتا ہے اسلئے کہ جن اجسام میں یہ فن مستعمل ہوتا ہے وہ حادث (فانی) ہیں تو یہ بھی حادث ہوا۔ اور جو گروہ اجسام کے قدیم ہونے کا معتقد ہے وہ طب کو بھی قدیم کہتا ہے اسواسطے کہ تمام اجسام قدیم (غیر فانی) ہیں تو لامحالہ طب بھی قدیم ہے

جو گروہ حدوث اجسام کا قائل ہے اُنکے بھی دو فریق ہیں۔ ایک کا یہ اعتقاد ہے کہ طب انسان کے ساتھ ہی پیدا ہوئی اسلئے کہ صحت و علالت طبیعت انسانی کے

ساتھ وابستہ ہے۔ دوسرے فریق کا یہ اعتقاد ہے کہ طب انسان کے بعد عالم وجود میں آئی اور انسان ہی اس کا موجد ہے۔ پھر اس فریق میں بھی دو فرقہ ہیں بعض اس کا وجود من جانب اللہ الہام کے ذریعہ سے مانتے ہیں اور جیسا کہ جالینوس نے لکھا ہے بقراط اور تمام اصحاب قیاس اور شعرائے یونان کا مسلک یہی ہے۔ دوسرا فرقہ اس بات کا قائل نہیں ان لوگوں کے نزدیک یہ فن انسانی کوششوں کا نتیجہ ہے یہ گروہ اصحاب الحیل اور اصحاب تجربہ کے فرقہ میں سے ہے اور تھسلی مغالطہ باز اور فیلن اسی گروہ میں شامل ہیں مگر یہ لوگ بھی اس بارہ میں مختلف الرائے ہیں کہ یہ فن پہلے پہل کہاں سے نکلا؟ اور کیونکر نکلا۔ بعض کا خیال ہے کہ ملک مصر سے اس فن کی ابتدا ہوئی۔ وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ایک بوٹی جو یونان میں لانی کہلاتی ہے وہی بوٹی ہے جسکو راسن کہتے ہیں (راسن مصری لفظ ہے)۔ بعض کا خیال ہے کہ جملہ فنون فلسفہ اور طب وغیرہ کا موجد ہرمس اول ہے اور بعض لوگ اہل فونیشیا Phoen کو اس کا موجد مانتے ہیں اسلئے کہ وہاں ایک دایہ نے کسی شہزادی کیلئے اول کچھ دوائیں تجویز کی تھیں جنسے اسکو شفا ہوئی انہی دواؤں سے لوگوں نے علم طب ایجاد کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل موسیا Mg Cia اور فرجیا PHRY نے اس فن کو نکالا اسلئے کہ اول انہی لوگوں نے راگ راگنیوں سے نفسانی اور روحانی بیماریوں کا علاج کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس فن کے ظاہر کرنے والے جزیرہ قوص Co کے حکما رہیں بقراط اور اسکے آبا و اجداد جو آل اسقلیبوس کہلاتے تھے اس جزیرہ کے رہنے والے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال اسطرف گیا ہے کہ رودس۔ کینڈس اور قوان تین جزیروں سے ابتداءً یہ فن شروع ہوا اور یہ تینوں جزیرے اسوقت وسط اقلیم رابع میں خیال کئے جاتے تھے۔ بعض اسطرف گئے ہیں کہ کلدانیوں نے اس فن کو نکالا۔ بعض اسکا بانی یمن کے ساحروں کو

اور بعض بابل کے ساحروں کو اور بعض فارس کے ساحروں کو جانتے ہیں اور بعض
اہل ہند کو بعض اہل افریطس کو بعض طور سینا کے باشندوں کو فن طب کا موجد
سمجھتے ہیں۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ علم طب خدا کا بنایا ہوا ہے ان میں سے بعض
کہتے ہیں کہ خواب میں اسکا الہام ہوا انکا استدلال یہ ہے کہ بعض لوگوں نے کسی دوا
کو خواب میں دیکھا اور جب وہ جاگے تو انکو انہی دواؤں سے نہایت سخت بیماریوں
میں شفا ہوئی اور پھر جس نے انکا استعمال کیا اسکو فائدہ ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ
خدا تعالیٰ نے تجربہ کے ذریعوں سے لوگوں پر اس فن کا انکشاف فرمایا اور پھر انہی
تجربوں میں کچھ زیادتی اور پختگی ہوتے ہوتے اس فن کی تکمیل ہوگئی وہ اس بارہ میں
ذیل کے واقعہ سے استدلال کرتے ہیں۔ مصر میں ایک عورت تھی جو ہر وقت غم
و فکر و بے چینی اور بیقراری میں مبتلا رہتی تھی اُس کا معدہ ضعیف ہوگیا تھا سینہ
اخلاط ردیہ سے بھر گیا تھا اور حیض بند ہوگیا تھا اتفاق سے اُس نے ایک بوٹی
جسکا نام راسن ہے شوق سے چند دفعہ کھائی اسکے استعمال سے اُسکے سب امراض
اور تمام عوارض کافور ہوگئے اور وہ بالکل تندرست ہوگئی پھر جس جس نے اُس دوا کا
استعمال کیا اُسکو فائدہ ہوا۔ اس بنا پر لوگوں نے اور چیزوں کا بھی تجربہ کیا اور یونہی
تحقیقات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہی نے اس فن کو
پیدا کیا ہے اُنکا یہ استدلال ہے کہ اتنے بڑے جلیل القدر فن کا استخراج عقل انسانی
سے بالاتر ہے جالینوس کا مذہب بھی یہی ہے۔ وہ بقراط کی کتاب الایمان کی تفسیر میں لکھتا
ہے کہ ہمارے نزدیک ٹھیک رائے یہی ہے کہ خدا ہی نے اس فن کو ایجاد کیا اور لوگوں کو
الہام کے ذریعہ سے تعلیم کی کیونکہ اس زبردست علم کے ادراک کیلئے عقل انسانی کافی
نہیں اور صرف خدا ہی اس کا خالق ہوسکتا ہے اور جب یہ مانا جاتا ہے کہ فلسفہ الہامی طور پر
ظاہر ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ فن طب کا فلسفہ سے کم رتبہ نہیں ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں

کہ اس فن کو خدا ہی کا پیدا کیا ہوا کیوں نہ مانا جائے ۔ باقی آیندہ

باقی بذمہ نامہ نگار صاحب ۔ (اڈیٹر) راقم حکیم محمد یوسف دتیری

اوقات ورزش

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ مجلہ طبیہ دہلی نمبر ۶ جلد ۴

چونکہ ورزش کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اُسکو اُسکے وقت پر کیا جائے لہذا اُسکے وقت کا معلوم کرنا واجب ہے وہو ہذا ۔ غذا معدہ میں پوری طرح ہضم ہوگئی ہو اسلئے کہ اگر ہضم اچھا نہوا ہوگا تو ورزش کی وجہ سے جو اعضا میں گرمی پیدا ہوگی تو غذا کو جو ابھی تک ہضم نہیں ہوئی ہے اپنی طرف جذب کرے گی کیونکہ یہ مسلم ہے اَلحَرارَۃُ جَذّابَۃٌ اور کچی غذا بوجہ غلظ قوام کے باریک عروق میں رُک کر سدہ ڈالدے گی ۔ دوسرے ورزش کی وجہ سے معدہ سے بغیر ہضم ہوئی غذا منحدر ہو جائے گی تو بالضرور امعاء و ماساریقا میں سدہ پڑیگا ۔ تیسرے جب اعضاء کی فضول تحلیل ہو جائیں گے تو اُسکے قائم مقام بننے کے لئے جو چیز آوے گی وہ غذا ہوگی جسمیں ابھی تک ہضم کامل نہیں ہوا ۔ اس لئے سدہ کا خوف ہے ۔ اور سدہ سے حمی یومی و خلطی وغیرہ اور عوارضات پیدا ہوں گے یعنے بجائے نفع کے نقصان ہوگا ۔ غذا کے ہضم ہونے کی علامت یہ ہے کہ پیشاب میں نضج یعنے اُسکا رنگ زرد اور اُسکا قوام معتدل ہو جائے ۔ اور طبیعت دوسری غذا کی محتاج ہو نہ ایسی کہ خوب بھوک لگنے لگے ۔ کیونکہ اگر گرسنگی میں ورزش کی گئی تو بدن میں دُبلا پن خشکی پیدا کرتی ہے ۔ اسلئے کہ رطوبات اور روح اور حرارت عزیزیہ کو تحلیل کرتی ہے ۔ معدہ میں کچھ غذا ضرور ہونی چاہیئے اگر موسم سرما ہو تو غذا غلیظ ہونی چاہیئے اسلیئے کہ جاڑوں میں حرارت باطن جسم میں بہ نسبت ظاہر کے زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جاڑوں میں کھانا خوب ہضم ہوتا ہے ۔ بھوک خوب لگتی ہے اور اگر گرمی ہو غذائے لطیف ہونی چاہیئے کیونکہ حرارت باطن میں

اسقدر نہیں ہوتی جو غلیظ غذا کو ہضم کرسکے۔

امتلا سے خلو معدہ پر ورزش زیادہ نقصان دہ ہے۔ چنانچہ حار رطب مزاج والے اشخاص کیلئے ورزش نہایت مناسب ہے۔ اور اس سے کم بارد رطب پھر بارد یابس یا بس امزجہ میں ورزش سے زیادہ یبوست کا اندیشہ ہے۔ ورزش کے لئے عمدہ موسم وہ ہے کہ جس میں نہ زیادہ گرمی ہو نہ سردی۔ موسم سرما میں ہوا کی برودت کے دفع کرنے کے لئے مکان میں آگ روشن کرنی چاہیئے۔ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر ورزش کرنی چاہیئے تاکہ بوجہ حرکت کے بول و براد سے بخارات اُٹھکر روح اور قلب کی طرف نہ جائیں۔ دوسرے تاکہ بوجہ ورزش کے جو اعضا سے فضلات تحلیل ہونگے اُن کا بدل ما یتحلل بول و براز کی رطوبات نہ بنیں۔ تیسرے اعضا پر حرکت خفیف اور آسان ہو۔ ریاضت کی مقدار کا اندازہ تین امور سے خوب کیا جاتا ہے (۱) حال اعضا سے۔ (۲) رنگت۔ (۳) حرکات جبتک اعضا میں تر و تازگی انتفاخ۔ اشراق۔ سرخی حرکات میں خفت ہو بس وہ معتدل مقدار ریاضت کی ہے اسلئے کہ یہ دم روح وغیرہ کی زیادتی کی دلیل ہے۔ باقی آیندہ

راقم شفیع اللہ خاں میرٹھی متعلم جماعت

اعلیٰ مدرسہ طبیہ دہلی

قوانین کلیہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

حبل الذراع - حکم اُس کا موافق قول قدما و شیخ کے حکم قیفال کا ہے کیونکہ نزدیک انکے یہ رگ بھی کتفی محض ہے اور نزدیک متاخرین کے حکم باسلیق میں ہے **ابطی** کہ جس کو باسلیق ابطی اور اسلم بھی کہتے ہیں فصد اُسکی تنقیہ خون کا احشاء اور اعضاء اسفل سے کرتی ہے **اسیلم** موضع فصد اُس کا مابین خنصر و بنصر اور

اسلیم راست اوجاع کبد کو اور جپ اوجاع طحال کو بالذات مفید ہے اور بالتبع ہر واحد اسی سے ریہ کو اور اُن اعضا کو کہ مجاور ہیں کبد اور طحال کے نافع ہے اور اسلیم جپ امراض قلب کو بھی نفع دیتی ہے بشرط اس بات کے کہ سبب اُس کا جگر میں نہو کیونکہ اگر سبب مرض قلب کا جگر میں ہووے اسلیم راست زیادہ تر نافع ہے اور اگرچہ باسلیق ایمن امراض کبد میں اور ایسر امراض سپرز میں بوجہ وسعت طریق اور قرب خروج کے نہایت مفید ہے لیکن فصد اسلیم بھی بنظر امالہ مادہ کے بجانب بعید باوجود قلت خروج کے فائدہ کثیر رکھتی ہے۔ **اور وہ منصودہ کہ جو پیر** میں واقع ہیں تین ہیں **صافن** فصد اُسکی استفراغ خون کا اُن اعضا سے کہ جو ماتحت کبد کے واقع ہیں کرتی ہے اور امالہ اُس کا نواحی اعضاء عالیہ سے طرف سافلہ کے کرتی ہے اسی وجہ سے امراض دمویہ دماغیہ میں تقدم فصد صافن کا مستحسن ہے اور ادرار طمث کا اور تفتیح افواہ بواسیر کی کرتی ہے اور قائم مقام عرق النسا کے ہے درجع عرق النسا میں اور واسطے خارش اور قروح ران اور خصیہ اور قضیب کے نہایت مفید ہے۔

عرق النسا واسطے نقرس اور دوال کے مفید ہے اور وجع عرق النسا میں قوی تر ہے صافن سے۔

مابض فصد اُسکی واسطے درد احشا اور درد پشت اور درد رحم کے فائدہ مند ہے اور حکم اُس کا حکم صافن کا ہے لیکن ادرار طمث اور اوجاع مقعد اور بواسیر میں زیادہ نافع ہے صافن سے **عروق منصودہ** کہ جو ساتھ سر اور دہن کے تعلق رکھتے ہیں چار ہیں۔ **چار رگ** کہ دونوں لب پر واقع ہیں یعنی ہر لب پہ دو رگ فصد اُسکی واسطے بثور اور قروح فم قلاع اور اوجاع لثہ اور امراض لب کے نافع ہے۔ **عرق تحت اللسان** کہ باطن ذقن میں ہے فصد اُس کی

خناق اور ورم لوزتین میں نہایت سود مند ہے۔ **عرق الجبہہ** فصد اُسکی ثقل سر اور ثقل عینین اور صداع مزمن کو فائدہ مند ہے۔

راقم حافظ حکیم عبد المجید میرٹھی۔

کیا علم طب صحیح ہے

تمہید

بعض جدت پسند حضرات کو اور کچھ نہ سوجھی تو اُنہوں نے علم طب ہی پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا چنانچہ علیگڈہ منتھلی میں بسرخی مذکورہ بالا ایک مضمون شائع ہوا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ علم طب محض وہمی علم ہے اور اُسکی غلطیوں کی پردہ پوش خاک ہے اصل یہ ہے کہ ہر شخص کے دماغ میں مختلف قسم کی تجویزیں پیدا ہوتی رہتی ہیں یوں تو ہر مجوز اپنی تجویز کو دلائل عقلی و نقلی سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہی رہتا ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ ان تجویزوں سے بنی نوع کو کچھ فائدہ بھی پہونچ سکتا ہے یا نہیں پس اگر فائدہ پہونچنے کی امید ہو تو ایسی تجویزوں کو بسر وچشم قبول کیا جائے اور اگر بجائے فائدہ کے نقصان کا احتمال ہو تو ضرور بالضرور نظر انداز کیا جائے گو ظاہری عبارت میں کیسی ہی رنگینی ہو۔ قبل اسکے کہ میں علم طب کی تعریف اور اسکے اصولوں کے استحکام کی بابت دلائل عقلی و نقلی اور اُسکے معالجہ کے بے بہا منافع بیان کروں یہ عرض کرتا ہوں کہ ان دونوں تجویزوں میں سے کہ ایک شخص علم طب کی بنیاد محض وہم پر قرار دیتا ہے اور دوسرا شخص علم طب کو نہایت مستحکم اصول پر مبنی سمجھتا ہے کونسی تجویز سے بنی نوع کو فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔ میرے خیال میں جسقدر نقصان پہلے خیال سے بنی نوع کو پہونچ سکتا ہے ویسا کسی خیال سے بھی نہیں پہونچ سکتا اسوجہ سے کہ جب علم طب کو محض وہم قرار دیا گیا تو ضرور علاج معالجہ کی طرف لاپرواہی برتی جائیگی اور امراض کو آسان اور طبیبوں کے

اقوال کو ہذیان سمجھا جائیگا جس کا نتیجہ سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ بہت جلد اپنی جان سے ہاتھ دہو بیٹھیں بقول مولنا حالی۔ کسی نے یہ بقراط سے جاکے پوچھا۔ مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا۔ کہا دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا۔ کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا۔ مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں۔ کہے جو طبیب اُس کو ہذیان سمجھیں۔ دوا اور پرہیز سے جی چرائیں۔ یونہی رفتہ رفتہ مرض کو بڑہائیں۔ طبیبوں سے ہرگز نہ مانوس ہوں وہ۔ غرض اپنے جینے سے مایوس ہوں وہ۔ اور دوسرے خیال سے کیسا بے بہا نفع پہونچنے کی امید ہے جس کی کچھ انتہا نہیں کیونکہ جو لوگ علاج کرتے ہیں اُنکے دل ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں اُن کی امیدیں یاس کو پاس نہیں آنے دیتیں۔ اُن کی ہزارہا تکلیفیں علاج کی بدولت رفع ہو جاتی ہیں اور اگر مر بھی جاتے ہیں تو سسک سسک کر علاج نکرنے والوں کی طرح نہیں مرتے بلکہ آرام سے لے کر جان دیتے ہیں۔ اب میں علم طب کی تعریف اور اُس کی ضرورت اور اُس کی تاریخ اور اُس کی غرض کے منافع اور اس کے متعلق مذہبی خیالات سب عرض کرتا ہوں۔

علم طب کی تعریف

علم طب ایسا علم ہے کہ جسکے ذریعہ سے انسانی صحت و مرض کا حال معلوم ہوتا ہے اور اُس کی غرض صحت موجودہ کی حفاظت اور اگر صحت میں کچھ نقصان ہو گیا ہو تو اُسکی اصلاح کرنا ہے۔ باقی آیندہ۔

خاکسار فرید احمد
عباسی امروہی از بھیکم پور

عجائب الادویہ

گکروندہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

برگ گکروندہ سے تحلیل رسولی بارہا کا تجربہ

اس کے پتے روغن زرد یا روغن السی سے چپڑ کر قدرے گرم کرکے رسولی پر ہر روز باندہیں تو ایک ہفتہ میں رسولی متوسط اور دو ہفتہ میں بڑی سے بڑی رسولی تحلیل ہوجاتی ہے - ہم نے اس کو بارہا آزمایا اور کبہی خطا نہ پایا۔ میرا خیال ہے اور تعجب نہیں کہ درست نکلے کہ طاعونی گلٹیوں کو بہی یہ ایساہی نافع ہو اس کا ابہی تجربہ کرنا ہے - ایک مریضہ کی اعلے پلک چشم پر رسولی بقدر نخم کنار تہی ہمنے تین دن تک اسکے پتے بندہوائے تو وہ بالکل تحلیل ہوگئی - ہمکو اس عجیب بوٹی نے اپریشن کے صواعب سے مستغنی کردیا ہے مگر چونکہ یہ خاص موسم میں ہوتی ہے - اسلئے میرا ارادہ ہے کہ اس کا مرہم تیار کرکے رکہا جائے اور اس مرہم کو بکثرت پبلک میں شایع کیا جائے تاکہ اپنے ملک کی اکسیر الاشرادویہ سے فائدہ اُٹہاکر غیروں کا محتاج نہونا پڑے - بعد از تجربہ مرہم محلل سلعہ کا نسخہ بہی مجلہ طبیہ میں شایع کرونگا

گکروندہ میں کشتہ فولاد و آہن و خبث الحدید

فولاد یا لوہے کا برادہ یا سفوف خبث الحدید اس کے پتوں کے مروق یا مطبوخ خیالی سے سحق کرکے بار بار آنچ دیں تو عمدہ کشتہ ہوجاتا ہے - بہتر تو یہ ہے کہ ۲۱ بار آنچ دیں کہ کشتہ سرخ رنگ و اعلے درجہ کا تیار ہوجائے ورنہ گیارہ یا سات آنچ سے بہی کام ہوجاتا ہے - یہ کشتہ - بواسیر وضعف جگر کو دافع اور شیر شتر کے ہمراہ تمام اقسام استسقار کو نافع ہے - فعلیک صنعہ واستعمالہ فانہ من المجربات -

کشتہ نقرہ لگروندہ میں

عمالیجناب والدی الماجد (حضرت حکیم قاری مولوی محمدؐ صاحب مدظلہ) نے میرے ہاتھ سے
اس میں کشتہ نقرہ یوں تیار کرایا تھا کہ ایک مبلغ سکہ قدیم کو سرخ کراکر ۲۱ بار آب برگ
لگروندہ میں بجھاؤ دلوائے پھر نغدہ برگ لگروندہ میں اُس کو بدیں طور ملفوف کرایا کہ دو
دو سرخ مرتک مبلغ کے زیر و بالا دیکر نغدہ مذکورہ میں لپیٹ کر اُسپر آدہ سیر پارچہ سفید
لپیٹ کر ۳۰ سیر اوپلہ میں آنچ دلائی - سرد ہونے پر نکالا تو روپیہ کشتہ وپیسک تیار
ہوگیا - یہ کشتہ اکلاً بھی مقوی ہے اور سیماب کا بھی جاذب و معقد ہے - چند سال ہوئے
میں نے اسی ترکیب سے دو تین دفعہ کشتہ سیم تیار کیا تھا - پھر مجھے اس سے بہتر و آسان کئے
ایک تراکیب کشتہ سیم حضرت والدی الماجد مدظلہ نے تلقین فرمادیں جسکے باعث اب مجھے
اسمیں کشتہ کرنے کی احتیاج نہیں پڑتی - انشاءاللہ تعالے بشرط عدم عائق بتقاریب
مناسبہ اُن تراکیب کو بھی درج مجلہ طبیہ کروں گا - واللہ تعالے ہو الموفق -

کشتہ شنگرف لگروندہ میں

شنگرف اتولہ سم الفار سپید اتولہ ہر دو کو آب برگ لگروندہ میں سحق کرکے ایک روپیہ پر
ضماد کرکے نغدہ برگ لگروندہ آدہ پاؤ میں رکھکر کپڑوٹی کرکے پانچ سیر پاچک کی آنچ دیں
تو وہ کشتہ ہوجائے گا - خوراک بقدر برنج مقوی دماغ و اعصاب ہے -

ایضاً کرچھے میں ایک تولہ شنگرف رکھکر اُس پر آب برگ مکو و آب برگ لگروندہ کا
چوپہ آنچ پر دیں کہ پاؤ بھر پانی ہر دو کا خشک ہوجاوے - پھر اُس کو برگ لگروندہ و برگ
مکو کے نغدہ میں رکھکر کپڑ دی کرکے چار سیر صحرائی پاچک کی آنچ دیں تو وہ عمدہ کشتہ ہوجائیگا
جو کہ کھانے سے مصفی خون و دافع امراض بلغمیہ ہے -

کشتہ ابرک سیاہ لگروندہ میں - ابرک سیاہ کو عرق لگروندہ میں سحق

رکے اُسی کے نغدہ میں رکھکر کبڑوٹی کرکے ڈہائی سیر ہاچک کی آنچ دیں اسی طرح
ایک سو آنچ دینے سے اعلے درجہ کا کشتہ بمنزلہ اکسیر اعظم تیار ہوتا ہے -

روغن گندک آنولہ سار بذریعہ آب گکرونده - روغن کبریت کا نسخہ
مجھے میرے استاذ فاضل جلیل عالم نبیل حضرت مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب علامہ
کنتوری مدظلہ مصنف انتصار الاسلام وغیرہ نے عطا فرمایا تھا - اس کی ترکیب یہ ہے -
ہموزن آنولہ سار کے مغز حب الملوک مع اندرونی حجاب چہار چند وزن عرق گکرونده میں چار
پہر کہرل کرکے کسی غار میں دفن کردو - بائیس یوم کے بعد نکالکر گولیاں باندہو اور سایہ میں
خشک کرو اور پتال جنتر سے روغن کشید کرو - روغن آنولہ سار و روغن حب الملوک دونوں
بر آمد ہونگے - مگر روغن اول ہلکا ہے اور سرخ برنگ یاقوت احمر ہوتا ہے - طلا ہی بدون اُبار
کے ہے - اور پان میں ایک سینک سے دو سینک تک کہلایا جاتا ہے - اکلاً و طلاءً بکار آمد ہے -
حتی ان الکزاز المہلک قد ابرأ نا منہ فی خمس دقائق بعون اللہ سبحانہ - انتہی - یہ روغن
دافع قبض و ملین و مصفی خون و دافع آتشک و فساد خون بھی ہے - نامردوں سُستوں
اور مجلوقوں کو بھی نفع بخش ہے - روغن آنولہ سار ہمارے نوری شفاخانہ سے قیمتاً بھی مل سکتا ہے
ہذا آخر ما اردنا الآن ازقامہ و ایرادہ فی الرسالۃ البہیۃ والعجالۃ السنیۃ الشہیرۃ فی اکناف
الدنیا المملوۃ بالعجائبات الجلیلۃ والخفیۃ المسماۃ بالمجلۃ الطبیۃ و نرید ان نکتب فی وقت
من الاوقات مانجرب او نجد مجربا او نسینا للعجلۃ من المجربات وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد
المصطفیٰ و آلہ و اصحابہ و اتباعہ الف الف صلوات -

الراقم خوشہ چین ہر حاذق حکیم نور محمد ابن جناب فضیلت مآب حکیم قاری
مولوی محمد صاحب مدظلہ مالک نوری شفاخانہ موکل حال مقیم کوٹ سیال
بستی مولویصاحب ڈاکخانہ چوہنیاں ضلع لاہور -

جل جمنی

یہ بوٹی بیل کی قسم سے ہے۔ درختوں پر پھیلتی ہے۔ اس کا خاصہ ہے کہ اس کے ایک تو لبھر تازہ پتے لیکر ایک پیالہ پانی میں ملکر ثفل اس کا پھینکدیں اور مصفی پانی کو پیالہ میں رکھ چھوڑیں۔ نصف گھنٹہ کے بعد پانی مذکور جمکر مثل فالودہ کے خوش ذائقہ سبز رنگ ہو جاتا ہے۔ یہ فقیر اس بوٹی کے پتوں کا سفوف بناکر مصری ملاکر گاہے دیگر ادویہ کے ساتھ مرکب کرکے بچوں کو اسہال صفراوی میں دیتا ہے ازبس مفید ہے

راقم حکیم وزیر خاں

بسکھپرہ

اس بوٹی کو ترکیب مفصلہ ذیل کے ساتھ دینے سے بچہ فوراً پیدا ہوتا ہے تکلیف درزہ بہت کم ہوتی ہے چند بار تجربہ کیا گیا کہ درد سے عورت تڑپ رہی ہے۔ اور اسے پلایا ایک دو منٹ میں بچہ ہو گیا۔ **ترکیب** اول روبکعبہ کھڑا ہو کر ایک مرتبہ سورہ الحمد آخر تک اور سات مرتبہ کوئی سا درود شریف پڑھکر اور بسم اللہ آخر تک کہہ کر بسکھپرہ کا درخت ہاتھ سے اُکھاڑے اور اُسکی جڑ بقدر ۲ تولہ یا کسی قدر کم ہمراہ پانچ یا تین کالی مرچ کے پانی میں پیس کے چھانکے نیمگرم ایام گرما میں اور مثل چاء کے گرم ایام سرما میں پلادیں فوراً باذن خالق بچہ پیدا ہوگا جڑ اُکھاڑتے وقت اگر ٹوٹ جاوے تو لڑکی اور جو ثابت رہے تو لڑکا ہوگا بارہا تجربہ کیا گیا ہے۔ یہ ترکیب ایک تجربہ کار سے ملی ہے بغرض رفاہ عام شائع کی جاتی ہے۔ میرے ہمسایہ حاجی علیم الدین صاحب نے بمشورہ میرے صدہا کو یہ جڑ دی ہے مجرب ہے۔ فقط

راقم خاکسار حکیم محمد ریاض الدین۔

مجرب نسخے

گذشتہ اشاعت سے آگے

مرہم خارش خشک کے لئے برگ حنا ۳ تولہ۔ شاہترہ ۱۰ تولہ۔ مغز بادام ۲ تولہ۔ مغز حب السمنہ ۲ تولہ۔ تخم خشخاش ۲ تولہ۔ آب لیموں کاغذی ۶ تولہ۔ روغن کنجد ۶ تولہ۔ بدستور مرہم بناکر مالش کریں اور صبح جوشاندہ برگ حنا سے غسل کریں۔ ترکیب یہ ہے کہ آب لیموں اور روغن کنجد کو کف مال کریں اور ادویہ پیسکر ملاکر خوب حل کریں۔

مرہم مجرب غدود اور رسولی وغیرہ کے لئے۔ شنجرف ۵ ماشہ۔ گندہ بہروزہ ۱ تولہ ۱۰ ماشہ شنگرف کو خوب حل کرکے بہروزہ گرم کرکے ملاویں اور خوب حل کرکے کام میں لاویں۔

ملذذ۔ عاقرقرحا۔ زنجبیل۔ کباب چینی۔ دارچینی۔ سہاگہ بریاں تین تین ماشہ مشک ۲ سرخ باریک پیسکر عطر ناگیسر ۱ ماشہ شہد ۲ تولہ ملاکر وقت ضرورت قدرے مالش کریں۔ اگر کوئی عطر مثل عطر دارچینی یا قرنفل قدرے لیکر اسمیں کسیقدر روغن بادام واسطے کم کرنے تیزی کے ملاکر استعمال کریں۔ تو بھی فائدہ ظہور پذیر ہوگا۔

ایضاً عطر عنبر و عطر مشک مالش کرنا قبل از وقت ضرورت نہایت ملذذ ہے۔

نمک سرفہ۔ مجرب صحی کہار۔ نمک سیاہ۔ نمک سانبھر۔ نمک ہندی۔ پاپڑ کہار نمک لاہوری۔ سہاگا تیلیہ شورہ قلمی۔ جوا کہار۔ نوشادر۔ ہر ایک ۱ تولہ سبکو پیسکر کبوتر صحرائی کو ذبح کرکے شکم چاک اور صاف کرکے اسمیں بھر دیں اور سب کو گلحکمت کرکے دس سیر پاچک دشتی میں آگ دیکر جب سرد ہو جاوے نکال لیں۔ لڑکے کو یک برنج سے دو برنج تک اور جوان کو ایک ماشہ تک دیں۔

نمک سلیمانی۔ نمک سنگ ۱۰ تولہ تنور میں بریاں۔ نمک سیاہ ۶ تولہ ۱۰ ماشہ نمک اندرانی ۲ تولہ تخم کرفس ۵ تولہ ۱۰ ماشہ فلفل سیاہ ۴ تولہ ۱۰ ماشہ فلفل سفید ۲ تولہ ۶ ماشہ اذخرمکی ۴ تولہ ۴ ماشہ افتیمون ۱ تولہ ۹ ماشہ سنبل الطیب ۱ تولہ ۹ ماشہ حلتیت ۱ تولہ ۹ ماشہ زیرہ سیاہ ۱ تولہ ۹ ماشہ۔

دارچینی ۱ تولہ ۹ ماشہ - مغز حب القرطم ۱۴ ماشہ زیرہ سفید ۱۴ ماشہ زنجبیل - ایک تولہ ۲ ماشہ
اصل السوس ۱۴ ماشہ انیسوں ۱۴ ماشہ سفوف بناکر ظرف چینی میں نگاہ رکھیں -

راقم محمد عبد الصمد از ناگپور

نسخہ طلا دافع سستی قضیب مقوی اعصاب

سم الفار سفید - ۱ تولہ - گندہک ۱ تولہ سار ۱ تولہ - ہڑتال ۱ تولہ - پارہ ۱ تولہ زردی بیضۂ مرغ ۱۲ عدد
کھرل کریں جب خشک ہو چلے تو مٹر کے برابر گولیاں بنالیں اور بطور بتیال جنتر کے
اس کا طلا کشید کریں طریق استعمال یہ ہے کہ طلا مذکور بقدر ایک سرخ لیں اور
ایک روز ناغہ دیکر عضو مخصوص پر سیون چھوڑ کر لگادیں اور اوپر سے پان بنگلہ کچے
دہاگہ سے باندھ دیا کریں ف ـــــ فضلہ ادویہ وجع مفاصل کے لئے مفید ثابت
ہوا ہے -

راقم عاجز فتح محمد عفی عنہ حنفی بستوی

معجون آم کا نسخہ

یعنی نسخہ معجون مقوی باہ کا راز

ناظرین کی خاطر یہ اعلےٰ نسخہ دیا جاتا ہے میں غلطی نہیں کرتا اگر میں کہوں کہ بیسیوں اشتہاری
مقوی ادویات بھی اگرچہ آپ نے استعمال کی ہوں مگر اس کا ایک بھی مقابلہ نہیں
کرسکتی اس کے فوائد ایک سنسکرت کی معتبر کتاب میں یوں لکھے ہیں - جو کہ بالکل
درست ہیں - کیونکہ ہمارے آزمودہ ہیں - آجکل آموں کی بہار ہے اسواسطے نسخہ
لکھنا مناسب سمجھا گیا -

مقدار خوراک معجون آم کی ۲ سے ۴ تولہ تک ہے صبح کھانا کھانے کے پہلے کھانے سے
ہر مریض کی سخت سے سخت کھانسی - بطلان شہوت طعام - دمہ - دُبلاپن -
ہنس تاپ تلی - امراض جگر - بد ہضمی - سوراخ تالو - جوش خون - بحۃ الصوت
- قان لے فی میا امراض دل - درد سر - اپھارہ - کھجلی - پت - وغیرہ دور ہوں -

اسکے ہمیشہ کہانے سے بوڑہا آدمی جوان ہو عقلمند سو برس کی عمر پاوے اور تندرست رہے۔ جس عورت کے اسقاط ہوجاتا ہو۔ یا جسکے مرا ہوا لڑکا پیدا ہوتا ہو۔ تو وہ عورت اس کے کہانے سے عمر والا لڑکا پیدا کرے۔ بانجہ عورت کو حمل ہو۔ بوڑہی عورت جوان ہوجاوے۔ قوت باہ میں اسقدر ترقی ہو گہوڑا درست ہاتہی کا سا پر اکرم ہووے مبہی ہے۔ مرگی وغیرہ امراض کو بہی مفید ہے۔ عمر کو بڑہانے والی ہے۔

نسخہ یہ ہے۔ عمدہ پکے ہوئے اور میٹھے (مثلاً سہارنپوری) آم کا رس ۱۶ سیر۔ کہانڈ دیسی چار سیر۔ گہی گاؤ ۲ سیر۔ سونٹھ سفوف ½ سیر۔ مرچ سیاہ سفوف پاؤ سیر پیپل (فلفل دراز) آدہ پاؤ۔ پانی چار سیر۔ سب کو اکٹہا کر عمدہ مٹی کے برتن میں ڈال کر آنچ پر رکہے اور لکڑی کی کڑچھی سے ہلاتا جاوے۔ جب گاڑہا ہوجاوے تو مندرجہ ذیل ادویات کو علیحدہ علیحدہ کوٹ پیسکر ملا دیویں۔

پیپلا مول۔ ناگرموتھہ۔ چپ۔ دہنیا۔ زیرہ سفید و زیرہ سیاہ۔ سونٹھ۔ ناگکیسر دارچینی۔ تالیس پتر۔ کشتہ مرجان کشتہ فولاد کشتہ قلعی ہر ایک ۶ تولہ (جو کشتہ جات نہ ڈالنا چاہیں نہ ڈالیں فوائد ذرا کم ہوں گے) جب سب ادویات خوب مل جاویں اور یہ معلوم ہو کہ پانی بالکل خشک ہو گیا ہے۔ اسی وقت اتار کر ذرا ٹھنڈا ہووے پہ ایک سیر شہد ملا کر پرات میں ڈالکر برفی کی طرح کاٹ لیویں۔

احتیاط رہے کہ ادویات جب پاک میں ڈالی جاویں تو پہر تین چار منٹ سے زیادہ اوپر آنچ کے نہ رکھنی چاہیئے بلکہ اسی وقت ڈالیں کہ پانی جل جاوے اور ادویات ڈالتے ہی اتار لیں۔ دوائی کم یا زیادہ اس حساب سے بنا سکتے ہیں۔ اگر پانی خشک ہوجاوے تو سال بہر خراب نہیں ہوتی ورنہ جلدی خراب ہوجاتی ہے۔

خوراک ایک تولہ سے چار تولہ تک حسب مزاج بوقت صبح ہمراہ دودھ کے۔

(راقم ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر دیش اپکارک وفیملی ڈاکٹر لاہور)

مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۰۶ء

درخت مسواک

حضرات ناظرین! از آنجاکہ نئی دواؤں کے شائع کرنے کی ہر وقت اشد ضرورت ہے اور حضرت عالیجاہ استاذنا سرپرست رسالہ ہذا دام اقبالہم کی توجہ مبارک بھی اس طرف خاص منعطف ہوئی ہے لہذا اب اسمیں تسویف درست نہیں معلوم ہوتی ہے۔

درخت مذکور الصدر اگرچہ حقیقۃً جدید نہیں ہے لیکن عموماً اطبا کے عدم التفات کے لحاظ سے حکما ضرور جدید تصور ہو سکتا ہے۔ اور یہی موسم اسکے پھل لانے کا ہے اسلئے میں فی الحال اسکے تمام مختصر حالات بالاختصار قلمبند کرکے پیش خدمت کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

نام۔ (عربی) آراک۔ سواک شجرۃ السواک۔ عود السواک (ایرانی) جوج۔ (فارسی) درخت شور۔ شورہ۔ درخت مسواک۔ (ہندی) پیلو کا درخت۔ (بہاشا) پیلون شت تہاسر۔ شغندیرہ۔ کرب۔ پرمیہ۔ سرائیکی۔ گرپھل۔ ست پھل۔ پامڈ۔ پیلو (پنجابی) دن۔ دلونا۔ ذنبیر۔ جہاڑ (اسکے کچے پھل کا عربی نام) برید۔ برپرہ (پنجابی) پھسیکڑی۔ پکے پھل کا عربی نام) کباث (ہندی) پیلو۔ پیل۔ پیلج۔ جال (پنجابی) پنہل۔ پیلون خشک پھل کا پنجابی نام) گہاٹہہ (ابتدائی پہل کا پنجابی نام) کان پہیل۔

ماہیت۔ یہ وہی بیابانی درخت ہے جسکی بادامی سفید سفید جڑیں مسواک کے کام میں بکثرت لائی جاتی ہیں۔ یہ درخت زیادہ قدآور نہیں بلکہ عموماً ڈیڑھ۔ دو قد آدم ہوتا ہے ہاں بعض پرانے درخت اس سے دگنے تگنے اونچے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ یہ درخت اکثر ٹیڑھا ویڑھا اور اس کا چھلکہ سفید شاخیں اور پتے سبز و بے خار ہوتے ہیں اور پتے ہو بہو سنا کی طرح مگر دبیز اور مزے میں کسیلے تلخ ہوتے ہیں۔ اسکی لکڑی ریشہ دار اور کم مضبوط ہوتی ہے جو جھونپڑوں کے ماسوا کسی عمارت کے کام میں بہت کم آتی ہے۔ اسی طرح ایندھن کے کام میں بھی وہ بہت گھٹیا ہے البتہ عمارتی چونے کے کنکر جلانے میں نہایت سود مند ہے کیونکہ اسکی سفید راکھ ہو کر چونے میں ملجاتی ہے۔ یہ درخت ہمیشہ سرسبز رہتا ہے لیکن جیٹھ اور اساڑھ میں اسپر پھل آتا ہے اسکی سبز شاخوں سے مختلف کام نکلتے ہیں۔ باقی آئندہ۔ ابو داؤد

الامراض

اجوبہ استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر (۸) جلد (۴)

جواب استفسار نمبر (۱)

ہر روز رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ۱ تولہ عمدہ تیار شدہ ورق نقرہ لپیٹ کر گرم پانی سے کھلا دیا کریں۔ اور ذیل کا میرا مجرب المجرب نسخہ معجون تیار کرا کے بحفاظت اعلیٰ دس روز تک رکھ چھوڑیں۔ اس عرصہ میں ایک تو معجون کو مزاج حاصل ہو جائے گا۔ دوسرے میری ناقص تجویز کے بموجب مریض کے دماغ کا تنقیہ اس دس روزہ مسلسل استعمال اطریفل مذکور سے ہو لے گا۔ اور مواد بقیہ مستفرغ ہو کر معجون تیر بہدف یا کم از کم مفید ثابت ہوگا۔ ہر چند کہ اس عمل میں بہت سے دقائق طبیہ موجود ہیں۔ مگر اس مختصر کا منشا صرف توضیح نسخہ ہے۔

نسخہ معجون مذکور۔ مغز تخم خربزہ ۱ تولہ مغز تخم خیارین ۱ تولہ تخم نیلوفر ۱ تولہ۔ موصلی سفید ۱۰ تولہ۔ تخم ہلیون ۱۰ تولہ شقاقل ۱۰ تولہ ثعلب مصری ۳ تولہ دانہ الائچی خورد زعفران عمدہ ۳ ماشہ مغز بادام شیریں مقشرہ ۲۴ تولہ شہد خالص وسیٰ دہ چند آنیثار پختہ۔ تمام اجزا باستثنائے مغزیات علیحدہ علیحدہ خوب باریک کریں مغزیات کا پیستے وقت مستثنے کرنا محض اُنکی دسوست کا یاد دلانا ہے۔ یعنی باقی اجزا کو پیسکر آخر میں انکو ذرا ہلکے ہاتھ سے آہستہ آہستہ باریک کر کے ملالیں المختصر آنکہ حسب دستور معروف معجون بنا کر بعد استعمال اطریفل تا عشرہ کامل اس معجون پر مداومت کریں۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ صبح اسیقدر بوقت شام ایک چھٹانک عرق گاؤزبان عمدہ کے ساتھ

راقم تراب الاقدام طبیب پرس رام ساکن بھندر کلاں ضلع فیروزپور

ایضاً

نسخہ۔ اکسٹراکٹ اسٹرنجیا کمپونڈ ایک ڈرام۔ ٹنکچر نکسوامیکا ۸ قطرے۔ اکسٹراکٹ کوکا لیکوئیڈ۔ ۳۰ قطرے۔ پانی ایک اونس یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں تین دفعہ

جواب استفسار نمبر ۲

نسخہ۔ پٹاس آیوڈائڈ۔ ۳ گرین۔ پٹاس برومائڈ ۱۰ گرین۔ پٹاس بائی کاربوناس ۱۵ گرین پٹاس سائٹراس ۱۰ گرین۔ سوڈی سیلی سیلاس ۱۰ گرین۔ وائن کالچی سائی ۱۵ قطرے اسپرٹ ایتھر نائٹراس ۳۰ قطرے۔ ٹنکچر ہائیوسائمس ۱۸ قطرے۔ پانی ایک اونس یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں تین دفعہ پلانا چاہیئے انشاء اللہ اس سے ہاتھوں پیروں کا درد اور کل شکایتیں دور ہوجائیں گی۔

جواب استفسار نمبر ۳

نسخہ۔ پٹاس برومائڈ ۱۰ گرین۔ ٹنکچر کیمفر کمپونڈ ۲۰ قطرے۔ کلورل ہیڈریٹ ۱۰ گرین کافین سائیٹراس ۳ گرین ٹنکچر سلا ۲۰ قطرے۔ وائن اپیکاک ۱۰ قطرے۔ پانی ایک اونس یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں ۳ دفعہ پینا چاہیئے۔ اس سے ریزش اور دمہ دونوں کو بالکل آرام بہت جلد ہوجاوے گا انشاء اللہ مجرب ہے۔

راقم سید احمد از پشاور۔

جواب استفسار نمبر ۴

اس مرض کا نام حمق ہے۔ یہ مرض ارواح دماغی کی غلاظت اور برودت دماغ سے اکثر ہوتا ہے۔ خلقی طور پر دماغ کے چھوٹا ہونے سے بھی مرض مذکور کا ہونا ممکن ہے اگرچہ امراض خلقیہ کا لاعلاج یا عسر العلاج ہونا ظاہر ہے لیکن مریض کے سرپرستوں پر لازم ہے کہ اول اس کا علاج کسی حاذق طبیب سے کرانے میں پوری کوشش اور سعی کریں۔ اسکے بعد اگر کچھ نفع نہو تو لاعلاج سمجھ کر

خاموش ہو بیٹھیں علاج کرنے سے پہلے کسی مرض کو لا علاج سمجھ لینا ٹھیک نہیں۔ میرے خیال میں بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مرض کا علاج فخر ہندوستان ارسطو فطرت جالینوس منزلت جناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس دہلی کی خدمت میں جاکر کیا جائے۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ مریض کو شفا ہوگی۔ میں نے ان کے تجارب کی بے انتہا تعریف سنی ہے اور اُن سے اپنے ایک عزیز کا علاج کرایا ہے مرض نہایت پُرانہ اور لا علاج تہا چند روز میں بفضل شافی مطلق اسکو شفا ہو گئی۔

راقم ایک خریدار مجلہ طبیہ دہلی

جواب استفسار نمبر ۵

اس میں ہاضمہ کا زیادہ تر خیال رکھنا چاہیئے غذا زود ہضم کہانا چاہیئے اور احتیاط سے اگر پیٹ ٹھیک رہے گا تو دمہ ترقی نہیں کرنے پاویگا۔ ایک شیشی جس کا نام ڈسن آستھما کیور ہے Dawson's asthma cure اس مرض میں بہت مفید اور مجرب ہے مندرجہ ذیل پتہ سے آپ منگا سکتے ہیں پتہ چھاؤنی پشاور صدر بازار نیو میڈیکل ہال ڈاکٹر سید جمال الدین اینڈ سنس سے۔

راقم خاکسار سید احمد عفی عنہ

جماع اور حمل اور عقر حمل کے متعلق مفید تدبیریں

گذشتہ اشاعت سے آگے

پرہیز کرنا چاہیئے جماع کرنے سے بوڑھیوں اور کمسن چھوکریوں اور حیض والی عورتوں اور بیماروں اور بدشکلوں اور اُن عورتوں کے ساتھ جنسے ایک مدت دراز تک اتفاق جماع کا نہ ہوا ہو قطع نظر اسکے کہ جماع ان سب کے ساتھ مکروہ بالطبع ہے۔ بالخاصیت یہی مضر ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

شعر

جماع بایخ زن ممنوع باشد   نگردد گرد ایشاں مرد ہوشیار

بیچے زیبہا زن پیرست و دیگر	صغیر و حائض و بدشکل و بیمار

اور جماع محبوبہ کا باوجود کثرت استفراغ منی کے نہایت مفید ہے اسلیئے کہ یہ بوجہ لذت وسرور کے مقوی قوی ہے اور حرارت عزیزی کو بڑہاتا ہے۔ دوسرے کو جماع کرتے خاصکر جانوروں کو دیکھنا اور ان کتابوں کو پڑہنا جو کہ باہ اور انکے احوال اور اشکال کے بیان میں تصنیف ہوئی ہیں۔ اور ان لوگوں کے قصے کہانیاں سننا جو کہ جماع کرنے میں اقوی تھے۔ اور اُن عورتوں کی باتیں سننا جنکی آوازیں نہایت پتلی جو شنگوار پسندیدہ ہیں۔ اور باکی لینا الٹی طرف سے اور پیڑو کے بالوں کو اُسترے سے مونڈنا اور دوچار دن درمیان دے دیکر اس امر کو مکرر کرنا یہ سب کے سب معین علی الجماع ہیں اور ایک مدت دراز تک جماع کو چھوڑ دینا بھلا دیتا ہے نفس کو اور نہیں باقی رہتا ہے اہتمام طبیعت کو واسطے تولید منی کے جیساکہ نہیں باقی رہتا ہے اہتمام واسطے تولید دودہ کے فاطمہ (جن عورتوں نے بچوں کو دودہ کا پلانا چھوڑ دیا ہو) کو استمنا بالید (زلق) نہایت مضر ہے انتشار نعوظ کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور رفتہ رفتہ جماع کے کام کا بھی نہیں رہتا۔ اس لیئے یہ فعل شنیع شرعاً بھی ممنوع ہے۔ اکمل الانواع اشرف المخلوقات نوع انسان ہے یہانتک کہ وہ قابل ہے واسطے قبول نفس ناطقہ کے کما ثبت فی الاصول الحکمیہ اور بقائے نوع انسان بدون بقائے نسل سراسر غیر ممکن ہے۔ اور اجرائے نسل بدون تدبیر بالینبغی غیر ممکن۔ اور بعض تدبیروں میں سے اجرائے نسل کے جماع کا کرنا ہے کسی خاص طریقہ پر اسلئے کہ وہ سبب ہے واسطے استقرار حمل کے۔ اور قضیب کا لمبا کرنا جبکہ وہ اپنی مقدار معین سے چھوٹا ہو اور مقام مخصوص کو تنگ کرنا جبکہ وہ اپنی حد معین سے وسیع ہو۔ یہ اور مثل اسکے اور بہت سارے طبی مسائل متعلق اجرائے نسل و ابقائے نوع کو بیان کرنا باوجود اسکے کہ تہذیب اور عام شائستگی کے خلاف ہے۔ مگر ایک طبیب جبکہ وہ اپنی

ڈیوٹی کو ادا کرتا ہے سیاستاً مجرم نہیں ہے۔ کما قال الشیخ فی القانون۔ فی باب عذر الطبیب لاعار علی الطبیب اذا تکلم فی تعظیم الذکر و تضییق القبل و ذالک لانہما من الاسباب التی یتوسل بہما الی النسل۔ الخ جماع کی شکلوں میں سب سے زیادہ بُری شکل یہ کہ مرد عورت کے نیچے ہو اور وہ پیٹھ کے بل لیٹا ہو خاصکر جبکہ وہ متحرک بھی ہو اس لئے کہ اس طریقہ پر خروج منی کا بہ مشکل ہوگا اور ممکن ہے کہ بوجہ عسر خروج منی کے باقی رہجائے کسی قدر بقیہ منی کا اور وہ سوراخ ذکر میں رُک کر سڑجاوے اور اسکی سڑاند لامحالہ پیدا ہوگا قرحہ سوراخ ذکر (احلیل) میں۔ اور بھی ممکن ہے کہ بہ آویں رطوبات مقام مخصوص سے ذکر میں اور خرابی اُسکی ظاہر ہے۔ باقی آئندہ

راقم حکیم وحید الحق طبیب ملازم ریاست بختیارپور ضلع مونگیر

الاسہال

میرے خیال میں عموماً اسہال کی تین قسمیں ہیں۔ ہوائی۔ ماکولی۔ اعصابی۔ رب ایمیں سے ہر ایک کو تفصیل وار مع اسباب و علامات و علاج کے میں بہی بساط کے موافق درج ذیل کرتا ہوں واللہ الموفق و بہ استعین پس اسہال ہوائی کہ جسکو اسہال قلبی بھی کہتے ہیں وہ ہے کہ بسبب ہوائے غیر معتاد کے جس سے قوتیں ضعیف اور مسامات مفتوح اور مادے رقیق یا متعفن ہو جائیں عارض ہو چنانچہ ہوائے جنوبی و بلاد جنوبیہ میں استقامت کرنے سے یا زمانہ طاعون میں استنشاق ہوائے عفن سے اسہال جاری ہوجاتا ہے۔ میں نے خود بھاگلپور میں طاعونی زمانہ میں بعض ایسے مریض کو دیکھا کہ جسکو صرف اسہال بشمول تپ وبائی بلاظہور طاعون کے جاری تھا غالباً فصلی ہیضے بھی فساد ہوا سے پیدا ہوتے ہیں الا استدرکہا فی بحث الآخر۔ ایسے اسہال میں سوائے تقدم سبب والزوجت عرق بدن کے اکثر براز مختلف الالوان و رقیق القوام و لزج و قلیل النتن ہوا کرتے مگر جو اسہال کہ عفونت ہوائیہ سے عارض

ہو اسمیں زیادہ بدبو کا پایا جانا بھی ممکن ہے ۔ لتعفن المادۃ المستخرجۃ ۔ نیز بحالت فساد ہوا ئے عمومیت مرض و نقاہت مریض کی مقتضائے مرض اسہال سے زیادہ نظر آتی شاہد قوی عروض اسہال ہوائیہ کا ہے ۔ پس ایسی صورت میں اگر ممکن ہو تبدیل ہوا کرنا ورنہ تعدیل و اصلاح ہوا کے لئے برادہ صندل سفید کافور لوبان سعد کوفی پوست اترج وغیرہ سے بخور کرنا ہو ۔ طلقیت خالص سرکہ اور گلاب میں ملا کر مکان میں چھڑکنا مفید ہے اور زہر مہرہ خطائی نیم ماشہ نارجیل دریائی ۲ سرخ عرق گلاب میں گھسکر پلانا میرا مجرب ہے اور یہ سفوف بھی نافع ہے ۔ برادہ صندل سفید ۹ ماشہ زرورد ۱۰ ماشہ زرشک ۹ ماشہ بہدانہ دانہ انار ترش ۱۰ ماشہ گردسماق ۹ ماشہ گل سرخ ۴ ماشہ طباشیر سفید ۴ ماشہ پوست بیرون پستہ ۲ ماشہ کوٹ چھانکر چار ماشہ آب انارین کے ساتھ پھنکاویں ۔

ایضاً گل مختوم گل ارمنی مساوی الوزن لیکر سفوف کرکے پانچ ماشہ ہمراہ رب بہی یا رب سیب کھلادیں مگر یاد رہے کہ اس قسم اسہال کے بند کرنے میں جلدی نکریں مبادا کوئی دوسرا فساد پیدا ہوکر موجب آفات کا ہو ۔ باقی آئندہ

راقم حکیم شاہ محمد حبیب اللہ لکھنوی از راج محل ۔

خفقان

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۳ مجلہ طبیہ دہلی نمبر (۶) جلد (۱۴)

خفقان بارد کبھی برودت یعنی سردی کیوجہ سے بھی دل دھڑکتا ہے ۔ یعنی مادہ بلغمی یا سوداوی رگوں میں جمع ہوکر خفقان کا باعث ہوتا ہے ۔ خفقان بلغمی میں نبض لین و نرم ہ اور تنگی نفس اور بزدلی اور کسی قدر غشی کی سی بھی حالت ہو جاتی ہے اور ایسے مریض کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا میرا دل پانی میں ڈوبا جاتا ہے ۔ قارورہ سفید رنگ عطش کی کمی اور سستی و کاہلی منہ کا مزہ پھیکا اور پسینہ زائد آنا وغیرہ علامات بلغمی ظاہر ہونگی اس کا علاج بایں ترکیب کرنا چاہیئے کہ اول منضج کے طریقہ پر ایسی ادویات

پلانی چاہئیں کہ مادہ بلغمی نضج پاکر قابل اخراج ہو جاوے اور یہ نسخہ منضج کا پلانا چاہیئے۔

گل بنفشہ ۷ ماشہ مویز منقے ۹ دانہ بادیان ۷ ماشہ بیخ بادیان ۷ ماشہ بیخ کاسنی ۷ ماشہ بیخ کرفس ۷ ماشہ بیخ کبیر ۷ ماشہ بیخ اذخر ۷ ماشہ اصل السوس ۵ ماشہ شب کو ان ادویات کو یک پاؤ گرم پانی میں بھگو کر صبح کو ملکر چھانکر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملاکر پیا کریں۔ بعد نضج مادہ تنقیہ بلغم کا حسب ایارج حب قوقایا یا ایارج فیقرا یا ایارج لوغاذیا وغیرہ مخرج بلغم کے ساتھ کریں۔

بعد تنقیہ دوا المسک معتدل ۵ ماشہ یا خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۵ ماشہ استعمال کریں اور موضع قلب پر یہ ضماد بہت مفید ہے۔ قسط سنبل الطیب سعد دارچینی مسک ان تمام ادویات کو کوٹکر آب مورد میں ملاکر قلب پر ضماد کریں۔ اور یہ سفوف بھی بہت نافع ہے۔

کہربا۔ جند بیدستر۔ پوست ترنج۔ فرنجمشک ہر یک نیم درم کوٹ چھانکر ہمراہ ماء العسل کھالیا کریں۔ خفقان سوداوی میں نبض سلب اور غم و فکر و توحش ظاہر ہوگا تنہائی پسند ہوگی چہرہ پر بدرونقی اور وحشت و مردنی پائی جائے گی۔ منہ کا مزہ کسیلا قارورہ مائل بہ تیرگی ہوگا آنکھوں میں غودر کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ گاہے گاہے علامات مالیخولیا بھی نمایاں ہوتی ہیں اور پیاس بہ نسبت بلغمی کے کسیقدر زائد ہوگی اس کا علاج بھی اسی طریقہ پر کرنا چاہئے کہ اول ایسی دوائیاں پلانی چاہئیں کہ مادہ سوداوی کو نضج دیکر قابل اخراج کر دے۔

اور یہ دوائیاں مفید ہونگی۔

شاہترہ ۷ ماشہ سرپھوک ۷ ماشہ منڈی ۷ ماشہ عناب ۵ دانہ افتیمون ۵ ماشہ در پارچہ بستہ برمنڈی ۷ ماشہ صندل سرخ ۷ ماشہ رات کو ان ادویات کو یک پاؤ گرم پانی میں بھگو کر صبح کو ملکر صاف کرکے شربت عناب ۴ تولہ داخل کرکے پی لیا کریں اور بعد نضج مادہ ان گولیوں کے ساتھ تنقیہ سودا کرائیں۔ چونکہ مادہ سودا غلیظ ہوتا ہے اور دیر میں نضج پاتا ہے۔

ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ صبر سقوطری دو تولہ سقمونیا مشوی پونے نو ماشہ ان سب کو کوٹ چھانکر شاہترہ سبز کا عرق نکال کر اور آگ پر پہاڑ کر اوس میں ترکے سایہ

میں خشک کریں علی ہذا القیاس تین مرتبہ ایسا ہی کر کے گولیاں بنالیں اور سات ماشہ
استعمال کریں۔ اس کے بعد اس ترکیب سے روغن زرد تیار کریں اور دو تولہ لیکر
چھ ماشہ مصری ملا کر کھالیا کریں۔ انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔
سبز آنولہ کا عرق آدھ سیر۔ روغن زرد پاؤ سیر۔ روغن کو تانبہ کے قلعی دار برتن میں ڈال کر
نرم آنچ پر پگھلائیں اور کسی چاقو یا چھری سے نشان بنا دیں جہاں تک کہ روغن رہے
بعدہ عرق مذکور ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں یہانتک کہ عرق مذکور جل جاوے اور روغن نشان
مذکور تک آجاوے تو اُس کو اتار کر ایک چینی کے برتن میں حفاظت سے رکھیں اور دو تولہ
اس روغن میں سے لیکر چھ ماشہ مصری ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔

فائدہ مادہ صفرا تین روز میں اور مادہ بلغم نو روز میں اور مادہ سودا پندرہ روز میں
نضج پاتا ہے بشرطیکہ ہر سہ مادہ مذکور خالص ہووے اگر غیر خالص ہوگا اُس وقت
تین ایام مذکورہ بالا سے کم و بیش میں نضج پائے گا۔ اور خفقان سوداوی میں مفرح بارد
و مفرح دلکشا بہت مفید ہے۔ اور کبھی خفقان بدن میں سے خون کے زائد اخراج
سے بھی پیدا ہوتا ہے یا ماسوائے خون اور کوئی خلط بافراط خارج ہوجاوے یا کھانے
پینے میں کچھ ایسی سوء تدبیری لاحق ہوجاوے کہ غذا جزو بدن کم ہو اور خون صالح
کم پیدا ہو کیونکہ ضرورت سے زائد رطوبت کے اخراج سے ضعف قلب پیدا ہوجاتا ہے
اور جب دل ضعیف ہوجاتا ہے تو ادنے چیز سے متاذی ہونے لگتا ہے یہاں تک
کہ ابخرات غذائیہ سے بھی ایذا پاکر حرکت اختلاجی پیدا ہوجاتی ہے۔

فان کل مزاج غالب یوجب ضعفا و کل ضعف یحدث فی القلب ما دام بہ بقیۃ قوۃ یضطرب
اضطرابا کان یدفع عن نفسہ اذی فکان الخفقان کما قال الشیخ فی القانون۔

اس کا علاج اغذیہ مولدہ خون صالح سے کریں مثلاً بیضہ مرغ نیم برشت اور چوزہ مرغ
و انگور و سیب و انار و ماء اللحم وغیرہ۔ باقی آیندہ۔ راقم محمد اسمٰعیل دہلوی سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

ضعف باہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور اگر قلت منی بباعث حرارت آلات منی کے ہو تو مبردات مثل تخم خرفہ اور خار خسک دودھ یا مٹھے میں پیسکر شربت انار ملاکر پلاویں اور روغن بنفشہ یا بادام قضیب اور انثیین پر اور اسکے حوالی میں مالش کریں اور اغذیہ گرم سے پرہیز کریں اور قلیہ لوکی۔ککڑی۔ساگ پالک۔خرفہ۔قلیہ پیٹھہ اور مربائے پیٹھہ کہلاویں۔اگر تقلیل منی بباعث یبوست کے ہو تو مغز بادام اور خشخاش اور اخروٹ اور مغز تخم کدوے شیریں پانی میں پیسکر چہانکر شہد یا نبات سفید سے شیریں کرکے بطور حریرہ کے نوش کریں اور روغن خوشبو کی مالش بدن پر کریں اور روغن یاسمین ہمیشہ سر میں ڈالنا مفید ہے۔اگر قلت منی بوجہ رطوبت کے ہو تو ادویہ پالبسہ کام میں لاویں روغن دارچینی پان پر لگاکر کہلاویں معجون خبث الحدید کباب گوشت چوزہ مرغ تیتر اور کنجشک ہرن کا گوشت کہلاویں۔

اگر قلت باہ بوجہ ضعف قلب کے ہو تو خمیرہ گاؤزبان عنبری دواء المسک خمیرہ صندل عرق کیوڑہ گلاب استعمال کریں مربائے آملہ وسیب وبہی ہمراہ طباشیر وورق نقرہ یا طلا تشت صندل یا انارین کیساویں فکروغم سے بچیں اور عیش وطرب میں مشغول ہوں عطر خوشبو سے دماغ اور لباس کو معطر رکہیں۔

اگر قلت باہ بسبب ضعف دماغ کے ہو تو معاجین مقوی دماغ کہلاویں اور بہیجے کا کہانا خصوصاً دماغ کنجشک کا اور استعمال لبوب سودمند ہے۔شوربائے چوزہ مرغ ماء اللحم زردی بیضہ مرغ نیم برشت مغز بادام وپستہ وچلغوزہ شیر گاؤ نان خمیری فیرنی بالائی مربائے ثعلب وزردک دستاور نافع ہے۔

اگر بوجہ ترک جماع عرصہ مدید تک ہو تو بیضہ مرغ نیم برشت دودہ وغیرہ اغذیہ استعمال کریں اور حکایات وقصص مقوی ومحرک باہ سنیں اور رقص وسرود وغیرہ امور

ہیجِ باہ میں مصروف ہوں۔
اگر بسبب قلت تولید ریح کے قلت باہ ہو تو ادویہ نفاخہ مثل پیاز اور چنے اور پستہ وغیرہ استعمال کریں اور تخود مقشر مغز بادام مقشر اور نبات ہموزن کا سفوف صبح وشام کھانا بڑی قوت پیدا کرتا ہے۔

اگر بسبب امور وہمیہ کے ہو تو تعویذ وغیرہ بند ہوا کر وہم کو دور کریں۔
اگر ضعف باہ مشاغل عقلیہ کے امتداد کی وجہ سے ہو تو ذہن کو تصورات اور تفکرات سے دور کرنا اور فرحت افزا چیزوں سے دل کو بہلا ضرور ہے۔

مضرات کثرت جماع

کثرت جماع نہایت مضرت رساں ہے جو ہر انسانی جسے شیخ نے مار الحیات سے تسمیہ کیا ہے اصول مشروع سے باہر ضائع کرنا خطائے محض ہے اس کی کثرت اخراج سے انتعاش حرارت عزیزی کا جاتا رہتا ہے اور حرارت غریبی مشتعل ہو جاتی ہے افعال طبعی بہت سست اور بیکار ہو جاتے ہیں قوت ساقط ہو جاتی ہے۔
نشاط وانبساط میں فتور آجاتا ہے معدہ اور کبد اور قلب میں ضعف آجاتا ہے ہضم فاسد ہو جاتا ہے اعضائے اصلی خشک ہو جاتے ہیں بوڑھاپا جلد لاحق ہوتا ہے۔
گوشت اور خون اور نضارت اور تر وتازگی جسم میں نقصان آجاتا ہے نبض ضعیف چلنے لگتی ہے دماغ میں خشکی آجاتی ہے اعصاب ضعیف ہو جاتے ہیں رعشہ عارض ہوتا ہے اور سینہ اور شش اور گردہ میں ضعف ہو جاتا ہے بال سر ور دے گرنے لگتے ہیں اور دوار اور طنین ہو جاتی ہے تھوڑے عرصہ میں ہاتھ پاؤں میں رعشہ بڑھ جاتا ہے گرمی زیادہ معلوم ہونے لگتی ہے بدن میں چنگاریاں اڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں منہ خشک ہو جاتا ہے گوشت وخون کم ہو جاتا ہے اعضاء تناسل میں نہایت جلد ضعف ورخاوت عارض ہوتی ہے قوت ہاضمہ کی خرابی سے اعضا کی پرورش نہیں

معطل ہوکر قدرے بدن میں تناقص اور بنیاد عمر میں تزلزل واقع ہونا شروع ہوتا ہی
نباتات میں بھی القاح کے بعد اعضائے تذکر افسردہ ہوکر خراب اور ناکارہ ہوجاتے
ہیں اور اعضائے تانیث بھی بدلکر میوہ کی شکل میں منقلب ہوجاتے ہیں اور پھول
جو بمنزلہ فرش نو عروسی کے پایا جاتا ہے۔ فسردہ ہوکر فناپذیر ہوجاتا ہے سلسلۂ
حیوانات اور حشرات میں بعض ایسی انواع موجود ہیں جن کے نر مجامعت کے بعد
ہلاک ہوجاتے ہیں الغرض فعل مذکور تمام حیوانات کے قوائے بدن اور شعلہ حیات کے
ضعف کا موجب ہے اور تمام مخلوق اس قانون کی تابع ہے۔

علاج

جسوقت یہ آثار ضرر کے معلوم ہوں جماع یک قلم ترک کردیں اور اغذیہ مقوی اور
سریع الہضم کہاویں عطر وغیرہ خوشبو کی چیزیں استعمال میں رکھیں جسم کی صفائی۔
لطافت اور تدہین کا خیال رکھیں زردہ تخم مرغ نیم برشت یا ثعلب دودہ میں پکا کر
کہاویں۔ زردہ بیضہ پانی میں جوش دیکر اسمیں بالائی اور مصری ملاکر ایک دو قطرہ
روغن دارچینی اضافہ کرکے کہادیں۔ سیرپ فیلو مرکباب آہن کشتہ ہلے فولاد۔ بیضۂ
مرغ و ماہی گوشت اور مچھلی مصالحہ دار جوارش خبث الحدید ٹنکچر اسٹیل مرکبات کونین
معجون لبوب معجون طلا حبوب جدوار مربائے سیب و بہی ونناس وپیٹھہ اور ترنج اور
بہی اور حلوائے پیٹھہ اور گاجر گوشت چوزہ مرغ نان گندم کے ساتھ مطنجن یخنی پلاؤ
گوشت ماہی حلوہ زردہ تخم مرغ دودھ اور یخنی کا استعمال کریں اور لہو ولعب اور
آرام میں مصروف ہوں فکر و رنج سے حتے الوسع بچیں اور ماء اللحم شہد یا شربت انار
کے ساتھ پینا چاہیے جلیبی اور چہوارے دودھ میں پکے ہوے کہایا کریں۔ زیادہ
سونا اور آرام کرنا مناسب ہے۔ یوٹ شیر گاؤ پستہ بادام کہانا خاگینہ بہ تراکیب
مختلف کہانا گاجر کا حلوہ دال نخود یا دال ماش مقشر جس میں ادرک کے لچھے پڑے ہوں

کہانا اور مغز بادام اور پستہ اور نخود مقشر بریان مصری کے ساتھ کہانا مچھلی اور جھینگے کے گوشت کی مداومت کرنا قوت باہ کی تزاید کے لئے نہایت موثر ہے کیونکہ ان کے گوشت میں کسی قدر فاسفرس موجود رہتا ہے جو ایک نہایت بھی شے ہے مشک زعفران اور دیگر خوشبودار چیزیں قوت باہ کے لئے بہت مفید ہیں - جائفل - لونگ - زنجبیل - بسباسہ ہر یک چھہ ماشہ کوٹ چھانکر شہد کے ساتھ معجون بناکر ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک کہانا محرک باہ ہے اگر اس میں قدرے افیون اور ۲ ماشہ خرفہ ملایا جاوے تو سرعت انزال کے لئے بھی مفید ہوگا - خوشبو اور نفاست مکان اور تزئین جسم کو ہیجان باہ میں دخل عظیم ہے اسی واسطے بازاری عورتیں جو واقفکار ہوتی ہیں اکثر ہار پھول عطر کا استعمال کرتی ہیں اور مکان معاشرت کو خوشبو فرش وغیرہ سے آراستہ رکھتی ہیں پیردں میں ہمیشہ اوپان مارہ کی مالش کرنا قصص اور حکایات مہیج باہ مطالعہ کرنا سودمند ہے - یہ جوارش قوت باہ کے لئے ازبس مفید ہے - یشب سبز - مصطگی - بہمن سفید - اگر غرقی - طباشیر - دانہ الائچی - صمغ عربی - بادرنجبویہ مغز تخم کدوئے شیریں - فلفل سفید - دارچینی - شقاقل - اندرجو شیریں - بہمن سرخ ریگ ماہی - تودری زرد - تودری سرخ - ہر یک ۲ ماشہ کبور کچری - زرنب - زعفران ہر یک ۹ ماشہ گل سرخ ۱ تولہ سبکو کوٹ چھانکر مشک ۴ سرخ عنبر ۴ سرخ ورق نقرہ ۲ ماشہ لسد محرق ۹ ماشہ مروارید ۲ ماشہ شکر آدھ سیر شہد پاؤ سیر حسب دستور معمول جوارش بناکر ۹ ماشہ وقت خواب کہایا کریں اگر چاہیں مغز سر گنجشک نر ۵ عدد روغن بادام وغیرہ میں بریاں کر کے شامل کریں -

باقی آیندہ

راقم محمد عبدالصمد از ناگپور

متفرقات

مجلہ طبیہ کی نسبت مشورہ

(۱) جولائی کے رسالہ میں میرے معزز دوست جناب حکیم سید محمد مصطفےٰ حسن صاحب رضوی نے مجلہ طبیہ کے پندرہ روزہ ہوجانے پر بہت زور دیا ہے میں بھی اس لئے کی تہ دل سے تائید کرتا ہوں اور دل وجان سے داعی ہوں کہ خدا تعالےٰ اس رسالہ کو بہت جلد پندرہ روزہ بلکہ ہفتہ وار شائع اور اپنے جملہ مقاصد میں پورا پورا کامیاب کر دکھلائے لیکن جہانتک دریافت ہوا رسالہ کی موجودہ حالت اس منشا کی متکفل نہیں معلوم ہوتی ہے اور نہ میری دانست میں اسکے سالانہ چندہ کا بڑہانا مناسب ہے کیونکہ ایک قلیل اشاعت میں چندہ بڑہانے کی نسبت معمولی قیمت پر اشاعت کے بڑہانے کی کوششیں زیادہ کارگر ہوسکتی ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ مختلف انجمنوں کے سالانہ جلسوں پر ریلوے کرائے نصف کئے کرائے جایا کرتے ہیں اور پھر کرایہ کا مجموعی انداز پورا کرایہ رہنے کی صورت سے بہت بڑہکر رہتا ہے۔ بس اس پر قیاس فرمالیں۔ ہاں رسالہ کی کثرت اشاعت میں جملہ ناظرین کو ضرور دل سے کوشاں ہونا چاہیئے پھر اشاعت کی کثرت رسالہ کے ہر ماہ میں مکرر شائع ہونے کے لئے خود انشاءاللہ متحمل ہوسکے گی۔

(۲) میری رائے یہ بھی ہے کہ سردست دفتر مجلہ طبیہ میں ایک استفسار فنڈ مقرر کرکے مستفسرین سے ایک خاص چندہ وصول کیا جایا کرے اور تمام استفسارات کے جواب بطور ضمیمہ پندرہ روزہ اسی فنڈ سے جاری کئے جائیں اس صورت میں دیر سے جوابات کے ملنے کی شکایت رفع ہوسکتی ہے۔

(۳) نتائج کی اطلاع دہی میں جو غفلت برتی جارہی ہے اسکے ہوتے ہوئے میں ہرگز

نہیں سمجھتا کہ کوئی نامہ نگار کسی استفسار کے جواب دینے میں دلی توجہ سے کام لیگا
بہت سے اہل قلم کی اس طرف عدم التفات کی وجہ غالباً یہی ہے۔ کئی استفسار و نکے
جواب مختلف دیئے گئے تشخیصوں میں مختلف رائیں قائم ہوئیں۔ بعض مرضوں کے
علاج پذیر ہونے نہونے کے متضاد فیصلے دیئے گئے لیکن نہ انجام معلوم ہوا اور
نہ مختلف آرا کا موازنہ ہونے پایا ایسی صورت میں کسی مجیب کا علمی یا عملی پہلو میں
ترقی پانا کیا تصور ہو سکتا ہے؟ اور آیندہ کسی امر میں رائے زنی کس خیال پر مبنی
ہو سکتی ہے۔

(۴) یکم اگست سنہ حال کا مجلہ طبیہ جسے پہلا وہ پرچہ ہے جس میں ایک مستقل طبی
کتاب کا ترجمہ درج ہونا شروع ہوا ہے۔ میری سمجھ میں جو کتاب بالاستقلال
درج رسالہ ہونی قرار پائے اسے جداگانہ ہندسہ دیکر اس طرح پر شائع کرنا مناسب
ہے کہ بعد اختتام اسکے تمام اوراق علیحدہ کرکے یکجا کتاب کی صورت میں جمع کئے جا سکیں
مجلہ طبیہ کی بہبودی کے متعلق اگرچہ اور بھی بعض امور میرے ذہن میں ہیں لیکن بالفعل
میں انہی چند باتوں پر اکتفا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالے اس گرانبہا رسالہ
کو اور بھی بیش قیمت کرے اور ہر پہلو سے اسے پورا پورا ہر دلعزیز بنائے آمین
آمین آمین۔

راقم ابو داؤد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

ایضاً

اگرچہ میں رسالہ ہذا کے جدید خریداروں سے ہوں مگر ابتدائی خریداری سے میری یہی
دلی خواہش تھی کہ کاش اگر مجلہ طبیہ بجائے ماہواری شائع ہونے کے پندرہ
یومی شیوع کا متحمل ہو تو جو نفع کہ بالفعل ناظرین مجلہ کو اسکی ذات سے مل رہا ہے
اس سے کہیں زیادہ فائدہ حاصل ہو معالجین اطبا کو اپنے زیر علاج مریضوں کے متعلق
اپنے ہمعصر طبیبوں یا ناظرین مجلہ سے صلاح لینے کا خوب موقع ملے کیونکہ اس ایک

تاہ کے عرصہ میں مشورت طلب اصحاب کو اپنے مریضوں کے متعلق صلاح میں سوائے ناکامی کے بہبودی نہیں ہوتی بسا اوقات یا تو مریض کسی دوسرے معالج کے پاس چلا جاتا ہے یا کسی ایسے جدید مرض میں گرفتار ہو جاتا ہے کہ جسکے لئے پھر آیندہ مشورت کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے یا بمصداق تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ کے موت کا شکار ہوجاتا ہے اسی وجہ سے اکثر خیال ہوتا تہا کہ اس امر کی تحریک میں کوئی مضمون مجلہ طبیہ میں شایع ہو تو بہتر ہے مگر بموجب بحمد اللہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید۔ اس امر کی تحریک میں ہمارے مخدوم حکیم سید محمد مصطفےٰ حسن صاحب رضوی نے قلم اٹھایا۔ میں آپکی رائے کے ساتھ اتفاق کر کے جملہ ناظرین مجلہ کی خدمت اقدس میں ملتمس ہوں کہ اگر آپ صاحبان اپنی عنان توجہ کو پندرہ یومی اشاعت مجلہ کیطرف منعطف فرما کر حسب تجویز جناب حکیم صاحب موصوف بجائے دو روپیہ کے تین روپیہ سالانہ چندہ کا دینا گوارا فرما دیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق :: باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو :: امید کہ اس تحریر حقیر کو مخدومی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی بہی پایہ قبولیت پر پہونچا کر اطبائے قوم کو شکوری کا موقع دیں گے۔

الملتمس الاثیم حکیم شاہ محمد حبیب اللہ لکہنوری از راج محل۔

ایضاً

(۱) میں جناب حکیم سید محمد مصطفےٰ حسن صاحب رضوی کی تحریر سے اتفاق کرتا ہوں حکیم صاحب موصوف نے جن جن باتوں کو نمبر وار تحریر فرمایا ہے وہ مجلہ جیسے تخیل رسالہ کیں ہونا ضروری ہے واقعی ابتک ترکیب ادویہ کے متعلق کسی صاحب نے کچھ نہیں تحریر فرمایا حالانکہ اس کا جاننا شائق طب کے لئے لابدی ہے۔

(۲) بعض اصحاب سے میری یہ بہی شکایت ہے کہ وہ محض بنظر اختصار یا کسی اور وجہ سے

جوابوں میں بجائے اسکے کہ محققانہ بحث سے کام لیتے صرف اتنا لکھکر دیکہ فلاں فلاں دوائیں یونانی کمپنی سے منگاکر استعمال کرو الخ، اپنا نام نامی درج کردیتے ہیں۔ میں مؤدبانہ اُن صاحبان سے ملتمس ہوں کہ وہ جب ایسا لکھا کریں تو اصل نسخہ کے اجزا مع ترکیب بھی درج کردیا کریں تاکہ جو لوگ خود بنا سکتے ہیں بناکر کام میں لائیں۔ حکیم فتح محمد خان

مجلہ طبیہ کے نسخجات مفیدہ کی تصدیق

مجلہ طبیہ کے چند نسخوں کی بابت تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے اُن کو آزمایا اور مفید پایا۔

(۱) حکیم جمیل احمد صاحب کا نسخہ سوزاک مندرجہ مجلہ نمبر ۴ جلد ۱۱ اور علاج وجع مفاصل مندرجہ نمبر ۸ اور نسخہ قبض دائمی وتبخیر مندرجہ نمبر ۱ ج ۱ مفید ہیں۔

(۲) حکیم عبدالصمد صاحب کے مضمون ہیضہ اصول علاج وضعف معدہ کی توصیف چھوڑکر دوا نمبر ۱ مندرجہ مجلہ نمبر ۲ ج ۴ اور نمبر ۲ مجلہ نمبر ۳ جلد ۴ اور کل مجرب نسخے مندرجہ مجلہ نمبر ۸ ج ۵ کی تصدیق کرتا ہوں کہ واقعی مفید نسخے ہیں۔

(۳) حکیم عبداللہ صاحب کے مضمون مولی سے بہت سے نفع لوگوں کو ہوئے۔ اور قبض کے لئے نسخہ حبوب مبارک مندرجہ نمبر ۲ ج ۲ بہت اچھا ہے اور سلسلہ آسان مجربات کے مندرجہ ذیل نمبر بھی تجربہ شدہ ہیں۔ نمبر ۱۰۔ نمبر ۱۱۔ نمبر ۱۲۔ نمبر ۱۳۔ نمبر ۱۴۔ نمبر ۱۵۔ نمبر ۳۱۔ نمبر ۴۳۔ اور جواب استفسار نمبر ۴ مندرجہ صفحہ ۳۳ مجلہ نمبر ۳ ج ۴ مفید ہے۔

(۴) حکیم نور محمد صاحب کے فوائد مرقومہ اندرائن بوٹی وسفوف نورانی و مرہم ریشہ منظوم کا معترف ہوں۔

(۵) حکیم رشید احمد تھانوی کا علاج درد شقیقہ منظوم مندرجہ مجلہ نمبر۔ جلد (۳) عمدہ ہے۔

(۶) جناب حکیم وحید الحق صاحب کا علاج مندرجہ مجلہ نمبر ۶ جلد (۳) صفحہ ۳۶ نہایت اچھا ہے مریض اسکے برتنے سے اچھا ہوگیا۔

(۷) جناب حکیم فرید احمد صاحب کی ہیضہ کی گولیاں مندرجہ مجلہ نمبر ۹ جلد ۱ اور

نسخہ مجلوق مندرجہ نمبر (۷)، جلد (۲)، اور زکام کے لئے اکونائٹ کی گولیاں مفید ہیں۔

(۸) اسی طرح اور بھی چند اصحاب کے نسخوں کا تجربہ ہوا ہے مگر بخوف طوالت قلم انداز کرتا ہوں۔

راقم خادم الاطباء ابو الفیض فتح محمد خاں
غفر لہ اللہ المنان مدرس مفتاح العلوم مہریا ضلع بستی

کھلی چٹھی

بخدمت جناب ویدشہا کروت شرما صاحب۔ بعد ما وجب آنکہ مجلہ طبیہ یکم اگست کے صفحہ ۲۷ میں ایک استفسار کا جواب آپ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ مجھے اس میں چند خدشے ہیں امید کہ آپ بذریعہ مجلہ طبیہ ان کے رفع کرنے سے ہرگز دریغ نہ فرمائینگے

(۱) آپ نے لکھا ہے کہ "ویدک ادویات بخار کی ہوں تو آرام نہو تعجب ہے" مجھے تعجب ہے کہ جو بخار قیاساً و تجربۃً لاعلاج ثابت ہوئے ہیں ان میں کونسی ادویات اور کسطرح سے کارگر ہوسکتی ہیں؟

(۲) آپنے صورت مستفسرہ کے بخار کا کوئی نام وسبب وغیرہ نہیں مقرر فرمایا حالانکہ اسقدر اختلافات کی حالت میں یہ ایک ضروری امر تھا۔

(۳) آپ لکھتے ہیں کہ "ویدوں نے بخاروں کی ماہیت کو جسقدر سمجھا ہے دنیا میں آج تک کوئی نہیں سمجھ سکا" اس دعوی کا مدلل ثبوت درکار ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر اس بحث کو آپنے اپنی شان کے مطابق متانت سے چلایا تو پبلک کو اس سے نفع فراواں پہونچے گا۔

راقم ایک خریدار مجلہ طبیہ دہلی

ایضاً

(۱) حکیم محمد الیاس خانصاحب اپنے مضمون (تربیت) کو پورا کریں۔

(۲) حکیم فرید احمد صاحب اپنے مضامین (الغذا)۔ (القوی)۔ (استسقاء الید) (ہیمیو پیتھک علاج) (نبض) کی تکمیل فرماکر اور کشتہ کتیرا کی ترکیب درج رسالہ فرماکر جملہ ناظرین رسالہ ہذا کو

مسرور فرمائیں۔

(۳) حکیم مولوی وحید الحق صاحب نسخۂ برص کو شائع فرماویں۔

(۴) حکیم نور محمد صاحب نسخہ شربت عشبہ مرکب اور نسخہ روغن نوری کا پتہ بتائیں

کہ وہ مجلہ طبیہ کی کس جلد اور کس نمبر کے کون سے صفحہ پر درج ہے۔

المکلف خادم الاطبا ابوالفیض فتح محمد خاں۔

طبی کتب کی درخواست

حضرات ناظرین! مجلہ طبیہ کے ٹائیٹل پیج پر آپ ہمیشہ اس کے مقاصد کی مختصر فہرست ملاحظہ فرماتے ہوں گے اور آپ نے جانا ہوگا کہ اس رسالہ کا معظم مقصد ملک میں طب یونانی کو پھیلانے کا ہے۔ چونکہ اس مقصد کا سرانجام پانا طبی کتب کی فراہمی پر موقوف ہے اور اکثر پرانی کتابیں زمانہ کے انقلاب اور خیالات کے پلٹا کھانے کے باعث عنقا صفت ہوگئی ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ جو قلمی یا مطبوعہ نایاب کتابیں جن صاحبوں کے ذریعہ قیمتاً یا جس طرح دستیاب ہو سکیں وہ ازراہ لطف و اکرم اپنے نام نامی سے بذریعہ مجلہ یا براہ راست مجھے آگاہی بخشیں۔ بالخصوص کتب ذیل میں سے کوئی کتاب اگر مل سکے تو اس کی قیمت وغیرہ اور پورا پتہ لکھکر مرہون منت فرمائیں (اور وہ کتب یہ ہیں) مفردات گیلانی۔ مفردات علوی خاں۔ مجربات افضلی۔ اختیارات قاسمی۔ معدن الاکبر۔ شفاء الاسقام۔ فصول البقراط (عربی)، تذکرہ شیخ انطاکی۔ حرف (ی)، سے آخر تک۔

اس کے علاوہ طب کی اکثر درسی کتابیں اور خصوصاً فارسی درسیات کہیں صحیح و پاکیزہ نہیں ملتی ہیں۔ الحمد للہ اب مجلہ طبیہ کی کچھ اس طرف توجہ محسوس ہوتی ہے جس سے امید پڑتی ہے کہ رفتہ رفتہ تمام معتبرات طبیہ عمدہ قالب میں ہاتھ آنے لگیں گی۔

نیازمند ابوداؤد عبداللہ اخطاہ اللہ۔

استفسارات

استفسار نمبر (۱)

ایک نوجوان شخص تازہ جوانی کے جوش میں آکر کثرت عیاشی کا شکار ہوگیا ہے۔ اب مندرجہ ذیل شکایات نے اُسے گھیر رکھا ہے۔ (۱) ضعف باہ ازحد ہے۔ خواہش جماع نام کو نہیں۔ (۲) کسیقدر ورم (یا صلابت) جگر یا معدہ ہے۔ (۳) بہوک مطلق نہیں۔ چہرہ زرد ہے۔ (۴) مزاج گرم ہے اسلئے اکثر ڈاکٹری ادویات یا ویدک ادویات ناموافق اور مضر ہوتی ہیں۔ البتہ یونانی ادویات مفید پڑتی ہیں لیکن فائدہ دیرپا نہیں ہوتا۔ ایسا مجرب علاج درکار ہے۔ جس کا نفع قائم رہے

ایک خریدار مجلہ طبیہ دہلی

استفسار نمبر (۲)

ایک مریضہ ہے عمر ۲۰ برس ہر وقت اُسکے شکم میں قریب ناف ۴ انگشت کے فاصلہ پر دہنی طرف برابر ناف کے درد رہتا ہے اور بعض وقت بہت شدت سے ہوتا ہے ورنہ ہر وقت قائم اور ایک دو یوم کے بعد نفخ بہی ہوتا ہے بہت شدت سے اور سینہ میں جلن خفیف سی تو ہر وقت رہتی ہے بعض وقت وہ بہی زیادہ ہوجاتی ہے بہت کچھہ علاج کیا کچھہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ مجلہ طبیہ میں جو کچھہ لوگوں نے تحریر کیا علاج کیا مگر کچھہ افاقہ نہوا۔ مریضہ اب نہایت لاغر ہوگئی ہے کچھہ کچھہ حرارت بہی ہوجاتی ہے۔ پس امید ہے کہ مجرب علاج آزمودہ کوئی صاحب تحریر فرمادیں بذریعہ مجلہ طبیہ کے شائع فرمادیں۔ بندہ و نیز مریضہ نہایت مشکور و ممنون ہونگے

والسلام — راقم احمد سعید خریدار مجلہ طبیہ

استفسار نمبر (۳)

ایک مریض کو عرصہ چار سال کا گذرا آنکھیں دُکھنے کے بعد آنکھ میں جالا ہو گیا تھا علاج کرانے سے جالا تو جاتا رہا لیکن ثقبہ میں نیلے رنگ کا پانی نمودار ہوا ایک حکیم صاحب کی رائے سے تنقیہ دماغ و بعد تنقیہ عام کرایا گیا اُسی وقت سے دوسری آنکھ میں بھی پانی کی آمد شروع ہے۔ عرصہ دو سال سے مریض کی یہ کیفیت ہے کہ گاہ بگاہ صبح و شام خصوصاً جس روز گہٹا ہو دہند زیادہ ہو جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں صبح کو بہت زیادہ دہند ہو جاتا ہے۔ جوں جوں آفتاب بلند ہوتا جاتا ہے روشنی بڑھتی جاتی ہے۔ بصارت ضعیف ہو گئی ہے لکھنے پڑھنے سے قدرے معذوری ہے۔ ناظرین مجلہ خصوصاً اطباء سند یافتہ مدرسہ طبیہ کوئی ایسا مجرب عمل جس سے نیلا پانی قابل قدح ہو جاوے یا کم از کم پانی کی آمد رک جاوے اور آیندہ موجودہ پانی سے زیادہ نہ ہو تجویز فرما کر عند اللہ ماجور و کمترین کو مشکور فرمائیں۔

راقم شفیع اللہ خاں میرٹھی۔

استفسار نمبر ۴

۱) سوال - ہیضہ صفراوی ہو یا قسم دیگر بوقت تشنگی سرد پانی نوش کرنا مفید ہے یا مضر مفید ہے تو کیوں۔ مضر ہے تو کیوں۔ اور کیا کیا مرض ہیں جن میں۔

۲) سوال - برگ شاہترہ عموماً مستعمل ہے - یا خاص قسم کے مستعمل ہیں۔ وہ خاص قسم کون ہے۔

۳) سوال - حابس اور قابض میں کیا فرق ہے۔

۴) سوال - تپ لازم کی دور کرنے والی کون کون دوائیں مجرب ہیں۔

۵) سوال - خاکسی کو پاشیدہ استعمال کرانا ضرور ہے اور جوش دیگر ممنوع ہی یا نہ ممنوع ہی تو کیوں۔

راقم محمد جان عطار - از کونڈا کخانہ برگہہ ضلع مونگیر۔

مقاصد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) مین شاعة کرنی

۲ ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہونچانا +

۳ مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ طبیبوں کے حالات درج کرنے +

۴ مدرسہ طبیہ کی خدمت کرنی +

۵ جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین ان کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے +

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

۱ یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے

۲ اس کی سالانہ قیمت عام شایقین سے دو روپیہ (عگ) ہے +

۳ نمونہ کا پرچہ چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا +

۴ دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے تو ان کو تین آنے پر دیا جائے گا +

۵ جملہ خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے - دہلی - گلی قاسم جان - دفتر مدرسہ طبیہ دہلی +

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتممان مجلہ طبیہ

اڈیٹر

مطبوعہ افضل المطابع حویلی اعظم خان

رجسٹر نمبر ایل ۳۱۴

مجلۂ طبیہ دہلی

نمبر ۱۰ یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیّہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبریں

عالی جناب حکیم محمد اجمل خاں صاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی کی طبیعت بوجہ کثرت مصروفیت مطب اور خرابی آب و ہوا کے ناسا ہو گئی تہی اس لئے بغرض تبدیل آب و ہوا چند روز کے لئے کوہ شملہ کمشنری دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ کیونکہ آجکل دہلی کی آب و ہوا خراب ہونے کے باعث شہر میں بخار وغیرہ کا زیادہ چرچا ہے۔

مدرسہ طبیہ دہلی کا امتحان سالانہ ۲۲۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء یوم شنبہ سے شروع ہو کر ۲۹۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو ختم ہوا۔ تحریری امتحان ۲۲ و ۲۳۔ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو لیا گیا۔ جس کے ممتحن صاحبان ذیل مقرر ہوئے تھے اعلیٰ جماعت کے لئے جناب ارسطو دوراں حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب نے پرچہ سوالات کے دیئے تھے۔ جماعت دوم و سوم کے واسطے مولوی حکیم محمد جمیل الدین صاحب نے شہر غازی پور سے پرچہ سوالات بذریعہ رجسٹری بھیجے تھے۔ امتحان کی نگرانی کے واسطے عالی جناب

شمس العلماء منشی محمد ذکاء اللہ صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ حکیم محمد احمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ نے نگرانی فرمائی۔ جناب حکیم غلام کبریا خانصاحب نے زیادہ مستعدی سے تحریری امتحان کی نگرانی میں مدد دی اور پورے اوقات امتحان میں موجود رہے۔

تقریری امتحان ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء سے شروع ہوا۔ جماعت اعلیٰ کا امتحان عالی جناب حکیم محمد **اجمل خان** صاحب سکرٹری اور حکیم محمد احمد خانصاحب و حکیم غلام کبریا خانصاحب نے لیا۔ دوسری جماعت کا تقریری امتحان حکیم محمد قاسم علی خانصاحب رئیس دہلی و مولوی حکیم محمد عبد الرشید خان صاحب نے لیا۔ جماعت سوم کے ممتحن مولوی حکیم محمد عبد الرزاق صاحب و حکیم بسم اللہ خانصاحب تھے۔ چوتھی جماعت کا تقریری امتحان حکیم محمد عبد الرشید خانصاحب نے لیا۔ جماعت مبادی کے واسطے حکیم محمد احمد خانصاحب و حکیم غلام کبریا خانصاحب ممتحن قرار پائے تھے۔

جماعت ڈاکٹری فریق اول کے ممتحن کرنل ڈاکٹر ذی النور احمد صاحب قرار پائے تھے۔ جماعت ڈاکٹری فریق دوم کا امتحان ڈاکٹر امیر حنید صاحب نے بشرکت حکیم محمد عبد الرزاق صاحب لیا۔

---

۲۰ شعبان ۱۳۲۴ ہجری سے مدرسہ میں حسب قاعدہ تعطیل ہوگی۔ اور ۸ شوال ۱۳۲۴ ہجری کو مدرسہ کھلے گا۔ اور امتحان کی تاریخ بماہ شوال ظاہر کی جاسکے۔

را دینے والی ہے کے لئے تشخیص و معالجہ امراض میں اعلیٰ مشیر بلکہ مشفق اُستاد کا کام دیتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کو کثرت اغلاط نے بالکل بیکار و مسخ کر دیا ہے اسلئے ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو نہایت صحیح باضافہ حواشی جدیدہ طبع کرائیں اور اُسکے مصارف برداشت کرنے کا بہتر طریق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اطبائے گرامی قدر میں سے کم از کم پانچ سو اصحاب فی اسم دو دو روپے اس کار خیر میں صرف کریں تو کتاب مذکور طبع ہو کر ایک ایک جلد اُنکی خدمت میں پہونچ سکتی ہے

مامیران اصلی

ناظرین آپ صاحبوں پر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ اس نادر الوجود اور کمیاب دوا کا دستیاب ہونا ایک مدت سے کس قدر دشوار ہو رہا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہم نے مدت تک مسلسل کوشش اور بے انتہا سعی کر کے اصلی مامیران بہم پہونچا لیا ہے جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ نرخ مندرجہ ذیل پر ہم سے طلب فرماویں۔

ایک ماشہ سے کم کے لئے بحساب فی رتی ۱۲ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک فی ماشہ ۱۰/ ۔ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک فی ماشہ ۸/ ۶ ماشہ سے زیادہ خریدار کو فی تولہ ما ۱۲/ ۵ ۔ (ایڈیٹر)

مجربات ویدک

اس کتاب لاجواب اور نخسۂ نایاب کی بابت پہلے ہی شائقین فن ویدک و ماہرین طبابت کو خوشخبری دی گئی تہی اور اب ہی عام علم دوست اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ بالخصوص اطبائے گرامی قدر کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ضرور بالضرور اس قابل قدر نسخہ کی ایک جلد منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور فن ویدک کے پُرانے مستند نسخہ جات عجیبہ اور اُنکے فوائد غریبہ سے منتفع ہوں

تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ شاید اشتیاق باقی رہ جائے اور طبع ثانی تک انتظار کرنا پڑے ۔ اس کی تقطیع ۲۰-۲۶ ہے اور تعداد صفحات ۱۳۶ - اس ضخامت اور اس خوبی پر قیمت مجلد صرف ۸ر مقرر کی گئی ہے جو اسکے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی (ایڈیٹر)

ایک نایاب تحفہ

ہم نہایت مسرت کے ساتھ ناظرین مجلہ طبیہ کو ایک نایاب تحفہ کی خوشخبری دیتے ہیں جو عنقریب انکی خدمت میں پہونچنے والا ہے - یعنے ایک بے مثل اور نادر کتاب جس میں تمام امراض کے لئے پرہیزی غذائیں درج کی گئی ہیں چھپکر طیار ہوگیا ہے - فی الواقع گروہ اطبار کو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جس میں ہر مرض کے متعلق جداگانہ اغذیہ مناسبہ درج ہوں اسکے مطالعہ سے اطبار کی وہ مشکلات بالکل حل ہوسکتی ہیں جو انکو تجویز نسخہ کے ساتھہ تجویز غذا میں پیش آتی تھیں - اسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - دیکھیں شایقین اس کی کسقدر قدر کرتے ہیں ۔

اعلان

ذیل کے عربی اخبارات اور رسالوں کی بابت چندبار رسالہ ہذا میں لکھا جاچکا ہے جس میں علم دوست اور روشن خیال اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ کو انکی خریداری کی نسبت رائے دی گئی تھی اور اب بھی لکھا جاتا ہے کہ جن صاحبوں کو بھی خریداری منظور ہو وہ ہماری وساطت سے خواہ براہ راست خاص مالکان سے طلب فرمائیں ۔ **المنار** - مہینہ میں دو بار - قیمت سالانہ عہ **الجامعہ** - ماہواری رسالہ - قیمت ۵ افرانک - **اللواء** - روزانہ قیمت ۰ ۵ فرانک نصف سہ برٹش - **مجلۃ السیدات والبنات** - ماہواری رسالہ ۵ افرانک

مضامین عامہ

بدن کی ساخت

نمبر (۳۹) گذشتہ اشاعت سے آگے

پہلی صورت ہمارے نزدیک دو وجہ سے قابل تسلیم نہیں ہے۔ (۱) مثانہ کے اندر جھاگوں کا پیدا ہونا یا نہ ہونا نہ تو مریض کو محسوس ہوتا ہے اور نہ طبیب اس سے بحث کرتا ہے۔ کیونکہ جب اُنکی قلت یا کثرت اور جلد زائل ہو جانا یا دیر تک قائم رہنا معلوم ہی نہیں تو پھر اُن سے بدنی حالات پر استدلال کس طرح کیا جاسکتا ہے (۲) کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے پیشاب کرتے وقت پیشاب کی دھار کے ساتھ تھوڑے یا بہت جھاگ بھی مجریٰ بول (احلیل) سے نکلتے ہوئے کبھی دیکھے ہیں۔ اس لئے یہ بات یقیناً کہی جاسکتی ہے کہ پیشاب کے اندر جھاگ پیدا کرنے والے ہوائی اجزا وہی خارجی ہوا کے اجزا ہوتے ہیں جو اس وقت پیشاب میں مل جاتے ہیں جبکہ اس کی دھار کسی برتن میں یا زمین پر زور سے گرتی ہے۔ اسی طرح جب کسی طبیب کے سامنے قارورہ شیشی میں لایا جاتا ہے۔ اور قارورہ کا رسوب یا اُس کی رقت و غلظت وغیرہ ملاحظہ کرنے کی غرض سے شیشی کو حرکت دلائی جاتی ہے تو اُس وقت بھی پیشاب میں تھوڑے یا بہت جھاگ ضرور پیدا ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اِن جھاگوں کی پیدایش خارجی ہوا کے اختلاط سے ہوتی ہے جو شیشی کے خالی حصہ میں موجود تھی اور وہ جھاگ کچھ دیر کے بعد خود بخود زائل ہو جاتے ہیں اور چونکہ پیشاب میں معمولی طور پر تھوڑی بہت غلظت و لزوجت ضرور موجود ہوتی اور امراض کی حالت میں وہ کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے اس لئے پیشاب میں جھاگوں کا پیدا ہونا ہی لازمی بات ہے۔ لیکن پیشاب میں غلظت و لزوجت

جسقدر زیادہ ہوتی ہے اُسی قدر جھاگ زیادہ اور بڑے بڑے اور دیر پا ہوتے ہیں اور جسقدر اس میں غلظت و لزوجت کم ہوتی ہے اسی قدر جھاگ بہت کم اور چھوٹے چھوٹے اور جلد زائل ہوجانے والے ہوتے ہیں۔

یونانی اطبار کا قول ہے کہ پیشاب میں جھاگوں کی زیادتی اور اُن کا بڑا ہونا اور دیر تک قائم رہنا پیشاب کی غلظت و لزوجت سے بدن کے اندر اخلاط غلیظہ و لزجہ کا وجود اور اعضا کی قوت ہاضمہ وحرارت غریزیہ کے فعل کا نقصان اور ہضم غذا و نضج اخلاط سے عاجز ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور ایسی حالت میں بدن کے ہر حصہ میں تولید ریاح ممکن ہے۔ لیکن ریاح خواہ مثانہ ہی میں کیوں نہ پیدا ہو جائیں تو بھی پیشاب میں جھاگ پیدا کرنا بوجوہ مذکورہ بالا اُن کا کام نہیں کیونکہ یہ بات تسلیم کرلینے کے قابل ہے کہ پیشاب میں جھاگوں کا زیادہ ہونا جس طرح غلبہ اخلاط غلیظہ و لزجہ کی قوی دلیل ہے اسی طرح وہ تولد ریاح پر بھی دلالت کرتا ہے۔ خواہ ریاح کی پیدائش مثانہ میں ہو یا گردوں میں یا جگر میں یا معدہ میں یا امعاء میں یا باقی اعضا میں سے کسی مقام پر۔

(۶) **پیشاب کی صفائی اور کدورت** - قارورہ معائنہ کرتے وقت یونانی اطبا جن سات چیزوں کا لحاظ رکھتے اور اُن سے حالات بدنی پر استدلال کرتے ہیں! اُن میں سے چھٹا نمبر پیشاب کی صفائی اور کدورت کا ہے۔ یہ بات تو آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ صاف اور شفاف چیزوں کی صفائی کے یہ معنے ہیں کہ شعاع نظری اُن میں نفوذ کرجائے اور اُن سے پرے کی چیز بخوبی نظر آسکے۔ یا یہ کہا جائے کہ اُن کا جسم اپنے سے پرے کی چیز کو دیکھنے سے مانع نہ ہوسکے۔ بخلاف اس کے کدورت کی حالت میں شعاع نظری اُن سے تجاوز نہیں کرسکتی اور وہ مکدر اجسام اپنے سے پرے کی چیز کو دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں۔ لیکن اعلےٰ درجہ کی صفائی تو اُن ہی

اجسام میں ہوتی ہے جن کا مادہ کثیف اور مکدر اجزا سے خالی ہو جیسے جامد اور
سخت اجسام میں بلور یا شیشہ اور آئینہ کی صفائی مشہور ہے - اور رقیق سیال
اشیاء میں خالص اور صاف پانی اور گاڑھے قوام کی سیال چیزوں میں انڈے کی
سفیدی ایسی چیزیں قدرتی طور پر نہایت شفاف ہوتی ہیں - اسی طرح بہت
سی مصنوعی چیزیں بھی نہایت شفاف ہوتی ہیں - باقی رہی قارورہ کی صفائی
اور کدورت - سو اسکے متعلق یہ بات ہے کہ قارورہ کی مائیت خالص تو ہوتی
ہی نہیں - اس میں تو بدنی فضلات کثیفہ و غلیظہ ایک معتد بہ مقدار پر ملے ہوئے
ہوتے ہیں - اسلئے قارورہ کا بالکل رقیق اور صاف و شفاف ہونا قدرتی طور پر
اسکے لئے مناسب و موزوں نہیں ہے - بلکہ قارورہ میں بعض فضلات غلیظہ
تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اسکی مائیت میں بالکل محلول ہو کر ایسے یکذات ہوجاتے
ہیں کہ اُسکے قوام کو قدرے غلیظ کرنیکے سوا انہیں کچھ کدورت پیدا نہیں کر سکتے
اور جبتک قارورہ کا امتحان کیمیاوی طریقہ سے نہ کیا جاوے وہ اجزا ہرگز
مائیت سے متمیز نہیں ہو سکتے - اور بعض فضلی اجزا ایسے ہوتے ہیں کہ
وہ پیشاب کی مائیت میں مخلوط ہو کر اُسے مکدر اور غیر شفاف کر دیتے ہیں - اور
قارورہ کی مائیت میں ایسے اجزا کا اختلاط حس بصر سے بخوبی محسوس ہو سکتا ہے
اور کوئی ضرورت کیمیاوی امتحان کی نہیں ہوتی - لیکن یاد رکھو کہ تندرستی
کی حالت میں پیشاب ایسا گدلا نہیں ہوتا کہ اُسکو عام طور پر مکدر کہدیا جائے
البتہ اس میں بہ نسبت خالص اور مصفی پانی کے کسی قدر کدورت ضرور ہوتی
ہے مگر چونکہ قارورہ کی معمولی حالت تندرستی کے وقت ہمیشہ ایسی ہی ہوتی ہے
اسلئے عموماً اسکو **صاف قارورہ** کہا جاتا ہے - باقی آیندہ

راقم سید محمد عبدالرزاق عفی عنہ

کیا علم طب صحیح ہے؟

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

انسان کیلئے علم طب کی ضرورت

پس جو علم ایسا ہو کہ جسکے ذریعہ سے انسانی زندگی عمدہ حالت مین رہ سکے اور جس کے ذریعہ سے بدنی تغیرات کی پوری پوری اصلاح ہو سکے۔ کیا دنیا مین انسان کیواسطے اس سے بڑھکر کوئی علم نافع اور ضروری ہو سکتا ہے۔

یہ امر تمام حکماء کے نزدیک مسلم ہے کہ مقصود اصلی اس تمام عالم کی آفرینش سے وجود انسانی ہے۔ اس وجود مین جس کو آپ دیکھ رہے ہین ایک نورانی چیز ہی ہے جسکو امر ربی کے ساتھہ تعبیر کیا گیا وہ روح ہے۔ جسکی بدولت یہ تمام کارخانہ چل رہا ہے۔ اور اسی پر انسان کی دینی و دنیوی ترقیان منحصر ہین اور اسی کے ذریعہ سے اس وجود خاکی کو تمام عالم پر امتیاز و افتخار حاصل ہے۔ چونکہ روح ایک مجرد نورانی چیز ہے اور بدن کثیف ان دونون کے درمیان مناسبت اور رابطہ کا ہونا ضروری تہا تاکہ روحی فیض سے بدن متفیض ہو سکے۔ اسواسطے بدن کے اندر جو سب سے زیادہ لطیف شئی تہی وہ منتخب کی گئی یعنے اخلاط کا لطیف بخاری حصہ جو ہر عضو رئیس مین جا کر طبخ پا کر روح اصلی سے متفیض ہونیکی قابلیت پیدا کرتا ہے اور بدن کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ چنانچہ جو حصہ قلب مین طبخ پاتا ہے وہ روح حیوانی کے ساتھہ تعبیر کیا جاتا ہے اور قوۃ حیوۃ کو بذریعہ شرائین تمام بدن مین پہونچاتا ہے۔ علیٰ ہذا دماغ مین جو حصہ طبخ پاتا ہے اوس کو روح نفسانی کہتے ہین۔ وہ قوت حس و حرکت کو بذریعۂ اعصاب تمام بدن مین پہنچاتا ہے اور جو حصہ جگر مین طبخ پاتا ہے وہ بذریعہ اوردہ کے قوت تغذیہ تنمیہ ہر ہر عضو مین پہنچاتا ہے۔ پس بدن انہین ارواح ثلثہ کے ذریعہ سے روحانی فیض سے ہر وقت مستفیض

ہوتا رہتا ہے اور ان ارواح کی قابلیت جب ہی ٹھیک رہسکتی ہے کہ بدنی صحت اعلیٰ درجہ پر ہو۔ مگر یہ بدون امداد طبی صول کے ممکن نہیں ہے جبکہ یہ حالات ہمیشہ متغیر ہوتے رہتے ہین ان تغیرات کی اصلاح کرنیکی ہر وقت ضرورت رہتی ہے اور یہ بغیر طب کے ہرگز نہین حاصل ہو سکتی۔ لہذا کمالات انسانی کے حصول کا ذریعہ اگر ہے تو طب ہی ہے۔ علاوہ ازین انسان دو حال سے خالی نہین۔ یا تندرست ہوگا۔ یا بیمار۔ دونون حالتون مین علم طب کی ضرورت اوسکو ضرور ہوگی۔ کیونکہ صحت کی حالت مین علم طب ایسے اسباب بہم پہنچانیکی ہدایت کرتا ہے کہ جس سے وہ قایم رہ سکے اور مرض کی حالت مین تو ظاہر ہی ہے کہ ایسی تدبیرین بتلاتا ہے جن سے مرض زائل ہو اور صحت حاصل ہو پس تندرست رہنے کے واسطے اور زندگی کا لطف اُٹھانیکے لئے دنیا مین اگر کوئی علم ہے تو وہ علم طب ہی ہے کیونکہ جتنی قسم کے تغیرات انسان کو عارض ہوتے ہین خواہ وہ اُن اسباب کے ذریعہ سے ہون جو ہمارے اختیار مین ہین اور خواہ وہ جو ہمارے اختیار سے باہر ہین۔ ہر حالت مین ہمارے محفوظ رہنے کے طریقے جو بتاتا ہے وہ یہی علم طب ہے۔ پس انسان بغیر پابندی علم طب انسان ہی نہین رہ سکتا۔

طب کی تاریخ

علم طب کی تاریخ کے متعلق یقینی طور سے کہنا کہ یہ شہر بابل سے نکلا ہے ایک امر دشوار ہے خود حکما اور مورخین اسمین مختلف ہین۔ جو لوگ عالم کو قدیم کہتے ہین وہ طب کو بھی قدیم مانتے ہین۔ اور جو عالم کو حادث کہتے ہین وہ طب کو بھی حادث کہتے ہین۔ حدوث کے خیال والے بھی دو فریق ہین۔ ایک کا خیال ہے کہ انسان کے ساتھ ساتھ اس کا وجود ہوا۔ اور ایک یہ کہتا ہے کہ وجود انسانی کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ اور بعضون کا خیال ہے کہ الہام سے اس فن کی ابتدا ہوئی۔ چنانچہ جالینوس اور بقراط کا یہی خیال ہے بعضے کہتے ہین کہ اسکی ابتدا اکلدانیون سے ہوئی۔ اور بعض کا خیال ہے کہ اہل مصر سے

ہوئی اور بعض اہل طورسینا سے اور بعض ہند سے کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اوس جزیرہ سے ہوئی جہان کے رہنے والے بقراط کے آباؤ اجداد تھے - (باقی آیندہ)

خاکسار

فرید احمد عباسی - امروہی - از بھیکم پور

پانی

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۳ مجلہ طبیہ نمبر ۳ جلد ۴)

اوقات جنمین پانی پینا منع ہے } وہ سات مواقع ہین جن کو تفصیل کے ساتھہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

(۱) نہار موتہہ] اسوقت مین پانی کا استعمال اسلیئے خطرناک سمجھا جاتا ہے کہ معدہ خالی ہونے کی سبب پانی پیتے ہی بدون مہلت اور وقفہ کے اپنی مزاجی کیفیت (برودت) ہی سارے اعضا مین جاکر ایسی تخم ریزی کا باعث ہوگا جو شجر حیات کو عمر طبعی تک نہ پہونچنے دے اور جو کچھہ زمانہ گذرے - پژمردگی اور افسردگی سے خالی نہو - دل مین اگر پہنچا تو اسباب کا خوف ہے کہ حرارت غریزی کو بجھا کر موت کے جام سے لبریز کردیگا - جگر مین آگیا تو پہر استسقا کا بیج جما - یہ تو سب جانتے ہین کہ اعصاب - احشا - آلات تنفس کیلیئے پانی دشمن ہے -

(۲) حرکت سخت - ریاضت تکلیف دہالی کے بعد (جس مین محنت مشقت - ورزش - جماع وغیرہ شامل ہین) یا دہوپ سے چلکر } ان اوقات مین بدن گرم ہوجاتا ہے اور اوسکی تلافی کیواسطے پانی کی حاجت ہوتی ہے جس کو پیتے ہی قبل اسکے کہ اوسکی سردی دور ہوجائے اعضا مین سرایت کرکے ایسی ٹھنڈک پہنچائیگا جس سے طرح طرح اور نوع نوع کی تکلیفین اور بلائین سر اٹھا بیٹھین - حرارت غریزی کا نذ ہوجاے - سیت والے سیت مین ڈوب جائین -

جماع سے تو باوجود گرم ہوجانے اعضا کے سنی ہی نکلتی ہے اور اس سبب سے خشکی - اعضا مین

ضعف۔ قلب کی حرکت دہیمی۔ اعصاب کا فعل ڈھیلا ان سب باتون کے پیدا ہونے سے حرارت بلا روک ٹوک اپنا کام کرجاتی ہے۔ رعشہ۔ خدر۔ وجع المفاصل۔ غرض ایسے ایسے امراض منہ چمکا دیتے ہین جو بہت ہی منحوس ہین۔

(۳) حمام مین۔ یا اوس کے بعد] بعض کوتہ اندیش حمام مین یا اوس سے فوراً باہر آکر بے تکلف غٹ غٹ ٹھنڈا پانی پی جاتے ہین اور یہ خیال نہین کرتے کہ ایسی صورت مین پانی پینا سخت مذموم ہے۔ اور بالخصوص جبکہ حمام خالی پیٹ پر ہو۔ اور سبب اس کا وہی ہے جو نمبر ۲ مین درج ہوا۔

(۴) مسہل کے بعد] یہ بات تو چمکتے ہوئے آفتاب کی طرح نمایان ہے کہ مسہل مین رطوبت خارج ہوکر خشکی بڑہ جاتی ہے اور مادہ کے ہیجان سے بدن مین گرمی اور روح مین ضعف آجاتا ہے۔ اسلیئے اگر پانی پیا جایگا تو ویسا ہی مضر ہوگا۔ جیسا جماع کے بعد جو نمبر ۱ مین درج ہوا۔

(۵) فواکہ رطب پر] فواکہ کی مائیت اور پانی بہ سبب مختلف ہونے جنس مائیت اور تعدد خاصیت کے مضر خیال کیا جاتا ہے۔ اور کیا عجب آکلہ۔ اورام۔ قروح خبیثہ کا باعث بنجائے۔ تربوز وغیرہ تو کثیر الرطوبت اور سہل العفونت ہی ہین۔ اسلیئے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جبتک یہ چیزین معدہ سے نگذر جائین۔ پانی نہ پینا چاہیئے۔

(۶) سوتے وقت یا بیدار ہونے پر] اسوقت مین کلی طور پر پانی پینا تو منع نہین ہے اگر کوئی محرور ہو یا گرمی کے دن ہون۔ یا کہانا سونے سے تہوڑی دیر پہلے کہایا ہو تو اون کو پانی ضرر نہین کرتا۔ بعض حکما کا بیان ہے کہ دماغی امراض پیدا کرتا ہے۔ اسلیئے مین بہی کی سنت پر چل کر کہہ سکتا ہون کہ اگر ایسی صورت مین نہ پیا جائے تو کیا ہرج ہے۔ یہ بہی سُنا ہے کہ۔ کشد مرد را آب شب۔ خواب روز + گو مین نے کسی کو مرتے نہین دیکہا ہی تب بہی خوف ہی۔ احتیاط چاہیئے۔

(۷) کہانا کہانے مین - یا اُسکے بعد فوراً] اگرچہ یہ بات عام طور پر مشہور ہی کہ اور کہا جاتا ہے کہ ایسی حالت مین پانی پینے سے غذا کچی رہجاتی ہے - مین اس سے اتفاق نہین کرتا صرف سرد مزاج والون اور کثیر البلغم اشخاص کیلئے مزاحمت ہے اور اسی لحاظ سے مین اس موقع پر اس کا ذکر کرتا ہون جس کا معدہ گرم ہو اور کہانا کہانے مین یا بعد اوس کے پانی پیئے تو کوئی ہرج نہین ہے - اگر نہ پیا جائیگا تو آگ بہڑک کر غذا کو جلا دیگی - اکثر دیکہا گیا ہے کہ گرم مزاج والون کو بہوک نہین ہے یا کم ہے - پانی پیتے ہی بہوک لگ آتی ہے - اور جب تک پانی نہین پیا جائے کہانا نہین کہایا جاتا گلے مین اٹکنے لگتا ہے - اور بہوک مرجاتی ہے - پانی اگر پیا جائے تو اُسکے سہارے شکم سیر ہو کر کہا لیتے ہین] ان سب صورتون کے علاوہ اور ہی ایسے وقت ہین جنمین پانی پینا منع ہے - میرا مضمون ما سبق اُنکی ہو بہو صورت دکہانیکے لئے ایک نہایت پر جلا آئینہ ثابت ہوسکتا ہے - مین وضاحت کے ساتہ بیان کرنے کو طوالت پر مبنی سمجہتا ہون - جو صاحب مشتاق ہون غور کی عینک لگا کر میرے اُس مضمون کو ملاحظہ کرین - (باقی آئندہ)

[راقم :- حکیم سید احمد شاہ -
از دفتر بیت الشفا - قصبہ تبکار پور]

اقسام ریاضت

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ورزش دو طرح سے ہوتی ہے - ایک وہ جو بالقصد جیسے پہلوان وغیرہ کرتے ہین دوسری جیسے محنت و مشقت کرنے والے پیشہ ور لوگ کرتے ہین - اگرچہ اون کا ارادہ ورزش کا نہین ہوتا - لیکن ایسے اشخاص کی وہی ریاضت ہوجاتی ہے - اطبا نے ریاضت کی بہت قسمین لکہی ہین - ایک وہ جس کا اثر تمام جسم پر پڑتا ہے جس کو عربی مین ریاضت عامہ کہتے ہین - دوسری وہ جس کا اثر خاص ایک ہی عضو یا چند اعضا پر ہو جس کو صرف اون ہی اعضا کی ریاضت خاصہ کہتے ہین - بعض ورزش کا اثر محض بدن پر واقع ہوتا ہے

جسکو ریاضت بدنی کہتے ہین۔ اور بعض کا نفس پر اور بعض کا دونون پر۔

اب جاننا چاہیئے کہ ورزش یا تو قلیل ہوگی یعنی اوس سے بدن مین کوئی فرق ظاہر مثل پسینہ کا آنا عضلات تنفس کا جلد جلد حرکت کرنا جس کو سانس چڑھنا۔ یا پھولنا کہتے ہین نہو۔ (الف) ریاضت قلیلہ اگر سریع یعنی جلد جلد شدت سے کی جائے تو اعضا مین خوشگوار گرمی پیدا کرتی ہے اور فضلات کو بدن سے کم خارج کرتی ہے۔ (ب) اگر بطی یعنی سست ہو تو اوس کا کوئی اثر معتدبہ بدن پر نمایان نہین ہوتا۔ ہان البتہ اگر بہت دیر تک کیجائیگی تو سخونت کم پہنچاتی ہے اور فضلات کو بدن سے خوب تحلیل کر دیتی ہے۔ (۲) کثیر یعنی زائد جسمین پسینہ بکثرت جاری ہوجائے سانس چڑھ جائے (الف) کثیر اگر سریع شدید کیجائے گی تو بدن مین سخونت پہنچاتی ہے اور فضلات کو بھی دفع کرتی ہے (ب) اگر بطی آہستہ آہستہ کی جائے تحلیل زائد کرتی ہے اور سخونت کم۔

ریاضت جب حد سے زیادہ کیجائیگی تو بدن مین برودت پیدا کرتی ہے۔ اسلئے کہ بوجہ حرکت کے بدن سے جب رطوبات اصلیہ (جنکے ساتھ حرارت غریزی کا تعلق ہے) بذریعہ پسینے کے تحلیل ہون گی تو لامحالہ حرارت غریزی کم ہوگی جس سے بدن مین برودت کا ہونا ظاہر ہے۔ ایسے اشخاص کی نبض ضعیف۔ صغیر۔ صلب ہوجاتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات سریع متواتر بھی ہوسکتی ہے۔ اسلئے کہ جب نبض صلب ہوجاتی ہے اور منبسط نہین ہوسکتی تو عظیم نہوسکنے کا تدارک سرعت اور تواتر سے کرتی ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد بدن مین ذبول (دبلاپن) ظاہر ہوجاتا ہے۔ ایسی ورزش سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ معتدل ورزش وہ ہے کہ جس مین چہرہ سرخ۔ فربہ اور تر و تازہ ہوجائے۔ پسینہ کا آنا شروع ہو دورے سانس پھولے۔ نبض عظیم اور قوی ہو۔ بوجہ زیادتی حرارت غریزی اور تقویت حرکت اور تحلیل فضول کے بلکہ بوجہ حرارت کے جو حرکت سے پیدا ہو سریع متواتر بھی ہوجاتی ہے۔ جس عضو کی معتدل ریاضت کی جائیگی وہی زیادہ تر قوی ہوگا۔

اسکی دلیل ناظرین کی خدمت مین چند مرتبہ عرض کرچکا ہون اور خصوصاً اوس کام کی زیادتی
قوت آتی ہے جسکی اعضا کو ریاضت کرائی گئی ہو۔ اسلئے کہ اوس عضو کے اعصاب اور
رباطات اوس حرکت پر عادی ہوجاتی ہین۔ بلکہ ہر قوت اوس کے موافق ورزش پر قوی
ہوتی ہے۔ مثلاً جو اشخاص حفظ کی عادت کرین اون کا حافظا اور جو اپنی قوت مفکرہ سے
زیادہ کام لین اون کی قوۃ مفکرہ اسلئے کہ بوجہ حرکت کے قوی مین ایک ایسا ملکہ پیدا
ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے وہ قوی ہوجاتے ہین جو بلا ورزش کسی طرح نہین پیدا ہوسکتا۔
علیٰ ہذا جو شخص کثرت سے جماع کرے لیکن حد اعتدال تک ہو اوس کے بدن مین مادہ
منویہ کو پیدا کرنے والی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ (باقی آیندہ)

راقم
شفیع اللہ خان - طالبعلم جماعت اعلیٰ
مدرسہ طبیہ دہلی

اقوال بقراط

فصد کے بارے مین

(۱) اگر مریض کا بدن اخلاط سے ممتلی ہے اور شکم یا کبد کے زخم سے خون جاری ہو
تو ایسی حالت مین فصد کرنا ضروری ہے۔

(۲) اگر انسان بلند مقام سے گر پڑے اور سر زخمی ہوجاوے تو فصد ضروری ہے تاکہ مادہ
مجتمع نہو اور عفونت لازم نہو۔

(۳) اگر صفرا کا غلبہ ہو تو فصد ممتنع ہے تاکہ مادہ صفراوی جوش مین نہ آوے۔

(۴) اگر مریض کے فصد لینا ضروری ہووے اور کسی موضع سے خود بخود کافی مقدار پر خون
جاری ہو تو فصد کی ضرورت نہین رہتی ہے۔

(۵) اگر مریض کے شکم میں قبض ہو تو فصد جائز نہیں ہے اول قبض کشائی کرنا چاہیئے۔

(۶) اگر طبیب حاملہ کی فصد کرنا چاہے تو اول ایک دو ٹکڑہ گوشت بزہمراہ دارچینی کباب کرکے موضع گردہ اور ناف حاملہ پر باندہ رکھے پھر فصد کرے۔

(۷) اگر فصد یا مسہل حاملہ کے لئے ایسا ضروری ہو کہ ہلاکت حاملہ بدون فصد و مسہل کے طبیب حاذق کی راے میں متصور ہو تو طبیب کو لازم ہے کہ وہ اذیت جنین مدنظر نہ رکھے اور فوراً فصد کراوے۔ خصوصاً ماہ پنجم۔ و ششم۔ و ہفتم میں کہ ان میں چندان خطرہ نہیں ہے۔

راقم حکیم سردار خان متعینہ تحصیل صوابی ضلع پشاور

قوانین کلیہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

فائدہ دوم۔ حجامت دو قسم ہے بشرط اور بلاشرط پس مع الشرط سے استفراغ خون کا نفس عضو سے ہوتا ہے اور ضرر اوس کا اعضاے رئیسہ تک نہیں پہونچتا ہے اور جوہر روح بہی کم استفراغ پاتا ہے اور جبکہ مادہ بافراط عضو میں جمع ہووے قبل فصد کے تنقیہ نفس سے منع ہے اور حجامت قبل از دو سالگی و بعد از شصت سالگی ناجائز ہے۔

مخفی نرہے کہ رطوبات اور اخلاط بدن کے بہی حسب ازدیاد نور قمر کے زیادہ ہوتے ہین پس طرف ظاہر بدن کے رجوع کرتے ہین اور ہنگام کامل ہونے نور قمر (یعنی تاریخ سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم) مین ساتہہ کمال غلبہ کے ہوتے ہین اور بعد اوس کے طرف باطن کے توجہ کرتے ہین۔

چونکہ اخلاط صالحہ بوجہ لطافت کے سہل الحرکت ہین اور بعجلت میل طرف باطن کے کرتے ہین اور اخلاط فاسدہ بسبب غلظت کے اوس سرعت سے حرکت نہین کرتے ہین۔ پس اسی وجہ سے اوائل ہفتہ سوم یعنی تاریخ شانزدہم و ہفدہم واسطے حجامت اور ارسال علق کے مقرر ہے (باقی آیندہ)

راقم:- حافظ حکیم عبد المجید میرٹھی۔

الادویہ

ادویہ کے نام و ماہیت پر بحث

(سلسلہ کیلئے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر جلد۴ مطبوعہ جولائی ۱۹۱۰ء)

ادویہ کے نامون کے متعلق ابہی اور بہی کئی امور قابل اظہار باقی تہے لیکن مجہے ان بعض نازک خیال احباب کی سمع خراشی کرنی منظور نہین ہے جو ایسی باتون کو صرف ہوائی مرکب کی تاخت تصور فرماتے ہین۔ اسلیے اب مین لفظی مباحثہ کو چہوڑتا اور ادویہ کی ماہیتون کا تذکرہ چہیڑتا ہون اور مین مناسب دیکہتا ہون کہ اسی بحث مین جن چند وعدون کا ایفا میرے ذمہ عائد ہوتا ہے پہلے ان سے سبکدوشی حاصل کرون (۱) منجملہ ان کے ایک لفظ کنکفل کی نسبت اپنی رائے کے ظاہر کرنے کا وعدہ تہا سو اس سے میرے مہربان جناب حکیم وحید الحق صاحب کی اس کافی تحریر نے جو آپنے میری تحریک کے بعد مجلہ طبیہ مین شایع فرمائی تہی مجہے فارغ البال کردیا ہے مین آپ کی اس تحریر کی داد دیتا ہون اور آئندہ کو جمیع اصحاب سے امید رکہتا ہون کہ وہ کسی تشریح طلب امر کے حل فرمانے مین کسی ایسی تحریک کا انتظار اور تاخیر روا نہ رکہا کرینگے (۲) مجلہ طبیہ جلد۳ ۱۱ کے صفحہ ۲۹ مین کسی صاحب نے ایک "کپ" نامی بوٹی خنازیر کے لئے مجرب لکہی اور اس نام مین عاجز نے کچہہ ترمیم ظاہر کی تہی اور لکہا تہا کہ ٹہیک ضبط کے ساتہہ اس کا نام دریافت ہونے پر مین اس کا حال عرض کرسکتا ہون۔ یہ شرط اگرچہ نہ پائی گئی لیکن جناب اڈیٹر صاحب مکرم نے اسکی نسبت مجہے اپنی معلومات کے لکہنے کا ارشاد فرمایا۔ لہذا مین اپنا عندیہ عرض کرتا ہون۔ یہ بوٹی جس کا صحیح نام میرے خیال مین "کہپ" ہے کوئی گز بہر لمبی ریگستانی زمینون مین بکثرت پیدا ہوتی ہے اس کا پودا بالکل بے خار و برگ صرف

گھاس کی طرح پتلی پتلی گنجان شاخون سے پُر ہوتا ہے کسان لوگ ان شاخون کو ذرا سا جھلکر اچھے خاصے مضبوط رسے بنا لیتے ہین اور کھیتون وغیرہ مین اسی بوٹی کے چھپر بھی ڈالا کرتے ہین اور کچے مکانون کی چھتون مین بھی پڑتی ہے اور اسے تمام مویشی چرتے ہین۔ ما بعد بارش سے قریب سال تک اس کا موسم ہے۔ اس کا کوئی خاص طبی نفع مجھے معلوم نہین ہے۔ البتہ اسکے مزے مین کچھ کھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ نافث بلغم اور دافع خناز یر ہو۔ (۳) پنجابی بولی کے تقید کے ساتھہ ادویہ کے نامون کی ایک خاص جدول کا شایع کرنا بھی مین نے لکھا تہا خاکسار نے کوئی دو سو اشیاء کے مختلف نام اسی ضبط کے ساتھہ بصورت جدول قلمبند کیے ہین۔ لیکن یہان پر اس پوری جدول کے درج کرنے کی گنجایش اور ضرورت نہین دیکھتا ہون اس لیے اس کا ایک ملخص حصہ ہدیہ ناظرین کرتا ہون۔ اور چونکہ بعض احباب نے اِندرانی بوٹی کے فوائد لکھتے ہوئے اس کے اُردو نام کا حوالہ نہ دیا اور ہندوستانی پبلک کو اس بوٹی سے منتفع ہونے کا موقعہ نہ ملا چنانچہ اس بارے مین مجھے بعض پرائیوٹ چٹھیان بھی موصول ہوئی ہین لہذا مین اس جدول کو اس بوٹی کے نام سے شروع کرتا ہون۔

(بقیہ پنجابی مختلف لغات ادویہ کی جدول)

پنجابی نام	مشہور نام	فارسی نام	عربی نام	ماہیت
اِندرانی	پچھی + مچھوچھی	.	.	بوٹی ہے
اَنبرؤل	امر بیل + اکاس بیل	برشش	کشوث	"
اِٹ سٹ	بسکھپرہ	دیوسپیت	حَنْدَقوقا	"
اُٹھ کنڈا	چیچٹہ	خار واشُگونہ	انکمہ	"
بوہر	بڑ	برگد	ذات الذوائب	درخت ہے

پنجابی نام	مشہور نام	فارسی نام	عربی نام	ماہیت
بیار	سال	۔	ساج	درخت ہے
بہ پھلی	بھون پھلی	۔	۔	
بلھن	سوس	خوک آبی	دُلفین	جانور ہے
پاپڑہ	شاہترہ	شاہترہ	شاہترج	بوٹی ہے
تمہ	اندرائن	خربزۂ تلخ	حنظل	پھل ہے
ترڈی	جھینگر	۔	صرصر	جانور ہے
جنڈ	سنگرا	۔	عفنا	
جھجھن	ڈھنڈائن	۔	۔	بوٹی ہے
چبھڑ	کچری	دستنبویہ	درداب	پھل ہے
چھچھرا	ڈھاک	۔	۔	درخت ہے
ڈھیمون	بھڑ + تتیا	۔	زنبور	جانور ہے
روبی مجیٹھی	انجبار	انجبار	انجبار	اسکی جڑ مستعمل ہے
رواںہ	باکلا	۔	باقلا	تخم ہے
رتکان	پیوٹن + اکسنی	۔	کاکنج	پھل ہے
رس	رسوت	۔	حضض	عصارہ بوٹی کا ہے
رذہ	رس	افشردۂ نیشکر	عصارہ قصب السکر	مشہور ہے
زدیچی	تتلی	سداب	سذاب	بوٹی ہے
سواںک	ساوان	شاملخ	۔	مشہور غلہ ہے
شرنیہ	سرس	۔	سلطان الاشجار	مشہور درخت ہے
کوکن	جھڑبیری	کنار دشتی	سدر بری	مشہور ہے

پنجابی نام	مشہور نام	فارسی نام	عربی نام	ماہیت
کاثان	سرکنڈہ	نے	قصب	مشہور ہے
کاہنان	مکڑی	•	عنکبوت	جانور ہے
کرال + کلاڑ	کچنال	•	•	درخت ہے
کھٹمٹن	چوکا	ترشہ	حماض	بوٹی ہے
گھبل	دوب	مرغ	حشیش العشب	گھاس ہے
لاجونتی	چھوئی موئی	•	•	بوٹی ہے
لالی	سارو	شارک	•	
مکڑی	ٹڈی	ملخ	جراد	جانور ہے
نارا	بیوسی	•	لبا	
درچ	بچ	اگر	وج	جڑ ہے
ولہوڑ	ہرن کھری	•	•	بوٹی ہے
ہرنڈتوری	بھنڈی	•	بامیا	پھل ہے

(۴) عقاقیر سے آگاہی حاصل کرنے کے ایک سہل طریق کا بھی مین نے ایما کیا تھا اور وہ تبادلہ خیالات سے تعلق رکھتا ہے - میری راے ناقص مین علم عقاقیر کو ترقی دینے کیلئے ایک خاص طبی جماعت کا ملک بھلک دورے کرکے ادہرادہر کی معلومات کو یکجا جمع کرنا اور انہین اشاعت دینا اس بارے مین عمدہ نتیجہ پیدا کرسکتا ہے - یا کم ازکم دہلی جیسے مرکزی شہر مین کوئی ایسا انتظام ہو کہ دہان سے ہر طرح کی جڑی بوٹیون کے نمونے سہولت کے ساتھہ مل سکین اور جن نباتات کے نمونے وہان بھیجے جائین ان کے نام و دیگر ضروری حالات کا پتہ بھی بخوبی چل سکے - اس صورت مین بھی ادہر ادہر کی تمام معلومات کا ذخیرہ یکجا جمع ہوکر شایع ہوسکتا ہے اور بہت سے نئے معلومات کا اس طرح سے حاصل ہونا

ممکن ہے - علاوہ اس کے چند اور امور جن کا علم عقاقیر کے متعلق مدنظر رکھنا ضروری ہے-
آیندہ نباتات کی ماہیتون کے بیان مین قلمبند کیے جائینگے انشاء اللہ تعالیٰ (باقی آیندہ)

راقم :- حکیم ابو داؤد عبد اللہ وفقہ اللہ

دواؤنکی حفاظت اور اُنکے بنانے کا طریقہ

علم دواسازی سب سے زیادہ مشکل ہے اور اُسکی حصول کیلئے چند علم از حد ضروری ہین - جیسا کہ
علم ہیئت - علم طبعی - علم الاوزان - علم اجسام - علم معدنیات - علم آتش کاری - علم شناخت الادویہ
علم جغرافیہ - علم ماہیت - علم آب وہوا ہر ممالک - علم قوت ہر ادویہ - علم تشریح - علم فلاسفی - علم بدائل
علم بدل - علم مصلح - علم خواص وغیرہ وغیرہ ہین -
علاوہ ان علوم کے تجربہ ہونا چاہیئے - واقعی درحل علم کیمیا علم دواسازی ہے مگر آج کل
بالحاظ ان علوم کے مفردات اور مرکبات حاصل کی جاتی ہین - اسی وجہ سے کامیابی مین
دقت واقع ہوتی ہے - لہذا اس ہیچمدان کو اس قدر جرأت کہان جو ایسے مشکل علم مین کچھ
بھی قلم فرسائی کر سکے - مگر محض بزرگون کے توقع پر اور نیز بہ تحریک جناب حکیم سید محمد مصطفی
حسن صاحب جو کچھ اس خس وخاشاک سے ممکن ہو سکتا ہے ہدیہ ناظرین کرتا ہے -
واضح ہو کہ ماہران علم طب کیلئے اول ادویہ کی حفاظت کے طریقون کا اور دواؤن کے
بنانے کا جاننا ایک ضروری امر ہے - اسلیے مناسب یہ ہے کہ جس جگہ کی ادویہ قوی اور مشہور
عمدہ ہون اوسی شہر اور اُسی مقام سے بلکہ جہان وہ پیدا ہوتی ہون وہان سے
لینا چاہیئے - کیونکہ وہ تر وتازہ اور رسیدہ وپختہ ہون گی اور عین فصل پر بستر بہم ہو سکتی
ہین اُستاد بقراط کا مقولہ ہے عالجوا کل مرض بعقاقیر ارضہ وبلدہ
یعنی ہر مرض کا معالجہ اُسی شہر اور اُسی زمین کی نباتات وغیرہ سے کرو کسواسطے کہ جسقدر

اُنھین زیادہ نفع اور اُمید حصول صحت اوس جگہ کے لوگون کے لئے ہے اوسقدر
غیرملکون کی ادویہ مین نہین ہے از انجا کہ التقاط ادویہ سے یہ مراد ہے کہ ہرایک دوا
اپنے موسم پر توڑی یا نکالی۔ خواہ جُنی یا تراشی جاوے اور پھر اُس کو حاصل کرنیکے بعد
کیونکر رکھین جس سے وہ محفوظ با اثر رہے ادویہ چند انواع کی ہین مثلاً معدنی اور
نباتاتی اور حیوانی ۔ مگر معدنی مین عمدہ وہی دوائین ہین جو مشہور معادن سے
لی جاوین جیسے پھکرسی قبرس سے اور سرخ پھکڑی کربان سے اور سوتی دریائے
بحرین سے۔ فیروزہ نیشاپوری۔ لعل بدخشانی۔ عقیق یمنی اور یاقوت پیگو سے اور لاجورد
کاشغری نہایت عمدہ اور مکمل الاثر ہے۔ الامعدنی اشیاء امیزش سے بالکل پاک
وصاف ہو یعنی کوئی دوسری شئے اوس مین ملی نہو دے۔ جوہر اوسی دوا کا لینا چاہیے
جو صاف اور عمدہ اور خوشرنگ سوا دسکی بو اور مزہ مین کسی طرح کی خرابی نہ ہوگئی ہو
معدنیات اپنی اپنی معدنون سے شروع موسم جاڑے مین لینا مناسب ہے۔
نباتاتی ادویہ بہت قسم کی ہین لیکن اُن مین سے ہر ایک کو اون کی فصل اور وقت معین پر
ایام پختگی مین لینا چاہیے پھر اون کو با احتیاط خشک کرین۔ نباتات بستانی کی بہ نسبت
نباتات پہاڑی اور صحرائی زیادہ تر قوی ہوتے ہین۔ جڑی کو آخر فصل خریف مین لیکر
خشک کرنا مفید ہے۔ اور پھل رسیدہ درخت سے پختہ ہونے پر لیکر خشک کیا جاوے۔
درحالیکہ خام مطلوب ہو تو خام لیا جاوے جو اشیاء چھلکے کی ہون وہ چھیلکر خشک کیجاوین
پھولون کے توڑنے کا عمدہ وقت وہی ہے کہ جب کلیان خوب تر و تازہ
اور خوشبو دار اور کھلی ہوئی ہووین۔ خود بخود گر پڑنے کا وقت نہ آجاوے۔ مگر
گلاب کا پھول قبل شگفتگی کے توڑ لیا جاوے۔ تخم وہی بہتر ہون گے جو پُر مغز اور چکنے اور
وزنی ہون۔ البتہ بعض بعض نباتات موسم ربیع مین تیار اور پختہ ہوتے ہین (باقی آیندہ)

راقم حکیم سید ممتاز حسین دہلوی

حلوائے گھی گوار

یہ حلوا نہایت مقوی دماغ و اعصاب اور محلل ریاح - دافع قبض و درد کمر یعنی مقوی بدن ہے - جاڑون کے موسم مین استعمال کرنے سے بہت منافع اس سے ظاہر ہوتے ہین -

صفتہ - مغز گھیکوار (ایک سیر) کو روغنگاؤ (آدہ سیر) مین بھون لین جب خوب سرخ ہوجائے اور گھی کو چھوڑ دے اسکو نکالکر زردی بیضۂ مرغ (۵ اعدد) اُسی گھی مین نیمبرشت کرلین - اسکے بعد میدہ گیہون کا (آدہ پاؤ) بھنے ہوئے چنون کا بسن (آدہ پاؤ) بھنے ہوئے دھنیئے کا آٹا (آدہ پاؤ) ان تینون کو قدرے گھی مین بھونکر شکر سفید (ایک سیر) کے قوام مین ملائین - پھر گھیکوار اور انڈے کی زردی بھنی ہوئی اس مین ملاکر - مغز بادام شیرین مقشر مغز چلغوزہ مقشر - مغز پستہ - مغز اخروٹ - ناریل ہر ایک پانچ پانچ تولہ اس مین ملالین - ہر روز صبح کے وقت اس مین سے بقدر ۲ تولہ کھالیا کرین -

راقم :- حکیم سید آل حسن چاندپوری

مجرّب نسخے

اُبٹنہ برائے دفع کلف و رجلا اور روشنی چہرہ کیلئے

خرمہرہ (۱۰ عدد) آب لیمون مین بھگوئین تا کہ مثل چونے کے ہوجا دین - برنج باریک (۲ تولہ) سفیدہ تخم مرغ (۳ عدد) مین بھگو کر خشک کرلین - لعاب اسپغول (۱ تولہ) صندل سفید (۱ تولہ) گلاب مین گھسا ہوا - تخم نبولا (۱ تولہ) سینخ نی (۱ تولہ) سہاگہ بریان (۱ تولہ) مغز تخم خربزہ (۱ تولہ) صابون عراقی (۱ تولہ) پوست کونلہ (۱ تولہ) بدستور معمول اُبٹنہ بناکر استعمال کرین -

ایضاً

صندل سفید صندل سرخ تخم خشخاش زعفران دارہلد پاپچہر گل معصفر دال عدس ہر ایک ایک ماشہ باریک پیسکر پانی مین ترکر کے منہ پر ملین -

ایضاً

صندل سفید سنبل الطیب ۶-۶ ماشہ - زعفران ۲ ماشہ - پوست اترج ۳ ماشہ خس ۶ ماشہ - مغز بادام جنگلی ۱ تولہ - ناکیسر ۹ ماشہ - برگ حنا ۱ تولہ - تخم خشخاش ۱ تولہ کشنیز خشک ۹ ماشہ - مغز بادام شیرین ۱ تولہ - آرد عدس ۱ تولہ سفیدہ بیضہ مرغ ۲ عدد مین تر کرکے خشک کرلین اور شب کو سرکہ - روغن گل اور آب کشنیز سبز مین ملکر ضماد کرین اور آب گرم سے دہو ڈالین -

قرص دردسر

صندل سفید سودہ - صندل سرخ سودہ ۱۰-۱۰ ماشہ - بدر البنج تخم کاہو صمغ عربی پانچ پانچ ماشہ - رسوت ۳ ماشہ - کاہونی ۷ ماشہ - افیون ۳ ماشہ - زعفران ۳ ماشہ سب کو کوٹ چہان کر قرص بنا دین -

قرص شلث دردشقیقہ کیلئے

کشنیز خشک - آملہ منقی - تخم کاہو - زنجبیل ہر ایک تین تین تولہ - افیون - بذر البنج ہر ایک ڈیڑہ تولہ - کتیرا ڈیرہ تولہ - صمغ عربی ۱ تولہ - زعفران ۳ ماشہ بدستور معمول قرص بنا دین - (باقی آیندہ)

راقم
محمد عبد الصمد -
(از ناگپور)

الامراض

اجوبہ استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ دہلی نمبر۹ جلد۳

جواب استفسار نمبر ۱

آپ کے لئے یہ معجون بہت نافع ہوگی اسے تیار کرکے اس میں سے ۹ ماشہ ہر روز صبح کے وقت کھالیا کریں

صفت - دارچینی - لونگ - جائفل - اسپند - جاوتری - ہر ایک ڈہائی تولہ کنجد سیاہ ساڑھے تین تولہ - سب کو کوٹ چھانکر شہد خالص آدھ سیر میں ملالیں - اور چینی کے برتن میں رکھ چھوڑیں - مقدار خوراک ۱۰ ماشہ تک ہے اور معجون لولوی ترکیب جالینوس - یونانی اینڈ ویدک کمپنی دہلی سے منگاکر اس میں سے ۵ ماشہ رات کو سوتے وقت کھالیا کریں -

حکیم سید آل حسن چاندپوری

جواب استفسار نمبر ۲

عورتوں کو اس قسم کے موذی اور دیرپا امراض اکثر ایام حیض کی بیقاعدگی یا احتباس حیض سے لاحق ہوتے ہیں لیکن آپ نے کوئی ایسی علامت درج استفسار نہیں کی جس سے معالج کو اس کی طرف پوری توجہ کرنیکا موقع ملے - اس لئے ہم بالفعل ایسی مشترک النفع تدبیر بتاتے ہیں جس پر عمل کرنے سے امید ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ مریضہ کو بہت کچھ نفع ہوگا -

نتیجہ سے مطلع کرنا آپ کا فرض ہوگا۔

پلانے کا نسخہ ۔ جوارش جالینوس ۵ ماشہ ہمراہ شیرہ بادیان۔ شیرہ تخم کشوث پانچ پانچ ماشہ شیرہ مویز منقے ۵ دانہ۔ عرق مکو ۶ تولہ۔ عرق برنجاسف ۵ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ میں تیار کرکے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ اس میں حل کریں اور صاف کرکے پلائیں۔

سفوف ۔ بعد غذا کے دونوں وقت کھالیا کریں **صفت** ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ تربد سفید۔ بڑنگ کابلی۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ اجوائن۔ پیپل۔ مغز سمندر پھل۔ سمندر جھاگ۔ ہینگ۔ سہاگہ۔ جواکھار۔ نمک لاہوری نمک سیاہ۔ ہر ایک ایک تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے عرق املبید ۸ تولہ میں ترکریں۔ جب سایہ میں رکھا رکھا خشک ہوجائے باریک پیسکر سفوف بنالیں۔ مقدار خوراک ا ماشہ سے ۳ ماشہ تک ہے۔

روغن مالش کے لئے۔ کلونجی۔ تخم سویہ۔ برگ سداب۔ گل بابونہ۔ بالچھڑ دارشیشعان ایک ایک تولہ زیرہ سیاہ ۲ تولہ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ پانی باقی رہ جائے اس وقت مل چھانکر اس میں برگ سویہ سبز کا عرق ۵ تولہ۔ روغن ارنڈی۔ روغن بابونہ ہر ایک ۴ تولہ اضافہ کرکے پھر جوش دیں۔ جب پانی جل جاوے اور صرف روغن باقی رہے اس کو صاف کرکے مصطگی رومی ایک تولہ۔ جند بیدستر ۳ ماشہ نہایت باریک پیسکر گرم کرلیں تاکہ یہ دونوں چیزیں روغن میں خوب حل ہوجائیں پھر اس روغن مرکب کو شیشی میں رکھ لیں اور اس میں سے ۳ ماشہ لیکر نیم گرم کرکے شکم اور عانہ پر آہستہ آہستہ مالش کردیا کریں۔

حکیم سید آل حسن چاندپوری

جواب استفسار نمبر ۳

فخر ہندوستان اور خاندان شریفی کے اعلےٰ ممبروں کا نام نامی جس طرح فن طبابت کو زندہ اور قائم رکھنے والا بلکہ رونق دینے اور اوج عزت پر پہونچانے والا ہے ملک بلکہ ممالک غیر میں بھی آفتاب عالمتاب کی طرح مشہور بین الخواص والعوام ہے۔ اسی طرح دہلی اور حضرت دہلی میں خاندان بقائی کے بعض ممبروں کا نام خاص امراض چشم کے بارے میں سنا گیا ہے اسلئے میرے خیال میں بہتر ہوگا اگر مستفسر صاحب دہلی جاکر مریض کا معالجہ باقاعدہ کرائیں۔

ایک خریدار مجلہ طبیہ دہلی

جواب استفسار نمبر ۴

(۱) ہیضہ میں گرم پانی کا معدہ میں ٹھرنا اور اس سے پیاس کا بجھنا مشکل ہے بلکہ اسمیں معدہ کی تیز حرارت سرد پانی کو بھی گرم کرکے فوراً خارج کردیا کرتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس طرح کسی گرم ظرف میں بار بار ٹھنڈے پانی کا ڈالکر نکالنا آخر اسکی سردی یا کم از کم کمی حرارت کا موجب ہوتا ہے اسی طرح ٹھنڈے پانی کا معدہ میں تو ارد آخر شدت پیاس کا مسکن ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں مبالغہ اچھا نہیں ہے چنانچہ حکیم افضل علی صاحب رضوی اپنے رسالہ الجنۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "حتے الامکان سرد پانی میں افراط نہ کریں کہ کہیں معدہ کو اذیت اور ضعف نہ پہونچاے اور ایسی ہی بے چینی ہو تو اطراف کو سرد پانی میں ڈبونا چاہیئے۔ اور باوجود اسکے ایسے حاد مرض میں پانی سے منع کرنا بھی جیساکہ بعض جہلا کا دستور ہے۔ درست نہیں ہے۔ اور ضعف معدہ

بید اکرنے کا اس طرح تدارک کریں کہ سونے یا چاندی یا لوہے کے اس میں بجھاؤ دیگر گلاب کے ہمراہ استعمال میں لائیں" انتہے۔

(۲) شاہترہ کسی نوع کی کھانسی میں مضر نہیں پایا گیا نہ قیاساً نہ تجربۃً ہاں حکیم میر محمد مومن صاحب نے اس طرح لکھا ہے "وگویند مضر شش و مصلحش کاسنی است" واللہ اعلم

(۳) حابس اور قابض میں اصطلاحاً کوئی فرق نہیں ہے ایک دوسرے کی جگہ برابر استعمال پاتے ہیں ہاں لغوی معنے کے لحاظ سے انمیں عموم و خصوص من وجہ نظر آتا ہے چنانچہ حابس بمعنے روکنے والا اور قابض کے معنے سکیڑنے والا بعض اشیا صرف حابس مواد ہیں جیسے الجبار بعض صرف قابض اعضا جیسے ہلیلہ بعض حابس و قابض دونوں ہیں جیسے افیون ہذا واللہ اعلم۔

(۴) کرنجوا۔ گلو۔ سم الفار۔ زرنیخ۔ کونین اور انکے مرکبات اور ان سے کم اور بھی کئی اشیا رہیں۔

(۵) خاکسی کا جوشاندہ ممنوع نہیں بلکہ بکثرت مستعمل ہے۔ پاشیدہ شاید اسلیئے استعمال کرتے ہونگے کہ بجسمہ بدن میں عرصہ تک ٹھیر کر زیادہ تاثیر کا موجب ہو۔ واللہ عالم

حکیم ابوداؤد عبداللہ مالک داؤدمی شفاخانہ
میر کہانی۔ چونیاں۔ لاہور

الاسہال

سلسلہ کے لئے دیکھو مجلہ طبیہ مطبوعہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

اسہال ماکولی چند سببوں سے عارض ہوتا ہے۔ **اول** ایسی غذا کے کھانے سے جو بالذات سریع انقبول نلفہ ... مادہ مانند شیرہ تازہ و سنگ شری

وبطیخ کے ہو **دوم** غذائے غلیظ بطی القبول للصلاح مثل لحم جاموش کے
سوم غذائے شدید الحرارت مثل شہد کے خاصکر اگر آکل محرور المعدہ ہو
کیونکہ ایسی صورت میں اجتماع حرارتین سے ماکول محترق ہوکر قابل تغذیہ
واصلاح کے نرہے **چہارم** طعام شدید البرودت مثل کدو کے - لان
البرودۃ الشدیدۃ تجمد المعدۃ وہو یمنعہا عن ہضم الغذاء فیفسد الماکول **پنجم**
غذائے کریہ الطعم یا کریہ الرائحہ عام اس سے کہ فی نفسہ کریہ الطعم یا کریہ
الرائحہ ہو یا ایسی ترکیب سے طیار کی گئی ہو جو موجب امور مذکورہ کا ہو
ششم غذا اشتہا سے زیادہ یا بغیر اشتہا کے امتلائے معدہ پر
کھائی جاوے اور معدہ ہضم سے اُس کے عاجز آوے اور فاسد ہو
لیکن ممکن ہے کہ قوت ماسکہ قوی ہو اور اُس کو ایک مدت تک معدہ میں
ٹھہرائے رکھے اور حرارت غریبہ اُسمیں تصرف کرکے اُس کو فاسد کرے
ہفتم طعام بمقدار قلیل کھایا جائے اور بسبب قلت مقدار کے حرارت
معدہ کے سوختہ ہوجائے لیکن ایسا ہو اُسوقت ممکن ہے کہ معدہ ناری
یا قوی الحرارت اور ماکول لطیف اور بغایت قلیل ہو **ہشتم** غذائے
لطیف بالائے طعام غلیظ کے کھائی جائے اور لطیف چونکہ سریع الہضم ہے
جلد ہضم ہو جائے مگر چونکہ غلیظ غیر منہضم نیچے اُسکے ہے اسلئے وہ منحدر نہ ہو
طافی رہکر مکث طویل سے فاسد ہوکر اُس طعام غلیظ غیر منہضم کو بھی فاسد
کرے لان اختلاط الفاسد بالصالح مما یفسد الصالح - **نہم** حرکت عنیفہ
یا بیداری مفرط بعد اکل غذائے عسر الانہضام کے یا خواب مفرط بعد غذائے
سریع التغیر کے اتفاق پڑے اور موجب فساد ہضم کا ہو - **دہم** غذائے
نفاخ مثل لوبیا و عدس وغیرہ کے جس سے ریاح پیدا ہوکر موجب عدم

اشتمال معدہ علی الغذا ہو اور غذا غیر منہضم رہکر فاسد ہو۔ پس ایسی غذاؤں سے طبیعت انسانی متنفر ہو کر بغیر استکمال ہضم کے معدہ سے طرف امعاء کے دفع کرے اور اسہال جاری ہو۔ **یازدہم** غذا سے لزج و مزلق مثل آلو و عدس کے سبب اجرائے اسہال بہمہ حال ایسے اسہال میں علاوہ تقدم سبب کے تمدد شراسیف و ثقل و درد و حرقت معدہ و قراقر شکم و غثیان و گندگی براز و جشار نا طبیعی مثل تیز و ترش و سوختہ کے پیدا ہو اور اکثر رائحہ براز مائل بہ ترشی و طعم ماکول آروغ میں محسوس ہو۔ مگر جو اسہال کہ غذائے لزج و مزلق سے عارض ہوا ہو تقدم تناول مزلقات واشیائے لزج سے پوشیدہ نہیں ہے پس ایسی صورت میں اول جوارش شہریاران و جوارش تربد و گلقند و تمر ہندی وغیرہ سے مدد کریں تا طعام فاسد بالکلیہ مندفع ہو جائے **صفت** جوارش شہریاراں۔ سقمونیائے مشوی ۹ ماشہ فلفل ۹ ماشہ زنجبیل ۹ ماشہ زیرہ سفید ۹ ماشہ برگ سداب ۹ ماشہ بورہ ارمنی ۹ ماشہ ترفہ ۹ ماشہ خولنجان ۹ ماشہ کوٹ چھانکر شہد خالص ۱۲ تولہ میں بدستور معروف جوارش تیار کریں۔ اور ۱۰ ماشہ ہمراہ آب گرم کے کہلائیں **صفت** جوارش تربد۔ تربد سفید مجوف خراشیدہ ۱۷ ماشہ محمودہ مشوی ۳۰ ماشہ مصطگی رومی ۷ ماشہ عود ہندی ۵ ماشہ سفوف کرکے رب سیب ۳۰ تولہ میں ملائیں اور ۱ تولہ آب گرم کے ساتھہ دیں واضح ہو کہ اگرچہ جوارشات مذکورہ مسہل ہیں مگر مقوی معدہ اور ہاضم ہی ہیں پس بعد تنقیہ کے واسطے تلطیف بقایائے فضول کے اگر قوت یاری دے فاقہ کرنا ورنہ تقلیل غذا کی کرنی اور غذائے

لطیف سریع الہضم مثل شوربائے تیتر و تدرو و چوزہ مرغ وغیرہ کے ہمراہ دار چینی و قدرے زعفران کے کھانا اور ریاضت معتدلہ کرنی اور استحمام کرنا اور آب گرم معارہ پر دھار ڈالنا مفید ہے اور بھی معجون کہ جو مولف مطب مجوزہ استاذی حضرت حکیم محمد رفیق الحق مرحوم بھاگلپوری تلمیذ ارسطوی صفت جناب مولوی حکیم عبد العزیز صاحب لکھنوی جس کا نسخہ کسی آیندہ پرچہ میں انشاء اللہ تعالے شائع کروں گا حسب رعایت مزاج مریض ہمراہ عرق بادیان یا شربت انار ترش کے کھلانا مجرب ہے ۔ باقی آیندہ ۔

راقم حکیم شاہ محمد حبیب اللہ لکھنوی ازراج محل

ضعفِ باہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

قوانین حفظ صحت اعضائے تناسلیہ

(۱) اعضائے تناسلیہ کی قوت قائم رکھنے کے لئے افراط فاعلیت سے اُن کو تھکانا نہ چاہیئے ۔

(۲) طہارت اور نظافت اعضائے تناسلیہ کی اور میل وغیرہ سے دھو کر صاف رکھنا ضروری ہے ۔

(۳) فعل مذکور کا جلد جلد تکرر سخت مضر ہے اس امر کو اعضائے مذکورہ کی طبعی انتباہ پر چھوڑنا چاہیئے ۔ عاشقانہ خیالات سے انتباہ میں لانا اور خواہش نفسانی میں بے اعتدالی سخت ضرر رسان ہے

(۴) کھانا کھانے کے بعد افعال شہوانیہ سے محترز رہنا چاہیئے ۔

(۵) بیماری ۔ نقاہت ۔ کمزوری ۔ بے چینی کی حالت میں مقاربت سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔

(۶) اگر ذہن مشوش اور بدن تھکا ہوا ہو تو فعل مذکور کو کسی دوسرے روز پر چھوڑنا چاہیئے ۔

(۷) ضعیف الصدر لوگ ذوق شہوانیہ میں زیادہ منہمک نہوں کہ یہ اُنکے لئے مہلک ہے ۔

(۸) جو ماکولات اور مشروبات کہ بدن میں حرارت پیدا کرتے ہیں اور دوران خون کو سرعت دیکر اعضائے تناسلیہ میں انتباہ پیدا کرتے ہیں وہ بوجہ اپنی تاثیر ناپائیدار ہونے کے آخر کار ضعف باہ کا باعث ہوتے ہیں ۔

(۹) اطعمہ مضعفہ اور ترش چیزوں کا زیادہ استعمال اعصاب اور قوائے تناسلیہ کے لئے مضر ہے ۔

(۱۰) ہمیشہ اشغالات ذہنیہ میں مصروف رہنا بھی عضو تناسل کی قوت لغوظ کے لئے مضر ہے ۔

(۱۱) پرہیز دائم ۔ مقطعات شہوت ۔ مسکرات و مخدرات ۔ اشیائے شدید للبرودۃ مثل کافور و گل نیلوفر ۔ ناکافی خوراک ۔ کمزور کرنے والی غذا ۔ اغذیہ دافع شہوت کا مدت تک استعمال یہ سب مضر ہیں ۔

(۱۲) امراض مزمنہ ۔ اعضائے رجلیت پر تاثیر کرنے والے دماغی امراض اشغالات عقلیہ مدیدہ ازرای مزید ۔ خوف ۔ شرم و حیا ۔ نفرت وغیرہ انفعالات ضعف باہ کے باعث ہوتے ہیں ۔

(۱۳) ریاضت اور محنت اور تعب اور حرکات نفسانی کے بعد ہرگز مجامعت

فعل مذکور کا نہ ہونا چاہیئے۔

(۱۴) متواتر مقاربت سے سخت احتراز واجب ہے۔

(۱۵) حائضہ۔ پیرزال۔ مریضہ۔ غیر بالغہ کی مقاربت نہایت مضر ہے

(۱۶) بعد مقاربت اعضائے تناسلیہ کو آب سرد سے دھونا یا سرد پانی یا شربت پینا یا آب سرد سے غسل کرنا یا ہوائے سرد میں ٹھیرنا خطرناک ہے

محمد عبدالصمد از ناگپور

جماع اور حمل اور عقر اور حاملہ کے متعلق مفید باتیں

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور ایسے ہی بُرا ہے بائیں یا داہنی کروٹ لیٹ کر جماع کرنا اسلئے کہ اس طرح حرکت بسہولت ممکن نہیں ہے اگرچہ پہلی صورت سے ضرر میں کم ہے۔ اور ایسے ہی بُرا ہے کھڑے ہو کر جماع کرنا اسلئے کہ اس صورت میں علاوہ اسکے کہ حرکت جماعی مشکل ہے دونوں پنڈلیاں دن بدن کمزور ہو جایا کرتی ہیں اور ایسے ہی بُرا ہے جماع کرنا علے ہیئۃ الراکع یا ساجد۔ لیکن وہ عورتیں جو کہ زیادہ موٹی ہیں تو وہ اس ترکیب سے حاملہ ہو سکتی ہیں کہ اُنکے ساتھ جماع کیا جاوے جبکہ وہ مُنہ کے بل اوندھی سجدہ کرنے والیاں ہوں اسلئے کہ ثرب اُن کا رُکتا ہے فمِ رحم کو نفوذ منی بتمامہ سے طرف قعر رحم کے اور جبکہ ہونگی سجدہ کرنے والیوں کی صورت پر تو لامحالہ ثرب اُن کا مائل ہو گا نیچے کو بوجہ ثقل کے اور فم رحم وسیع ہو گا تو اس صورت میں نفوذ منی کا مستقر رحم میں آسان ہے۔ اور بھی بہت سی شکلیں جماع کی اور ضرر اُن کا مبسوط کتابوں میں لکھی ہیں۔ لیکن اب میں صرف اس ایک شکل کو جو کہ استقرار حمل کے لئے بہترین اشکال سے ہے لکھکر بقیہ تمام شکلوں اور آسنوں کو چھوڑتا ہوں۔

یہ کہ اوپر آوے مرد عورت کے پیٹ پر ایسا کہ وہ لیٹنے اور بیٹھنے کے درمیان ہو درانحالیکہ دونوں رانیں اوپر کی طرف کھڑی ہوں بعد ملاعبت تامہ دپیار و محبت و بوس و کنار ہے اسلئے کہ قبل الجماع بسبب ملاعبت حرکت کرے گی اور بہے گی منی اپنی جگہ سے کیونکہ وہ بارد بطی الحرکت ہے بہ نسبت مرد کے کہ منی اُسکی حار سریع الانزال ہے تو اس صورت میں موافق ہوگا انزال عورت کا ساتھ مرد کے جو کہ سبب ہے استقرار حمل کا۔ اور ایسے ہی چونکہ عورت بارد المزاج بطی الانزال ہے قبل جماع نرم ہاتھوں سے ملنا پستان خاصکر سر پستان کا اور گدگدانا کنج ران اور پیڑو کا منی کو حرکت دیتا ہے اور شہوت کو جوش میں لاتا ہے اسلئے کہ ان اعضا کو رحم کیساتھ مشارکت تامہ ہے۔ اور ایسے ہی رگڑنا اور ٹھوکر دینا اوپر والے حصہ فرج کو ذکر سے بہت جلد عورت کو منزل کرتا ہے اس لئے کہ یہ وہ جگہہ ہے کہ جسمیں اعصاب زیادہ ہیں حس اُس میں قوی اور لذت رگڑ کی اُس جگہہ پر بہت زائد ہے حاصل یہ کہ قبل جماع ان امور کے کرنے سے جب کہ آنکھوں کی ہیئت بدلنے لگے اور دونوں آنکھیں سرخ ہو جائیں اسلئے کہ بوجہ وفور لذت و سرور کے روح اور خون حرکت کرتے ہیں ظاہر کی طرف اور اثر اُس کا آنکھوں میں خاصکر بوجہ صفاروں کے ظاہر ہوتا ہے اور دونوں آنکھوں کی سیاہی اوپر کی طرف اُلٹ جائے اسلئے کہ بقراط نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ درمیان آنکھوں اور آلات تناسل خصوصًا رحم کے مضبوط مشارکت ہے اسی وجہ کر اختلاف احوال عین ہمیشہ دلالت کرتا ہے اوپر اختلاف احوال رحم کے۔ اور سانس لمبے لمبے لینے لگیں اسلئے کہ دل اور سانس کے آلات گرم ہو جاتے ہیں بوجہ حرکت

روح و اشتعال حرارت شہوت کے یہانتک کہ زیادہ ہوگا اشتیاق طرف
ہوائے سرد کے اور بیقرار ہو کر کھینچنے لگے عورت مرد کو اپنی طرف اور
کبھی دونوں پانوٗں کو مرد کے قطن (درمیان سرین) سے لپیٹ کر فرط
شوق سے دبانے لگے یہ اسلئے کہ رحم فرط شوق سے حرکت کرتا ہے تاکہ
جذب کرے منی کو قضیب سے۔ تو اس حالت میں تم سمجھ لو کہ عورت
انزال کے لئے بے قرار ہے اُسوقت دخول کرنے سے دونوں کو ایک
ساتھ انزال ہوگا اور یہی جماع جو ان شرائط سے انجام پایا ہو باعث
استقرار حمل کا ہے اس لئے کہ منی مرد کی حار ہے یہ نکلتی ہے تھوڑی شہوت
سے اور وہ فوراً انزال ہوجاتا ہے۔ اور منی عورت کی خلاف اسکے بارد ہے
اگر قبل جماع اُن تراکیب اور مساس سے آمادہ نہ کی جائے جنکو کہ میں اوپر
لکھہ آیا ہوں تو ایک ساتھہ مرد کے انزال ہونا مشکل اور استقرار حمل بھی غیر
ممکن ہے۔ باقی آیندہ

راقم حکیم وحید الحق طبیب و ملازم ریاست بختیاپور ضلع مونگیر

استمنا بالید

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۷۰۲۔ مجلہ طبیہ نمبر ۱ جلد ۳

ہاتھ کی کارروائیوں کے سوا اور بہت طریقہ کو لوگ اختیار کرلیتے ہیں مثلاً رانوں کے
ذریعہ سے یا چارپائی کے سانکوں کے ذریعہ سے یا اغلام سے یا حرام کاری
سے غرض جس صورت سے بھی اخراج ہونا ممکن ہے مادہ منویہ کو جس کو
مادہ الحیات کہتے ہیں ضائع کرنے میں کچھہ بھی دریغ نہیں کرتے ناعاقبت
اندیشی اور جہل بھی کیا بڑی بلا ہے کہ ایسی بے بہا چیز کے بدن میں سے

سے طبیعت میں جوش آنکھوں میں سرور رخساروں میں سرخی دماغ میں
تر و تازگی کمر میں مضبوطی پنڈلیوں میں طاقت غرض تمام بدنی قوی میں
بے انتہا طاقت ہوتی ہے۔ اُس کو اس بُرے طریقہ سے ضایع کیا جاتا ہے۔
کہ توبہ ہی بھلی۔ ذرا غور کرو کہ تم اپنی معمولی کھانے پینے رہنے بسنے کی چیزونکو
کیسی کیسی حفاظت کے ساتھ رکھتے ہو مگر افسوس اس اپنے بے بہا جوہر کی
کچھ بھی قدر نہیں کرتے بریں عقل و دانش بباید گریست۔ آخر ان بیجا حرکات کا
یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ازدواج جیسی مبارک اور مسعود چیز کے منافع اور لذائذ سے
بالکل محروم ہوجاتے ہیں اور ساری عمر کف افسوس ملتے رہتے ہیں ہمارے
پاس ہزاروں نہیں تو سینکڑوں نظیریں موجود ہیں کہ جو لوگ اس مادۃ الحیاۃ
کو بیجا صرف کرتے ہیں اُنکے چہروں کی رونق کافور ہوجاتی ہے۔ آنکھیں کسیقدر
اندر چلی جاتی ہیں اور اُنکی چمک میں بھی فرق آجاتا ہے رخسارے سوکھکر
صرف رخساروں کی ہڈیاں ہی باقی رہ جاتی ہیں۔ گوشت کا نام نہیں رہتا
حواس خمسہ ظاہری و باطنی میں رفتہ رفتہ ضعف آنا شروع ہوجاتا ہے۔
اور دماغ میں تو بیحد ہی ضعف طاری ہوجاتا ہے یہانتک کہ تھوڑی دیر کسی
بات کو سوچنے سے دردِ سر یا چکر آنے لگتا ہے ذرا سی خلاف بات سے
غصہ اور جھنجلاہٹ ہوجاتا ہے معدہ کی قوی کا تو بالکل ہی ستیاناس ہو
جاتا ہے۔ کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا آٹھ آٹھ گھنٹہ تک کھانے کی ڈکاریں
آتی رہتی ہیں بھوک وقت پر نہیں لگتی اجابت ہمیشہ خراب اور خشک ہوتی ہے
اور بہت دیر تک پائخانہ میں بیٹھکر کونتھتے رہتے ہیں۔ باقی آیندہ

حکیم فرید احمد عباسی امروہی اڈیٹر

متفرقات

التماس بخدمت جملہ اطبا و وید صاحبان

اُستاد بندہ جناب حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب نے کانفرنس طبی اور دوائیوں کی تعلیم کا بیڑہ اُٹھایا ہے یہ نہایت مہتم بالشان اُمور ہیں۔ پہلے بھی اسکی بابتہ تحریر کر چکا ہوں مگر اسکے منافع پر خیال کرکے دوبارہ اسکی تحریک کرنی پڑی اور اسپر ہی کیا ہے جب تک یہ کام اپنے انجام کو نہ پہنچے اس کی امداد کی تحریکین ہمیشہ ہی ہوا کرینگی اسوقت میرے خیال مین ایک بات آئی ہے اُمید ہے کہ آپ سب صاحب اس کو منظور فرمائینگے اور اسکے بارے مین کوشش فرمائینگے۔ وہ یہ ہے کہ جو طبیب ایسے ہین جنکو مطبون کی آمدنی معقول ہے وہ پانچ پانچ روپے فی کس چندہ کے بھیجدین تو اُمید ہے کہ کام شروع ہونے مین کچھہ مدد ملجائے اور چندہ دوامی کی بابتہ تو پہلے عرض کر چکا ہون وہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ مین اُمید کرتا ہون کہ آپ حضرات اس کار خیر مین ضرور شریک ہونگے اور قوم اور ملک اور اس فن شریف یعنے علم طب یونانی کو رونق دینے مین اپنا فرض سمجھین گے اور جو اطبا کہ مدرسہ طبیہ دہلی سے تعلق رکھتے ہین اُن کا تو فرض ہے کہ اس میری تحریک پر کاربند ہون اور دیکھنے کے ساتھہ ہی حضرت حکیم صاحب کی خدمت مین چندہ کے منی آڈر ارسال کرین۔ کوئی مشکل بات نہین ہے۔ مین اُمید کرتا ہون کہ اس کار خیر کی شرکت کے باعث خداوند کریم آپ لوگون کی روز افزون ترقی کرے گا اور ہم کو اس فن شریف کے بے انتہا منافع سے بہرہ ور

والسلام۔

خاکسار

فرید احمد۔ عفی عنہ۔ از بیگم پور۔

جناب حکیم عبد الجبار صاحب کی چٹھی کا جواب

نہایت ہمیوپیتھک علاج کی کتابین اردو زبان مین بہت ہین - علاج ہمیوپیتھی قیمتی دو روپے (عہ) اکسیر جرمنی قیمتی پانچ روپے (صہ) کلکتہ لاہری کمپنی علاج ہمیوپیتھک کے پتہ سے منگوا لیجیے اسی پتہ سے دوائین بھی منگوائیے - میٹھے تیلیہ کا وزن ایک ماشہ ہے باقی مانده سفوف سے اسی طرح ہمیشہ گولیان تیار کرتے رہیے -

خاکسار :- فرید احمد - از جبیکم -

عرض

(۱) مجلہ طبیہ دہلی نمبر ۹ جلد ۴ یکم ستمبر کے صفحہ ۲۰ مین جل کمبنی کے اوصاف جناب حکیم وزیر خان صاحب نے شایع کرائے ہین - مجھے اس بوٹی کا نمونہ درکار ہے - امید کہ جناب حکیم صاحب موصوف مع اپنے پتہ کے ضرور مرحمت فرمائین گے -

(۲) اسی صفحہ پر حکیم ریاض الدین صاحب نے بکھیرے کے فوائد شائع کرائے ہین - جو بالکل صحیح تسلیم کرنے کے قابل ہین - لیکن طریق اخذ غالباً تشریح پر مبنی ہے طبی تصور نہین ہوسکتا - اسی طرح یہ بات سمجھ مین نہین آتی کہ رحم کے اندر لڑکا یا لڑکی جو کچھ مخلوق ہوچکا ہے عین تولد کے وقت استعمال کی ہوئی چیز سے اسمین تغیر و تبدل کیونکر ہوسکتا ہے امید کہ جناب معظم نامہ نگار صاحب براہ کرم طبیبانہ حیثیت سے یہ میرا اشتباہ رفع فرمائین گے یا اسکی اصلیت کا اظہار کردین گے -

راقم :- حکیم ابو داؤد عبد اللہ

ریمارک

اس آخر الذکر اشتباہ کے متعلق ایک طویل تحریر ہمارے علم دوست مہربان پنڈت

بسر ام صاحب دلتس نے بہی دفتر ہذا مین بہیجی ہے - چونکہ اس کا ماحصل یہی یہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اسلئے ہم اوسے بخوف طوالت اسوقت درج کرنے سے معذور ہین - اگر آیندہ موقع ہوا تو وہ بہی شایع ہوسکے گی - البتہ اشتباہ کے متعلق ہم صرف اسقدر کہہ سکتے ہین کہ حکیم صاحب کا یہ تجربہ ممکن ہے کہ اتفاقیہ کے طور پر چنبار صادق آیا ہو کیونکہ بسکپہرہ کی ٹوٹی ہوئی یا ثابت جڑ جو محض بغرض تسہیل ولادت استعمال کی جائے وہ جنین مخلوق مین تبدیل تذکیر و تانیث نہین کرسکتی ممکن یہ ہوسکتا ہے کہ جس عورت کے لڑکی پیدا ہونیوالی تہی - اسکے لئے جب کبہی بسکپہرہ کی جڑ لائی گئی وہ اوکہاڑتے وقت ٹوٹ گئی - اور جس عورت کے لڑکا پیدا ہونے والا تہا اسکے لئے جب لائی گئی وہ ثابت اکہڑ آئی - اور ایک دو بار نہین بلکہ چنبار ایسا ہی اتفاق ہونا ممکن ہے - اور بالفرض اگر کوئی تاثیر سماوی یا کوکبی (جنین اور اس جڑ کے درمیان) ایسی ہو جس کے باعث جنین مؤنث کیلئے بسکپہرہ کی جڑ کا ٹوٹ جانا لازم ہو - اور جنین مذکر کیلئے اس کا ثابت رہنا ضروری ہو - اور یہ بات نجومی قواعد سے ثابت کردی جائے تو بہی وہ ٹوٹی ہوئی یا ثابت جڑ تولد مذکور یا اناث کا قرینہ ہوسکتی ہے - نہ یہ کہ وہ بذات خود یا بعد استعمال اسکی تاثیر علت تذکیر یا تانیث جنین کی ہوسکتی ہے -

(اڈیٹر)

استفسارات

نمبر ۱

ایک مریضہ جسکی عمر اسوقت ۱۵ سال کی ہے - ایک سال ہوا شروع دو ماہ تک ایام ماہواری بالکل بند تہے - شادی ہونے کے پانچ چہہ ماہ تک ایام برابر بند تہے تین ماہ سے ایام آتے ہین مگر کمی کے ساتہہ پہلے بہی محاذ کے نیچے بہت درد رہتا تہا - ابہی تک بعض اوقات درد ہفتہ مین دو تین مرتبہ شروع ہوتا ہے شہد و شربت وغیرہ سے قدرے کم ہوتا ہے - ایک ماہ سے مریضہ کو جماع سے سخت تکلیف ہوتی ہے لہذا التماس ہے

کہ کوئی صاحب سہل و مجرب نسخہ مجلہ طبیہ مین تحریر فرماکر ممنون فرماوین۔

(۲) ایک مریض منشی ہے دماغی کام مین ہمیشہ رہتا ہے۔ اس کا حافظہ بالکل کم ہے اور اختلاج قلب بہی ہے ہاتھ پاؤن مین سوزش رہتی ہے۔

(۳) شبکوری کا مجرب علاج درکار ہے۔

(۴) عطسہ یعنے چھینکین بے حد آتی ہین اس کا مجرب علاج درکار ہے۔

(۵) احتباس طمث کے دفعیہ اور اُسکے برابر ہونے کا مجرب علاج درکار ہے۔

(۶) مفردات ادویہ کی مشرح کتاب کہان سے ملسکتی ہے۔ اور عوارضات نسوان و اطفال کی کتاب جسمین تمام عوارض شروع سے اخیر تک مشرح ہون کہان سے ملسکتی ہے

(۷) داد کی مجرب و سہل دوا ضرور ہے۔

راقم محمد عبدالرحمٰن۔ خریدار مجلہ طبیہ

نمبر ۲

امراض سوء مزاج کی کیا تعریف ہے اور ترکیب کیا اور حمی یومی کس قسم مین داخل ہے اور کونسے عضو سے تعلق اولی رکہتا ہے اور روح اعضا مین داخل ہے یا نہین۔ ناظرین مجلہ توجہ فرمائین اور ایڈیٹر صاحب بہی خصوصیت کے ساتہہ ریمارک کرین۔

خادم الاطبا کرام ابومحمود محمد ظہیر عالم غفرلہ

نمبر ۳

جملہ اطبائے مستند مدرسہ طبیہ دہلی و نیز حکمائے حذاق کی خدمت بابرکت مین گذارش ہے کہ مرے ایک دوست کی بیوی عرصہ دراز سے بعارضہ کرم شکم خورد جنکو عرف عام مین چنونہ یا چنچنہ کہتے ہین بیمار ہے۔ اسوقت مریضہ کی عمر چالیس سال کی ہے۔ پانچ چہہ بچون کی مان ہے۔ مزاج خشک ہے۔ قبض زیادہ رہتا ہے ضعف جگر کے آثار بہی نمودار ہین جب کبہی طبیعت نحیف ہوجاتی ہے تو اسہال کبدی شروع ہوجاتے ہین۔ جو خبث الحدید کے استعمال

رفع ہو جایا کرتے ہیں - کرم خورد شکم سے ہمیشہ رات کو تکلیف رہتی ہے - منہ کا
مزا زش رہتا ہے - یہ مرض اُس کو اوائل عمر سے لاحق ہے - ادویہ مسہلہ
ونفتی امعا رسے کرم کثیر التعداد خارج ہو جاتے ہیں مگر چند یوم آرام رہکر پھر
پیدا ہو جاتے ہیں - بہتیرا علاج ہوا - مرض کا قلع و قمع نہ ہوا - مریضہ نہایت
تکلیف میں رہتی ہے - اسہال کرنے سے خشکی مزاج میں زیادہ ہو جاتی ہے
رات کو کیڑوں کی اذیت سے نیند نہیں آتی اِس واسطے التماس ہے
کہ اگر کوئی نسخہ مجرب بلا تکلف بذریعہ مجلہ طبیہ شایع فرما دیں جس سے
تولید کرم کا مواد ہی نہ رہے اور پھر یہ مرض موذی نہ ہووے تو عنداللہ
ماجور و عند الناس مشکور ہوں - مریضہ اور احقر کو ممنون فرما دیں -
یہ بھی واضح ہو کہ مریضہ دہلی آنے سے معذور ہے -

راقم

احقر نذیر الدین گرداور قانونگو -

استفسار نمبر ۴

ایک مریض جس کی عمر ۲۰ سال کی اور کیفیت مرض حسب ذیل ہے -
۱۳ یا ۱۴ سال کی عمر میں اسے معمولی زکام ہوا جب سے کسی قسم کی بدبو
یا خوشبو اُس کو معلوم نہیں ہوتی ہے اور دونو نتھنے صاف رہتے ہیں
زکام بھی کبھی ہو جاتا ہے چند عرصہ سے مریض کا سفرہ - خارش کرتا رہا
جب کھجلا لیتا تھا تو اُس میں پانی خفیف سا نکلا کرتا تھا - اب تھوڑے
عرصہ سے یہ کیفیت ہے کہ مریض جب جماع کرتا ہے تو سفرہ میں سخت
خارش رہتی ہے اور خارش ہیجان کر دیتی ہے اگر جماع نہ کرے تو خارش

نہیں ہوتی اور اگر ایک مرتبہ سے زیادہ نوبت جماع کی ہووے تو بھی
خارش پیدا ہوتی ہے۔ مریض صاحب اولاد ہے۔ باہ میں کوئی کمی نہیں ہے
نہ کبھی مرض سوداوی میں مبتلا ہوا ہے۔

کبھی سر میں چکر آتا ہے بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی چیز کو نہ
تھام لے تو زمین پر گر پڑے۔ مریض نحیف جسم ہے سُستی بہت رہتی
ہے۔ جریان کی بھی شکایت ہے۔ کچھ علامت بواسیر بادی کی ہے
غذا کی خواہش پورے طور سے نہیں۔ ہضم اچھا نہیں ہے۔ لہذا جملہ صاحبان
حکما خریداران مجلہ طبیہ سے و نیز خاصکر حکیم مولوی ابو داؤد عبد اللہ صاحب
و مولوی سید ممتاز حسین صاحب دہلوی سے عرض ہے کہ کیا وجہ ہے کہ
مریض کو بد بو و خشبو نہیں معلوم ہوتی ہے اور جماع کے وقت مریض
کے سفرہ میں خارش کیوں ہوتی اور اس عارضہ کا نام کیا ہے۔ امید
کہ اس کے متعلق کوئی نسخہ تحریر فرماویں۔ تاکہ مریض کی یہ شکایت رفع
ہوجاوے اور سُستی بدن وغیرہ جاتی رہے۔

راقم

خریدار مجلہ طبیہ دہلی

استفسار نمبر ۵

ایک مریض مرض خنازیر میں سخت مبتلا ہے اسوقت صدہا دوا متفرق
طور سے کیا انگریزی و ڈاکٹر مگر ہنوز صحت نہیں ہوئی۔ ایک گلٹی کو آرام
ہوگیا تو دوسری پیدا ہوجاتی ہے۔ مریض کی عمر اس وقت تخمیناً ۴۵
سال کی ہے اس وقت مریض کے دو خنازیر جانب چپ موجود ہیں۔

جانب چپ کنپٹی کے نیچے سے اور تھوڑی تک سخت ورم ہے اور اسکی وجہ سے حرارت رہا کرتی ہے مریض بہت غریب آدمی ہے - امید کہ اطبار سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی توجہ فرماکر عمدہ نسخہ درج رسالہ فرمائیں جس سے مریض کو جلد آرام ہوجاوے اور سہل الوصول اور کم قیمت ہو -

راقم

خریدار مجلہ طبیہ دہلی

استفسار نمبر ۶

ایک مریضہ جس کی عمر ۲۶ - ۲۷ سال کی ہے وجع مفاصل میں مبتلا ہے چلنے پھرنے سے مجبور ہے - عرصہ ۱۰ سال سے اُس کے پیروں کے ہر جوڑ میں درد رہا کرتا ہے پیشتر اُس کو بخار آیا تہا - اُس کے بعد گانٹھوں پر درد شروع رہا - ابتک حکیموں کا علاج ہوتا رہا - مریضہ کے والد نے اِس وقت تک تخمیناً ۵۰۰ صمار - روپیہ صرف کیا مگر سب بے سود ہوا - اس وقت تک علاج ہو رہا ہے مگر کوئی فائدہ نہیں ہے - اسکے علاوہ مریضہ کے دانت ہلتے ہیں - کہانے کی بہی تکلیف ہے - لہذا جملہ سند یافتگان مدرسہ طبیہ دہلی سے ونیز دیگر حکمار ناظرین رسالہ ہذا سے عرض ہے کہ مریضہ کے واسطے کوئی روغن اور کہانے کی دوا مجرب بذریعہ مجلہ طبیہ شائع فرماویں - تاکہ مریضہ دعاگو رہے - اور لطف زندگی اُٹھا سکے -

راقم خریدار مجلہ طبیہ دہلی

استفسار نمبر ۷

اس گرد و نواح کو کئی برس سے طاعون - نے تباہ کر رکھا ہے - لہذا اطبا کی

خدمت میں استدعا ہے کہ اگر کچھ ہمدردی ہے تو کوئی دوا مجرب جو حکمی صحت بخش ہو بہ اخذ قیمت یا بطور رفاہ عام کے مرحمت فرماویں اور اُس کا نسخہ بھی شائع فرماویں۔

راقم ۔ خادم بلدیو سہائے
رجسٹرار قانونگو تحصیل ہریا ضلع بستی

طبی خبریں

حال میں یورپ کے ایک مشہور ڈاکٹر نے شہد کے فوائد پر اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں ۔ وہ لکھتا ہے کہ شہد بدہضمی کا سب سے اچھا علاج ہے ۔ اور دو چمچہ شہد کو مقطر پانی میں گھول کر صبح و شام پیتے رہنا میوہ جات اور پھلوں کے کھاتے رہنے سے زیادہ مفید ہے۔

(شمس)

دمشق میں سترہ لاکھ قرش کے صرف سے ایک طبی کالج بننے والا ہے۔

سُنا جاتا ہے کہ کلکتہ میڈیکل کالج کے پروفیسر جراحی میجر برڈ صاحب ہز مجسٹی امیر کابل کی سیر ہند کے زمانہ میں بطور میڈیکل افیسر کے اُنکے ہمرکاب ہوں گے ۔ میجر برڈ صاحب ہز مجسٹی سے پہلے سے کچھ تعلق و شناسائی رکھتے ہیں ۔ جب ہز مجسٹی امیر صاحب کی اُنگلی میں زخم تھا ۔ میجر برڈ صاحب ہی نے علاج کیا تھا جس سے اُنکو افاقہ ہوا۔

یہ معلوم کر کے نہایت مسرت ہوئی کہ سلطان روم خلد اللہ ملکہ نے کامران پانچ دنکا قرنطینہ قرار دیا ۔ اور برٹش گورنمنٹ دام عظمتہ نے بمبئی کا قرنطینہ بالکل موقوف کردیا۔

مقاصد مجلۂ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) مین اشاعۃ کرنی

(۲) ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہنچانا۔

(۳) مدرسۂ طبیہ کے سند یافتہ طبیبون کے حالات درج کرنے۔

(۴) مدرسۂ طبیہ کی خدمت کرنی۔

(۵) جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنی

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی مہینہ کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شائع ہوتا ہے۔

(۲) اس کی سالانہ قیمت پیشگی عام شائقین سے دو روپیہ (عہ) ہے۔

(۳) نمونہ کا پرچہ صرف چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا۔

(۴) دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے۔ اُن کو تین آنے (۳ر) پر دیا جائے گا۔

(۵) جملہ و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے۔ دہلی ۔ گلی قاسم جان۔ دفتر مدرسہ طبیہ دہلی۔

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتمان مجلۂ طبیہ

(اڈیٹر)

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حویلی اعظم خان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۱۴

مجلہ طبیہ دہلی

نمبر ۱۱ یکم نومبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبد الغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبریں

عالیجناب افسر الاطبا حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی ۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۶ء کو ریاست رامپور تشریف لے گئے ہیں۔

ہمدردان ملک و قوم کو عموماً اور بہی خواہ طب یونانی کو خصوصاً توجہ دلائی جاتی ہے کہ طبی چندہ کی غرض سے منشی امداد النبی صاحب و قاضی عبد الصمد صاحب بحیثیت ایجنٹ ملک میں بطریق دورہ روانہ کیے گئے ہیں اولو العزم اصحاب جو کہ قومی یا ملکی مفید امور میں ہمیشہ دلچسپی لیتے اور اکثر ہمہ تن مشغول رہتے ہیں مذکور الصدر ایجنٹوں کے ساتھ خاص مراعات ملحوظ رکھیں گے اور حسب حیثیت خود بھی فہرست چندہ میں شریک ہوں گے اور فراہمی چندہ میں ہر طرح سے امداد دیں گے۔ ہمیں اُن اصحاب کرم سے جو ملکی رفاہ عام کاموں میں اپنا ذاتی کام سمجھ کر تندہی اور جاں فشانی سے کام لیتے ہیں۔ امید واثق ہے کہ مذکورہ ایجنٹوں سے بحسن سلوک، خلوص پیش

آئیں گے اور وسائل فراہمی چندہ کی بہم رسانی میں کافی امداد فرمائیں گے

یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی لمیٹڈ دہلی

یہ کمپنی دہلی کے چند معزز و مقتدر ہمدردانِ قوم ہندو و مسلمان صاحبان نے بہ سرپرستی حاذق زماں ارسطوئے دوران عالی جناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب محض بنظر رفاہ عام اس غرض سے جاری کی ہے کہ یونانی طب کے صاف اور شستہ دامن سے مفرد ادویات کے عمدہ نہونے اور مرکبات کے مطابق نسخہ جات تیار نہونے کا بدنما داغ دور ہوجائے۔ اس وقت اس کارخانہ میں (۵۰۰) مرکبات مطابق اصل نسخہ جات نہایت عمدگی اور صفائی کے ساتھ اعلے درجہ کے ٹھیک مقدار اوزان کے مطابق تیار ہیں جن کی مطول فہرست صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت ارسال خدمت ہوگی۔ آجکل پورے اہتمام اور کوشش کے ساتھ عرق ماءاللحم طیوری دوآتشہ بہ نسخہ جدید فی بوتل چار روپے۔ اور عرق ماءاللحم عنبری بہ نسخہ کلان فی بوتل عہ۔ کارخانہ میں تیار کئے گئے ہیں جن کے فوائد و منافع تجربہ پر موقوف و منحصر ہیں نیز مشک اور عنبر وغیرہ اعلے درجہ کی مفرد دوائیں کارخانہ میں موجود ہیں کمپنی میں ہندو اور مسلمان کارکن ملازم ہیں جملہ ریلوے پارسل دس روپے فی صدی پیشگی آنے پر روانہ ہوں گے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف نہ صاف لفظوں میں اور ریلوے اسٹیشن کا نام جو سب سے قریب ہو تحریر فرمائیں خط و کتابت بنام سکرٹری صاحب یا منیجر کارخانہ ہونی چاہئے

المشتہر۔ منیجر

طب اکبر فارسی

فن طب کی مروجہ کتابوں میں ایسی کارآمد اور مفید کتاب ہے جو تمام اطبا
رادنے والے کے لئے تشخیص و معالجہ امراض میں اعلےٰ مشیر بلکہ مشفق
اُستاذ کا کام دیتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اسکو کثرت اغلاط نے بالکل
بیکار اور مسخ کر دیا ہے اس لئے ہمنے ارادہ کر لیا ہے کہ اسکو نہایت صحیح
باضافہ حواشی جدیدہ طبع کرائیں اور اُسکے مصارف برداشت کرنے کا بہتر
طریق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اطبائے گرامی قدر میں سے کم از کم پانچ سو صاحب
فی اسم دو دو روپے اس کار خیر میں صرف کریں تو کتاب مذکور طبع ہوکر ایک ایک
جلد ُانکی خدمت میں پہونچ سکتی ہے۔

ماميران اصلی

ناظرین آپ صاحبوں پر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ اس نادر الوجود اور کمیاب
دوا کا دستیاب ہونا ایک مدت سے کس قدر دشوار ہوتا ہے۔ لیکن خدا
کا شکر ہے کہ ہمنے مدت تک مسلسل کوشش اور بے انتہا سعی کر کے
اصلی ماميران بہم پہونچا لیا ہے جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ نرخ مندرجہ
ذیل پر ہم سے طلب فرماویں۔
ایک ماشہ سے کم کے لئے بحساب فی رتی ۴ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک
فی ماشہ ۵ء ۔ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک فی ماشہ ۵ء ۶ ماشہ سے زیادہ
خریدار کو فی تولہ ۱۲ ماشہ ۵۔

ایڈیٹر

مجربات ویدک

اس کتاب لاجواب اور تحفۂ نایاب کی بابت پہلے ہی شایقین فن ویدک و ماہرین طبابت کو خوشخبری دی گئی تھی اور اب بھی عام علم دوست اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ بالخصوص اطبائے گرامی قدر کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ضرور بالضرور اس قابل قدر نسخہ کی ایک جلد منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور فن ویدک کے پرانے مستند نسخہ جات عجیبیہ اور انکے فوائد عزیبہ سے منتفع ہوں تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ شاید اشتیاق باقی رہ جائے اور طبع ثانی تک انتظار کرنا پڑے - اس کی تقطیع ۲۰×۲۶ ہے اور تعداد صفحات ۱۳۶ - اس ضخامت اور اس خوبی پر قیمت فیجلد صرف ۸؍ مقرر کی گئی ہے جو اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی -

(اڈیٹر)

ایک نایاب تحفہ

ہم نہایت مسرت کے ساتھ ناظرین مجلہ طبیہ کو ایک نایاب تحفہ کی خوشخبری دیتے ہیں جو عنقریب انکی خدمت میں پہونچنے والا ہے - یعنے ایک بے مثل اور نادر کتاب جس میں تمام امراض کے لئے پرہیزی غذائیں درج کی گئی ہیں چھپکر تیار ہو گیا ہے فی الواقع گروہ اطبا کو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جس میں ہر مرض کے متعلق جداگانہ اغذیہ مناسبہ درج ہیں اسکے مطالعہ سے اطبا کی وہ مشکلات بالکل حل ہو سکتی ہیں جو انکو تجویز نسخہ کے ساتھ تجویز غذا میں پیش آتی ہیں - اسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے -

دیکہیں شایقین اس کی کسقدر قدر کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر محصول ذمہ خریدار

اعلان

ذیل کے عربی اخبارات اور رسالوں کی بابت چند بار رسالہ ہذا میں لکہا جاچکا ہے جس میں علم دوست اور روشن خیال اصحاب خصوصًا خریداران مجلہ طبیہ کو اُنکی خریداری کی نسبت راے دی گئی تہی اور اب بہی لکہا جاتا ہے کہ جن صاحبوں کو اُنکی خریداری منظور ہو وہ ہماری وساطت سے خواہ براہ راست خاص مالکان سے طلب فرمائیں۔

المنار ۔ مہینہ میں دو بار۔ قیمت سالانہ (عہ)۔

الجامعہ ۔ ماہواری رسالہ۔ قیمت ۔ (۱۵ فرانک)

اللواء ۔ روزانہ قیمت (۵۰ فرانک) تخمیناً (عہ) سکہ برٹش۔

مجلة السيدات والبنات ۔ ماہوار رسالہ (۱۵ فرانک)

مضامین عامہ

قوانین کلیہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

کیونکہ اس صورت میں خون فاسد صرف خارج ہوتا ہے اور اول اور آخر مہینے میں اخلاط باطن میں ساکن اور مجتمع ہوتے ہیں اور تاریخ چاردہم نیں بسبب غلبہ کے اخلاط صالحہ ساتھ اخلاط فاسدہ کے مختلط ہوتی ہیں پس اُس صورت میں خروج خون کا کا ینبغی نہوگا اور اس تقدیر پر اخراج اخلاط صالحہ کا بھی واقع ہوگا اور تجویز فصد کی اوائل نصف میں اور ممانعت اُسکی چہاردہم میں مثل حجامت وغیرہ کے ہے بلکہ فصد اول اور آخر مہینے میں بھی درست ہے کیونکہ فصد اخراج دم کا باطن سے بھی کرتی ہے بخلاف حجامت کے غایت الامر یہ ہے کہ توقف کرنا فصد اختیاری سے ہفتۂ اول اور آخر مہینے میں بوجہ تکاثف اخلاط کے بہتر ہے کیونکہ اخراج مواد غیر متکاثفہ کا بہ نسبت مواد متکاثفہ کے آسان ہے اور یہ تعینات اوقات کے فصد اختیاری میں ہیں اور فصد اضطراری جسوقت کہ حاجت پیش ہووے کیجاوے۔ مگر بحران میں نہیں کرنی چاہیئے۔

واضح ہو کہ حجامت مقدم راس کی صداع کو مفید اور حس اور ذہن کو مضر ہے اور حجامت مابین کتفین کی خلیفہ باسلیق کا ہے اور حجامت نقرۂ گردن کی (دماغ کی پس سر) خلیفہ اکحل کا ہے اور

رمد اور بحز اور قلاع اور ثقل اجفان کو مفید ہے لیکن محدث نسیان کا ہے اور حجامت قطن کی دمامیل اور بثور فخذین اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل کو فائدہ مند ہے اور فوائد حجامت ساق کے قریب فصد صافن کے ہیں اور حجامت بلا شرط بلانا رجذب کرتی ہے بخارات اور مادہ کو جانب مخالف سے اور واسطے تحلیل ریاح اور تسکین درد کے بھی نافع ہے اور محجمہ ناری جس جگہ مادہ غلیظ ہووے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ سوم۔ ارسال علق (جونک لگانے) کے بیان میں اور وہ اکثر اورام میں اور بعض امراض مزمنہ جلدیہ میں نافع ہوتا ہے اور جذب اُس کا بہ نسبت جذب حجامت کے زیادہ تر ہے بلکہ یہ جذب نہیں کرتا ہی مگر خون فاسد کو اور جو شرائط کہ حجامت میں مذکور ہیں یہاں بھی معتبر ہیں لیکن اطفال شش ماہ بلکہ چہل روزہ میں ارسال علق کی اجازت ہے اگرچہ عدد قلیل ہووے۔ بخلاف حجامت کے کیونکہ وہ قبل دو سالگی سے منع ہے۔

ہیضہ۔ کیفیت حدوث ہیضہ وبائی کی مجملاً یہ ہے کہ حقیقۃ سبب وبار کا تغیر اور مستحیل ہو جانا ذاتاً وکیفیتاً ہوا کا ہے طرف فساد عفونی اور رداءت کی مخفی نہ رہے کہ استحالہ اور تغیر کیفیت ہوا کے سبب تین ہیں اول فساد عرضی مثل الجزہ اور ادخنہ ردیہ کے کہ پیدا ہوتے ہیں آبہائے متغیر اور خنادق اور اجسام گندہ اور قاذورات شہر اور معادن موذیہ سے اور یہ اسباب کبھی قریب سے اُٹھکر ہوا کو فاسد کرتے ہیں اور کبھی بعید سے بتوسط ریاح (چلنے والی ہوائیں) کے مثلاً بخارات ردیہ ایک مقام متعفن سے منفصل ہوں اور ہوا رقریب میں مخلوط ہو کر

فساد پیدا کریں پھر وہ بخارات مفسدہ بسبب شدت اور تندی ہوا کے
اُس جگہ کی مواضع بعیدہ میں دمحل تولد اپنی سے، پہونچکر بباعث رفع
تندی اور کم ہوجانے شدت ہوجائے شدت ہوا کے اُس موضع میں
پہونچکر اس مقام کی اچھی خاصی ہوا کے ساتھ مختلط ہوکر فاسد کرتی ہیں۔
اسی طور سے ہیضہ سرایت کرتا ہے ایک شہر سے دوسرے شہر تک
حتے کہ وہ بخارات ردیہ ہوا میں سے تحلیل ہوجاویں۔ دوم مغیرات
سمائی یعنے اوضاع فلکی بھی موجب اس تغیر کے ہوسکتے ہیں۔ جس طرح
مبدء ہیں جمیع تغیرات کے کہ اس عالم میں واقع ہوتی ہیں اسی قبیل کی
یہ بات ہے کہ جس وقت کواکب کثیرۃ الشعاع مثل مریخ سیارات میں
سے اور قلب الاسد وعین الثور وشعری یمانیہ وشعری شامیہ ثوابت
میں سے آفتاب کے ساتھ جمع ہوکر سب کے سب ایکدفعہ سمت راس میں
آجائیں تو فوراً ہوا میں غیر معمولی حرارت پیدا کر دیتے ہیں اور اگر سمت الراس
سے زیادہ بعید ہو جائیں تو بھی دوری موجب تکون تبرید کا ہوتی ہے۔
سوم۔ تغیرات فصول یعنے جسوقت فصول معینہ مزاج خاص اپنے
سے منحرف ہوجاویں مثلاً فصل سرما گرم وخشک وعدیم المطر ہوجائے
اور فصل صیف بارندہ ومطیر۔ وفصل ربیع سرد وخشک۔ وفصل
خریف گرم وتر ہوجاویں۔ اُسوقت بھی وبا حادث ہوتی ہے پس علت
تامہ حدوث امراض وبائی کے صرف فساد ہوا ہے مگر استعداد اور قابلیت
فساد کے اُن ابدان میں زیادہ ہوتی ہے جو کہ اخلاط فاسدہ ردیہ سے
ممتلی ہوں فقط باقی آیندہ

راقم حافظ حکیم محمد عبد المجید میرٹھی۔

کیا علم طب صحیح ہے

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور بعض کہتے ہین کہ یہ فن اسقلیبوس حکیم سے شایع ہوا اور اوسکی وصیت تہی کہ سوائے اپنی اولاد کے کسیکو نہ سکہایا جائے - چنانچہ بقراط کے زمانہ تک یہی دستور رہا کہ سوائے اپنی اولاد کے دوسرے کو یہ فن نہین سکہلایا جاتا تہا - بقراط نے البتہ اس قید کو اوڑا دیا اس کے بعد جالینوس نے اسکی پوری تکمیل کی پہر جب مسلمانون کا دور دورہ ہوا خصوصاً سلطنت خاندان عالیہ عباسیہ کے وقت مین تمام یونانی کتابین عربی زبان مین ترجمہ ہو کر تمام روے زمین پر پہنچ گیئن - جو علوم دُنیا سے ناپید ہو چکے تہے وہ ایسے شایع ہوئے کہ ہر فرد بشر کو معلوم ہوگئے - علاوہ سلاطین کی توجہ کے خود مسلمانون مین کیسے کیسے بڑے طبیب ہوئے جیسے شیخ بو علی سینا - محمد ذکریا رازی اور صاحب کامل الصناعہ وغیرہ جنہون نے اس فن کو بہت رونق دی - ہندوستان مین حکیم علوی خان - حکیم ابو الفتح وغیرہ اور ہمارے اساتذہ کے خاندان مین ہر شخص اپنے وقت کا بقراط تہا جیسے حکیم اکمل خانصاحب اون کے بعد جناب حکیم محمد شریف خانصاحب جنت آرام گاہ - حکیم صادق علی خانصاحب مغفور اور حکیم محمود خانصاحب مرحوم غرض این خانہ تمام آفتاب ست + آخر مین ہمارے استاد حضرت حاذق الملک مرحوم مغفور نے اس فن کو گویا از سر نو زندہ کر دیا - اور ایسی رونق دی کہ باید وشاید - دواؤن کے خواص جو معلوم ہوے وہ بہی تین طریقہ سے ہوئے اول بذریعہ وحی والہام چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام پر بہت سی دواؤن کا انکشاف ہوا اس کے بعد حضرت ادریس علیہ السلام نے جو جامع نبوت و حکمت تہے بہت سے خواص ادویہ اور قواعد علم طب لوگون کو بتلائے ان کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت ادریس کے قواعد کو خوب رونق دی اور اُن کو خود بہی دواؤن کے خواص

بذریعہ وحی معلوم ہوئے۔ دوسرے یہ کہ تجربہ سے بھی بہت سی دوائین معلوم ہوئین
مثلاً مقناطیس کا لوہے کو جذب کرنا یا سقمونیا کھلانیسے صفرا زیادہ خارج ہونا جمالگوٹہ
سے بکثرت دست آنے وغیرہ۔ علی ہذا سیکڑون دوائین تجربہ مین آتی گئین کہ بغیر
ہمارے کسی قسم کے خیال کے اُن کی تاثیر فوری ہوتی ہی۔ تیسرے قیاس سے بھی بہت سی
دواون کا علم ہوگیا۔ جب ایک دوا کہ جو ہمکو پہلے سے معلوم تھی دوسری دوا کی ساتھ (جواب
دیکھی گئی) ہے وغیرہ مین مشابہ ہوئے تو اُسکی خواص متقارب ہون گے اسپر قیاس کرکے
استعمال کیا گیا تو علاوہ اسکے اور بہت سے منافع بھی اُس کے معلوم ہوگئے۔ غرض اسیطرح
ہر فن مین روز افزون ترقی ہوتی رہی۔ ویدون نے کُشتے نکالے۔ ڈاکٹرون نے جوہر
نکالے ہیمیوپیتھک والون نے دواؤن مین برقی قوت شامل کرکے دواؤن کا
وزن بہت کم کردیا۔ چونکہ یہ فن نہایت عظیم الشان تھا انسان نے اسکی ترقی دینے
مین ہمیشہ کوشش کی ہے۔ بڑے بڑے بادشاہ بڑے بڑے حکمار و اطبار کی گود مین
یہ فن پھلا پھولا ہے اُصول تو وہی یونانی طریقہ کے ہین۔ مگر اُن مین مختلف طریقون سے
ترقیان ضرور ہوگئی ہین۔ اگر غور کیا جائے تو آپسمین مخالفت ہی نہین ہے خواہ مخواہ
ایک دوسرے علاج کو مخالف کہنے لگے ہین۔ رہے جنتر منتر یہ انسان کے مقناطیسی آثار
ہین۔ ان کے کرشمون سے ہماری طب کی بنیاد کیون نہ ہم پر قرار دیجاتی ہے۔

طبی معالجات

رباطبی معالجہ کہ طب کی سرسری حالت دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو علاج کرتے
ہین وہ زیادہ مرتے ہین اور جو نہین کرتے وہ کم مرتے ہین یہ شخصی راے ہے یہان
ہمارے پاس ہزارون نظیرین موجود ہین کہ سینکڑون جانین معرض زوال سے
علاج کی بدولت بچ جاتی ہین اور جو علاج نہین کرتے وہ بیحد تکالیف مین مبتلا رہتے
ہین اور سخت مایوسانہ حالت سے سسک سسک کر جان دیتے ہین۔ اب مین

اُن اصول کو بیان کرتا ہون جن پر علاج کا دارو مدار ہے علاج تین اُصول پر کیا جاتا ہے - اول تدبیر ستہ ضروریہ و انتظام اغذیہ - دوم استعمال ادویہ - سیوم اعمال بالید - اب یہ دیکھنا ہے کہ معالجہ کو جو غلط ثابت کیا جاتا ہے کونسی صورت مین غلطی نکالی گئی - کیا تدبیر ستہ ضروریہ مین کلام ہے تو واضح رہے کہ انسانی زندگی بغیر تدبیر ستہ ضروریہ کے ہرگز ہرگز اعلی پیمانہ پر قایم نہین رہ سکتی - ستہ ضروریہ چھہ چیزین ہین - جن کا ہونا انسان کے وجود کے لئے لوازمات سے ہے - اول ہوا دوسرے کھانا پینا - تیسرے حرکت سکون بدنی - چوتھے حرکت سکون نفسانی پانچوین احتباس استفراغ - چھٹے سونا جاگنا - اِنہین چھہ چیزون کے تغیرات سے آدمی بیمار ہوتا رہتا ہے - اور جب یہ اعتدال پر رہتے ہین تو آدمی تندرست رہتا ہے اور اصل علاج مین انہین کی اصلاح مقدم خیال کی جاتی ہے اور جب ان کی اصلاح سے کام نہین چلتا اُسوقت ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے وہ بھی اولاً مفردات سے اِس کے بعد مرکبات سے اور اورام بثورات اور دموی امراض مین فصد - شگاف - پچھنے - قطع - داغ وغیرہ سے کام لیا جاتا ہے - پس یہ اُصول ہین کہ جنکی ہر قسم کی امراض مین از اول تا آخر ضرورت رہتی ہے یہ ایسے مستحکم اصول ہین کہ دُنیا کے قیام کے ساتھہ ان کا قیام ہے ان کو وہمی قرار دینا کسقدر تعجب انگیز ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ بعضے حصہ طب کے اناٹمی وغیرہ کو تو تسلیم کرتے ہین اور طب کا جو بہت بڑا حصہ ہے اور جو طب کی غرض ہے اُس کو محض وہم قرار دیتے ہین اور تجربہ پر علاج کی بنا قرار دیتے ہین حالانکہ اطبا کے نزدیک تجربہ ایک ادنی شاخ طب کی مانی گئی ہے - چنانچہ شیخ کا قول ہے المجربون هم الهالكون غرض علاج مین دیکھنا یہ ہے کہ بقاعدگی تو نہین ہے - بہرحال اصول کا خیال ہر وقت ملحوظ رکھا جاتا ہے - (باقی آیندہ)

[illegible] ۔ [illegible]

پانی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اب مجھے صرف اتنا اور بتا دینا چاہیئے کہ یہ ہنر سب جگہ فورًا رونمائی نہین کرتے کسیکو فورًا اور کسیکو ایک مدت بعد ان کا وصال نصیب ہوتا ہے اگر کچھہ شک ہو تو شیخ الرئیس کے اس قول (من لہ یضرہ فی الحال یضرہ علی طول الایام والا معانی السن) کو دیکھہ لیجئے اور یہ بہی سوچ لیجے کہ کوئی بیج بوتے ہی نہین اُگتا کچھہ عرصہ کے بعد پھول پھل لانیکی قابل ہوتا ہے۔ مین نے بچشم خود دیکہا ہے کہ جن چیزون کی جوانی کے عالم مین تخم ریزی کیگئی ہے وہ بڑہاپے مین رنگ لائی ہین۔ جو لوگ مارے پیاس کے بیچین ہو جائیں اور ضبط پر قادر نہون اون کو چاہیئے کہ اول کُلّیان کرین۔ اسپر بہی اگر تسکین نہو تو پانی کو چوس چوس کر پئین مقدار کا لحاظ رکھین زیادہ نہونے پاوے اسپر بہی اگر اندرونی آگ پر پانی نہ پڑے تو پہلے کچھہ غذا کہالین پہر پانی پئین اس ترکیب سے پانی کے اجزا رغذا مین خلط ملط ہو کر اپنی صراقت و بساطت پر قایم نہ رہنے کے سبب قلیل المضرت ہونے کے بعد سرعت نفوذ سے باز رہ سکتے ہین باقی واللہ اعلم۔

پانی پینے کا طریقہ) مجھے اُمید ہے کہ اس سُرخی کو دیکھکر ناظرین چونک اُٹھین گے۔ کہ پانی پینے کا بہی کیا طریقہ۔ لیکن اسمین بہی ایک بات ہے پانی کو آہستہ آہستہ گھونٹ گھونٹ کرکے پینا چاہیئے۔ بلا نوشون کی طرح ایک سانس مین غٹ غٹ کرکے پیٹ بھر لینا اچھا نہین۔ درمیان مین وقفہ بہی دیا جائے اور وقفہ کے وقت جامِ آب کو اپنے نازک لبون سے دور ہٹا دیا جائے اگر ایسا نہ کیا جائیگا تو سانس کے ساتھہ وہ ناقص ہوا جس کو ہوا کی بحث مین مفصل طور پر لکھہ چکا ہون پانی مین مل کر

ایسا زہریلا اثر پیدا کر دیگی جس کا چڑہا ہوا زہر تریاق عراق سے بہی نہ اترے گا ۔ جو لوگ منہ اٹہا کر دور سے پانی ڈالتا اور پیتے ہین وہ یہ نہین سمجہتے کہ اگر اچہو ہو گیا تو جان پر آ بنے گی اور اس حرکت سے قصبہ ریہ مین چلا گیا تو پہر قیامت ہے ۔ جو صاحب اس ناپاک طریقہ کو خلاف واقعہ سمجہکر نہین تو پیاؤ ون پر بازارون مین جو اکثر پیاؤ ہندوستان مین کار ثواب سمجہکر لگائے جاتے ہین وہان اکثر اسی طرح پانی پینا پڑتا ہی ۔ بعض بعض شوقین مزاج ۔ بہی ایسا کر بیٹہتے ہین ۔

دوسرے مسلمانون مین یہ ایک عام دستور ہے کہ ایک ظرف سے ایک وقت مین ہزارون آدمی پانی پی لیتے ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ پانی پینے سے لعاب دہن اوس ظرف کے کنارہ پر لگ جاتا ہے اگر کسی شخص کو کوئی مرض امراض متعدی سے ہوگا تو اُس کا لعاب جو اس ذریعہ سے دوسرے آدمی تک رسائی کریگا اُس مرض کی بہی ضرور اس کے بدن مین بنیاد قایم کردے گا ۔ آتشک اکثر اس طریقہ سے مین نے خود اپنی آنکہون سے دیکہی ہے اسلئے مناسب ہے کہ ہر مرتبہ دہو کر دوسرے شخص کو پانی پینا چاہیئے ۔ علی الاتصال بلا دہوئے ایک ظرف سے متعدد آدمیون کو پانی ہرگز ہرگز نہ پینا چاہیئے ۔[عه]

پانی پینے کا ظرف پانی پینے کا ظرف صاف ۔ کہلا ہوا اور سفید ہونا چاہیے جسمین پانی کے تمام اجزا نظر آجائین اور ردی چیزون کی آمیزش کا راز کہلجائے اور شکل اسکی ایسی ہو جسمین پانی کم آئے اور دکہائی زیادہ دے ۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ نفس کو سیری ہو جاتی ہے اور پانی کم پیا جاتا ہے ۔ کٹورون کی بنا کسی اوستاد نے غالباً اسی لحاظ سے کی تہی ۔ اس زمانہ مین گلاس ایسے ایجاد ہوئے ہین جو اس شکل کے نہین ہوتے چینی نام چینی ۔ مصر کے جو مراد آبادی مشہور ہین پیتل اور کانچ وغیرہ کے ہوتے ہین اور بہت ترقی پا رہے ہین ان کو زیادہ پسندیدگی کی نظر سے نہین دیکہتا ۔ ان مین [illegible] کے ذرات بالکل نہین دکہائی دیسکتے ۔ نہ کسی آمیزش کا پتہ چل سکتا ہے پیتل وغیرہ کے تو ویسے ہی مضر ہین

عه بہر حال ان مین سے کون شخص کسی مرض متعدی مین مبتلا ہو (اڈیٹر)

اور اچھے نہیں سمجھے جاتے - ان مین پانی کا اثر خراب ہوجاتا ہے - ہان کانچ کے جو سفید شفاف اور سبک ہوتے ہین اُن کو سب پر ترجیح دیتا ہون - ایسے گلاسون مین ہر طرف سے نگاہ پار ہوجاتی ہے اور پانی کی صفائی اور غیر صفائی اس خوبی سے معلوم ہوجاتی ہے جو کسی دوسری ظرف سے نہین ہوسکتی - سونے - چاندی کے ظروف دل کو قوت پہنچاتے ہین خفقان - ضعف قلب کو دور کردیتے ہین - یہ جو کہا جاتا ہے کہ ان چیزون کے اجزا ربا ہمد گر ایسے پیوستہ ہوتے ہین جو پانی مین شامل نہین ہوسکتے - اور جب تک ان کے اجزا خود پانی مین نہ ملین ان سے کوئی معتدبہ اثر حاصل نہین ہوسکتا یہ خیال ہی خیال ہے - دیکھو لوہا سونا - چاندی - بہت دنون تک پانی مین رہنے سے گل جاتا ہے - بعض بعض غذائین پیتل - تانبے غیر قلعی دار مین رکھنے سے جلد خراب ہوجاتی ہین - اسپر غور کرنیسے ہم اندازہ کرسکتے ہین کہ پانی مین بھی انکا اثر ضرور مؤثر ہوسکتا ہے - پیتل یا غیر قلعی دار تانبے کے گھڑون مین جو پانی زیادہ دیر رکھا جاتا ہے یہ اور مصیبت ہے ان سب باتون سے حافظ صحت کو ضرور اجتناب کرنا چاہیئے - فقط

راقم
حکیم سید احمد شاہ - از دفتر بیت الشفا
قصبہ سکارپور ضلع بلند شہر

اقسام ریاضت

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

غرضکہ ہر عضو کی ریاضت مختلف ہے (۱) ہاتھ اور پیرون کی ریاضت یہ ہی کہ خاص انکو ہی حرکت دیجائے (۲) سینہ (۳) اعضائے تنفس (۴) فم منہ (۵) زبان (۶) لہاۃ (۷) سر (۸) گردن وغیرہ کی ریاضت پڑہنا - زور زور آواز کرنا - کبھی چیخ کر سخت آواز کرنا ہے - لیکن یہ ضرور یاد رہے کہ ریاضت کو بتدریج بڑہانا چاہیئے اسلئے کہ

فرشی کا قول ہے کہ ایک ضد سے دوسری ضد کی طرف دفعتہً منتقل ہونا طبیعت کا دشمن ہے (۹) کان کی ریاضت عمدہ آوازون کا سننا جو کہ ثقیل اور مختلف ہون اسلئے کہ خوشگوار آوازین قوت سامعہ کیلئے نہایت مناسب ہین اور یہ قاعدہ ہے کہ ہر قوت اُن اشیا سے جو اُسکے مناسب ہون قوی تر ہوتی ہے (۱۰) اور روح باصرہ کے لئے مواضع بعیدہ کو خاصکر چمکدار اشیاء کو دیکھنا اور باریک خطوط کو کبھی کبھی پڑھنا اسلئے کہ روح باصرہ سے ایسے کام بکثرت لینا اوسکی تحلیل اور ضعف کا موجب ہے اور خصوصًا جبکہ روح مقدار مین کم ہو اور اشیاء جمیلہ کو دیکھنا روح باصرہ کی مناسب ہے (۱۱) گھوڑے کی سواری آہستہ آہستہ کل جسم کیلئے ورزش ہے تحلیل زائد کرتی ہے اور عفونت کم پہنچاتی ہے ناقہین کے لئے بہت نافع ہے اور خصوصًا ایسے اشخاص کو جو عرصہ تک حمیات مین مبتلا رہے ہون۔ یا اون کے حجاب حاجز مین کوئی مرض ہو اسلئے کہ ان کے قوی ابتک کمزور ہین جسکی وجہ سے وہ خود بخود تو حرکت کر نہین سکتے۔ گھوڑے کی سواری جھولے کا جھولنا۔ فضلات بقیہ امراض کو جنہین دوا کا اثر نہ پہنچ سکے تحلیل کرتا ہے۔ حرارت عزیزی کو برانگیختہ کرتا ہے (۱۲) گھوڑدوڑ وغیرہ تحلیل اور سخونت دونون پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹرون کا قول ہے جب ہوائے خوش مین پیدل یا گھوڑے پر ریاضت کیجائے تب جسم کے اکثر فعل اور خاصکر افعال تنفس اور دوران خون کو تر و تازگی ہوتی ہے۔ فضلات خارج ہوتے ہین (۱۳) دوڑنا (۱۴) کودنا (۱۵) پھاندنا (۱۶) پانی مین تیرنا (۱۷) کشتی لڑنا (۱۸) مگدر ہلانا (۱۹) پٹا کھیلنا (۲۰) گتکا (۲۱) کبڈی کھیلنا (۲۳) ایک پیر سے کودتے ہوئے دوڑنا جسکو عربی مین حجل کہتے ہین۔ یہ تمام ورزشین عامہ ہین یعنی ان کا اثر تمام جسم پر پڑتا ہے اور اگر معتدل ہون حیات کے لئے نہایت مناسب ہین (اور) گیند۔ بلا۔ کرکٹ تمام جسم کے (و نیز نفس کیلئے بھی) ریاضت ہے اسلئے کہ ہارنے مین یعنے جب فریق ثانی کا غلبہ ہو اسوقت غم جس کی وجہ سے روح کو داخل بدن مین حرکت ہوتی ہے

اور جب جیتے یعنے اس کا غلبہ ہو خوشی جس سے روح کو خارج کی طرف حرکت ہوتی ہے اس حرکت مختلفہ کی وجہ سے روح نفسانی کے فضلات تحلیل ہو جاتے ہین روح مین لطافت پیدا ہو کر ذکاوت سمجھ۔ بوجہہ زیادہ بڑھتی ہے۔ حاذق زمان عالی جناب اُستادی حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس دہلی و سکرٹیری مدرسہ طبیہ دہلی نے انھین منافع کے لحاظ سے مدرسہ طبیہ مین ہی کرکٹ کلب قائم فرمایا ہے۔ مدرسہ کے جمیع طلبا حکیم صاحب موصوف کی اس مربیانہ مہربانی کے تہ دل سے شکر گذار ہین اور ہمہ وقت کو دست بدعا ہین کہ خداوند کریم حضور عالی کا مدت دراز تک اس مدرسہ پر سایہ رکھے آمین (۱۴) کشتی کی سواری امراض مزمنہ مثل جذام استسقا تپ ربع وغیرہ کے مواد کو حرکت دیکر اُن کو دفع کر دیتی ہے اسلیے کہ ان امراض کے مواد غلیظ ہوتے ہین اور اعضا سے ایسے چپٹے رہتے ہین کہ بلا ورزش علیحدہ ہونا دشوار ہوتا ہے۔ اور کشتی کی سواری مین بوجہ حرکت اور دہشت گھبراہٹ وغیرہ کے متحرک ہوتی ہین اسلئے کہ اگر کشتی کنارے کنارے جا رہی ہے تو سوار خیال کریگا کہ جہان پھر رہا ہے اور اگر بیچ مین ہے تو نفس پر کبھی خوشی اور کبھی گھبراہٹ ہوگی جسمین مواد کی حرکت کبھی داخل اور کبھی خارج کو ہوگی اب مواد اس حرکت مختلفہ کی وجہ سے اپنی جائے مسکونہ سے علیحدہ ہو جائیگی و نیز کشتی کا سوار ہونا معدہ کی قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ اسلئے کہ سخونت پیدا ہوگی تو اسکے فضلات اور ریاح تحلیل ہو جائینگے۔ مریض کو جب قے (متلی) شروع ہو جو کشتی کا خاصہ ہی تو روکنا ہرگز نہ چاہیے اسلیے کہ یہ علامت فضول ردیہ کے دفع ہونیکی ہے۔ ہان البتہ جب قے کی کثرت ہو اور ضعف بڑہنے لگے اُسوقت روکنا مناسب ہے **نوٹ** گاہ گاہ ورزش کو بدلتا رہے اسلئے کہ جب طبیعت ایک حرکت سے مانوس ہو جائیگی تو پھر ریاضت سے کما ینبغی فائدہ نہوگا۔ و نیز تاکہ ریاضت مختلفہ کا اثر تمام مفاصل تمام عضلات پر پڑے۔ (باقی آئندہ)

راقم:- شفیع اللہ خان میرٹھی۔ طالبعلم جماعت اعلی مدرسہ طبیہ دہلی

درخت مسواک

سلسلہ کے لیے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر (۹) جلد (۳)

پھل۔ اس درخت کا پھل ایک ایسا خوشنما میوہ ہے کہ جب مختلف درختوں سے اُتار کر کسی ظرف میں یکجا جمع کرکے لاتے ہیں تو بلاشبہ رنگدار رنگ جواہرات کا ایک قیمتی انبار معلوم ہوتا ہے اور لذیذ و شیریں بھی اسقدر کہ بلا مبالغہ اسے انگور پر ترجیح دے سکتے ہیں اور پھر سستا بھی ایسا کہ غلہ جو کے برابر کیل پر عام دستیاب ہو۔ اول جبکہ یہ پھل دھنیئے کے برابر سبز رنگ تلخ و کسیلا ہوتا ہے اور اساڑھ میں چنے اور جنگلی بیر کے انداز میں خوب رسیدہ و شیریں اور چمکدار ہوکر مختلف درختوں پر سرخ۔ سبز۔ زرد۔ سیاہ۔ سفید۔ آسمانی اُودا۔ اپنی جُدا جُدا رنگتوں سے درختوں کو ایک نظارۂ عالم بنا دیتا ہے۔ اس میوے کے وسط میں دانہ کشنیز کے برابر ایک گٹھلی اور کل میوے کے چار قدرتی اجزا پائے جاتے ہیں (۱) بالائی باریک پوست (۲) لدار گودا (۳) گٹھلی کا کھوپر۔ (۴) گٹھلی کا مغز۔ پہلا بالائی چمڑا جلد حیوانی کی طرح صرف اجزاء میوہ کا محافظ پیدا ہوا ہے اور پھل کے تمام اجزا میں سے مذکورۂ بالا اُلوان کے کسی ایک نوع کے ساتھ متلوّن فی الحقیقت صرف یہی ایک جزو ہے۔ اور دوسرا شحمی نرم حصہ ہمیشہ زردی نما شفاف اور شیریں و غذائی جزو ہے اور میوے کی خامی تک یہ جزو بالکل معدوم ہوتا ہے پھل کا تیسرا حصہ یعنی گٹھلی کا کھوپرا اپنی بالائی شیرینی کو اندرونی کڑواہٹ سے محفوظ رکھنے کے لئے بنا ہے اور چہارم حصہ گٹھلی کا مغز نہایت تلخ اور روغنی اور رنگت میں سبز ہوتا ہے۔

اقسام۔ مسواک کا درخت لحاظ اپنے پھل کے دو قسم کا ہوتا ہے ایک میٹھا اور

وبہی عام ہے۔ اور دوم تلخ اور وہ ہر موسم میں کسی قدر بارآور ہوتا ہے لیکن
جاڑوں میں کہتے ہیں کہ زیادہ تر پھلتا ہے اور اس کی بو کچھ ایسی تیز و کریہ ہوتی
ہے کہ اونٹ بھی اس کے کھانے کیلیے قریب تک نہیں جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ
بعضوں نے اس درخت کی ایک اور پہاڑی قسم کانٹے دار بھی لکھی ہے جس کا جنگلی
کی نسبت خوشہ بڑا اور پھل میں گٹھلی نہیں ہوتی ہے۔

طبیعت۔ اس درخت کے جملہ اجزا دوسرے یا تیسرے درجہ میں گرم و خشک
ہیں لیکن اس کا پھل میری رائے ناقص میں اول درجہ کا گرم و تر ہے۔ اگرچہ
پھل بھی اس شوریت اور کھاری پن سے معرا نہیں نظر آتا ہے جو کہ اوسکے
تمام اجزا میں کم و بیش پائی جاتی ہے اور اسی کے باعث یہ درخت شور سے
ملقب ہوا ہے۔ یا یوں سمجھیے کہ پیلو ایک غذا دوائی ہے جو دوائیت میں اپنی
اصل کے تابع ہے اور بذریعہ تغذیہ اور کثرت تولید دم کے کمال مرطب بدن
ہے (واللہ عالم) اس درخت کی قسم تلخ شیریں سے زیادہ گرم و خشک اور اس کا
پھل بھی اپنی اصل کے مطابق اور غیر ماکول ہے۔

خواص۔ یونان میں اس درخت کا وجود تک نہیں ثابت ہوتا ہے اس لیے
قدیم یونانی اطبا سے اس کے خواص کا نہ منقول ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں
ہے۔ عربی و ہندی اطبا نے اسکے بہت سے فوائد لکھے ہیں بلکہ وید تو اس کے
رسائن ہونے کے بھی قائل ہوئے ہیں بالجملہ اسکے جملہ اجزا محلل و مقطع
و ملین و حابس اور جاذب و منشف رطوبات ثابت ہوتے ہیں اور اس کی
جڑ پتے۔ پھل وغیرہ سب اجزا بکثرت کارآمد ہیں۔

مسواک کی جڑ۔ اگرچہ کیکر اور کہیر وغیرہ کئی اشیا کی عام مسواکیں
کی جاتی ہیں مگر اس درخت کی جڑ سے بڑھکر موزوں اس کام کے لیے ابتک

کوئی چیز نہیں دریافت ہوئی ہے چنانچہ فن طب کے ایک بزرگ امام ابوحنیفہ کا بھی اس بارے میں صریح فتوےٰ ہے کہ الاراک افضل ما استیک باصلہ وفروعہ من الشجرۃ واطیب مارعہ الماشیۃ - یعنے سب سے افضل اراک ہی کی مسواک ہے اور مویشی کے لئے چارہ بھی اس کا عمدہ ہے - اس جڑ کی مسواک اپنی مناسب تلخی وحدت کے ذریعے دانتوں کو عمدہ جلا و مضبوطی - مونہہ کو صفائی اور پاکیزگی - دماغ و معدہ کو خفت و سبکی آنکھوں کو نور و روشنی دل کو سرور و فرحت بخشتی ہے - بلغم اور بادی کو بخوبی چھانٹتی ہے اور میرا یہانتک بھی تجربہ ہے کہ وہ پیٹ کی گرانی - متلی - بدمزگی - کثرت آب دہن وغیرہ جو دماغی نزلہ یا معدی امتلا سے ناشی ہو اس درخت کی تازہ تازہ جڑ معہ چھال یا اسکی شاخ یا صرف جڑ کی چھال کا بار بار چبا کر تھوکنا ان عوارض ظاہریہ سے فوراً سبکدوشی بخشتا ہے چنانچہ بعض کی حالت میں بھی سحر کی مرطوب غذا کا ایسا بگاڑ زائل کرنے میں اسی تدبیر سے ایک حد تک کامیابی ہو سکتی ہے - خصوصاً ان جملہ فوائد میں قسم تلخ کی جڑ اول نمبر پر ہے لیکن یاد رہے کہ تازہ جڑ کی خاصیت خشک میں ہرگز مکمل نہیں پائی جاتی ہے خاصکر شاخ تو سوکھنے پر قریباً بالکل بیکار سی ہوجاتی ہے - باقی آیندہ

خاکسار ابوداؤد عبداللہ عفی اللہ عنہ

نسخۂ طلا

مسر بار سیاہ کلاں یک - عقرب سیاہ ۴ عدد میڈک کلاں یک بیربہوٹی ۲ تولہ چربی شیر ۵ تولہ گھونگچی سفید ۳ تولہ برادہ دندان فیل ۵ تولہ خراطین خشک ۵ تولہ جونک خشک - ۲ عدد بچھناک ۲ تولہ سب کو باریک پیسکر شراب دو آتشہ میں دو تین یوم تر رکھیں بعدہٗ بذریعہ پتال جنتر کے آتشی شیشی سے روغن

کشید کریں اور طلاکرکے برگ تنبول اوپر سے باندہیں مگر سرد کروسیون پرنہ طلا
کریں اور سرد پانی سے بعدہ دو ہفتہ بچائیں انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔
ناظرین تجربہ کرکے نتیجہ سے مطلع فرمائیں والسلام مع الاکرام۔
راقم اطبائے کرام کا خادم ابوالفیض فتح محمد خان اشرفی بسلوی

مجرب نسخے

سلسلہ کے لئے دیکھو مجلہ طبیہ نمبر جلد

قرص کاکنج برائے سوزاک۔ حب کاکنج ۱۰ ماشہ مغز تخم خیار ۱۰ ماشہ مغز تخم خربزہ ۱۰ ماشہ مغز بادام شیرین مقشر ۱۰ ماشہ رب السوس ۱۰ ماشہ نشاستہ ۱۰ ماشہ صمغ عربی ۱۰ ماشہ دم الاخوین ۱۰ ماشہ کہربا ۱۰ ماشہ تخم کرفس ۲ ماشہ بذرالبنج ۱ ماشہ افیون ۱ ماشہ سب کو کوٹ چھانکر لعاب بہدانہ میں قرص بنادیں ہر قرص بقدر یک مثقال خوراک ایک قرص اس بدرقہ کے ساتھ۔ مغز تخم خیار ۲ ماشہ مغز تخم خربزہ ۲ ماشہ مغز تخم تربز ۲ ماشہ تخم خرفہ ۲ ماشہ حب کاکنج ۳ ماشہ خارخسک ۲ ماشہ دانہ الائچی ۲ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ سب کو کوٹ کر پاؤ سیر پانی میں شیرہ نکالکر پلادیں۔

گھٹی بچوں کے بخار کھانسی قبض ذبہ وغیرہ امراض کے لئے مفید و مجرب ہے۔
اصل السوس ۱ ماشہ گاؤزبان ۱ دال پچ ۱ دال بادکننہ ۱ عدد مرور پھلی ۲ سرخ عناب ۱ عدد سپستان ۱ عدد نمک سیاہ ۱ سرخ نبات سفید ۱ ماشہ بادیان ایکماشہ بادآورنگ ۱ عدد گل بنفشہ ۱ ماشہ مغز فلوس خیار شنبر ۲ ماشہ صبر سقوطری ۱ سرخ سنا مکی ۱ ماشہ تخم خطمی ۱ ماشہ کاسنی ۱ دال بادپہلی ۱ سرخ اجوائن ۲ عدد سب کو عرق کاسنی ۵ تولہ عرق بادیان ۵ تولہ میں جوش دیکر تھوڑا تھوڑا پلادیں یہ ایک نسخہ سات آٹھ خوراک ہے ایکدو خوراک استعمال میں کافی ہے۔

لعوق خشخاش کھانسی کے لئے مجرب - پوست خشخاش ۳۰ عدد - تخم خشخاش سفید ۳ تولہ اصل السوس ا تولہ پرسیاوشاں ا تولہ تخم خطمی ۹ ماشہ زوفا خشک ا تولہ اسبغول ا تولہ بہدانہ ا تولہ سپستان ۲۵ عدد مویز منقے ۲ تولہ انجیر زرد ۷ عدد سب کو تین بار پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور شکر سفید نیم سیر عسل مصفے پاؤ سیر کے ساتھ قوام کرکے ادویہ ذیل سفوف کرکر ملائیں مغز بادام ۱۱ تولہ مغز چلغوزہ ۱۰ تولہ مغز پنبہ دانہ ا تولہ مغز تخم خیار ۱۰ تولہ رب السوس ۲ ماشہ شکر تیغال ۶ ماشہ - صمغ عربی ۶ ماشہ کتیرا ۶ ماشہ -

لعوق خیارشنبر - کھانسی کے لئے مجرب - کتیرا ۹ ماشہ صمغ عربی ۹ ماشہ بہدانہ ۹ ماشہ تخم خطمی ۹ ماشہ اسبغول ۹ ماشہ اصل السوس مقشر ۶ ماشہ گاؤزبان ۹ ماشہ پرسیاوشاں ۹ ماشہ عناب ۹ دانہ سپستان ۱۲ دانہ مویز منقی ۲۴ دانہ مغز خیارشنبر ۱۰ تولہ گل بنفشہ ۲ تولہ سب کو تین پاؤ پانی میں شب کو بھگو کر صبح جوش دیں تا سوم حصہ رہے - ملکر صاف کریں اور شکر سفید یا نبات سفید - نام پاؤ سیر ملاکر قوام کریں اور روغن بادام ۶ ماشہ ملاکر استعمال کریں -

معجون کمونی - زیرہ سیاہ ۱۰ تولہ مدبر در سرکہ بدرکردہ فلفل گرد ا تولہ - زنجبیل ۱۷ ماشہ برگ سداب خشک ۹ ماشہ سلیخہ ۹ ماشہ - دارچینی ۹ ماشہ خرفہ ۹ ماشہ حب بلساں ۹ ماشہ مصطگی رومی ۹ ماشہ سنبل الطیب ۹ ماشہ بورہ ارمنی ۴۰ ماشہ خولنجان ۹ ماشہ اگرعرقی ۹ ماشہ پوست سنگدانہ مرغ ۹ ماشہ عسل مصفے ۵۵ تولہ سرکہ انگوری ۹ تولہ گلاب ۵ تولہ بدستور معروف معجون بناویں اور دو ماشہ سے ۳ مثقال تک اس بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں بادیان ۹ ماشہ دانہ الائچی ۳ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں شیرہ نکالکر نیم گرم پلاویں -

مطبوخ نافع تپ حارہ کہنہ مجرب - گلو سبزی دور کردہ ۵ ماشہ شاہترہ ۳ ماشہ

چرائتہ ۴ ماشہ اصل السوس مقشر ۳ ماشہ کاکڑا سینگی ۳ ماشہ خس ۳ ماشہ۔
صندل سرخ ۳ ماشہ نبولیاں ۵ عدد تخم کاسنی ۷ ماشہ تخم خربزہ ۶ ماشہ۔
سب کو کوٹ کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب چوتھا حصہ باقی رہے صاف
کرکے سکنجبین سیادہ یا نہور حل کرکے پلادیں۔

محمد عبد الصمد از ناگپور

ڈاکٹری مجرب نسخے

ہمارے مہربان جناب ڈاکٹر سید احمد صاحب نے مختلف استفسارات کے
جوابوں میں چند امراض کے لئے نہایت مفید اور بکار آمد اپنے مجرب نسخے
بغرض اشاعت ارسال فرمائے تھے۔ جو افسوس ہے کہ وقت پر دفتر ہذا میں
نہ موصول ہونے کے باعث بضمن اجوبہ استفسارات درج نہو سکے۔ اب ہم
انکا عنوان بدلکر اس باب کے تحت میں درج کرتے ہیں۔

ایڈیٹر

(۱) جس مریض کو پہلے آتشک ہو چکی ہو اور بالفعل درد مفاصل ضعف دماغ
ضعف بصارت۔ قبض شکم۔ تبخیر وغیرہ کی شکایت ہو اس کے لئے یہ نسخہ
نہایت مفید ہے۔

نسخہ۔ پوٹاسی آئیوڈائڈ ۱۸ گرین۔ دو نونس سلیوشن ایک ڈرام۔
میگنیشیا سلفاس ۳ ڈرام۔ اسپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام پانی ۶ اونس۔
ان سب ادویات کو ملاکر ایک شیشی میں رکھ لیں۔ یہ چھ خوراکیں ہیں۔ ان میں سے
ہر روز تین خوراکیں (ایک صبح۔ ایک دوپہر۔ ایک شام کو) دینی چاہیئں۔
یہ نسخہ دو دن کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح ایک ہفتہ تک اس کا استعمال
کرنے سے فائدہ تو ہو جاتا ہے لیکن کم سے کم اس کو ایک ماہ تک پینا چاہیئے۔

(۲) **نسخہ** واسطے کھانسی شدید ہر قسم کے نہایت مفید اور مجرب ہے۔
صفت۔ ٹنکچر کیمفر کمپونڈ ۲ ڈرام ٹنکچر سلا ۲ ڈرام۔ اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲ ڈرام۔ وائن ابیکاک ½ اڈرام۔ پانی ۶ اونس ان سب کو ملاکر ایک شیشی میں رکھ لو یہ چھ خوراکیں ہیں۔ ان میں سے ہر روز تین خوراکیں صبح۔ دوپہر۔ شام دینی چاہیئں۔ یہ نسخہ دو دن کا ہے۔ ایک ہفتہ تک پلاؤ نفع ہوگا۔

(۳) **نسخہ** واسطے بخار کہنہ زچہ کے بہت مفید ہے۔ ٹنکچر ـ وبرب ۶ ڈرام پٹاسی برومائڈ ا ڈرام۔ لائکر آرسینک ۴۲ قطرے۔ سیرپ آرنشیائی ۶ ڈرام پانی ۶ اونس ان سب کو ملاکر ایک شیشی میں رکھ لو یہ چھ خوراکیں ہیں۔ ان میں سے تین خوراکیں ہر روز صبح۔ دوپہر۔ شام پلانی چاہیئں انشاء اللہ تعالے بہت جلد بخار جاتا رہے گا۔

(۴) **نسخہ** واسطے تپ لرزہ ہر قسم کے مفید ہے **صفت**۔ کونین سلفاس ا ڈرام۔ سلفیورک ایسڈ ڈائیلیوٹ ۳ ڈرام میگنیشیا سلفاس ۶ ڈرام۔ سیرپ آرنشیائی ½۱ اونس۔ پانی ۱۲ اونس۔ ان سب کو ملاکر ایک شیشی میں رکھ لو یہ ۱۲ خوراکیں ہیں ان میں سے تین خوراکیں ہر روز بخار آنے سے پہلے ایک ایک یا دو دو گھنٹے کے فاصلہ سے پلانی چاہیئں۔ تیسری خوراک بخار آنے سے پہلے پلائی جائے اور بخار کی حالت میں دینا اچھا نہیں ہے۔ یہ نسخہ چار دن کے لیئے کافی ہے۔ انشاء اللہ تعالے اس کے استعمال سے بخار بالکل رفع ہوجاتا ہے۔

(۵) **نسخہ** واسطے بخار کہنہ کے بہت مفید ہے۔ اگر ورم جگر یا ورم طحال یا کوئی خرابی پھیپڑہ میں نہو۔ اور سوائے بخار کہنہ کے اور کوئی شکایت نہو۔
صفت کونین سلفاس ۳ گرین ٹنکچر جرٹیا ۳۰ قطرے۔ ایسڈ ہائڈروبرومک ڈائلیوٹ ۱۰ قطرے۔ لائکر آرسینک ۲ قطرے۔ سیرپ آرنشیائی ا ڈرام۔

پانی ایک اونس - ان سب کو ملالو - یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں تین خوراکیں (صبح - دوپہر - شام -) دینی چاہئیں - اور اس نسخہ کے ساتھ دن میں دو مرتبہ (صبح - شام) یہ پڑیاں بھی دیجائیں - ان کا بہت نفع ہوتا ہے -

نسخہ یہ ہے - سیلول ۲۰ گرین - امونیا برومائیڈ ۲۰ گرین - ان دونوں کو ملاکران کی دو پڑیاں بنائی جائیں - ان میں سے ایک پڑیہ صبح کو اور ایک شام کو ہمراہ ایک گھونٹ پانی کے کھالیا کریں - بہت جلد نفع ہوتا ہے -

(۶) نسخہ - جس مریض کو بسبب جلق وکثرت صحبت کے سیلان منی و قبض شدید ونسیان وضعف دماغ ہو اسکے لئے بہت مفید ہے -

نسخہ - اکسٹراکٹ ڈامیانہ لیکوئڈ ۳۰ قطرے - پٹاس برومائڈ ۱۵ گرین - ٹنکچر بلاڈوناہ ۵ قطرے - گلیسرین ایک ڈرام - پانی ایک اونس ان سب کو ملالو یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں تین خوراکیں تین دفعہ (صبح - دوپہر - شام -) پلانی چاہئیں - اور اس طلا کی مالش کریں -

نسخہ طلا - ٹنکچر کنتھرائڈس ایک ڈرام - لیکر امونیا ایک ڈرام - روسوائیل ایک اونس - ان سب کو ملالو حشفہ کو چھوڑکر باقی سب جگہ مالش کرنی چاہیئے صبح اور شام بعد مالش کے برگ پان باندھ دیا جاوے -

(۷) حبوب - برائے سرعت انزال و رقت منی - کافور ایک گرین - اکسٹراکٹ ہائیوسائمس ۲ گرین - اکسٹراکٹ بلاڈونا ½ گرین - ان سب کو ملاکر ایک گولی بنالو - ایسی گولیاں دن میں تین دفعہ (صبح دوپہر - شام) پانی کے ساتھ کھایا کریں - کم سے کم پندرہ دن تک کھائیں بہت فائدہ ہوگا +

باقی آئندہ

ڈاکٹر سید احمد نیو مڈیکل ہال صدر بازار پشاور

سر کے بال بڑھانیکے مفید نسخے

چونکہ انسان کے تمام اعضا میں نسبتہً سر کو تقدم کا شرف حاصل ہے اور اُس کے علاوہ بالوں کی درازی و سیاہی حسین و پری چہرہ لوگوں کے لیے ایک طرح کے باعث فخر و عزت اسواسطے چند نسخے ذیل میں لکھے جاتے ہیں جو بالوں کے بڑھانے میں مجرب ہیں

نسخہ۔ آم کے پتے پیس کر سر کے بالوں کی جڑوں میں لگائیں اور صبح کو دھو ڈالیں۔ **دیگر** سر کے بال بڑھانے اور سیاہ کرنے اور بالوں کی جڑیں سخت و مضبوط کرنے کے لیے **نسخہ** بجھیسار[۱] کی لکڑی پیسکر بالوں کی جڑوں پر ملیں۔ **دوا** بالوں کی درازی اور سیاہی کے لیے جو صدہا مرتبہ آزمائی گئی اور مجرب ثابت ہوئی۔ **نسخہ** شریفہ کے بیج کا مغز بیری کے پتے برابر پیسکر چار تولہ کی مقدار بالوں کی جڑوں میں ملیں اور صبح کو دھو ڈالیں سر دھوتے وقت آنکھوں کی اچھی طرح حفاظت کریں کہ اس کا پانی آنکھوں میں نہ جائے ورنہ مضر ہوگا یہ نسخہ عجیب و غریب ہے **دوا** گنج کے لیے نہایت مجرب ہے **نسخہ** تماکو کے پھول پیسکر اور سرسوں کے تیل میں لت کرکے بالوں پر ملیں **دیگر** گنج کے لیے نہایت مفید و مجرب ہے **نسخہ** فراش کی پتی پیس کر ٹکیہ بناویں اور کڑوے تیل میں تل لیں ٹکیہ جل جائے تو اُسے نکال لیں اور روغن کا استعمال کریں **دیگر** گنج کے لیے مجرب ہے اور ہمارے تجربے میں آچکا ہے **نسخہ** بڑ کی پتی جلاکر السی کے تیل میں لت کرکے استعمال کریں **دیگر** گنج کے لیے مجرب و آزمودہ ہے **نسخہ** رتن جوت[۲] کو جلاکر تلوں کے تیل میں ملائیں اور سر پر ملیں **دوا** بالوں کی حفاظت و سیاہی کے لیے مجرب ہے بشرطیکہ سفید بال نکلنے سے پیشتر استعمال کریں **نسخہ** رودنتی[۳] کی پتی خشک کرکے پیس لیں

---

[۱] بجھیسار ایک درخت شاندار ہے جسکا عموماً پھول تیار ہوتا ہے ۱۲ [۲] رتن جوت کئی قسم کا ہوتا ہے۔ قسم اول کی پتی شکل کاہو کے پھول سیاہ درخت خاردار دوم کی پتی بڑی پھول بنفشی۔ سوم کی پتی سب سے چھوٹی پھول بنفشی۔ چہارم کے پھول سرخ اور چھوٹے مگر یہاں قسم اول مراد ہے ۱۲ [۳] رودنتی کی پتی شکل چنوں کی پتی کے ہوتی ہے۔ مگر اُس سے چھوٹی اسکے تنہ کا رخ جانب آسمان اور پشت جانب زمین ہوتا ہے ۱۲

اور اگر ایک ہفتہ تک تین درم یعنی ساڑھے دس ماشہ کھلائیں بال سفید نہ ہوں **دوا** بالوں کے سیاہ کرنے اور جوانی کے قائم رکھنے میں مجرب ہے **نسخہ** بھنگرہ[1] کے بیج ہر روز کوٹ کر تین درم چالیس روز تک پانی سے پھانکیں۔ **روغن** اُن عورتوں کے لیے مجرب ہے جو بال بڑھانا چاہتی ہوں **نسخہ** چھلے ہوئے جو تیس درم آنولہ ۵ درم دونوں کو پانی میں یہاں تک جوش دیں کہ گاڑھا ہو جائے جب خوب ہل جائے تو اُسکے نصف وزن تلوں کا تیل دس درم۔ شیشم کے پتے دس درم۔ کدو کے پتے دونوں کو ملا کر جوش دیں۔ جب صرف تیل باقی رہ جائے تو اُتاریں اور وقتاً فوقتاً سر پر ملتی رہیں **دوا دیگر** بالوں کے ہمیشہ سیاہ رکھنے کے لیے مجرب ہے۔ اگر چند روز اس پر مداومت کریں اور نیز آتشک کو بھی مفید ہے۔ **نسخہ** سرخ گل عباسی کے بیج جہاں تک بن پڑیں بھونیں اور اُوپر کا چھلکا اُتار کر کوٹ چھان لیں پھر شکر سُرخ ملا کر ہر روز ٹھنڈے پانی کے ساتھ ایک دام چالیس روز تک کھائیں مجرب ہے۔ جب سر میں جوئیں پڑ جائیں تو بکائن کا پھل پانی میں پیسکر سر میں ڈالیں عجیب النفع ہے۔ جوؤں کے مار ڈالنے کی دوسری مجرب **دوا** کھرنی کی گٹھلی کا مغز پیسکر سر میں ڈالیں جوئیں مر جائینگی۔

دوران سر کے بیان میں

مریض کو اپنے گرداگرد تمام چیزوں کو گھومتا ہوا دیکھنا دوران سر ہے۔ یہ کئی وجہ سے ہوتا ہے۔ بلغمی ہے تو اُسکی علامت سر پر گرمی پہنچنے سے دورانِ سر میں تخفیف ہوتا ہے۔ سوداوی کی علامت زیادہ چپ رہنا فکر میں ڈوبا رہنا ہے۔ ٹھنڈی ہوا سے ہے تو اُسکی علامت بلغمی دوران سر کی علامت ہے۔ اِن تینوں قسموں میں بلغمی درد سر کا علاج کرنا چاہیئے

---

[1] بھنگرہ ایک گھاس ہے جسکے پتے انار جیسے مگر نرم اور شاخ پھول سیاہ و زرد و سپید۔ سیاہ و زرد کم ملتا ہے۔ اس نسخہ میں سیاہ پھول والے بھنگرہ کے بیج کی ضرورت ہے ۱۲

اگر فائدہ ہوجائے بہتر ورنہ تنقیہ کرنا مناسب ہے **نسخہ** بادیان چھ ماشہ گل خیرو چھ ماشہ کندر پانچ ماشہ۔ منڈی چار ماشہ۔ دھنیا پانچ ماشہ۔ سنا مکی ایک تولہ۔ املتاس چھ تولہ۔ شکر سرخ چار تولہ۔ سب کو جوش کرکے تھوڑا سا گھی ڈال کر پلائیں۔ یہ تنقیہ بلغمی دردسر کو بھی مفید ہے۔ اگر دوران سر صفرا سے ہے تو اسکی علامت ٹھنڈی چیزوں سے نفع پانا دوران کا فوراً ہونا اور فوراً بیٹھ جانا ہے۔ اسکا علاج صفراوی دردسر جیسا علاج ہے مگر اس میں تلیین کرنا ضرور ہے **نسخہ مسہل** دوران صفراوی کے مناسب حال کنول کے پھول پانچ ماشہ۔ گل خیرو۔ شاہترہ۔ پانچ پانچ ماشہ۔ دھنیا تین ماشہ۔ املتاس چھ تولے شکر سرخ چار تولہ۔ روغن زرد دستور کے مطابق دیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نسخہ مذکورہ اُس وقت استعمال کریں۔ جب مادہ مرض کا کم ہو۔ ورنہ پہلے تنقیہ کرلیں اور اس بات کی خصوصیت نہ صرف اسی مرض میں ہے۔ بلکہ تمام بیماریوں کے علاج کرنے کا یہی قاعدہ ہے **سفوف** جو ہر قسم کے دوران کو مفید پڑتا ہے **نسخہ** دھنیا ایک تولہ شکر سرخ دو تولہ ان دونوں کا سفوف کرکے نو ماشے ٹھنڈے پانی کے ساتھ مریض کو پھکائیں دوران سر جاتا رہیگا۔ **جوشاندہ** جو ہر قسم کے دوران بالخصوص صفراوی دوران کو مفید پڑتا ہے اور سفوف مذکور سے بہتر ہے۔ **نسخہ**۔ جواسا۔ شکر سرخ دو دو تولہ پانی میں جوش کرکے پلائیں۔ **دیگر** ہر قسم کے دوران کے لیے مجرب و مفید **نسخہ** پٹ سن کے بیج پیسکر تھوڑے سے گیہوں کے آٹے میں ملائیں اور اسکی روٹی پکا کر کھلائیں **حریرہ** اُس دوران سر کے لیے مجرب و مفید ہے جو خشکی یا دماغ کی کمزوری کی وجہ سے ہو **نسخہ** پانچ تولہ گیہوں کی بھوسی سیر بھر پانی میں جوش دیں جب آدھ پاؤ پانی رہ جائے تو نو ماشہ خشخاش کا شیرہ ملاکر دوبارہ آگ پر رکھدیں اور روغن زرد اپنی پسند کے موافق ملاکر شکر سرخ سے میٹھا کرکے پلائیں۔

سلہ سبز و بھورا ہوتا ہے۔ مزہ میں کڑوا و بدمزا ہے ۱۲

سہر زیادہ جاگنے اور نیند نہ آنے کو سہر کہتے ہیں۔ صفراوی درد سر میں جو دوا دیجاتی ہی وہی سہر میں بھی دیجائے۔ سہر کے لیے مجرب تیل۔ سبز کاہو کے پتوں کا پانی آدھ پاؤ تلوں کا تیل چھٹانک بھر دونوں کو جوش دیں جب پانی جلکر تیل ہی تیل رہ جائے تو آگ پر سے اُتارلیں اور سر اور تلووں پر مالش کریں۔ سہر کے لیے ایک اور مفید و مجرب دوا، نسخہ دو ماشہ بھنگ کے پتے بکری کے دودھ میں پیسکر تلووں پر مالش کریں۔ اور کوئے کا ساگ جو دیہات میں بکثرت ہوتا ہے کھلاتے رہیں شدت سہر کے لیے نہایت مفید ہی

حبوب برائے تقویۃ باہ مجلوق مجرب

عبدالغفار

نسخہ اکسٹراکٹ کنایس اینڈیکا ½ گرین۔ اکسٹرکٹ نکسوامیکا ½ گرین۔ کونین ½ گرین۔ ریڈیوسڈ آئیرن ۲ گرین۔ اکسٹرکٹ ڈامیانا ۲ گرین۔ ان سب کی ایک گولی بنالو ایسی دن میں ۳ گولیاں روزانہ پانی کے ہمراہ یا دودھ کے کھانا چاہیئے۔ اور اس کا طلا کرنا چاہیئے نسخہ برائے طلا۔ کروٹن آیل ایک ڈرام۔ سیمپل لنیمنٹ ۲ ڈرام۔ اچھی طرح سے ملالو۔ صرف دو پہر مالش کیا جاوے۔ صبح اور شام سر کو چھوڑ کر۔ یقین ہے کہ جلد صحت کلی ہوجاویگی

نسخہ برائے ضعف دماغ و تقویت معدہ و ملین شکم و تقویت باہ کے مفید ہے۔

نسخہ۔ فرائی ریٹ کونین سائٹراس ۵ گرین۔ ٹنکچر نکسوامیکا۔ الذفالسوک ڈائیلوٹ ۱۰ قطرہ۔ مگنیشیا سلفاس ۳۰ گرین۔ ٹنکچر جنشن کمپونڈ ۳۰ قطرہ اسپرٹ کلوروفارم ۵ قطرہ۔ پانی ایک اونس۔ سب کو ملالو یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں ۳ دفعہ پینا چاہیئے۔ دو ہفتہ تک استعمال کرنے سے انشاء اللہ کل شکایتیں رفع ہوجائینگی

نسخہ واسطے ذیابیطس کے مفید ہے۔

صفتہ۔ سیرپ کوڈینا ۲ ڈرام ٹنکچر فرائی پر کلورائید ایک ڈرام۔ ٹنکچر نکسوامیکا ۴۰ قطرہ۔ اسپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام۔ پانی ۶ اونس ان سب کو ملاکر ایک شیشی میں رکھ لو یہ چھ خوراک ہیں۔ انمیں سے ۳ خوراکیں (صبح۔ دو پہر شام) ہر روز پلائی جائیں۔ یہ نسخہ دو دن کے لیے کافی ہے۔

ڈاکٹر سید احمد نوہڈ بگلی اللہ آباد

الامراض

اجوبہ استفسارات مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۱۰ جلد ۴

جواب استفسار نمبر (۱)

(۱) جماع سے تکلیف یا نا قم رحم کے کسی جانب مائل ہونے کی علامت ہر دایہ سے شناخت کرائیں جس جانب میلان دریافت ہو ادھر کی رگ صافن کا خون نکلوائیں بشرطیکہ اُدھر کی عروق رحم میں امتلاء محسوس ہو اور اگر رحم کی رگوں میں سختی یا کثافت یا سکیڑ معلوم ہو تو مرہم قیر وطی وغیرہ نرمی و رطوبت بخشنے والی اشیا استعمال کرائی جائیں۔ خون جاری کرانے کو نسخہ ہذا پلائیں **نسخہ** مغز تخم کسنبہ۔ تخم خربوزہ۔ سونف۔ گاؤزبان سب برابر کوٹ کر رکھیں اور دو دو تولہ رات کو پانی میں بھگوئیں صبح جوش دیکر صاف کر لیں اور شربت وردجو مجلہ میں اشاعت پا چکا ہے ۲ تولہ ملا کر نوش کریں
(۲) غالباً اختلاج و سوزش کا سبب قبض ہوگا سوتے وقت اطریفل نانی ۶ ماشہ کھایا کریں اور صبح خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر دار ۵ ماشہ ورق نقرہ بڑھا کر
(۳) بکرے کے جگر میں فلفل دراز داخل کرکے آگ پر بھوننے سے جو رطوبت برآمد ہو اس کا سلائی سے آنکھ میں لگانا خاص مفید ہے علاوہ اس کے مجھ سے خط وکتابت کیجیے۔
(۴) خمیرہ کوکنار یا عمدہ شربت خشخاش اس بارے میں آزمودہ ہے۔
(۵) دیکھیے جواب نمبر ا۔
(۶) مخزن المفردات۔ مخزن۔ محیط اعظم۔ مفردات ابن بیطار مطبع

مجتبائی دہلی سے لیں۔ علاج صبیاں ونسوان میں تدبیر العلاج بھی غالباً وہاں ہو گی ایسی ہی ایک کتاب توضیح الولادت بھی اسی مطبع میں ملتی ہے لیکن میں نے دیکھی نہیں ہے۔ حکیم ابو داؤد عبد اللہ۔

ایضاً

(۱) پل ایلوزایٹ مرہلکی ایک ایک معتاد یا معجون نجاح کی ایک ایک خوراک صبح و شام شربت بزوری کے ہمراہ کھلائیں۔ چند ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کلی آرام ہو گا۔

(۲) **لبوب کبیر دی یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی دہلی** سے منگا کر استعمال کرو جلد آرام ہو گا۔

(۳) شہد خالص و آب مروق تخم سونف باہم ملا کر شیشی میں رکھیں اور رہر سلائی سے دو تین دفعہ آنکھوں میں لگائیں۔ ایک ہفتہ تک انشاء اللہ تعالیٰ شب کوری سے آرام ہو گا مجرب ہے۔

(۴) تین ہفتہ تک ہر روز **روغن لبوب سبعہ** کا سعوط لینا سریع الاثر مجرب ہے۔

(۵) جواب استفسار نمبر ۱

گنا بک آملہ سار۔ سہاگہ۔ نیلہ تھوتہ ایک ایک تولہ۔ رسکپور ۲ ماشہ سب کو آب لیموں کاغذی میں پیسکر گولیاں بنا رکھیں بوقت ضرورت داد کھردرے کپڑے سے رگڑیں جب سرخ ہو جائے ایک گولی آب لیمو یا شہد خالص میں گھسکر لیپ کریں انشاء اللہ چند روز میں نفع ہو جائیگا۔

راقم حکیم نور محمد مالک نور شفاخانہ موکل ضلع لاہور

جواب استفسار نمبر ۲

آپ کے سوال کے پانچ فقرے ہیں - ہر ایک کا جداگانہ جواب عرض ہے -
(۱) امراض سوء مزاج وہ ہیں جن کا اول تعلق اعضاء بسیط سے ہو - (۲) امراض ترکیب وہ ہیں جو پہلے ہی اعضاء مرکبہ سے متعلق ہوں - (۳) حمی یوم قسم اولی میں داخل ہے - (۴) حمی یومی کا اول تعلق اعضاء بسیط سے ہوتا ہے - کیونکہ اعضاء مرکبہ میں کسی مزاجی مرض کا سرایت کرنا بدون توسط ان بسائط کے محال ہے - یہاں پر اولے تعلق کے لفظ کی تشریح کر دینی بھی ضروری معلوم ہوتی ہے - واضح رائے عالی ہو کہ سخونت روح جو حمی یوم کا سبب ہے وہ خود حمی سے مغائر ہے - حمے کی تین مشہور قسمیں (روحی - خلطی - دقی) جو اولی تعلق کے لحاظ سے منقسم ہوئی ہیں اس اولی تعلق سے سبب کا تعلق مراد ہے مسبب یعنی حمی کا نہیں - اور امراض سوء مزاج کی تعریف میں جو اولی تعلق مذکور ہوا ہے وہ خود مرض مثلاً حمی کے حال کیطرف عائد ہے - غرضکہ حمی یوم کا سبب بیشک اولاً ارواح سے متعلق ہوتا ہے لیکن سخونت روح داخل قلب ہو کر جب قلب سے مبعوث الے البدن ہو چکے یعنے جب حمی کا وجود متصور ہو تو اس کا اولے تعلق اعضاء مفردہ سے ہوتا ہے فافہم - (۵) روح اعضا میں داخل نہیں ہے اور یہ ظاہر بات ہے -

جواب استفسار نمبر ۳

آپ مجلہ طبیہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء میں منشی عبد الصمد کا مضمون دید ان ملاحظہ فرمائیں علاوہ بران زخم حیات بوٹی کے عصارہ میں قلعی کے ورق کھرل کر کے کشتہ کر ڈالیں اور روزانہ ایک دورقی اسی بوٹی کے شیرہ کے ساتھ

کھلایا کریں

راقم حکیم ابوداؤد عبداللہ عفی عنہ

ایضاً

پوست درخت انار ترش ایک تولہ ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں جب ایک چھٹانک پانی باقی رہ جائے مل چھانکر ایک شیشی میں رکھ چھوڑیں۔ اور ایک ایک تولہ کرکے رات دن میں پلائیں ہفتہ عشرہ تک استعمال کرنے سے انشاءاللہ تعالے سب چنچنے مر جائیں گے۔

راقم سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

ایضاً

ایلوہ ۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ۱۰ تولہ۔ سہاگہ بریاں ۳ ماشہ۔ اجوائن خراسانی ۶ ماشہ سب کو نیم کوفتہ کرکے لعاب گھی کوار میں تر کریں جب دوائیں پھول جائیں اور لعاب خشک ہو جائے تو ادویہ کو باریک پیسکر چنے برابر گولیاں بنالیں اور ہر روز رات کو سوتے وقت ان میں سے دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ کھالیا کریں۔ اور ہر روز صبح کے وقت کشتہ قلعی (رانگ) بھی کھائیں۔ تیں ہفتہ تک استعمال کرنے سے چنچنوں کا پورے طور پر استیصال ہو جائیگا مجرب ہے **صفت** کشتہ قلعی۔ برادہ قلعی ۵ تولہ۔ مصری کوزہ ۱۰ تولہ دونوں کو آب زخم حیات یا آب بسکھپرہ میں سحق بلیغ کریں کہ سیاہ خاکستر ہو جائے بس کشتہ تیار ہو گیا۔ مگر کم سے کم تین روز تک سحق کرنا ضروری ہے

راقم حکیم نور محمد مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

جواب استفسار نمبر ۴

بھائی جان! یہ جدی جدی دو بیماریاں ہیں ناک کے مرض کا نام خشم ہے

جس کا باعث غالباً قوت بوئیدگی کے مقام میں خصوصاً اور دماغ میں عموماً سردی وضعف ہے۔ سعفرہ کا مرض حکتہ المقعد کہلاتا ہے اس کا سبب بلغم شور ہے۔ جماع کے وقت تحریک کے باعث مادہ مرض میں ہیجان پیدا ہوتا ہے اسی سے مرض میں شدت ظاہر ہوتی ہے۔ چونکہ مزاج میں بلغمیت ثابت ہوتی ہے اس طرح علاج کیا جائے پہلے ہفتہ عشرہ گل بنفشہ ۵ ماشہ مویز منقے ۹ دانہ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ اسطوخودوس ۷ ماشہ کا خیساندہ پلائیں۔ پھر اس میں سنا مکی تولہ۔ گودہ املتاس ۷ تولہ حسب قاعدہ بڑھا کر مسہل دیں بعدہ ہر صبح ہلیلہ مربی اول کھاکر سونف ۵ ماشہ و تخم کشوث ۳ ماشہ کا شیرہ عرق سونف و عرق مکوہ میں نکالکر خمیرہ بنفشہ ۔ ۲ تولہ یا گلقند عسلی ۲ تولہ اس میں حل کے پلائیں اور ہر شب اطریفل کشنیزی تولہ۔ یا قبض ہو تو اطریفل زمانی ۷ ماشہ کھلائیں۔ اور حبوب تنکار بھی مفید ہیں جو چار پانچ ہر رات کھائی جائیں۔ سعفرہ میں گلروغن وسرکہ کی مالش کرائیں۔ دماغ کے مقدم حصہ پر بابونہ پودینہ وغیرہ گرم اشیا کے جوشاندہ کا نطول کیا جائے۔ کائپھل تولہ۔ نکچھکنی ۲ ماشہ۔ لونگ ۲ ماشہ کی ہلاس لیجائے۔ یا احقر سے ایک خاص ہلاس طلب فرمائیں بشرط مداومت انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

جواب استفسار نمبر ۵

حضرت استاذنا حاذق الملک مرحوم کا معمولہ لیپ جسکے اجزا حسب ذیل ہیں پانی کے ساتھ استعمال کرایا کریں۔ مر۔ صبر۔ اجوائن۔ ایرسا۔ تخم السی (سب چار چار ماشہ) زراوند مدحرج سیاہ۔ فلفل موبہ۔ جرائتہ۔ اشق گوگل۔ راسن۔ ہینگ۔ کوٹھ۔ فرفیون۔ بیروزہ۔ (سب دو دو ماشہ

ملیٹھی کے بیج ایک ماشہ اسکی مداومت سے خنازیر تحلیل ہوجائیں گے انشاء اللہ
لیکن تاوقتیکہ اس مرض میں ہضم کی پوری پوری اصلاح اور بلغم کے مادہ کا
بخوبی استیصال نہو علاج میں کامیابی مشکل ہے۔

جواب استفسار نمبر ۶

کسی ماہر طبیب کے مشورے سے گرم منضج و مسہل مکرر دیکر بعد میں پوری
احتیاط کے ساتھ سم الفار کے استعمال کرائی جائے بیمار کو خبر نہو۔ اس اثناء
میں مناسب روغنوں کی مالش بھی رہے انشاء اللہ امید شفا ہے۔ علاوہ اسکے
مجلہ طبیہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳۱ میں حکیم وحید الحق صاحب کا جواب
استفسار ملاحظہ فرمائیں۔ راقم حکیم ابوداؤد عبداللہ مالک
دوا دہی شفاخانہ بیرکہاتی چونیاں لاہور

ایضاً

اس مرض یعنے وجع مفاصل میں تلیین اجابت کا ضرور لحاظ رہے پس آپ
اس نسخہ کو تیار کرکے کام میں لایئے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا۔
نسخہ۔ سورنجان شیریں۔ شیطرج ہندی۔ سنبل الطیب۔ دانہ الائچی خورد
تربد سفید مجوف۔ نانخواہ خراسانی۔ فلفل دراز۔ شحم حنظل۔ صبر سقوطری ہر ایک
ایک تولہ کوٹ چھانکر نمک لاہوری۔ مصطگی رومی ہر ایک دو تولہ باریک کرکے
ملاکر صبح و شام تین تین ماشہ آب نیم گرم سے کھلائیں۔ نسخہ روغن اس روغن
کو تیار کرکے صبح و شام دو وقتہ مقام درد پر نیم گرم مالش کرکے روئی لپیٹ کر
باندہ دیجئے۔ **نسخہ**۔ عرق برگ مدار زرد۔ عرق برگ سنبھالو۔ عرق برگ دھتورہ
عرق برگ المتاس ہر ایک دو دو تولہ روغن کنجد سیاہ ایک پاؤ میں جلاویں
جب صرف روغن رہ جاوے اُسوقت گل بابونہ۔ سورنجان تلخ۔ قرنفل۔

عقرقرحا مصطگی رومی - زہر تیلیا ہر ایک ۹ ماشہ باریک کرکے اُسی روغن میں
تھوڑی دیر جلاویں بعدہ سرد کرکے شیشی میں بحفاظت محفوظ رکھیں ہر روز
موافق تحریر بالا کے عمل میں لاویں اور اس بندہ کو دعاے خیر سے یاد فرماویں۔

راقم خادم الاطبا حکیم حافظ
احمد سعید بٹیا برجی ۲۴ پرگنہ

ایضاً

روغن دافع وجع المفاصل دریاج جسکی مفصل ترکیب مجلہ طبیہ کے کسی
سابق نمبر میں شائع کرچکا ہوں استعمال کرو انشاءاللہ تعالےٰ جلد صحت ہوگی
ہاں کہانے کے لئے معجون سیحیٔ یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی دہلی
سے بذریعہ وی پی طلب کرکے روزمرہ استعمال کرو۔

حکیم نور محمد از موکل ضلع لاہور

جواب استفسار نمبر ۷

طاعون کا حکمی علاج اسوقت تک مشاہدہ میں نہیں آیا یہ **عذاب الٰہی**
ہے۔ تکذیب الرسل وطعن فی الرسول و بداعمالی اس کا موجب ہے جو اس
زمانہ میں بکثرت پھیلا ہوا ہے۔ پس استغفار و اعمال صالحہ و صدقہ۔
وخیرات و اتباع الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے بچنے کے لئے
عروہ وثقےٰ ہے۔ ہاں مولیٰ رؤف رحیم نے اپنے غضب میں بھی رحمت کو
مقدم رکھا ہے۔ جب کسی مقام پر اس عذاب کا نزول ہونا شروع ہوتا ہے
تو پہلے بطور نوٹس واطلاعی کے چوہوں پر یہ آفت نازل ہوتی ہے۔
پس جب سُنا جائے کہ قصبہ یا گانوں میں کوئی چوہا مرا ہے لوگوں کو چاہئے

کہ فوراً سب لوگ اُس کو خالی کرکے باہر جنگل میں قیام کریں - اور ہرگز ہرگز دو ماہ تک وہاں نہ آئیں - انشاء اللہ تعالےٰ مامون و مصئون رہیں گے ہمارے علاقہ میں جن جن لوگوں نے اسپر عمل کیا وہ بفضلہ تعالےٰ محفوظ رہے فہذا التدبیر نافع تجربۃً والحافظ ہو اللہ تعالےٰ خیر الحافظین -

ادویات میں سے **حب جدوار کافوری** جس کا نسخہ غالباً مجلہ طبیہ نمبر ۴ ماہ میں شایع کرچکا ہوں بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنا اور مریضونکو کہلانا نہایت مفید ہے - **روغن نوری** بھی بطور حفظ ماتقدم و علاج اس کے لیئے بکرمہ تعالےٰ مجرب ہے - جو شفاخانہ ہذا سے قیمتاً مل سکتا ہے - بلکہ پارسال سے میں نے **روغن نوری** کی یہ عجیب خاصیت تجربہ کی ہے کہ شروع بخار میں ہی اگر اسکو کانوں میں بطور قطور ڈالا جائے - تو بخار فوراً اُتر کر آرام ہونے لگتا ہے اور گلٹی بھی نہیں نکلتی اور مریض دو تین یوم میں کلی صحت یاب ہوجاتا ہے - فالحمد للہ تعالےٰ و الشکر لہ -

حکیم نور محمدؐ مالک نوری
شفاخانہ موکل ضلع
لاہور

متفرقات

طبی کتب کی درخواست پر تائید

ستمبر سنہ حال کے مجلہ میں طبی کتب کی درخواست کے عنوان سے ایک مضمون دیکھنے میں آیا جس سے معلوم ہوا کہ حکیم ابو داؤد عبداللہ صاحب کو کمیاب کتب طبیہ کی فراہمی و اشاعت کی جانب توجہ ہوئی ہے۔ اس خیال کو معلوم کر کے مجھے نہایت مسرت ہوئی۔ اگر معزز اطبار اس جانب ذرا بھی التفات فرمائیں تو جن کتابوں کا کہ آج ہم صرف نام سن رہے ہیں تھوڑے ہی عرصہ میں اُنسے بہرہ مند ہو کر ہزاروں مخلوق خدا کو ہم نفع پہونچا سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے ہندوستانی بھائی ایسے فیض عام کے موقع پر جس میں کچھہ مالی خرچ بھی نہیں ہے نہایت بخل سے کام لیتے ہیں۔

کیا جن کتابوں کی مجلہ میں تفصیل کی گئی ہے وہ ایسی نایاب ہیں جن کا ملنا غیر ممکن سمجھہ لیا جائے۔ میرے خیال میں خصوصیت کے ساتھ دہلی و لکھنؤ میں دو دو چار چار ذی مقدرت فاضل طبیبوں کے یہاں کل ضروری و نایاب کتب طبیہ کا ذخیرہ موجود ہے۔ آیندہ مجھے دیکھنا ہے کہ ہمارے معزز بزرگ اس نفیس تحریک پر ہمدردی ظاہر کر کے کس دریا دلی سے کام لیتے ہیں۔

میں نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کرتا ہوں کہ میرے پاس اُن کتابوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ البتہ بجائے فصول البقراط کے تلخیص جالینوس علی فصول بقراط موجود ہے۔ جو تقریباً تین برس ہوئے کہ بزمانۂ طالبعلمی لکھنؤ میں مجھے ایک صاحب سے اتفاقیہ قیمتاً مل گئی تھی۔ اگر کوئی صاحب اس کا

نفیس تحشیہ وغیرہ کرکے طبع کرانا چاہیں تو میں نہایت خوشی سے جناب قبلہ حکیم **محمد اجمل خان** صاحب عم فیضہم وزاد افبالہم کے توسط سے کتاب مذکور روانہ کرنے کے لئے مستعد ہوں۔

امید کامل ہے کہ اس تحریکِ اشاعت کی مثل مجھہ ناقص الرائے کے اور معتقد راہل الرائے بھی تائید کرنے کے علاوہ طبی کتب سے امداد فرمائیں گے

خاکسار خادم الطلبہ محمد سعید الرحمٰن خاں بہت اریلی ؟

مجلہ طبیہ کے متعلق احباب کی رائیں

(۱) نامہ نگاران کی خدمت میں عرض ہے کہ بوٹیوں کے مختلف نام اور شکل وغیرہ اس طرح بیان کریں کہ پڑھنے والوں کی سمجھہ میں آجائے۔ بہتر ہو اگر بوٹی کی ایک شاخ مع پتوں اور پھول کے تصویر میں ظاہر کی جائے جیسا کہ مجلہ طبیہ نمبر ۷ جلد ۴۔ میں دیسی بوٹیوں کے عنوان سے ککر وندہ کو لکھا گیا ہے۔ (۲) موسمی بوٹیوں اور پھلوں سے موسمی امراض کا علاج درج ہونا چاہیئے۔ (۳) نسخہ جات طویل اور بیش قیمت کی بجائے مختصر عمدہ اور ارزاں بہتر ہوتے ہیں۔ (۴) دیسی دوائیوں کی ساخت اور تراکیب ست وعیرہ وغیرہ درج ہونے چاہیئے۔ (۵) یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ یونانی دواؤں کی قوت زیادہ اور مقدار کم کی جائے جیسے ست وغیرہ نکال کر سکتے ہیں (۶) مہربانم جناب حکیم نور محمد صاحب نے ہر ایک قسم کے کشتہ جات کی ترکیب و استعمال وغیرہ پر بحث کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور طلاسے شروع ہونے لگے تھے۔ لیکن اب وہ رُک گئے۔ کشتہ جات میں میرا فائدہ یہ ہے کہ یہ سفر میں بہت کام آسکتے ہیں۔ انگریزی دوائیں ایک پونڈ وزنی کئی بیماریوں کے لئے ایک دو ماہ تک کام آسکتی ہیں اسیطرح دیسی دوائیوں کی

بھی پڑھیاں چاہئیں۔ (۷) خدا ترسی اور انسانی ہمدردی و فراخدلی یہ چاہتی ہے کہ مجرب اور عمدہ نسخہ کے سوائے دوسرا نسخہ رسالہ میں درج نہو۔ رزق اور دولت تو خدا دیتا ہے۔ (۸) ہر موسم کی بیماریوں کے مجرب علاج بالتشریح اول ہی اول رسالہ میں ایڈیٹر صاحب درج کر دیں تو خلق خدا کو کتنا فائدہ ہو مثلاً جولائی میں بخار اور ہیضہ کے نسخے چھپ جاتے۔

راقم ایک خیر خواہ۔

کھلی چٹھی

مجلہ طبیہ دہلی نمبر ۲ جلد ۳ مطبوعہ جولائی کے پرچہ میں نفخۃ الرحم کے لئے جو نسخہ حکیم نور محمد صاحب آف موگل نے کسی استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا ہے اور جس کے اجزا حسب ذیل ہیں) ۔ بادام ۲ تولہ۔ مرکی۔ ہینگ۔ وے۔ مے۔ ری رنٹ۔ آف زنک۔ زعفران۔ ماشہ۔ غرض کھیکر ار حبوب مقدار دو رتی۔ اس نسخہ کے اجزا میں سے ہینگ وے مے ای رنٹ۔ آف زنک۔ کی بابت نہایت شکوک واقع ہوتا ہے کہ یہ کوئی جزو مفرد ہے[1] یا مرکب۔ اگر مفرد ہے تو یہ کیا چیز ہے اصطلاح ڈاکٹری میں اسکو کیا کہتے ہیں۔ اور کہاں سے دستیاب ہو سکتا ہے اور اگر یہ مرکب ہے تو اسکے کیا کیا اجزا ہیں۔ آیا ہینگ لفظ علیحدہ ہے یا ہینگ وے مے رنٹ آف زنک ایک ہی جزو ہے۔ اسکی بابت تشریح و توضیح فرمائی جاوے۔

دیگر ایک صاحب نے اس نسخہ کے اجزا مذکور الصدر میں۔ اجزائے مشک کی جگہ گوند چھوارہ تحریر فرمایا ہے۔ گوند مذکورہ[2] کا یونانی میں کیا نام ہے اور کس نام پر دستیاب ہو سکتا ہے۔ راقم ایک خریدار مجلہ طبیہ دہلی۔

[2] [illegible] (ایڈیٹر)

[1] ہینگ علیحدہ ہے اور وے مے ری انٹ آف زنک دوسری دوا ہے جو انگریزی دواخانوں سے ملتی ہے۔ (ایڈیٹر)

ایضاً

(۱) بخدمت جناب فیضماب حکیم سید محمد احسن رضوی چھاؤنی ملتان التماس ہے کہ اول جو بوٹی مہدی میں کسی پرچہ رسالہ مجلہ طبیہ میں کشتہ سیماب کا وعدہ فرما چکے ہیں اسکے ایفا کا امیدوار ہوں کہ بوٹی مہدی میں کس ترکیب سے کشتہ سیماب کیا جا ے۔ دوم اسکے ہمراہ جوہر حاذقی ولال طلا حسب وعدہ مجلیہ کے ہر سہ نسخہ کی ترکیب کو بذریعہ مجلہ طبیہ یا بذریعہ خط بیرنگ اظہار فرماکر احسانمند کریں آپ کی اس فیض بخشی کا بہت مشکور ہوں گا۔

(۲) ماہران فن طب و ناظرین رسالہ مجلہ طبیہ خصوصاً حکیم ابو داؤد عبداللہ صاحب و بالخصوص جناب حکیم نور محمد صاحب سے گذارش ہے کہ برائے نوازش حسب ذیل کشتہ جات کی ترکیب جو کہ خاص اپنے ذاتی عمل سے ہو اور عمدہ و بہتر ہو بذریعہ مجلہ طبیہ یا بذریعہ بیرنگ خط تحریر فرماکر ممنون و مشکور کریں از حد بندہ پر نوازش ہوگی۔ کشتہ سیماب و کشتہ چاندی و کشتہ زرنیخ زرد۔ و کشتہ فلوس۔ انکی ترکیب عنایت ہو۔ ماسوائے اسکے خاصکر بخدمت حکیم نور محمد صاحب ملتمس ہوں کہ موجب وعدہ مجلہ طبیہ یکم ستمبر سنہ حال حبوب تریاق ہیضہ بذریعہ ڈاک مرحمت کریں محصول دیا جاویگا۔ نیز آنکہ اگر کوئی صاحب زونجی کی شناخت و خواص وغیرہ سے واقفیت رکھتے ہوں تو فقیر کو مطلع کریں مہربانی ہوگی۔

(۳) ایک ضروری عرض بخدمت جملہ اطبا ناظرین مجلہ طبیہ۔ خاکسار کو ایک بوٹی ایک شخص نے سانپ کے کاٹے کے لئے بتلائی تھی۔ سو حقیر اس کو تین جگہ تجربہ کر چکا ہے سانپ کے لئے غایت درجہ کا تریاق ہے اور دوسری ایک اور سانپ کے لئے بتلائی تھی ہنوز تجربہ نہیں ہوا ہے جسوقت کسی مریض پر آزمائی جاوے گی۔ اُس کا اعلان بہ شناخت حکمار ناظرین رسالہ کیا جاویگا۔

تا کہ اُن کو تجربہ کا موقعہ ملے فقط۔

راقم حکیم وزیر خان ملازم نہر مقام گولی ڈاکخانہ مونک تحصیل کرنال

استفسارات

استفسار نمبر ۱

ایک مریض تقریباً ۵۵ سال کی عمر کا ہے جس کی ایک آنکھ عمر طفولیت میں نابود ہوگئی اور دیگر چشم میں عرصہ دو سال سے درد شدید ظاہر ہوا لیکن درد مذکورہ صدع نہ تھا بلکہ چشم سالم کے قعر میں تھا معالجات یونانی مثلاً ماء الجبن تنقیہ دماغ و چشم و اطریفلات وغیرہ سے علاج کیا گیا مگر بے سود۔ آخر الامر معالجہ ڈاکٹری یعنی پلسٹر وغیرہ کیا گیا مگر قدرے ہی درد مذکورہ میں تخفیف نہوئی مگر ماسوائے اس کے درد کنندہ چشم کی بصارت بالکل مفقود ہوگئی۔ آخر کار ڈاکٹروں سے ڈیلا نکلوا دیا گیا لیکن درد اب بھی بدستور ہے۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ اس کی آنکھ کے قعر میں ایک شریان گھڑی کے پرزے کے مانند کودتی ہے۔ جب درد میں شدت واقع ہوتی ہے۔ قلب میں نہایت اختلاج واقع ہوتا ہے۔

غذا معقول کھا لیتا ہے اور طاقت بہت ہے اور فصد وغیرہ بھی کرائی گئی لیکن فائدہ نہوا۔ اب تمام اطبائے ہند کی خدمت میں خصوصاً عالیجناب حکیم **محمد اجمل خان** صاحب و ایڈیٹر صاحب کی خدمت اقدس میں عرض ہے کہ یہ کیا مرض ہے۔ اور مجرب علاج درکار ہے۔

راقم ایک خریدار مجلہ طبیہ دہلی۔

استفسار نمبر ۲

ایک مریضہ عمر ۴۰ سال عرصہ ۴ سال کا گذرا کہ سر میں درد رہتا تھا ایک دفعہ عصابہ بطور سیل کے سخت ہوا اور ایک آنکھ میں موتیا بند ہو گیا۔ موتیا بند ہوئے کے بعد چونکہ سال بخوف بطلان و نقصان نظر دوسری آنکھ کے صدغ میں پھر داغ دلوائے گئے داغ دلوانے کے گیارہویں دن اور زخموں سے خون جاری ہو گیا گویا شریان کھل گئی آٹھ دس روز میں بصد مشکل وہ خون بند ہوا۔ تقریباً دو ڈھائی سیر خون نکل گیا۔ اندمال زخموں کے دو ماہ بعد دوسری آنکھ میں بھی موتیا بند ہو گیا اب وہ درد سر رفع ہو گیا مگر دونو آنکھوں کی نظر جاتی رہی بباعث نزول الماء۔ رنگت نزول نیل گوں ہے۔ بظاہر دونوں آنکھیں ویسے درست معلوم ہوتی ہیں کہ دوسرا شخص نابینا نہیں خیال کرتا۔

ناظرین مجلہ طبیہ خصوصاً اطبائے گرامی کوئی ایسا مجرب عمل بتاویں کہ جس سے نیلا پانی قابل قدح ہو جائے ڈاکٹروں نے ناقابل قدح بیان کیا ہے۔

راقم بندہ محمد سعید ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کٹھوٹچہ ریاست جموں

استفسار نمبر ۳

جملہ صاحبان اطبا کی خدمت میں گذارش ہے کہ کوئی نسخہ بخار کا مجرب عرق اور شربت کا جس میں رعایت ورم جگر اور طحال ہو اور دوائیں ایسی ہوں جو دستیاب ہو سکیں ایسی دوا نہ ہو جس کا ملنا مشکل ہو تحریر فرماویں اور معجون شاہ پسند اور معجون اعظم اور حب ممسک کا نسخہ مجرب جس شخص کے پاس ہو وہ ازراہ مہربانی مجلہ طبیہ میں شایع کریں جس سے عوام کو نفع ہو تو نہایت ہی احسان ہو گا۔

راقم خادم الاطبا حافظ احمد سعید مٹیا برجی

استفسار نمبر ۴

جو صاحب معروضہ ذیل سوالوں پر توجہ مبذول فرمائیں وہ امور مندرجہ ذیل کا ضرور لحاظ رکھیں۔

(۱) دوا مختصر و کم قیمت سہل الحصول کثیر المنفعت و مجرب ہو۔ (۲) کوٹنے گھوٹنے میں زیادہ وقت طلب نہو۔ (۳) قبل تجویز نسخہ شافی مطلق سے مدد کے طالب ہوں۔ (۴) اگر کسی صاحب کو مجرب نسخہ معلوم ہو تو وہ اس کا اخفا نفرماویں۔ بلکہ براہ فیض رسانی مخلوقِ خدا درج مجلہ طبیہ فرماکر داخل حسنات ہوں۔ جزاکم اللہ خیرا

(۱) گولیوں کا ایسا نسخہ درکار ہے جس میں ذیل کے خواص پائے جاویں۔
(۱) مقوی ارواح۔ (۲) مقوی بصر۔ (۳) مقوی اعضار رئیسہ و اعصاب۔ (۴) مولد منی۔ (۵) ممسک۔ (۶) منعظ۔ (۷) مفرح قلب۔

(۲) گولیاں۔ سفوف۔ عرق۔ شربت کا کوئی نسخہ تحریر فرمایا جائے جس سے خون آمیزش اشیار دیہ سے صاف ہوجائے۔ اور فصد و مسہل کی تکلیف نہو اور مقوی باہ بھی ہو۔

(۳) تیل کا نسخہ درکار ہے۔ جس کے استعمال سے بال لمبے اور باریک ہوجائیں اور خوشبودار ہو۔ مقوی دماغ و اعصاب۔ مجلی بصر۔ اور جوئیں بھی اُس کے استعمال سے پیدا نہوں اور مفرح بھی ہو۔

(۴) کسی پوڈر۔ تیل کا نسخہ تحریر فرمایا جائے جس سے بال صاف ہوجائیں اور پھر تمام عمر نہ اُگیں اور جلد ملائم اور بے داغ رہے۔ اور چونہ ہڑتال اکال اشیار سے مبرا ہو۔

(۵) کوئی تیل مجلوق کی مالش کے واسطے تحریر فرمایا جائے جس سے آلہ تناسل ہموار اور مضبوط اور پُر گوشت ہوجائے اور آبلہ وغیرہ کی تکالیف سے نجات ہے،

(۶) خارش کے واسطے کوئی روغن یا صابون کا نسخہ تحریر فرمایا جائے جس کے استعمال سے خارش دور ہوکر جلد پُر رونق اور سفید سرخ ہوجائے۔

(۷) دنبلوں کے واسطے کوئی تیل وغیرہ ایسا تجویز فرمایا جائے جس سے ایک گھنٹے کے اندر کیل نکل جائے اور کوئی تکلیف نہو۔

راقم۔ ایم۔ اے۔ ایے۔ خریدار مجلہ طبیہ

استفسار نمبر ۵

(۱) زرنیخ سرخ کا کشتہ بوئی کے ساتھ مطلوب ہے مگر کشتہ مذکور بلا دباؤ کے ہونا چاہیئے۔

(۲) مشک و کافور کے تیل نکالنے کی ترکیب کیا ہے۔ میں نے ایک طبیب کی زبانی سُنا ہے کہ مشک و کافور اور ست اجوائین دونوں کو کسی سنگین برتن میں قدرے گرم کرنے سے تیل نکل آتا ہے۔ آیا یہ بات ٹھیک ہے۔ اور امرتسر میں ایک حکیم چراغدین صاحب نے روغن اعجاز بنا رکھا ہے۔ جس کے چند فوائد ظہور میں آئے ہیں اس لئے ملتمس ہوں کہ اس کی ترکیب مفصل طور پر درج رسالہ کریں۔ میری ناقص رائے میں روغن اعجاز میں مشک کافور کی آمیزش ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ مشک کافور سے بھی ایسے فائدے ظہور میں آئے ہیں۔

راقم۔ ایک خریدار مجلہ طبیہ دہلی۔

استفسار نمبر ۶

مجھے عرصہ چار ماہ سے کھانسی ہو۔ رعشہ سینے پر گر رہا ہو۔ ناک بہتا ہو۔ لاغری کی کوئی حد نہیں۔ کوئی ذات الریہ اور کوئی سل اور تپ دق اور کوئی تپ جگر کہتا ہو بعضوں نے مجھے مایوس العلاج کردیا ہو۔ ناظرین مجلہ میں سے کوئی صاحب میرے حالِ زار پر رحم فرماکر تشخیص اور نسخہ مجرب تحریر فرماویں۔ راقم حق نواز مدرس جنگل خیل۔ شفاخانہ خیراتی

مقاصد مجلہ طبیہ دہلی

(۱) علم طب کی ملکی زبان (اردو) میں اشاعت کرنی

۲ ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرے سے فائدہ پہونچانا •

۳ مدرسہ طب کے سند یافتہ طبیبوں کے حالات درج کرنے •

۴ مدرسہ طبیہ کی خدمت کرنی •

۵ جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین ان کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے •

قواعد مجلہ طبیہ دہلی

۱ یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے

۲ اس کی سالانہ قیمت عام شایقین سے دو روپیہ (عہ) ہے •

۳ نمونہ کا پرچہ چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا •

۴ دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے تو اُن کو تین آنے پر دیا جائے گا •

۵ جملہ خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے - دہلی - گلی قاسم جان - دفتر مدرسہ طبیہ دہلی •

مرزا محمد عبدالغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتمم مجلہ طبیہ

اڈیٹر

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حویلی اعظم خان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۱۴

مجلۂ طبیہ دہلی

نمبر ۲ ایکم سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۴

جو

بسرپرستی عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس

وسکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی

افضل المطابع دہلی واقع حویلی اعظم خان

سے چھپکر

دفتر مدرسہ طبیہ سے باہتمام مرزا عبدالغفار و سید محمد عمر منیجران رسالہ

شائع ہوا

فہرست مضامین

مجلۂ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ طبیہ دہلی کی خبریں

عالیجناب حکیم محمد اجمل خانصاحب نے مع الخیر ۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء کو ریاست رامپور سے مراجعت فرمائی۔ جناب حکیم صاحب موصوف کی تواضع و استقبال بڑے اعزاز کے ساتھ ہوا۔ نواب صاحب بہادر شاہ آباد سے رامپور خاص حکیم صاحب کی وجہ سے تشریف لائے اور اپنے ہمراہ شاہ آباد لے گئے۔

جناب حکیم احمد سعید خانصاحب جائنٹ سکرٹری مدرسہ طبیہ دہلی نے مطب کا کام نہایت دلچسپی اور توجہ سے انجام دیا۔

۸۔ شوال کو مدرسہ طبیہ دہلی کی معمولی تعطیل ختم ہوگئی مدرسہ کھل گیا۔ بیرونی طلبہ کی آمد اور جدید داخلہ شروع ہوگیا۔ چونکہ ابھی ممتحن صاحب کے پاس سے امتحان کا نتیجہ مرتب ہوکر نہیں آیا۔ اس لئے جماعت بندی نہیں ہوئی بعد جماعت بندی تعلیم شروع ہوگی۔

ضرورت

رسالہ مجلہ طبیہ کے واسطے ایک لایق ایڈیٹر کی ضرورت ہے جو فن طب سے عمدہ واقفیت رکھتے ہیں اور تحریر اور مضامین نگاری کا کام اچھی طرح انجام دے سکیں اُنکی تنخواہ یا معاوضہ بذریعہ تحریر طے ہو سکتا ہے۔

التماس

جن اصحاب کا حساب ابتدا ماہ جنوری سے شروع ہے جو ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء کر ختم ہو گیا مہربانی فرما کر آیندہ سال ۱۹۰۷ء کے واسطے پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر عنایت فرمائی جاوے یا ویلیو پے ایبل کی اجازت دیجاوے جن اصحاب خریداران کی قیمت آخر دسمبر ۱۹۰۶ء تک وصول نہو گی ان کو یکم جنوری ۱۹۰۷ء کا رسالہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوگا۔ امید کہ آخر دسمبر تک جواب باصواب سے مطلع کریں گے۔

مینجر رسالہ مجلہ طبیہ دہلی

یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی لمیٹڈ دہلی

یہ کمپنی دہلی کے چند معزز و مقتدر ہمدردان قوم ہندو و مسلمان صاحبان نے بہ سرپرستی حاذق زمان ارسطوئے دوراں عالیجناب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب محض بہ نظر رفاہ عام اس غرض سے جاری کی ہے کہ یونانی طب کے صاف اور شستہ دامن سے مفرد ادویات کے عمدہ نہونے اور مرکبات کے مطابق نسخجات تیار نہونے کا بدنما داغ دور ہو جائے۔ اس وقت

اس کارخانہ میں (۵۰۰) مرکبات مطابق اصل نسخہ جات نہایت عمدگی اور صفائی کے ساتھہ اعلے درجہ کی ٹھیک مقدار اوزان کے مطابق تیار ہیں جنکی مطول فہرست صرف آدھہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت ارسال خدمت ہوگی - آجکل پورے اہتمام اور کوشش کے ساتہہ عرق ماء اللحم طیوری دوآتشہ بہ نسخہ جدید فی بوتل چار روپے - اور عرق ماء اللحم عنبری بہ نسخہ کلان فی بوتل دو روپے کارخانہ میں تیار کئے گئے ہیں جنکے فوائد و منافع تجربہ پر موقوف و منحصر ہیں - نیز مشک اور عنبر وغیرہ اعلے درجہ کی مفرد دوائیں کارخانہ میں موجود ہیں کمپنی میں ہندو اور مسلمان کارکن ملازم ہیں - جملہ ریلوے پارسل دس روپے فی صدی پیشگی آنے پر روانہ ہوں گے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف پتہ صاف لفظوں میں اور ریلوے اسٹیشن کا نام جو سب سے قریب ہو تحریر فرمائیں خط وکتابت بنام سکرٹری صاحب یا منیجر کارخانہ ہونی چاہیئے -

المشتہر منیجر -

طب اکبر فارسی

فن طب کی مروجہ کتابوں میں ایسی کارآمد اور مفید کتاب ہے جو تمام اطبار (ادنے و اعلے) کے لئے تشخیص و معالجہ امراض میں اعلے مشیر بلکہ مشفق اُستاد کا کام دیتی ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس کو کثرت اغلاط نے بالکل بیکار اور مسخ کر دیا ہے اسلیئے ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ اسکو نہایت صحیح باضافہ حواشی جدیدہ طبع کرائیں اور اُسکے مصارف برداشت کرنے کا بہتر طریق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اطبائے گرامی قدر میں سے کم از کم پانچسو اصحاب فی اسم

دو دو روپے اس کار خیر میں صرف کریں تو کتاب مذکور طبع ہو کر ایک ایک جلد اُنکی خدمت میں پہونچ سکتی ہے۔

مجربات ویدک

اس کتاب لاجواب اور تحفہ نایاب کی بابت پہلے بھی شایقین فن ویدک و ماہرین طبابت کو خوشخبری دی گئی تھی اور اب بھی عام علم دوست اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ بالخصوص اطباے گرامی قدر کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ضرور بالضرور اس قابل قدر نسخہ کی ایک جلد منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور فن ویدک کے پرانے مستند نسخہ جات عجیبہ اور اُنکے فوائد غریبہ سے منتفع ہوں۔ تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ شاید اشتیاق باقی رہ جائے اور طبع ثانی تک انتظار کرنا پڑے۔ اس کی تقطیع ۲۰-۲۶ ہے اور تعداد صفحات ۱۳۶- اس ضخامت اور اس خوبی پر قیمت فی جلد صرف ۸ ر مقرر کی گئی ہے۔ جو اسکے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔

ایک نایاب تحفہ

ہم نہایت مسرت کے ساتھ ناظرین مجلہ طبیہ کو ایک نایاب تحفہ کی خوشخبری دیتے ہیں جو عنقریب اُن کی خدمت میں پہونچنے والا ہے۔ یعنے ایک بے مثل اور نادر کتاب جس میں تمام امراض کے لئے پرہیزی غذائیں درج کی گئی ہیں چھپکر تیار ہو گیا ہے فی الواقع گروہ اطبار کو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جس میں ہر مرض کے متعلق جداگانہ اغذیہ مناسبہ درج ہیں اسکے مطالعہ سے اطبار کی وہ مشکلات بالکل حل ہو سکتی ہیں جو اُنکی تجویز

نسخے کے ساتھ تجویز غذا میں پیش آتی ہیں۔ اسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ دیکھیں شایقین اسکی کسقدر قدر کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ محصول بذمہ خریدار

اعلان

ذیل کے عربی اخبارات اور رسالوں کی بابت چند بار رسالہ ہذا میں لکھا جا چکا ہے جس میں علم دوست اور روشن خیال اصحاب خصوصاً خریداران مجلہ طبیہ دہلی کو اُنکی خریداری کی نسبت راے دی گئی تہی اور اب بہی لکھا جاتا ہے۔ کہ جن صاحبوں کو اُنکی خریداری منظور ہو وہ ہماری وساطت سے خواہ براہ راست خاص مالکان سے طلب فرمائیں۔

المنار - مہینہ میں دو بار۔ قیمت سالانہ (۵ روپے)

الجامعہ - ماہواری رسالہ۔ قیمت (۱۵ فرانک)

اللواء - روزانہ قیمت (۵۰ فرانک) تخمیناً (۵ روپے) سکہ برٹش

مجلۃ السیدات والبنات - ماہواری رسالہ۔ قیمت ۱۵ فرانک)

(ایڈیٹر)

مضامین عامہ

میلیریل فیورز (موسمی یا وبائی حمیات) اور قے و اسہال (و اورام وغیرہ اور اُن کا علاج)

جناب حکیم نور محمد صاحب پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور لکھتے ہیں کہ آجکل پنجاب و ہندوستان کے اکثر حصص میں میلیریل فیورز کا (جنکو موسمی یا وبائی حمیات ہی کہہ سکتے ہیں) علے العموم زور ہے۔ چنانچہ بباعث کثرت مریضوں کے مجھے اس قدر عدیم الفرصتی ہے کہ دن کو مجلہ طبیہ کے لئے چند سطور لکھنے کی ہی فرصت نہیں ملتی۔ رات کو آرام کرنے وسونے کے وقت سے چند لمحات لیکر یہ مضمون لکھنا شروع کیا ہے تاکہ موجب افادہ عام ہو اور مجلہ طبیہ کے کارسپانڈنٹ صاحب (ایک خیرخواہ) کی ہدایت پر عمل ہو۔ پس مختصراً اسکے متعلق ضروری امور عرض کرتا ہوں۔

تعریف

میلیریا ایک خاص قسم کی سمی و زہریلی ہوا ہے جو زمین سے خارج ہوکر مشروب یا سانس کی ہوا کے ساتھ مل کر بدن انسان میں داخل ہوکر خون میں مل جاتی ہے۔ جس کے باعث خون میں خاص قسم کی حیوانی مادے (جنکو پلاز موڈیم میلیری اور ہیمیٹاموئس میلیری کہتے ہیں) پیدا ہوجاتے ہیں۔ اگرچہ خارجی ہوا میں اِن کا نشان تک نہیں ہوتا لیکن بوقت لحوق

میلیریل امراض مریض کے خون میں بکثرت پیدا ہوجاتے ہیں جنکے باعث بخار۔ سر درد۔ غثیان۔ قے۔ پیچش۔ اسہال۔ قلق۔ واضطراب۔ طحال۔ ضعف جگر۔ یرقان۔ واستسقاء۔ اورام وغیرہ امراض گوناگوں کا ظہور ہوتا ہے۔ میلیریا جو ناقص ومضر انجرات کا نام ہے، کس طرح پیدا ہوتا ہے اسکی نسبت متقدمین کی یہ رائے ہے کہ جب نباتی وحیوانی مادے بباعث کثرت بارش وآب کے گل سڑ کر ہوا میں شامل ہوتے ہیں۔ تب یہ پیدا ہوتا ہے اور تجارب اپنی رائے وتجربہ ومشاہدہ سے اسی رائے کا مصدق وموید ہے۔ کیونکہ بلاشک وشبہ ایسے مقامات وموسموں میں میلیریل فیورز کی کثرت وشدت ہوتی ہے۔ جہاں بارش یا سیراب کا پانی جمع ہوکر اوراق اشجار اور گھاس ونباتات کے پتے وغیرہ بکثرت گل سڑ جائیں۔ بعض کا خیال ہے کہ جس سال مچھلی بکثرت ہو تب میلیریل امراض کی کثرت ہوتی ہے۔ مگر میرے خیال میں اس کا مرجع ومآل بھی وہی پہلی رائے ہے کیونکہ مچھلی کی کثرت پانی کی کثرت پر ہی موقوف ہے۔ بعض متاخرین کی رائے ہے کہ خشک موسموں اور ریگستانی اور بنجر وبلند قطعات پر بھی جہاں نباتی فضلات کے گلنے سڑنے کا احتمال نہیں ہوسکتا۔ میلیریل امراض بکثرت پھیل جاتے ہیں پس بارش وآب کی کثرت پر اس کا انحصار نہوا۔ مگر میں اس رائے سے متفق نہیں ہوسکتا ممکن ہے کہ بباعث قرب وجوار میلیریل اضلاع کے ان قطعات کی ہوا بھی متاثر ہوکر امراض مذکورہ پیدا کرتی ہو۔ تازہ ترین تحقیقات کی رو سے مچھروں کے بعض اقسام حامل وناشر میلیریا ہیں یعنے خاص قسم کے مچھروں کے ذریعہ سے یہ بیماری ایک انسان سے دوسرے میں پھیلتی ہے۔ اور صرف ایسے مچھروں کے کاٹنے سے ہم مبتلائے میلیریا

ہو سکتے ہیں جن کے لعابدار غددوں میں اس وقت سپوروزائش موجود ہوں۔ خراب پانی دلدل یا خراب ہوا سے نہیں ملیریا نہیں ہو سکتا ہاں پانی اور ہوا بادی النظر میں منبع ملیریا صرف اس وجہ سے کہے جاسکتے ہیں کہ ان میں ایسے مچھروں کی رہائش ہے جو ملیریا کو اپنے شکم میں لئے پھرتے ہیں۔

اس بارہ میں مفصل تشریح اور رائے پھر کسی وقت مجلہ طبیہ میں شائع کروں گا انشاء اللہ تعالے۔

تکشیف

ہمارا مشاہدہ و تجربہ سالہا سال سے یہی ہے کہ جس سال بارش یا سیلاب بکثرت ہو تب ہی ملیریل امراض بکثرت پھیلتے ہیں کیونکہ کثرت آب کے سبب ہی ملیریا یا زہر انسانی جسم میں داخل ہوتی اور موجب ملیریل امراض بنتی ہے۔ چنانچہ امسال ہمارے علاقہ میں بارش و سیلاب کا اسقدر زور ہوا کہ ہر ایک گاؤں میں بہت سے مکانات گر گئے اور کئی ایک مواضع سیلاب کے باعث غرق ہوتے ہوتے بمشکل بچے اور بحکم نہدم مایعمرون ہزاروں مکانات منہدم ہو گئے۔ یہ سال بباعث کثرت سیلاب و بارش آیات اللہ سے ہے۔

ارسطو کا حال

ارسطو کے معنے لغت یونان میں کامل وفاضل کے ہیں۔ قاہر اُس کا باپ یونانی کے وادا کے ہاں طبیبوں میں نوکر تھا۔ جب ارسطو آٹھ برس کا ہو اس کے باپ نے علمار کے پاس بھیجکر علم نحو ولغت۔ ومعانی۔ بیان۔ نظم ونثر کی تعلیم کا حکم دیا۔ نو برس تک ان علوم کے تحصیل میں مشغول رہا۔ جب ان میں مہارت پیدا کی۔ سترویں برس اخلاق وسیاسات وطبعی والٓہی کے حاصل کرنے کے واسطے افلاطون کی خدمت میں حاضر ہوا۔
مورخ انگریزی لکھتا ہے کہ ارسطو عیسےٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے تین سو چوراسی برس پہلے مقدونیہ کے کسی گاؤں میں پیدا ہوا۔ اُس کا باپ پیشہ طبابت کرتا تھا۔ ہنوز یہ بچہ تھا کہ اس کے ماں باپ مرگئے اسی سبب سے اسکی ابتدائی عمر کھیل کود میں گذری۔ جب باپ کے سرمایہ میں سے کچھ باقی نہ رہا۔ اُس نے فوج میں نوکری کرلی اور جب وہاں کا کام نہ چل سکا تو نوکری چھوڑکر علم حکمت کی تحصیل میں مشغول ہوا۔ اٹھارہ برس کی عمر میں افلاطون کی شاگردی اختیار کی۔ ۳۷ برس کی عمر تک اسکی خدمت سے جدا نہوا۔ بہرحال تھوڑے دنوں میں ایسا مقبول ہوگیا۔ کہ جب کوئی افلاطون سے علمی مسئلہ دریافت کرتا تو وہ یہ کہتا کہ بھائی ذرا ارسطو کو آنے دو۔ جب وہ آتا اُسکے سامنے بتایا کرتا۔ جب افلاطون مرگیا۔ بلاد حکمار کو چلا گیا۔ وہاں مدرسہ تعمیر کرکے مسائل حکمت کے پڑھانے میں مشغول ہوا۔ اس میں فیلقوس نے اسکے علم وفضل کی شہرت سُنکر مقدونیہ میں طلب کرکے (سکندر) کا اتالیق مقرر کیا۔ جب سکندر کا زمانہ آیا آب

وھواسے مقدونیہ کے ناموافق آنے کے سبب سفر دور دراز اختیار کیا۔
آخر بلاد (آتیہ) میں جاکر موضع قونین میں دس برس رہا۔ بادشاہوں نے
جابجا سے انعام وصلے بھیجنے شروع کئے۔ مورخ انگریزی لکھتا ہے کہ جب
ارسطو نے تھوڑے عرصہ میں بہت علم سکندر کو پڑھا دیئے تو فیلقوس کے
دل میں اس کی طرف سے جگہہ ہوئی۔ اسکی صورت کے بت ترشواکر مکان
میں بطور یادگار رکھوادیئے۔ اور ارسطو کے گانوں کو جس میں پیدا ہوا
تھا از سر نو تعمیر کرادیا۔ باقی آئندہ انشاء اللہ۔

راقم ناآگاہ حکیم احمد اللہ عفی عنہ
سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

کیا علم طب صحیح ہے

گذشتہ اشاعت سے آگے

علم طب اور مذہب

اب میں مذہب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ وہ طب کی کتنی قدر کرتا ہے۔
جناب باری عزاسمہ نے شہد کے منافع کی طرف ہم لوگوں کو رغبت
دلائی ہے فرماتے ہیں (فیہ شفاء للناس) یعنے شہد میں بہت سے امراض
کے دفع کرنے کی تاثیر ہے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھلا ہوا
ارشاد ہے کہ "تداووا فلکل داء دواء" یعنے دوا کرو خداوند کریم نے ہر مرض کی
دوا پیدا کی ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہلبیت علیہم
السلام اور صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین تو علم طب کے پورے
پورے پابند تھے وہ لوگ ہمیشہ ستہ ضروریہ کی نگہداشت رکھتے تھے
تلطیف تدبیر پر ہمیشہ کاربند رہتے تھے ہمیشہ بدنی حالات کی اصلاح

مد نظر رکھتے تھے چنانچہ خود حضور نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہ کو کھجور
کے ساتھہ ککڑی کھیرے کھانے کی ہدایت فرمائی۔ بخار میں چقندر کھانے
کو ارشاد فرمایا کدو شیر بز جو کے ستو انار وغیرہ ہمیشہ پسند فرماتے تھے
مسہل کے واسطے سنا مکی کے استعمال کی ہدایت فرماتے تھے۔
سردیانی سے بیحد شوق تھا نماز ایسی جگہ پڑہنے سے جہاں نصف بدن
سایہ میں اور نصف بدن دہوپ میں ہو تمام امت کو منع فرمایا اس
وجہ سے کہ طبیعت انسانی کو تحیر نہو اور بدنی حالات میں کسی قسم کا تغیر
نہو جائے غذا کا کسقدر انتظام تہا کہ سب امت کو ہدایت تہی کہ اسقدر غذا
کہائیں کہ معدہ میں پانی اور پکنے کے لئے جگہ رہے دیکھئے یہ طب کا کیسا
مہتم بالشان مسئلہ ہے اور اناپ شناپ کہانے کی تو خود جناب باری
نے ممانعت فرمادی ہے کہ کہاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو۔
اور تندرستی قائم رکہنے والونکی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے
کہ المومن القوی اولیٰ من المومن الضعیف۔ صفائی کی یہ حالت تہی
کہ غبار آلودہ میلے کچیلے رہنے کو نہایت کراہت سے دیکھتے تھے۔
مکانوں کی صفائی کے واسطے تمام امت کو حکم دیدیا کہ نظفوا فنیکم
یعنے اپنے مکانوں کے صحن خوب صاف رکہو۔ استسقا کے لئے اونٹنی
کے دودہ اور پیشاب کی ایک قوم مستسقی کے واسطے ہدایت فرمائی تہی۔
چنانچہ وہ لوگ اچھے ہوگئے اور بعد کو آپ سے پھر گئے اگر آج کل کے
لوگ بہی طب اور طبیبوں سے متمتع ہوکر اُن پر اعتراض کریں تو کچھہ تعجب
کی بات نہیں بقول شاعر

؎ ما نجا اللہ و الرسول معاً ٭ باللسان الوری فکیف انا ؎

جماع کے بعد غسل فرض کر دیا تاکہ اعضا کی تکان رفع ہوکر ازسرنو قوت میں تازگی آجائے۔ جمعہ کے روز نہانے کی سخت تاکید تھی۔ پانچوں وقت نماز کے لئے وضو فرض کر دیا تاکہ ہاتھ پیر خوب صاف رہیں اور امراض سے محفوظ رہے۔ ناخن کٹوانا بغلیں صاف کرانا استرا لینا ختنہ کرانا سب مسنون کر دیئے۔ منہ کی صفائی کے لئے مسواک کی کسقدر تاکید تھی یہانتک کہ دنیا سے رحلت فرماتے وقت بھی دنیا کی جو چیز استعمال کی وہ مسواک تھی ہمیشہ پاک صاف باوضو رہنا آپکا شعار تھا فرض نبوی اور دینی امور سوتے جاگتے جماع وغیرہ میں طبی لحاظ ضرور رہتا متواتر روزے رکھنے کی ممانعت تھی اس میں شک نہیں کہ روزہ حضور کو بہت پسند تھا اس کی غرض بھی یہی تھی کہ بدن کے فضلات بخوبی تحلیل ہوکر روح میں تکدر نہو تاکہ عالم قدس سے فیض برابر جاری رہے۔ بدبودار چیزیں کھانے کے بعد مسجدوں میں آنے کی ممانعت تھی۔ جہاں وبا کی خبر معلوم ہوتی تھی وہاں جانے کی ممانعت تھی اور وبا کی جگہ سے باہر جانیکی بھی ممانعت تھی تاکہ اور جگہ نہ پھیلے غرض جن چیزوں کی ممانعت تھی اور جو چیزیں حرام کر دی گئیں ہیں سب میں طبی نقصان ضرور ہے چنانچہ شراب۔ خنزیر۔ چیل۔ کوے وغیرہ بس ان تمام حالتوں کے دیکھنے کے بعد کوئی یہ کہسکتا ہے کہ ایک فعل بھی طب کے خلاف ہے۔ ہرگز نہیں چونکہ یہ فن ہمیشہ انبیا علیہم السلام کی سرپرستی میں رہا ہے ان کا فرض تھا کہ اسکی اشاعت کریں اسوجہ سے کہ روحانی ترقی حاصل ہونے کا یہ عمدہ ذریعہ ہے۔ اب ملاحظہ فرمایئے کہ جن امراض میں طبیب لاچار ہوجاتے تھے ان کا اپیل انبیا علیہم السلام کی خدمت میں ہوتا تھا

اور وہ لوگ اچھے ہو جاتے تھے اس میں تنبیہ تھی کہ کوئی مرض ایسا نہیں ہے جس کا علاج نہو سکے۔ حضرت مرض ہونے سے تو چارہ نہیں یہ تو قدرتی تصرفات ہیں ان قدرتی امور کی روک تھام کے لئے طبیب قدرت کے ہی گھمنڈ پر کہ لا تبدیل لخلق اللہ قدرت کی بتائی تدابیر سے قدرت کے حملو نکو روکتا ہے ایسی صورت میں صحت مرض کو حکیموں اور ڈاکٹروں کا وہم قرار دینا بالکل خلاف عقل ونقل ہے پس طب کے قوانین کلیہ جو یقینی ہیں جنمیں ظن کا گمان ہی نہیں اور اس کے علاج معالجہ کو جو ایک پُر منفعت چیز اور طب کی جان ہے وہم کے ساتھ تعبیر کرنا سوا ے وہم کے اور کیا کہہ سکتا ہوں سو اسکی دوا لقمان کے پاس بھی نہیں۔

وکم من عائب طباً صحیحاً و آفتہ من الفہم السقیم

وما علینا الا البلاغ المبین۔

خاکسار فرید احمد عباسی امروہی حکیم لوہارو

تفارق الامراض

سوال۔ صرع مفرد اور اختناق الرحم میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ اختناق الرحم میں اکثر عقل بالکل زائل نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ جب مریض کو ہوش آتا ہے جو باتیں گذر چکیں اُس میں سے اکثر باتونکو بیان کرتا ہے اور نیز مُنہ سے کف نہ آنا اور بدن میں اضطراب نہ ہونا اختناق رحم کا نشان ہے اور صرع اسکے خلاف ہے کہ کف آنا اور اضطراب اور عقل کا زائل ہونا اُسکو لازم ہے۔

س۔ مانیا اور مالیخولیا میں کیا فرق ہے۔

ج۔ مالیخولیا میں مادۂ سوداوی اوعیہ دماغ میں ہوتا ہے اور مانیا

میں اکثر مقدم دماغ اور جوہر دماغ میں ہوتا ہے اور مالیخولیا میں سوء ظن اور فکر فاسد اور خوف اور سکون بدون اضطراب شدید کے ہوتا ہے اور مریض درندوں کی طرح پھرتا ہے اور جو چیز دیکھتا ہے توڑ ڈالتا ہے اور ہمیشہ ارادہ کرتا ہے کہ آدمیوں پر آپڑے اور ان کو آزار پہونچائے اور اسکی نظر درندوں کی سی ہو جاتی ہے ۔

س ماده قطرب کا سودا محترقہ ہے یا صفرا محترقہ کیسے فرق معلوم ہوسکتا ہے

ج ۔ اگر مریض متفکر اور خاموش رہے اور اگر کلام کرنے لگے تو اتنا بولے کہ سُننے والے کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو اور جو غصہ آئے بڑی دیر میں ٹھنڈا ہو اور بدن دُبلا اور رنگ سیاہی مائل ہو تو سودا محترقہ ہے اگر نہایت بیقرار رہو اور جلد شرارت کرنے لگے اور شرارت جلدی سے موقوف ہو جائے اور قلق اور غم اور سوچ میں رہے اور آنکھوں میں زردی ہو تو صفرا محترقہ ہے ۔

س کدورت رطوبت بیضیہ اور نزول الماء میں کیا فرق ہے ۔

ج پانی کے رنگ ہمیشہ طرح طرح کے ہوتے ہیں اور ہمیشہ آہستہ آہستہ بینائی میں کدورت بڑھاتا ہے یہانتک کہ سب اُتر آتا ہے بخلاف کدورت رطوبت بیضہ کے کہ وہ ہمیشہ سفید رنگ ہوتی ہے اور اگرچہ بہت مدت گذر جائے زیادہ آفت نہیں لاتی اور کدورت اُسی ایک حال پر ثابت رہتی ہے ۔

س ۔ راس النملہ (جو مورسرج کی ایک قسم ہے) اور بثور قرنیہ میں کیا فرق ہے

ج ۔ مورسرج ملتحمہ کے ہمرنگ ہوتا ہے اور اسکی جان کے گرد ایک سفید چیز طوق کی صورت نظر آتی ہے کیونکہ جسوقت طبقہ قرنیہ پھٹ جاتا ہے

اور علنبیہ کا سر باہر نکل آتا ہے تو قرینہ کے اجزا علنبیہ کے گرد اگرد اپنے سفید رنگ پر نظر آتی ہیں اور یہ بھی مو رسرج کا نشان ہے کہ آنکھ کی سیاہی چھوٹی اور ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور اُس گولائی پر جیساکہ اوپر آنے سے پہلے ہو گئی تھی نہیں رہا کرتی اور بثور ان سب علامتوں سے خالی ہوتی ہیں۔

س۔ سبل اور ظفرہ میں کیا فرق ہے۔

ج۔ سبل آنکھ کی سب طرف سے پیدا ہوتا ہے اور گولائی کے ساتھ قرینہ کے گرد پھیل جاتا ہے۔ اور ظفرہ ایک طرف سے ہرگز تجاوز نہیں کرتا اور نہ اُس میں گولائی آتی ہے اور ظفرہ جس جگہ پیدا ہوتا ہے جڑ کی مانند زیادہ دبیز اور دوسری طرف شاخوں کی طرح پھیلا ہوا ہوتا ہے اور سبل میں جڑ اور شاخ کا امتیاز نہیں ہوتا۔

س۔ ظفرہ اور لحمہ میں کیا فرق ہے۔

ج۔ ظفرہ سفید اور عصابی اور سخت ہوتا ہے اور لحمہ سرخ اور نرم ہوتا ہے۔

س۔ ددقہ اور مورسرج میں کیا فرق ہے۔

ج۔ مورسرج قرینہ میں ہوتی ہے اور ددقہ ملتحمہ میں ہوتا ہے۔

س۔ عصبہ مجوفہ کے سدہ میں اور اُسکے ورم میں کیا فرق ہے۔

ج۔ ورم بوجھ اور درد سے جو آنکھ کے قعر میں ہو خالی نہیں ہوا کرتا اور سدہ میں یہ نہیں پایا جاتا اور آماس بینائی کو بالکل باطل نہیں کرتا بخلاف سدہ اور ضغط کے کہ بالکل باطل کر دیتا ہے۔

س۔ شرناق اور سلعہ میں کیا فرق ہے۔

ج۔ شریانی عضو کے جو ہر میں چمٹ کر گڑا رہتا ہے اور جدا نہیں ہوتا تاکہ حرکت کرے اور سلعہ حرکت کرتا ہے۔

س۔ شعر منقلب اور شعر زائد میں کیا فرق ہے۔

ج۔ شعر منقلب اسکو کہتے ہیں کہ پلک کی جگہ ایسا بال جم جائے کہ اس کا سر آنکھ کے ڈھیلے کی طرف مڑا ہو جب آنکھ حرکت کرے تو بال ڈھیلے میں چبھیں اور آنسو نکل آئیں۔ اور شعر زائد وہ ہے کہ بال پلک کے اندر جہاں اور بال نکلتے ہیں اس سے نیچے نکل آئے۔

س۔ شبکوری کہ جو بخارات دماغی سے ہو اور معدے سے ان میں کیا فرق ہے۔

ج۔ بخارات دماغی میں مرض ایک حال پر قائم رہتا ہے اور معدے میں گرسنگی کے وقت خفت ہوتی ہے۔ اور امتلا کے وقت زیادتی۔

س۔ ذبحہ اور خناق میں کیا فرق ہے۔

ج۔ بعض کہتے ہیں کہ جو ورم حنجرہ کے ظاہری عضو میں یا قصبہ ریہ کے باطن میں یا مری کے باطن یا اسکے ظاہر میں پیدا ہوا ہو خناق کہتے ہیں اور ورم گرم کہ جو لوزتین میں عارض ہو ذبحہ بولتے ہیں۔ صاحب کامل اور اسکے تابعین کی یہی رائے ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ جو نشا ورم حنجرہ کے باہر کے عضلات میں پیدا ہو خناق ہے۔ اور جو ورم حلق اور مری کے عضل میں ہو ذبحہ ہے اور جو ورم کہ اندر کے عضلات میں واقع ہو خناق کلبی ہے۔ اور صاحب تقویم کی یہی رائے ہے۔ اور صاحب اسباب وعلامات نے بھی اسی کا اتباع کیا ہے۔ باقی آیندہ

راقم حافظ حکیم محمد عبد المجید میرٹھی۔

الادویہ

درخت مسواک

گذشتہ اشاعت سے آگے

میوہ پیل - یہ میوہ ایک ایسی سبک غذا ہے کہ جسقدر کہائے جاؤ سب جھٹ پٹ ہضم ہوکر پھر دوبارہ بدستور اشتہا پیدا ہوجاتی ہے اور اسی طرح انسان دن بھر میں اسکے متعدد دفعہ تناول کرنے پر بخوبی قادر ہوسکتا ہے کیونکہ باوجود ملین شکم ہونے کے تقویت معدہ وجگر اور اشتہا کے کہولنے میں یہ ایک بے نظیر چیز ہے اور خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے اسی لئے عرصہ قلیل میں وہ فربہی اور توانائی اور نضارت اور تازگی اس سے حاصل ہوسکتی ہے جو ما ءاللحم یا نیمبرشت وغیرہ سے معتدبہ ایام میں حاصل ہونی ممکن ہے - اگرچہ یہ قوت وفربہی جیسی کہ سریع الوجود ہے سریع الزوال بھی بیشک ہے - اور اطبا نے لکہا ہے کہ یہ میوہ جملہ اخلاط کے بگاڑ اور نزلہ - باؤگولہ - بواسیر - تلی کی زیادتی - دردکمر - سوزش اندام - خارش - جذام - کرم شکم - سنگ مثانہ - دشواری بول ضعف جگر - استسقا - تپ سب کا دافع ہے اور سدوں اور لیسدار رطوبتوں کو دستوں کی راہ خارج کرتا ہے اور اسکے علاوہ اور کئی منافع بھی معتبرات میں مذکور ہیں - اور خاکسار نے خود کئی ایسے اشخاص ملاحظہ کیے ہیں جنہیں تلی ضعف جگر کثرت استفراغ طمث وغیرہ عوارض نے نہایت نقیہ ودرماندہ کر رکہا تہا جبکہ وہ اس میوے کی بہار میں چند ایام جنگل میں مقیم رہکر واپس آئے تو وہ پہچانے نہیں جاتے

تھے۔ اور دودہ والے حیوانوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ اس میوے کے بکثرت چرنے چگنے پر ان میں نمایاں قوت و تازگی اور انکے دودہ و گھی میں حیرت انگیز ترقی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ دودہ گھی بھی نسبتہً بہت مفید اور مقوی ہوتا ہے۔

بعض لوگ پھلیں سکھا کر بھی رکھا کرتے ہیں جو غیر موسم میں پانی یا شربت یا دودہ سے تر کرکے کھاتے ہیں اگرچہ وہ لطف تو کجا جو خدا نے تازہ پھل میں ودیعت فرمایا ہے۔ تاہم وہ بھی نیم محظوظ ہوتے ہیں۔ خشک پھل برابر کی کھانڈ کے ہمراہ سفوف بناکر ایک تولہ پانی کے ساتھ پھانکنا بعضوں نے وست آور اور منقی و مقوی معدہ اور درد کمر کا دافع لکھا ہے۔ نیز اس کا جوشاندہ منقی مثانہ اور بذریعہ تقویت معدہ حابس اسہال بھی بتلاتے ہیں۔ بعض مجربین کا قول ہے کہ ایک تولہ خشک پھلوں کو پانی کے ساتھ پیسکر چھان کر ہر روز صبح کے وقت ایک ہفتہ تک پینا اور ایک پہر کے بعد ایک سیر شاہی روغن گاؤ نوش کرنا درد گردہ اور آتشک کو دور کرتا ہے

عمدہ پھل۔ (۱) جسقدر پھل تر و تازہ کلاں۔ شاداب اور آفات رسیدگی سے محفوظ ہو اسیقدر اچھی ہوگی اور جب اسکی پختگی کے بعد اسپر آندہی کے سخت جھونکے چل جائیں تو نرمی و لطافت کے باعث اس میوے کا بالکل ستیاناس ہوجاتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی ایک سمت کی ہوا زدگی تمام پھلوں کو مفلوج اور ناقابل خورش کر دیتی ہے نیز پھل کی عمدگی اسی میں منحصر ہے کہ خاص ٹھنڈے وقت میں صبح کو توڑلیجائے اور اسی دن یا دوسری صبح تک تناول کرلیجائے ورنہ اس میں جلد تعفن شروع ہوکر اسے بیکار کر دیتا ہے۔

(۲) رنگت کے لحاظ سے کسی قسم کے پھل کو اسکے باقی انواع پر طبی کتب کا مطالعہ کوئی صریح ترجیح نہیں ثابت کرتا ہے البتہ ہماری مذہبی مستند کتاب صحیح بخاری میں ہمارے روحانی طبیب اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یوں مروی ہے کہ آپ نے مرالظہران نامی ایک پیلیوں کے جنگل میں اپنے اصحاب کو پیلیں توڑتے ہوئے دیکھکر خاص سیاہ قسم کے توڑنے کو فرمایا اور اُسی کو ترجیح دی۔ خاکسار کی رائے میں یہی ترجیح عین طبی اصول سے متفق اور متحقق ہے کیونکہ باوجود طراوت اور نفارت وعمدگی کے سیاہی رنگت میوے کے حسن وکمال نضج پر دال ہے کما لایخفیٰ۔

پھل کے کھانے کا طریق۔ پیلیں ایک ایک کرکے کہانے سے منہ کے اجزا میں کہردراپن اور خراش پیدا ہوجاتی ہے اسلیئے اکھٹا یکمشت منہ میں ڈالکر اس طرح نرم نرم چبا کر نگل جانا چاہیئے کہ گٹھلیاں نہ ٹوٹنے پائیں ورنہ اندرونی کڑوا مغز برآمد ہوکر سخت بشاعت پیدا کرے گا اس صورت میں اگرچہ بالائی چھلکے اور گٹھلیاں بہی گودے کے ساتھ ہی معدے میں اُترجاتی ہیں جو کہ بالکل بے مفاد ہیں لیکن انسے کسی قسم کا نقصان متصور نہیں ہے بلکہ وہ جیسے کہ ویسے براہ براز جلد نکل جاتے ہیں۔

روغن پیل (۱) بعض اطبانے لکھا ہے کہ میٹھے تیل میں پیلوں کو جوش دیکر ملنا درد کا مسکن اور بواسیر وگنج سر کا دافع اور ورم رحم کو محلل ہے۔

(۲) اصلی روغن جو اسکی گٹھلی سے بطور دیگر مغزیات کے نکالا جائے بعض ہندی اطبا لکھتے ہیں کہ وہ تیز مزہ اور سبک وگرم اور مسہل ہے۔ کف اور کرم شکم اور جذام اور سیلان منی اور سردی کی بیماری کو دور کرتا ہے۔

پتے۔ اس کے پتے سنائی خاصیت رکھتے ہیں چنانچہ پانی کے ساتھ پیسکر گھوڑوں وغیرہ کو رفع قولنج کے لئے دیا کرتے ہیں۔ اور بعضوں نے شیرہ برگ پیل خارش بذام بواسیر و دیگر امراض فساد خون کے دفعیہ کے لئے بھی مفید بتلایا ہے لیکن میری رائے میں اسکے استعمال کے ساتھ ترتیب کا خیال بھی ضرور رکھنا چاہیئے ورنہ ہیضہ کا قوی احتمال ہے۔

اسکے سادہ پتوں کا لیپ یا کڑوے تیل میں مرہم بناکر لگانا ورموں کی جلد منفجر کرنے اور آلائش کے جلد نکال دینے میں بڑا موثر اور اکثر لوگوں کا معمول ہے۔ اور میری سمجھ میں اس کا طاعونی ورم پر لگانا بھی بہت مفید ہوگا۔ جو صاحب اس کا تجربہ کریں انہیں چاہیئے کہ صرف ایک آدہ جگہ آزمانے پر اکتفا فرمائیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بعض جگہ ناملائم مزاج بھی پایا جائے اسکے پتوں میں قلعی اور ہڑتال وغیرہ کئی اشیا کے کشتے بھی کئے جاتے ہیں۔ اور اسی کے پتے جیسا کہ آپ طبی امام ابوحنیفہ رہ کے مذکورہ بالا قول میں ملاحظہ فرما چکے ہیں اونٹ وغیرہ کی بھی اعلے خوراک ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ فوائد جو شیر شتر سے خصوصیت رکھتے ہیں وہ اونٹوں کی ایسی ہی غذا پر زیادہ تر متفرع ہونگے۔

نمک اراک۔ ایک تجربہ کار نے بشمولیت دیگر بعض اشیا کے راکھہ کے اس درخت کی راکھہ کا بطور نمک تڑب کے کھار نکالا ہوا سو ہضم اور ریاح وتلی وغیرہ کے لئے اکسیر بتلایا تھا جسکی اب مجھے مکمل ترکیب یاد نہیں ہے لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ اسکا مفرد نمک بھی ان خاصیتوں سے بے اثر نہ ہوگا۔

خاکسار ابوداؤد محمد عبدالله عفا الله عنہ

استعمال چوب چینی بطریق قہوہ

اس طریق میں پرہیز بہت کم ہے بلکہ نمک کے استعمال میں بھی کچھ خوف نہیں ہے لیکن جسقدر کم کھاویں بہتر ہے اور ترشیوں میں سے انار میخوش - شربت زرشک - عرق نعناع جسکی چاشنی قند کے ساتھ کی گئی ہو - اچار لیمو اور مختلف مربے اور نوریمات جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے دے سکتے ہیں - لیکن یہ طریق واسطے دفع امراض مہلکہ کے کافی نہیں ہے بلکہ تقویت مزاج اور انتعاش حرارت غریزی اور اُن امراض کے دفعیہ کے لئے جو سہل ہوں کافی ہے اور اس طریق میں کم سے کم مدت استعمال بارہ دن اور اکثر مدت چالیس روز ہیں اور اُس پرہیز کی مدت جو بعد ترک استعمال قہوہ کے ضروری ہے بیس روز ہے - اسکے استعمال کے چند طریق ہیں -

(۱) چھ مثقال چوب چینی کو ورق تراش کر کمین تبریزیہ پانی میں جوش دیں جب پانی نصف باقی رہے دو فنجان صبح اور دو فنجان شام کو نوش فرماویں اور باقی پانی رات دن میں بجائے پانی کے میل فرماویں اور پانی اگر قطعاً ترک کر دیں تو بہتر ہے اور مدت استعمال اس کے اکیس روز ہیں اور بشرط ترقی فوائد چالیس روز بلکہ ساٹھ روز اور اسی روز تک بھی جائز ہے اور بعضے مزاج اور بعض فصلوں میں خصوصاً نافہین اور ضعیف مزاجوں کے لئے وزن چوب چینی پانچ مثقال اور چار مثقال اور تین مثقال اور دو مثقال اور ایک مثقال جس طرح حسب حال مریض اور موافق رائے طبیب کے ہو دیویں - اور بعض مزاجوں میں ہر تین روز

کے بعد ان وزنوں میں سے کسی قدر اضافہ کرسکتے ہیں اور بعض مزاجوں
میں اس خوف سے کہ زیادتی وزن باعث مضرت نہو ایک ہی وزن
مقررہ بحال رکھتے ہیں - اور بعض ناقہین کے لیے جنکے مزاج میں احتراق
حد سے زیادہ ہوگیا تھا اور قے اور اسہال اور ضعف قوی میں گرفتار تھے
جب قہوہ ایک مثقال چوب چینی انہیں دیا گیا مفید پڑا اور دو مثقال تک
فائدہ بحال رہا - لیکن جب مقدار چوب چینی دو مثقال سے زیادہ کردیگئی
نقصان ہوا -

(۲) دوسرا طریق یہ ہے کہ تین روز تین تین مثقال اور تین روز چار چار
مثقال اور تین روز پانچ پانچ مثقال اور تین روز چھہ چھہ مثقال میل فرماویں
کہ مدت استعمال بارہ روز اور مقدار چوب چینی ۵۴ مثقال ہو اور اگر
اس پر بھی احتیاج باقی ہو - تو تین روز ساڑھے پانچ مثقال اور تین
روز پانچ پانچ مثقال اور تین روز ساڑھے چار مثقال اور تین روز
چار چار مثقال کھاویں اور اگر پھر بھی احتیاج باقی ہو تو تین روز ساڑھے
تین مثقال اور تین روز تین مثقال اور تین روز ڈہائی مثقال اور تین روز
دو دو مثقال استعمال کریں - مدت طریق اول بارہ روز اور مقدار چوب چینی
۵۴ مثقال ہے - اور مدت طریق ثانی ۲۴ روز اور قدر چوب چینی ۱۱۱ مثقال
ہے اور مدت طریق ثالث ۳۶ روز اور قدر چوب چینی ۱۴۴ مثقال ہے -
باقی آئندہ -

محمد عبد الصمد از ناگپور

نسخہ دافعہ نزلہ و زکام دائمی

(مجربہ حکیم نور محمد صاحب مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور)

مغز بادام - ماشہ - تخم بادیان - ماشہ - مغز تخم کشنیز - ماشہ - آرد حب القطن ...

دبنولہ) آردگندم ۱۰ مار مطبوخہ در پوست مغیل ۲ مار و مخففہ درسایہ روغن زرد ۱۰ مار شکرتری ۱۰ مار آردگندم و آرد بنولہ کو روغن زرد میں بھونکہ مغزیات وشکرتری ڈال کر نرم آنچ پر ممتزج کرکے ڈہائی ڈہائی تولہ کی پنڈیاں بنائیں اور صبح وشام ایک پنڈی کہائیں۔ انشاءاللہ تعالے نزلہ وزکام وریزش دائمی سے کلی آرام ہوگا مجرب ہے۔

ڈاکٹری مجرب نسخے

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۰) **نسخہ** ۔ واسطے ذیابیطس کے مفید ہے۔ **صفت** ۔ سیرپ کوڈنیا ۳ ڈرام ۔ ٹنکچر فرائی پرکلورائیڈ ایک ڈرام ٹنکچر نکسوامیکا ۴۸ قطرے اسپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام ۔ پانی ۶ اونس ۔ ان سب کو ملاکر ایک شیشی میں رکھ لو یہ چھ خوراکیں ہیں ان میں سے تین خوراکیں (صبح ۔ دوپہر ۔ شام) ہر روز پلائی جائیں ۔ یہ نسخہ دو دن کے لئے کافی ہے ۔

(۱۱) **نسخہ** واسطے تقویت مثانہ اور دفع سلس البول کے بہت مفید ہے ۔ **صفت** ۔ ٹنکچر نکسوامیکا ۔ ۸ قطرے ٹنکچر فرائی پرکلورائیڈ ۔ ۲۰ قطرے ۔ پانی ایک اونس ۔ ان کو ملالو یہ ایک خوراک ہے ایسی دن میں تین خوراکیں (صبح ۔ دوپہر ۔ شام ۔) دینی چاہئیں ۔

(۱۲) **نسخہ** واسطے سوزاک کے مجرب ہے **صفت** ۔ سینڈل دو آئل ۔ ۲۰ قطرے ۔ باسم کوپی با ۔ ۱۵ قطرے ۔ کیوبب آئل ۔ ۱۰ قطرے ۔ ریکٹی فائڈ اسپرٹ ½ ڈرام ۔ کیمفر واٹر ۔ ایک اونس سب کو ملالو یہ ایک خوراک ہے ۔ ایسی دن میں تین خوراکیں (صبح ۔ دوپہر ۔ شام) دینی چاہئیں ۔

(۳) النسخہ مصفی خون دافع بواسیر ۔ مقوی معدہ ہے ۔ صفۃ ۔ ٹائکر اسٹرکنیا ۔ ۳ قطرے ۔ ٹنکچر نکسوامیکا ۔ ۸ قطرے ۔ ٹائکر آرسینک ۔ ۲ قطرے ٹنکچر جنجر ۔ ۲۰ قطرے ۔ ٹنکچر کلمبا ۔ ۳۰ قطرے ۔ ایسڈ نائٹرو ہیڈرو کلورک ڈائلیوٹ ۔ ۱۰ قطرے ۔ اسپرٹ کلوروفارم ۔ ۲۰ قطرے ۔ انفیوژن چرائتا ایک اونس ۔ میگنیشیا سلفاس ۔ ۲۰ گرین ۔ ان سب کو ملالو ۔ یہ ایک خوراک ہے ۔ ایسی دن میں تین خوراکیں (صبح ۔ دوپہر ۔ شام) پلانی چاہیے

(۴) النسخہ مجرب برائے سیلان رحم صفۃ ۔ ٹنکچر فرائی پر کلورائیڈ ۔ ۱۵ قطرے گلیسرین ۔ ۲۰ قطرے ۔ پانی ایک اونس ۔ ان سبکو ملالو یہ ایک خوراک ہے ۔ ایسی دن میں تین دفعہ پینی چاہئیں ۔ اور مندرجہ ذیل پچکاری فرج میں کی جاوے ۔ نسخہ برائے پچکاری ۔ سلفیٹ آف زنک ایک ڈرام ایلم پوڈر ڈ چار ڈرام ۔ پانی بیس اونس ان سبکو ملالو اور اُسکی پچکاری دن میں تین بار فرج میں کرنی چاہیئے ۔ اگر پچکاری کرنی دشوار معلوم ہو تو اس پانی میں کپڑا ترکرکے فرج کے اندر رکھنا چاہیئے ۔ انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا ۔

راقم ڈاکٹر سید احمد ۔

استفسار نمبر ۱

۵ گفت ست شمس تبریز این پنج ادویہ را ۔ زرنیخ سیرب ہیق گوگرد تیار را درخون تیرہ ترکن آنگہ نبار در کن ۔ قلعی نحاس کن این است کیمیا را ۔ اسکی بابت دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا یہ کلام شاہ صاحب موصوف کا ہی یا الحاقی نیز اسکا حل صحیح مع ترکیب کیمیاوی یا اگر کسی صاحب کے تجربہ میں یہ نسخہ مجرب ثابت ہوا ہو تو مکمل ترکیب مع تشریح ضروری تاکہ دوبارہ تکلیف دینے کی ضرورت نہو ۔ بہتر تو یہ ہو حکیم دوست محمد یا مولوی حصیح الدین احمد صاحبان اس کا حل کریں ۔

الامراض

جماع اور حمل اور عقر اور حاملہ کے متعلق مفید تدبیریں

سلسلہ کے لیے دیکھو صفحہ ۳۰ مجلہ طبیہ نمبر ۱۱ جلد ۴

حالات جماع کے بیان کرنیکے بعد اب احوال حمل بیان کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن قبل اسکے کہ احوال حمل بیان کرون محل حمل (رحم) کی تشریح کو بیان کرنا ضروری ہے تاکہ بعض احوال یعنے کیفیت استقرار حمل و دیگر عوارض اسکے اچھی طرح پر سمجھہ میں آویں۔

رحم ایک عصبانی جسم ہے مشابہ عصب کے نرمی اور سفیدی میں تم یوں سمجھو کہ ربڑ کی طرح ضرورت کے وقت بڑہتا اور گھٹتا بھی ہے جسکو کہ میں ابھی بیان کروں گا۔ قدرت نے اُس کو مثانہ اور امعاء مستقیم کے درمیان ناف کے نیچے ایک ایسی محفوظ جگہ دی ہے جو کہ باعتبار بے انتہا مصلحتوں اور حکمتوں کے مناسب تر ہے۔ اور رحم کے لیے اُس میں لگی ہوئی ایک لمبی سی گردن بھی ہے جسکو عنق رحم کہتے ہیں اور لمبائی اُسکی داخلی فرج قریب اُس جگہ کے جو منفذ بول کا ہے پہونچتی ہے۔ رحم اور عنق رحم دونوں ملکر میرے نزدیک ایک خاصی صراحی کی شکل پر ہے۔

عنق رحم کی جڑ میں جہاں سے کہ حصہ رحم ختم ہو کر گردن رحم شروع ہوتی ہے دو خصیے بھی ہیں جنکو آگے چلکر بیان کروں گا۔ رحم کے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ وہ حمل کو قبول کرے اور اجراے نسل اور ابقاے نوع انسان کے لیے اعلے نمونہ قدرت کا ہو۔ رحم کی شکل بعینہ مثل

شکل خصیہ اور قضیب مقلوب مرد کے ہے۔ رحم بمنزلہ کیس خصیہ اور
عنق اُس کا بمنزلہ قضیب کے اور قضیب مانند کالبد کے اور عنق رحم
مانند غلاف کے واسطے قضیب کے ہے۔ رحم کا طول ناف کے محاذی
سے ملکر آخر منفذ فرج تک ہے۔ اور فرج ایک ایسے مقام مخصوص کا
نام ہے جو کہ ملتا ہے ایک نالی سے اور اُس نالی کا دوسرا سرا ملتا ہے
رحم سے۔ اور یہ نالی رحم سے لیکر بمنزلہ آستین کے بن جاتا ہے۔
ایلاج سرے پر باطن گردن رحم کے ہوکر دخول قضیب کا اندر اُس کے
ہوتا ہے۔ طول اس نالی (یا عنق رحم کہو) کا اکثر یوں ہے کہ چھ اُنگل سے
کم اور گیارہ اُنگل سے اُسی عورت کے زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ اور مرد کے
قضیب کا بھی طول اسی طرح پر ہے یعنے اکثر اپنی انگلیوں سے کم سے
کم چھہ اُنگل اور زیادہ سے زیادہ گیارہ اُنگل کا ہوتا ہے۔ قضیب اور
عنق رحم اگر دونوں مقدار طوالت میں برابر اور موافق ہیں تو یہ توافق باعث
پیار و محبت و سبب استقرار حمل کا ہے۔ اور اگر دونوں موافق نہیں ہیں
تو یہ باعث دل شکنی و آزردگی جانبین کے ہے۔ اور انجام کا یہ ہوتا ہے۔
کہ عورت بانجھہ رہ جاتی ہے اور حاملہ اسلیئے نہیں ہوسکتی ہے کہ آلہ
بوجہہ اپنے قصر کے قعر رحم تک تخم کو نہیں پہونچا سکتا ہے۔ عنق رحم اگرچہ
عضلی اللحم غضروف کے مشابہ ہے لیکن باطن اس کا اسلیئے نرم گوشت والا
بنایا گیا ہے کہ قضیب کو دخول کے وقت کسی طرح کا کوئی صدمہ اور گزند
نہ پہونچائے اور دخول مزے میں آسانی کے ساتھ ہوجائے اور مانع
لذت بھی نہو۔ نالی سکڑی ہوئی شکن در شکن اسلیئے واقع ہوئی ہے کہ جماع
کیوقت ربڑ کی طرح بڑھ جائے اور لانبی ہوسکے اور بعد اسکے سکڑ کر چھوٹی

ہو جاوے ۔ جس مقام پر گردن رحم رحم سے ملتی ہے منقطع وصول سر آلہ وہی ہے اور اُسی جگہ ایک زیادتی سی بھی محسوس ہوتی ہے اُسی کو فم رحم کہتے ہیں ۔ فم رحم ہمیشہ بند رہتا ہے (خاصکر زمانہ حمل میں ایسا کہ ایک سلائی کا سر بھی اُس میں سما نہیں سکتا ۔) لیکن جماع کے وقت ضرور تا کھلجا تا ہے اسلیئے کہ منی کو بلع کرلے ۔ اور ایسا ہی وقت وضع حمل کے بھی کھل جاتا ہے ۔ رحم بالطبع جذب منی کے لیئے شائق ہے اسی لیئے جماع کے وقت رحم عنق کی طرف خواہش کرکے بڑھ آتا ہے ۔ جیسا کہ کہا ہے ۔

ان الرحم کانہ حیوان فی بطن حیوان متحرک نحو المطلوب وھو المنی

جبکہ سر آلہ فم رحم تک پہونچکر اُس کو مس کرتا ہے تو وہ باعث مزید لذت اور سبب منزل ہونے عورتوں کا ہے ۔ اور اسی مقام پر عنق سے خارج جوف فرج میں دو خصیے بھی رکھے ہوئے ہیں جنکو آگے بیان کرونگا اور اسی جگہ پر یعنی رحم کا مُنہ باریک باریک رگوں سے ایک ہلکی سی بناوٹ کے پردہ سے ڈھکا ہوا ہے ۔ پہلے پہلے جماع کرنے سے آلہ کی ٹھوکروں سے بیشتر وہ پردہ بناوٹ کا پھٹ جایا کرتا ہے ۔ افتضاض عبارت ہے ازالہ بکارت یعنے اُس پردہ کے پھٹنے سے ۔

رحم کا حصہ عنق کے بعد یا نیچے سے شروع ہوتا ہے چونکہ نرم سفید جسم وسیع القعر مثانہ کے مانند ہے طول اس کا بھی اسیقدر ہے جتنا کہ ابھی عنق کے لئے بیان کیا گیا ۔ نرم اس لیئے بنایا گیا کہ جنین کے بڑھنے سے یہ بھی بڑھتا ہے اور اس میں حس اسلیئے نہیں دیا گیا کہ نقل جنین سے تکلیف نہ پہونچے ۔ رحم کو عصبانی کہتے ہیں نہ اس معنے کر کہ عصب دماغی سے مخلوق ہے بلکہ اس معنے کر کہ جوہر سفید نرم مانند عصب کے ہے لیکن

عصب دماغ سے نکلکر آیا ہے اس وجہ کر اُس کو حس بہی تاکہ منافی کا ادراک کرتا رہے اور لذت مجامعت سے متلذذ بہی ہو۔ اور شرکت رحم کی دماغ سے بواسطہ اسی عصب کے ہے۔ باقی آیندہ

راقم حکیم وحید الحق طبیب وملازم ریاست بختیارپور ضلع مونگیر

استمنا بالید

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۳۶ مجلہ طبیہ نمبر ۱۰ جلد ۴

اس قبض کے رفع کرنیکے واسطے آجکل کے نوجوانوں نے ایک اور طریقہ اختیار کیا ہے کہ تماکو کثرت سے کہاتے ہیں یا پیتے ہیں جس سے ابتدا میں تو قبض کے دفع ہونے میں فی الجملہ مدد مِل جاتی ہے مگر عادت کے بعد پھر اُنہیں مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے اور اس تماکو کے اثر سے اور بہی اعصاب ضعیف ہوجاتے ہیں اور ضعف باہ کا تو یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے اگر تمکو بجائے قوت کے ضعف کو ترقی دینی منظور ہو تو تماکو کے کھانیکی کثرت کرو مگر اس تماکو میں اتنی طاقت کہاں کہ تمکو جلد ضعیف کردے یہ تو اُسی خبیث فعل یعنے استمنا بالید میں یہ تاثیر ہے کہ تمہارے سارے قوے کو چند دن خاک میں ملا دیتا ہے پھر بہتیری تدبیریں کرو اور طبیبوں کی خوشامدیں کرو وہ بات کہاں حاصل ہوتی ہے۔ ڈاکٹر فولر صاحب کہتے ہیں کہ استمنا بالید کا اثر چار مقامات پر زیادہ ہوتا ہے۔ اول آلات تناسل دوم آلات ہضم سوم ریڑہ کی ہڈی چہارم دماغ پر۔

استمنا بالید کا اثر آلات تناسل پر

معدہ اور آنتیں حد درجہ ماؤف ہوجاتے ہیں ہمیشہ سخت قبض رہتا ہے

اگر قبض رفع ہوتا ہے تو دست آنے لگتے ہیں مثانہ بھی ضعیف ہوجاتا
ہے اسکی وجہ اکثر جگر کی خرابی ہوتی ہے پیشاب بھی کمی کے ساتھ آتا ہے
گردے کی بیماریاں بھی ترقی پر ہوتی ہیں بھوک نہیں رہتی اور حد سے
زیادہ بدہضمی ہوجاتی ہے بال قبل از وقت سفید ہوجاتے ہیں اور
گرنے لگتے ہیں نزلہ اکثر ستاتا رہتا ہے چہرہ کا رنگ پھیکا ہوجاتا ہی
مالیخولیا یا مراق کا زور ہوجاتا ہے۔

ریڑہ کی ہڈی اور حرام مغز پر استمنا بالید کا اثر

حرام مغز اور ریڑہ میں حد درجہ خراش اور سوزش رہتی ہے اسفل بدن میں
اور کولہوں میں درد رہتا ہے ٹانگیں کمزور اور سُن ہوجاتی ہیں ریڑہ
سے نیچے گرمی محسوس ہوتی ہے اکثر شدید درد رہتا ہے۔ نیچے کے
اعضا میں اکثر تشنج اور درد رہا کرتا ہے۔ ڈاکٹر ڈیوس اپنی سرجری
میں کہتا ہے کہ استمنا بالید کا اثر حرام مغز پر بہت ہوتا ہے حس
بڑہ جاتی ہے اور درد پیدا ہوجاتا ہے اعصاب محرکہ ضعیف ہوجاتے
اگر بچپن سے یہ عادت ہوجاتی ہے تو اسفل بدن کے اعضا نہایت
بیڈول ہوجاتے ہیں۔ میں بھی اسکی تصدیق کرتا ہوں کہ ایک شخص
زمانہ طالبعلمی میں اس مرض میں مبتلا ہوا آخر اُسکی ٹانگیں کمزور ہوگئیں
یہانتک کہ حضرت حاذق الملک مرحوم کے مطب میں جب آیا تو کرسی پر
بٹھاکر سامنے لایا گیا تھا حد درجہ حس بڑہ گیا تھا آخر بہت سے علاج
ہوئے مگر ٹانگیں سیدہی نہوئیں اتنا ہوا کہ چلنے پھرنے لگا مگر نہایت
ہی بیڈہنگے طریقہ سے۔ (باقی آیندہ)

راقم حکیم فرید احمد عباسی امروہی زیب حکیم لوہ

علاج واخس کا ایک چٹکلہ

درد واخس (بسہری۔ گہنٹی) جو ناخن کے نیچے ایک شدید الوجع نہایت تکلیف دہ پہوڑا ہوتا ہے۔ اس میں ایک صاحب نے لکھا ہے کہ پہپہی بوٹی کے سایہ سے یہ درد بہاگتا ہے میں نے اس کو بار ہا آزمایا قبل از ریح پیدا ہونے کے فی الحقیقت پانچ منٹ کے اندر درد کی تکلیف رفع ہوجاتی ہے اور دو چار بار کے ضماد میں مریض صحیح ہوجاتا ہے۔ ناظرین مجلہ اس سے مستفید ہوکر مجھہ ہیچ میرز کو دعاے خیر سے یاد فرمائیں۔ پہپہی بوٹی یہاں کثرت سے ہوتی ہے اگر کوئی صاحب طلب فرمائیں تو میں روانہ بہی کرسکتا ہوں۔ ترکیب استعمال یہ ہے۔ بوٹی مذکور مع برگ وشاخ وپہول وغیرہ تمام اجزا کے لیکر قدرے پانی میں پیسکر بغیر گرم کیئے ہوئے ناخن اور اسکے حوالی میں ہر چہار طرف ایک جو کے برابر موٹا ضماد کریں آدہ آدہ گہنٹے پر تبدیل ضماد کرتے رہیں۔ بوٹی مذکور سبز ہونی چاہیئے۔ خشک کی بابت تجربہ نہیں کیا گیا۔

راقم خادم الاطبا محمد انصاری از مقام تحصیل دیوریا ضلع گورکہپور

جواب استفسار نمبر ۲ مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۹ جلد ۴

اگر اس مریضہ کو یہ عرق اس معجون سے چند روز استعمال کرایا جاوے اور حمول زیرین نیز استعمال ہو تو انشاءاللہ تعالیٰ جلد صحت یاب ہوجاویگی

عرق ص آن برگ سنا۔ ۱۳۰ تولہ صعتر۔ ۹ تولہ نانخواہ۔ " " دار فلفل " فلفل گرد " سنبل الطیب۔ " بادیان۔ " " الائچی کلاں۔ ۹ تولہ۔

ریوند خطائی ۔عہ۔ تولہ خولنجان ۔عہ۔ تولہ ۔ زیرہ سیاہ ۔عہ۔ تولہ ۔ وج ترکی ۷ تولہ ۔ زرنباد ۔ ″ ۔ تخم کرفس ۔ ″ ۔ برنگ کابلی ۔ ۷ تولہ ۔ گلاب ابوتل عرق سونف ۔ ابوتل عرق پودینہ کوہی ایک بوتل طریق مستعمل پر عرق کے ۳ سیر کشید کریں مگر سوا عرقیات مذکور کے پانی نہیں ڈالا جاوے ۔ قدر خوراک ۷ تولہ صبح کذا شام ۔

معجون ۔ سونف ۱ تولہ ۔ انیسوں ۔ ۱ تولہ ۔ پودینہ کوہی ۱ تولہ ۔ مصطگی رومی ۔ ۱ تولہ ۔ الاچی چھوٹی ۱ تولہ عود اگر ۴ تولہ ۔ بنسلوچن ۔ ۴ تولہ دارچینی ۱۰ تولہ ۔ تربد موصوف ۲۰ تولہ ۔ گل سرخ ۲۰ تولہ ۔ سنا برگ ۴۰ تولہ ۔ عسل ۳ پاؤ ۔ شکر سفید ۳ پاؤ ۔ گلاب ابوتل ۔ عرق گاؤزبان ابوتل ۔ عرق عنب الثعلب ۔ ابوتل بطریق معروف معجون سازند قدر شربت ۱ تولہ صبح کذا شام ۔

حمول ۔ بادیان ۔ ۱ درم ۔ برگ سداب ۔ ۱ درم ۔ انیسوں ۱ درم ۔ تخم کرفس ۔ ۱ درم ۔ صعتر ۔ ۱ درم ۔ شہد ۔ ۲ درم اور شہد کو گرم کرکے دوسری ادویہ کوفتہ بیختہ اس میں ملاکے پنبہ کہنہ ملاکر خستہ حزما کے برابر شیافیں بناویں ۔ اور ایک صبح اور ایک شام استعمال کریں ۔ مگر یہ سب ادویہ ایک ہی بار استعمال کریں ۔

جواب استفسار نمبر ۴ مندرجہ مجلہ طبیہ نمبر ۹ جلد ۴

پہلے میں سرد اور گرم پانی کے افعال کو الگ الگ بتاتا ہوں اس کے بعد سائل کے سوال کا جواب دوں گا کہ سرد پانی کا استعمال ہیضہ میں مفید ہے یا مضر ۔ گرم پانی مسخن ہے اور مرخی ۔ ملین ہے اور مفتح ۔

مفتح ہے اور مقوی - سرد پانی مقبض ہے اور مکثف - مبرد ہے اور مجمد - مسدد ہے اور مسکن - اب اس کے بعد ان تین امروں کو اچھی طرح پر سمجھ لو جس سے کہ خود بخود جواب کا سربستہ راز تم پر کھل جائے گا -

امر اول یہ ہے کہ طبیعت مدبر بدن ہے جس طرح پر کہ ملاح اپنی کشتیوں کو ہوا اور طوفان کے زوروں بھنور اور موجوں اور مثل انکے سیکڑوں صدموں سے ہمیشہ اور ہمہ دم بچاتا رہتا ہے اسی طرح پر طبیعت بھی بدن کو آئے دن ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں سے بچانے کی فکر کرتی رہتی ہے -

ہر قسم کے مواد فاسد کو جو کہ اُسکے بدن کو ضرر اور نقصان پہونچانیوالے ہیں اپنے مناسب موقعہ اور اقرب طرق سے جیسے کہ مادہ رقیق دماغ کا ناک کے رستے اور غلیظ حنک سے ہو کر حلق کے رستہ اور ایسی ہی پتلی رطوبتیں مائی زیر جلد عرق بنکر مسامات کے رستہ اور بعض رطوبات محدب جگر اور گردوں اور مثانوں سے پیشاب کے رستہ اور طعام فاسد جو کہ اعلے معدہ میں ہے اُسکو قے کے رستہ اور جو کہ قعر یا اسفل معدہ میں ہے اسکو اسہال کے رستہ سے دفع اور پاک صاف کرکے بدن کو اُسکے ضرر سے بچا لیا کرتی ہے

امر دوم یہ ہے کہ طبیب معاون اور مصلح طبیعت کا ہے نہ معاند اور مفسد مثلاً اگر طبیعت متقاضی ہو کہ مافی المعدہ کو قے یا اسہال کے ساتھ دفع کرے تو طبیب کو اعانت کرنا چاہیئے اسکی ان دواؤں سے جو کہ قے اور اسہال کے لئے محرک ہوں -

امر سوم یہ ہے کہ ہیضہ کی تعریف اور اسکی حقیقت اور اسکی قسمیں تفصیل کے ساتھ تو اسوقت سرسری طور پر میں نہیں لکھ سکتا پر اسقدر کہدینا ضروری ہے کہ ہیضہ عبارت ہے تغیر و فساد طعام سے معدہ میں عام اسکے کہ وہ فاسد ہو کر مرار ہوا ہو یا بلغم یا سودا

باقی آیندہ راقم حکیم وحید الحق طبیب ملازم ریاست بختیار پور ضلع مونگھیر

متفرقات

مدرسہ طبیہ اور عطائے سند ڈپلوما

میرے خیال میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ طبیہ کی طرف سے ان اطبا وحکماء کو جو عرصہ سے طبی پریکٹس کر رہے ہوں اور مسلم لیاقت رکھتے ہوں سندات و تمغجات باخذ فیس مناسب (جو مقرر کر دی جائے۔) عطا کئے جایا کریں جیسے کہ بعض یورپین ملکوں میں مروج ہے۔ تاکہ اطباء اور مدرسہ طبیہ کا وقار ملک بھر میں دن بدن زیادہ ہوتا جائے۔ اور مدرسہ کے لئے بھی ایک صورت امداد کی نکل آئے۔ امید کہ دیگر معاصرین بھی اپنی اپنی آراء مجلہ طبیہ میں شائع کرکے مشکور فرمائیں گے۔

المجوز حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور۔

ضروری اطلاع

مجھے ایک شخص نے جلمندرہ بنا کر دیا ہے جسکے ذریعہ سے مشکل اعمال حل وتدہین وغیرہ ازروئے اصول کیمسٹری وطب بآسانی ہو سکتے ہیں۔ جن صاحبوں کو اس سے استفادہ کا شوق ہو مجھ سے خط وکتابت کریں

المطلع حکیم نور محمد مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور۔

گزارش عامہ

حضرات نامہ نگاران مجلہ طبیہ کی خدمت میں ضروری عرض ہے کہ اس رسالہ کا علے مقصد چونکہ طب یونانی کو اردو میں اشاعت بخشنے کا ہے لہذا استفسار و جوابات لکھتے وقت اس مقصد کو ہمیشہ مرعی رکھنا چاہیئے بہت سے سوالوں

جواب محض ڈاکٹری پیرائے میں دیئے جاتے ہیں۔ جنسے سوا مخصوص چند ناظرین کے اکثرین بلکہ خود سائلین تک کو کوئی مفاد نہیں حاصل ہوتا اور انکے استفسار کے ذریعے اپنے مقصد برآری کی کوشش محض رائگان جاتی ہے میری سمجھ میں ڈاکٹری جو ابہ کا نسخہ سوا کسی ایسی خصوصیت کے مجلہ میں درج ہوئے کو نہ لکھا جائے کہ یا تو نسخہ ایسا ہو کہ کسی خاص فائدہ مفید وصف میں ممتاز ہو اور یا یہ کہ خاص سائل صاحب کو ڈاکٹری نسخہ ہی سے زیادہ لگاؤ در یافت ہو یا ایسی ہی کوئی وجہ اسپر حائل ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ معزز ناظرین میری اس حقیر درخواست کو ضرور دل سے قبول فرماکر عام ناظرین کو مشکوری کا موقعہ بخشیں گے۔ والسلام

ابوداؤد عبداللہ

گذارش

مجلہ طبیہ نمبر ۳ جلد ۴ میں جو جواب استفسار نمبر چار کا جناب حکیم ابوداؤد عبداللہ صاحب نے دیا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ کوڑی کا کشتہ میرا آزمودہ ہے۔ اگر مہربانی فرماکر ترکیب بوتی اور فوائد کے ساتھ مجلہ طبیہ میں تحریر فرمادیں تو نہایت مہربانی ہوگی اور مریضہ کی جان بچ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس کا اجر عطا کرے گا۔ فقط والسلام

راقم ایک خریدار مجلہ طبیہ۔

کھلی چٹھی

(۱) حکیم محمد الیاس صاحب اپنے مضمون تربیت کو پورا کریں۔ (۲) حکیم فرید احمد صاحب سے مضامین الغذا والقوی استمنا بالید ہمیشہ بیتی علاج النبض کی تکمیل فرماکر کشتہ کثیرا کی ترکیب درج رسالہ فرماکر ناظرین کو مسرور کریں۔

(۳) حکیم مولوی وحید الحق صاحب نے نسخہ برص کو شائع نہیں فرمایا ناظرین منتظر ہیں۔ (۴) حکیم نور محمد صاحب نسخہ شربت عشبہ مرکب اور روغن کا نسخہ عنایت فرماویں۔ (۵) حکیم محمد یوسف صاحب نے ترجمہ عیون الانبار سے آپکے ناظرین کو محروم رکھا جملہ ناظرین کی آنکھیں اس طرف لگ رہی ہیں امید ہے کہ حکیم صاحب ابکی دفعہ مضمون ترجمہ عیون میں ضرور اضافہ فرمائیں گے اس کا انتظار شدید ہے۔ (۶) حکیم سید محمد مصطفےٰ احسن رضوی جوہر حاذق ولال طلا کی ترکیب تحریر فرماویں تو از حد مہربانی ہو۔ (۷) حکیم محمد علی خاں صاحب ریحاں۔ وہ نسخہ آتشک مرحمت کریں۔ جو ایک دوائی ہے اور کسی روغن میں ملا کر بنائی جاتی ہے جس سے آتشک وسیاہ داغ دفع ہوجاتے ہیں۔ از حد مہربانی ہوگی۔

نیازمند کو ترکیب کشتہ چاندی وپارہ وہڑتال زرد وپنبہ اگر کوئی برادر پیشہ اسکی ترکیب سے مستفیض کرے کمال احسان ہو۔ مگر اپنے ذاتی عمل عطا کرے

راقم حکیم داد خان از مقام گولی ڈاکخانہ مونک ضلع کرنال محکمہ نہر

مجلہ طبیہ کے متعلق احباب کی رائیں

میرے پاس کئی طبی رسالے آتے ہیں لیکن جو عزت اور وقعت میری نظروں میں پیارے مجلہ کی ہے کسی کی بھی نہیں۔ خداوند تعالے اسکے گرامی منش سعادتمند عالی قدر مہتممین اور فیاض نامہ نگاروں کی ہمتوں میں عموماً اور ارسطوے زماں فاضل اکمل طبیب بے بدل جناب حکیم حافظ **محمد اجمل خانصاحب** رئیس اعظم (لازالت شموس افضالہ بازغۃ الی رابعۃ النہار) کے فیض رساں ارادوں میں روز افزوں ترقی عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ مجھکو جناب حکیم

سید محمد مصطفےٰ الحسینی رضوی کی تحریر مندرجہ مجلہ طبیہ دہلی جلد ۴ نمبر ۷ صفحہ ۳۷ تا صفحہ ۴۰ سے سراسر اتفاق ہی نہیں بلکہ میں نہ دل سے عملی طور پر اسکے جلوہ گر ہونے کا خواستگار ہوں - مہینے میں دو بار اسکی اشاعت نعمت غیر مترقبہ - میری دلی آرزو ہے کہ درصورت پندرہ روز ہونے کے سب سے پہلے وی پی مجھہ سے وصول کیا جائے میں اس امر کا وعدہ کرتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالےٰ ۵ خریدار ایک سال کے اندر میں بہم پہنچاؤں گا - منجملہ انکے ۱۹۰۷ء کے کل پرچے بنام میرے دوست حکیم شکراللہ ساکن ڈاکخانہ قصبہ لار ضلع گورکھپور بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں - اور ایک سال کے اندر چار خریداروں کا بہم پہنچانا انشاءاللہ تعالےٰ میرا ذمہ ہے -

میں بھی انشاءاللہ تعالےٰ اپنے اکثر مجربات درباب گزیدہ سگ و گزیدہ مار و ناصور وغیرہ امراض کے مجلہ میں بغرض نفع رسانی خلایق درج کرتا رہونگا مجھے وہ بوٹی بھی معلوم ہے جسے نیولے (راسو - ابن عرس) سانپ سے لڑنے کے وقت کہا آیا کرتے ہیں جسکے سبب سے سانپ کا زہر ان میں اثر نہیں کرتا - جسکے استعمال سے صدہا مار گزیدے صحت یاب ہوتے ہیں جناب مولوی فرید احمد صاحب عباسی نے ہومیوپیتھک ادویہ کے سریع التاثیر اور سہل الحصول ہونے کی بابت مجلہ کے زریں کالموں میں جو کچھہ تحریر فرمایا ہے مجھکو اس سے سراسر اتفاق ہے بلا مبالغہ ہومیوپیتھک ادویہ کا اثر امراض حادہ اور نیز ایسے امراض میں جن میں مریض کو سخت بیچینی اور بیقراری ہو اگر تشخیص میں غلطی نہ واقع ہو تو مثل جادو اور تیر بہدف کے ہوا کرتا ہے - مثلاً سیپیا امراض رحم میں عموماً اور درد رحم میں خصوصاً اسقدر مفید ہے کہ میرے خیال میں یونانی - ویدک اور

ایلوپیتھک وغیرہ طریق معالجات میں ایک دوا بھی ایسی زود اثر اور سہل الحصول نہیں۔ قے روکنے میں اپیکا کوانا اور ذات الجنب میں برائی اونیا کی وہی کیفیت ہے۔ میں نے سات برسوں تک ہومیوپیتھک طریق سے سیکڑوں مرض کا علاج کیا اور ایسی ایسی فوری حیرت انگیز کامیابیاں ہوئیں جو دوسرے طریق علاج میں اگر محالات سے نہیں تو از قبیل مشکلات سمجھنا بیجا نہیں۔ میں نے اپنے نفس پر نہایت جبر کرکے اس طریقہ علاج کو چھوڑا اور وہی طریقہ یونانی سے معالجہ شروع کیا۔

چونکہ ہومیوپیتھک ادویہ کی تمام سیال دوائیں بغیر الکوحل۔ اسپرٹ کے تیار نہیں ہوسکتیں اور ان دونوں کی بابت بڑے بڑے ماہرین فن مذکور سے دریافت کیا تو بعض نے کہا کہ یہ خالص شراب ہے کسی نے فرمایا کہ روح شراب ہے۔ کسی نے بیان کیا کہ شراب کا جوہر ہے۔ کسی نے کہا کہ بہت تیز تیزاب ہے۔ بہرحال ان اقوال مختلفہ کا نتیجہ وہی ہوا جو میں نے ابھی عرض کیا یعنے ترک بہ نسبت عمل کے میرے نزدیک مرجح ٹھیرا۔

ناظرین مجلہ طبیہ سے عموماً اور جناب مولوی حکیم عبد اللہ ابوداؤد اور مولوی حکیم نور محمد صاحب مالک نوری شفاخانہ اور جناب حکیم مولوی فرید احمد صاحب عباسی ڈاکٹر سید احمد صاحب صدر بازار پشاور وغیرہم سے خصوصاً عرض ہے کہ اسپرٹ الکوحل کی بابت اپنی اپنی گراں بہا رائیں بالتصریح تحریر فرمائیں کہ فی الحقیقت وہ کیا ہے اور من حیث الشرع اس کا استعمال درست ہے یا نہیں۔

قطع نظر دیگر فوائد کے اس طریق علاج میں معالج اور متعلج دونوں کو

جو سہولتیں ہیں دوسرے طریق میں اس کا عشر عشیر نہیں - میرا یہ خیال تھا کہ
جس طرح ٹنگچران میں اسپرٹ کا جزو رہتا ہے اسی طرح ہومیوپیتھک ادویہ
کی حبوب اور سفوف میں بھی بالضرور ہوگا - کیونکہ ڈاکٹران ہومیوپیتھک نے
حبوب بنانے کا جو طریقہ لکھا ہے اس میں تو یقیناً اسپرٹ کا جزو یعنے انھیں
ڈائیلوشنوں میں جو اسپرٹ سے بنائے گئے ہیں جبنی کی سادی کل پر بنی
ہوئی گولیوں کو تر کرکے بنا لیتے ہیں اور یہ طریقہ جس کو جناب مولانا حکیم فرید احمد
صاحب عباسی طبیب ریاست بھیکم پور (شکر اللہ نعیہ) نے حبوب اکونائٹ
یعنے بیش سیاہ کا مجلہ طبیہ دہلی کے نمبر ۳ جلد ۴ صفحہ ۱۶ میں درج فرمایا ہے
اس طریق سے دواؤں کا تیار کرنا ہم خرما و ہم ثواب دونوں باتیں حاصل ہیں
اگر اس حبوب اکونائٹ کے فوائد اسی کے مانند ہیں جو ہومیوپیتھک طریق میں
عموماً برتا جاتا ہے تو جناب ممدوح سے میری مؤدبانہ التماس ہے کہ جس طرح
حبوب اکونائٹ بنانے کا طریقہ تحریر فرمایا ہے اسی طرح سیپیا - پلساٹلا -
رسٹاکس - بلاڈونا - ارسنک وغیرہ کے حبوب یا سفوف (جس میں
اسپرٹ یا الکوحل کی بالکل آمیزش نہو سکے) بنانیکے طریقے تحریر فرمائیں -
اور بجز موخر الذکر کے دیگر اصل ادویہ کہاں سے بہم پہونچ سکتی ہیں -
راقم خادم الاطبا محمد انصاری -

ایضاً

یہ خاکسار باوجودکہ بے استطاعت و بے بضاعت ہونے کے رسالہ
ہذا کا خریدار یکم جنوری ۱۹۰۶ء کا - لیکن یہ احقر اسقدر لیاقت نہیں رکھتا
کہ رسالہ مجلہ طبیہ میں کسی امر کا مضمون تحریر کرے - مگر بعض بعض
ضروری مضمون کی تلافی دیکھکر اور بعض بعض غیر ضروری مضمون کی

زیادتی دیکھکر یہی سمجھتا ہوں کہ سوائے آپکی پہلوتہی کرنے کے اور کوئی وجہ نہیں ہے کس واسطے کہ بعض استفسارات ایسے لایعنی و بے معنی ہیں کہ جنکی کوئی ضرورت نہیں اور بعض ایسے مفید مضمون ہیں کہ جنکی سخت ضرورت ہے اور رسالہ مذکورہ میں کہیں نام ہی نہیں ہے چنانچہ تشریح اعضاء مفرد و مرکب و تشخیص امراض کا کچھ مضمون نہیں ہے۔ اور بعض استفسارات ایسے ہیں کہ جن کا جواب قابل تحریر ہوتا ہے اور اُس سے مستفسران مستفید ہوتے ہیں چنانچہ بہت استفسارات ضروری و مفید تر ہوتے ہیں اور کوئی صاحب اُن کا جواب نہیں دیتا چونکہ یہ عام پر منحصر نہیں ہے جب آپنے محض رفاہ عام کے لئے رسالہ ہذا کی اشاعت کا بوجھ سر پر اُٹھایا ہے تو اگر کوئی صاحب ضروری علمیہ استفسار کرے تو آپکا ضروری فرض ہے کہ بلا تامل مستفسران کو جواب سے مستفید فرما دیں۔ خواہ اور کوئی صاحب اُن کا جواب تحریر کرے یا نہ کرے دیگر جو غیر ضروری مضمون ہیں اُن کا حذف کرنا کما حقہٗ مناسب ہے۔ چنانچہ افلاطون کا حال جس سے ناظرین کو کوئی فائدہ نہیں۔ اگر کسی صاحب کو کسی حکیم کی سوانح عمری سے دلچسپی ہو تو علیحدہ سوانح عمریوں سے دلچسپی فرماوے یہ کوئی علمیہ مضمون مفید الطب نہیں خصوصًا در اوراق رسالہ ہذا۔ چنانچہ بعض احباب نے استفسارات اور جوابات کے مضمون کو رسالہ ہذا کے حجم کو نصف تک پہونچا دیا ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی دستور ہے کہ بیمار مغرب میں اور طبیب مشرق میں ہو اور مریض کا علاج کرایا جائے یہ خلاف عقل و تجربہ ہے۔

چونکہ ہم احباب رسالہ ہذا کے خریداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ

اڈیٹر صاحب کو بے سود استفسارات کے درج کرنے کے لئے مجبور نہ فرماویں رسالہ ہذا کے قیمتی ورقوں کو ایسے ایسے مزخرافات سے نہ بھریں کیونکہ بجز گوہر نایاب کے ضایع کرنے کے اور کچھہ نہیں ہے البتہ جن جن استفسارات کی بابت قواعد کلیہ منضبط ہوں بے سود نہیں ہے علمیہ سوال وجواب سے ایک دوسرا فائدہ اور لیاقت حاصل کرے نہ کہ فلاں بیمار ہے اور میں نے یہ کیا اور اُسکو یہ ہوا - نیز میں چند مضمون کی زائد اشاعت کا مشورہ دیتا ہوں اگر تمام خریدار رسالہ ہذا کے ایک ایک اور خریدار پیدا کریں اور رسالہ بجائے ماہوار پندرہ روزہ ہوجائے وہ زائد مضمون یہ ہیں کہ تشریح اعضاء مفرد و مرکب و تشخیص امراض امراض خاص و عامئہ مفرد و مرکب کی اور امراض تشبیہ کا فرق و اختلاف رائے طبیباں - اور ہر ایک موسم و بہار کے متعلق غذا و دوا کے قواعد و مرضوں وبائی کے پیدا ہونے کے اول علامات و حفظ صحت کی تدبیرات و ہوائے سمت کی خوبیاں و مضرات او خصوصًا اعضاء تناسل و رحم کے مرضوں کی تحقیق و تشخیص و علاج اور نسخجات یونانی و ویدک کے کشتہ جات مجرّب -

ایک استفسار قابل غور

چونکہ تمام حکما کا اسی بات پر اتفاق ہو کہ تولید اکثر نر و مادہ کی زیادہ تر محبوب و مرغوب کا نقشہ ہوتا ہے لیکن غور کرنیکے بعد ایک اور وجہ بہت دقیق معلوم ہوتی ہے جو میری ناقص فہم کی وہاں تک رسائی نہیں ہوتی وہ یہ ہو کہ اگر عورت مرد کو نہایت محبوب و مرغوب ہے اور مرد عورت کا خوب فریفتہ ہے تو مناسب ہے کہ مولود مونث ہو اور اُسکے اعضاء و موے دلون مشابہ عورت کے ہوں - مگر بڑا تعجب یہ ہے کہ مولود مونث ہے اور اعضاء و

موے ولون مشابہ مرد کے ہیں۔ اور کبھی بہمہ وجوہ اسکے برعکس ہوتا ہے۔
دیگر بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ ایک عورت کے دو لڑکے دو لڑکیاں تولد ہوئی
ہیں اور تمام تولید کا شبہ عورت پر ہوتا ہے اور کبھی بالعکس اور کبھی ایک
عورت کے ایک لڑکا پیدا ہوتا ہے اور ایک خنثےٰ پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی
دو لڑکے پیدا ہوتے ہیں ایک کا شبہ مرد پر ہے اور ایک کا عورت پر۔
لہذا کوئی صاحب ان سوالوں کا جواب نہایت مدلل اور مفصل تحریر فرماویں
جسپر دوسری دفعہ اعتراض نہ کرنا پڑے اور والامر بید اللہ کو دخل نہو
کیونکہ یہ مسئلے شرعًا تقدیر کے متعلق نہیں ہیں یہ درحقیقت طب کے متعلق ہیں

استفسار نمبر ا کے جواب کی ترمیم

عورت کی شہوت کا بے شک مردوں سے غالب قرار دینا واقعی غلطی ہے
بیشک جناب حکیم ابوداؤد عبد اللہ عفی عنہ نے اس گمان فاسد اور غلط کی تردید
نہایت روشن دلیلوں سے تحریر فرمائی ہے لیکن میں بھی باقی ماندہ وجوہات سے
اس مسئلہ کی ترمیم کرتا ہوں گو میں اسکے لایق نہیں ہوں کہ ایسے حاذق طبیب
کے جواب کی ترمیم کروں مگر میں امید کرتا ہوں کہ میری کم علمی اور کم لیاقتی پر
نظر نہ کرکے بجوہر دماغ عالیہ و اخلاق حمیدہ کے زر قلم سے اصلاح فرمائیں
گے۔ اس مسئلہ میں قول بقراط حکیم کا بھی ایک کافی دلیل ہے کہ مادہ منی
مرد کا مقام دماغ ہے اور بس گوش جو دو رگیں ہیں بوقت مجامعت اُن دونو
رگوں میں سے ہوکر حرام مغز کے رستہ خصیتین میں آتی ہے اور رنگ سفید
پکڑتی ہے چونکہ اول منی کا رنگ سرخ ہوتا ہے یہ فضلہ ہضم چہارم کا ہے
اور رستہ اخراج منی مرد کا کسیقدر عورت سے زیادہ فراخ ہے اور عورت
کی منی کا مقام سینہ ہے اور رستہ اخراج منی عورت کا کسیقدر رستہ مرد سے

تنگ ہے اور مزاج عورت کا مرد سے سرد ہے اور مرد کا مزاج عورت سے
زیادہ گرم اور قوی الفعل جو باعث سرعت انزال ہے اور عورت کا مزاج
سرد ہے جس کے سبب سے بطی الانزال ہے اور بسبب جائے اقرب ہیں
وتنگی رستہ وسردی مزاج وپختگی بجز ارادہ جماع کے بطی انزال ہے
اور مرد بباعث فراخی رستہ وحرارت مزاج وقوی الفعل وپختگی ارادہ
جماع مصمم کے باعث سرعت انزال ہے جس سے زیادتی شہوت عورت
وکمی شہوت مرد کا مغالطہ ہے۔

راقم حکیم سعد اللہ خان۔

استفسارات

استفسار نمبر ۱

کیا جس وقت منی رحم میں منعقد ہوجاتی ہے اور نطفہ قرار پکڑ جاتا ہو تو مابعد وقت
جماع دہن رحم کھلتا ہے یا نہیں جو سبب لذت ہے۔ اگر کھلتا نہیں تو لذت کیسے
آتی ہے اگر کھلتا ہے تو نطفہ قرار پکڑا ہو کس طرح قایم رہ سکتا ہے۔ جواب
طلب ضروری۔ راقم۔ خادم الاطبا سعد اللہ خان از سلیم پور

استفسار نمبر ۲

چند دفعہ ایکسال ہیں درخواست گذرانی ہے کہ ۱۶ سالہ زکام کیواسطے حاذق الملک
حکیم عبد المجید خانصاحب کی پیشگاہ سے ایک دوائی عطا ہوئی تھی جسکی خوراک
دو چاول تھی۔ شربت بنفشہ یا خمیرہ گاؤزبان سے استعمال کرنے کا حکم تھا۔
چند ماہ آرام رہا۔ بعد ش پھر نزلہ زکام شروع ہوگیا۔ برائے خدا اُس کشتہ
کا نسخہ یا دوائی زیادہ مقدار عطا فرمائی جاوے۔ ایک دفعہ محرر پیشی صاحب نے

ایڈیٹران مجلہ طبیہ سے کہا تہا کہ دوائی بنائی گئی ۔ جناب حافظ صاحب کی تشریف آوری پر رجسٹر پہ اندراج کرکے ارسال ہوگی ۔ لیکن ایک سال سے زیادہ ہوا کا گذارش کر رہا ہوں ۔ مجہہ پہ رحم فرماکر اُس دوائی کا نسخہ عطا فرماویں ۔ اگر کسی مجلہ طبیہ دہلی میں چہپ چکا ہو تو اُس سے مطلع فرماویں ۔ اور کچہہ دوائی بہی عطا فرمائی جاوے آج ناچار ہو کر سوال ہذا مجلہ طبیہ دہلی میں چہاپنے کے واسطے علیحدہ لکہکر ایڈیٹران کی خدمت میں بہیجا گیا ہے کہ جناب حافظ صاحب کے اگر مجلہ طبیہ میں سوالات مندرجہ گوش گزار ہوتے ہوں تو شاید رحم کی نگاہ سے نسخہ تحریر فرماویں جناب محمد رپیشنی صاحب کی خدمت میں آداب کے بعد گذارش ہے کہ ضرور میری طرف سے جناب ممدوح کی خدمت میں عرض کریں ضروری میری عرض قبول فرماویں ۔ مدت العمر مشکور ہوں گا ۔ اور خداوند کریم سے دعاگو رہونگا ۔

راقم آپکا تابعدار حکیم رام ملاوا از دینانگر ضلع گورداسپورہ ۔

استفسار نمبر ۳

ایک مریض کی عمر تقریباً تیتیس ۳۳ سال مزاج صفراوی ۔ اعصاب میں حس و حرکت بدرجہ متوسط ہے ۔ بائیں جانب سر سے لیکر پاوں تک مسامات بند ہیں ۔ عرصہ سے جانب ماؤف میں پسینہ نہیں آتا اگر چند قدم چلنا پڑے ہو تو ہاتہہ پاؤں بہت گراں معلوم ہونے لگتے ہیں اور ہاتہہ اور پاؤں کے بالکل عضلاتیں تشنج ہوتا ہے ۔ آخر الامر مریض گر پڑتا ہے علاج معالجہ ڈاکٹری بہی کرایا گیا ۔ اور یونانی ادویات بہی بہت استعمال کی گئی ہیں کوئی فائدہ ظہور میں نہیں آیا ۔ یہ بہی واضح رہے کہ ابتدا مرض کی وجہ یہ ہے کہ بحالت بخار کسی طبیب نے مسہل دیا تہا دست تقریباً ۲۵ تک بافراغت آئے ۔ بعد ازان بوجہ نقاہت کے پسینہ آنا شروع ہوا بحالت عرق جانب بائیں ہوا لگ گئی ہے ۔ اسی روز سے مرض ترقی پکڑتا گیا اسلئے جملہ اطبا رعلی الخصوص

مولوی ابوداؤد عبداللہ کی خدمت میں عرض ہے۔ نام مرض اور نسخہ مجرب بذریعہ مجلہ طبیہ شائع فرمائیں۔ والسلام

تراب الاقدام طبیب غوث محمد خان

استفسار نمبر ۴

میرے ایک دوست کے موسم سرما میں اور خصوصاً بعد غسل آب سرد کے تمام جسم پر سرخ سرخ چکتے نمودار ہوتے اور ان میں خارش ہونے کے سبب سخت تکلیف ہوتی ہے لہذا گذارش ہے کہ کوئی مجرب نسخہ تجویز فرما کے بذریعہ مجلہ طبیہ مطلع فرماویں۔

راقم مستر ۳ از بینا۔

استفسار نمبر ۵

ایک لڑکا عمر میں چھ سال کے ماہ بیساکھ حال میں بعارضہ چیچک داہنی آنکھ میں پھولا پڑ گیا اور مزاج گرم ہو اور طاقت بسبب عارضہ بخار کمزور ہو گدہی کا دانت سا پیدا کرکے و دیگر ایک دوائی انگریزی کا بھی ایک ماہ تک استعمال کرا گیا بعد ازاں شلغم میں زہر سفید بھگو کر برتن کانسی میں پیسی سے رگڑ کر آنکھ میں ڈالا گیا پھر جاکسو برتن کانسی میں رگڑ کر ڈالا گیا مگر بے سود رہا لڑکے کو نظر اس آنکھ سے بالکل نہیں آتا اور دیگر شخص کو جو اس آنکھ کو دیکھے تو پھر صاف صاف نظر آتا ہے بلکہ سامنے انگلی پھیرنے سے بھی کل نظر آنکھ میں سے عکس پڑتا ہے براہ مہربانی کوئی مجرب نسخہ دوائی معہ استعمال و پرہیز اخبار میں درج فرماویں۔ اور اس داہنی آنکھ کا جو سفیدہ ہے مانند ٹیٹو اکے پھولا ہوا ہو بائیں آنکھ بالکل تندرست ہے۔ زیادہ حد ادب۔

راقم حکیم نند لعل خریدار مجلہ طبیہ دہلی۔

تصانیف عالیجناب افسر الاطبا حکیم حافظ محمد اجمل خان
صاحب خلف الصدق ارسطوی زمان حکیم محمد محمود خان صاحب مرحوم
الطاعون اردو
مینیجر مجلہ طبیہ دہلی گلی قاسم جان دفتر مدرسہ طبیہ

مقاصد مجلّۂ طبّیہ دہلی

(۱) علم طِب کی مُلکی زبان (اردو) مین اشاعت کرنی

(۲) ملک کو طب یونانی کے مفید ذخیرہ سے فائدہ پہنچانا۔

(۳) مدرسۂ طبیہ کے سند یافتہ طبیبون کے حالات درج کرنے۔

(۴) مدرسۂ طبیہ کی خدمت کرنی۔

(۵) جو طالب علم سندین حاصل کر چکے ہین اُن کی ترقی کے ذرائع پیدا کرنے

قواعد مجلّہ طبّیہ دہلی

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو دفتر مدرسہ طبیہ دہلی سے شایع ہوتا ہے۔

(۲) اس کی سالانہ قیمت پیشگی عام شایقین سے دو روپیہ (عہ) ہے۔

(۳) نمونہ کا پرچہ صرف چار آنے (۴ر) بھیجنے پر روانہ کیا جائے گا۔

(۴) دہلی مین جو صاحب پرچہ لین گے۔ اُن کو تین آنے (۳ر) پر دیا جائے گا۔

(۵) جملہ خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہیے۔ **دہلی۔ گلی قاسم جان۔ دفتر مدرسہ طبیہ دہلی۔**

مرزا محمد عبد الغفار بیگ و منشی محمد سعید عمر مہتممان مجلّہ طبّیہ

(اڈیٹر)

مطبوعہ افضل المطابع دہلی حویلی اعظم خان